**Code
8606**

صدائے انقلاب

Elmas Ali

شہری تعلیم اور کمیونٹی کی شمولیت

Citizenship Education And Community Engagement

بی۔ایڈ

APPROVED By IERC

نگرانی و نظرثانی: **شمس العالم**
ڈائریکٹر: انقلاب ایجوکیشنل ریسرچ سنٹر

ترتیب و تدوین بورڈ آف انقلاب ایجوکیشنل ریسرچ سنٹر

صدائے انقلاب پبلیکیشنز
اردو بازار لاہور (پاکستان) 042-37245454-37361414

AIOU LIBRARY
www.joheraiou.com YouTube(Joher Videos)

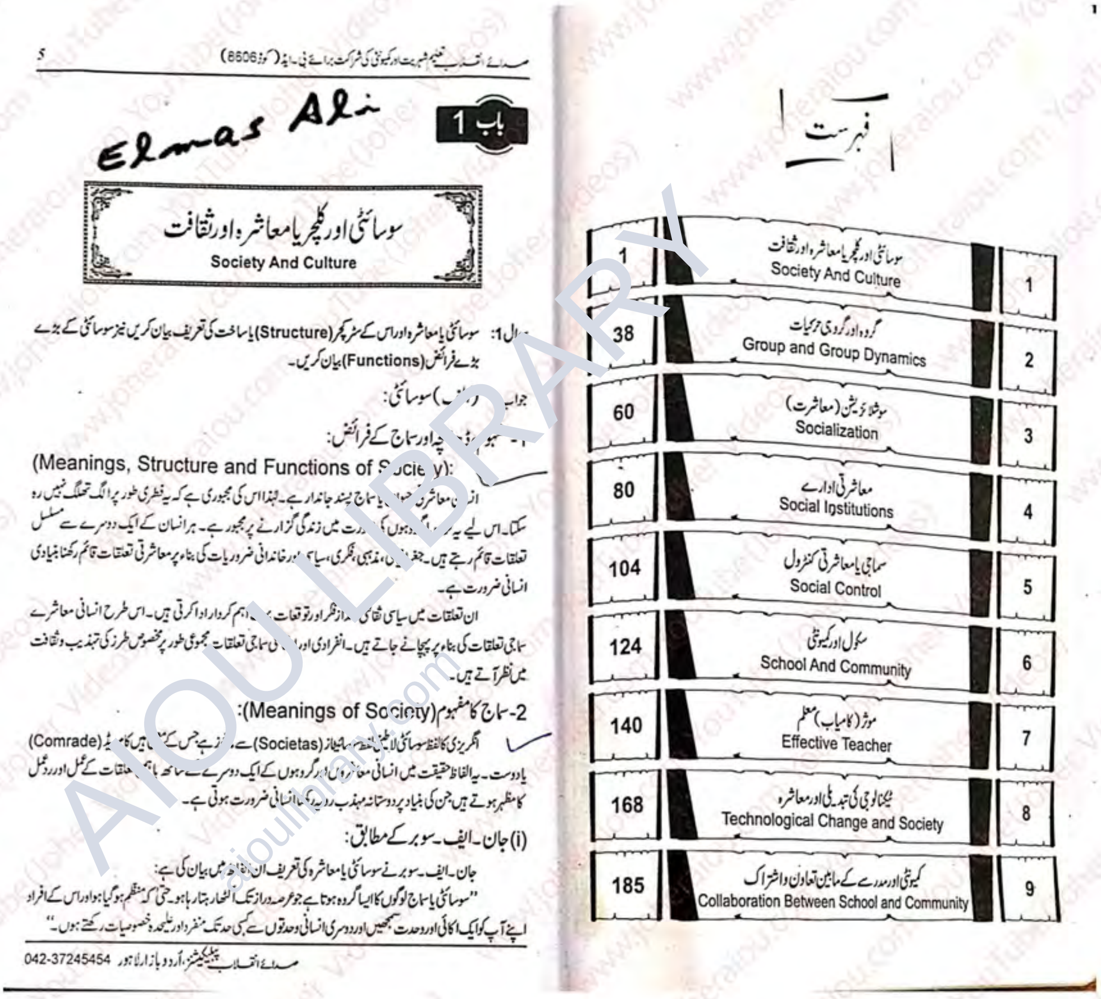

فہرست

باب	عنوان	صفحہ
1	سوسائٹی اور کلچر یا معاشرہ اور ثقافت Society And Culture	1
2	گروہ اور گروہی حرکیات Group and Group Dynamics	38
3	سوشلائزیشن (معاشرت) Socialization	60
4	معاشرتی ادارے Social Institutions	80
5	سماجی یا معاشرتی کنٹرول Social Control	104
6	سکول اور کمیونٹی School And Community	124
7	موثر (کامیاب) معلم Effective Teacher	140
8	ٹیکنالوجی کی تبدیلی اور معاشرہ Technological Change and Society	168
9	کمیونٹی اور مدرسے کے مابین تعاون واشتراک Collaboration Between School and Community	185

Elmas Ali

باب 1

سوسائٹی اور کلچر یا معاشرہ اور ثقافت
Society And Culture

سوال 1: سوسائٹی یا معاشرہ اور اس کے سٹرکچر (Structure) یا ساخت کی تعریف بیان کریں نیز سوسائٹی کے بڑے بڑے فرائض (Functions) بیان کریں۔

جواب: (الف) سوسائٹی:

1- مفہوم، ڈھانچہ اور سماج کے فرائض: (Meanings, Structure and Functions of Society):

انسان معاشرتی حیوان یا سماج پسند جاندار ہے۔ لہٰذا اس کی مجبوری ہے کہ یہ فطری طور پر الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔ اس لیے یہ گروہوں کی صورت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ہر انسان کے ایک دوسرے سے مسلسل تعلقات قائم رہتے ہیں۔ جغرافیائی، مذہبی، فکری، سیاسی اور خاندانی ضروریات کی بناء پر معاشرتی تعلقات قائم رکھنا بنیادی انسانی ضرورت ہے۔

ان تعلقات میں سیاسی ثقافتی طرز فکر اور توقعات بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس طرح انسانی معاشرے سماجی تعلقات کی بناء پر پہچانے جاتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی سماجی تعلقات مجموعی طور پر مخصوص طرز کی تہذیب و ثقافت میں نظر آتے ہیں۔

2- سماج کا مفہوم (Meanings of Society):

انگریزی کا لفظ سوسائٹی لاطینی لفظ سوسائٹاز (Societas) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں کامریڈ (Comrade) یا دوست۔ یہ الفاظ حقیقت میں انسانی معاشروں اور گروہوں کے ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعلقات کے عمل اور رد عمل کا مظہر ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر دوستانہ مہذب رویہ رکھنا انسانی ضرورت ہوتی ہے۔

(i) جان۔ ایف۔ سوبر کے مطابق:

جان۔ ایف۔ سوبر نے سوسائٹی یا معاشرہ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"سوسائٹی یا سماج لوگوں کا ایسا گروہ ہوتا ہے جو عرصہ دراز تک اکٹھا رہتا رہا ہو۔ حتیٰ کہ منظم ہو گیا ہو اور اس کے افراد اپنے آپ کو ایک اکائی اور وحدت سمجھیں اور دوسری انسانی وحدتوں سے کسی حد تک منفرد اور علیحدہ خصوصیات رکھتے ہوں۔"

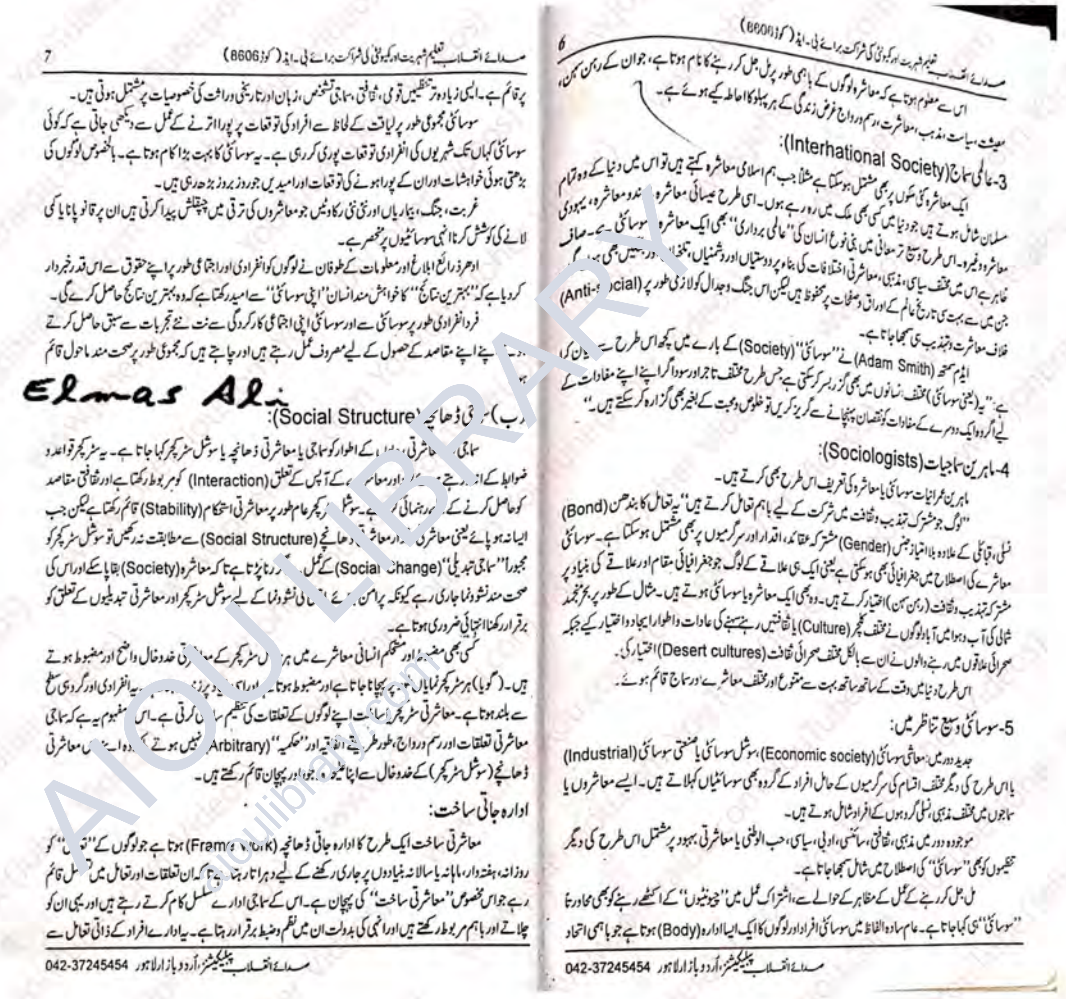

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرہ لوگوں کے باہمی طور پر مل جل کر رہنے کا نام ہوتا ہے، جو ان کے رہن سہن، معیشت، سیاست، مذہب، معاشرت، رسم ورواج غرض زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

3-عالمی سماج(Interhational Society):

ایک معاشرہ کئی سطحوں پر بھی مشتمل ہوسکتا ہے مثلاً جب ہم اسلامی معاشرہ کہتے ہیں تو اس میں دنیا کے وہ تمام مسلمان شامل ہوتے ہیں جو دنیا میں کسی بھی ملک میں رہ رہے ہوں۔ اسی طرح عیسائی معاشرہ، ہندو معاشرہ، یہودی معاشرہ وغیرہ۔ اس طرح وسیع تر معانی میں بنی نوع انسان کی "عالمی برادری" بھی ایک معاشرہ یا سوسائٹی ہے۔ صاف ظاہر ہے اس میں مختلف سیاسی، مذہبی، معاشرتی اختلافات کی بناء پر دوستیاں اور دشمنیاں، تلخیاں اور [illegible] بھی ہیں، مگر جن میں سے بہت سی تاریخ عالم کے اوراق وصفحات پر محفوظ ہیں لیکن اس جنگ وجدال کو لازمی طور پر (Anti-social) خلاف معاشرت وتہذیب ہی سمجھا جاتا ہے۔

ایڈم سمتھ (Adam Smith) نے "سوسائٹی" (Society) کے بارے میں کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے: "یہ (یعنی سوسائٹی) مختلف انسانوں میں بھی گزر بسر کر سکتی ہے، جس طرح مختلف تاجر اور سوداگر اپنے اپنے مفادات کے لیے اگر وہ ایک دوسرے کے مفادات کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں تو خلوص ومحبت کے بغیر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔"

4-ماہرین سماجیات(Sociologists):

ماہرین عمرانیات سوسائٹی یا معاشرہ کی تعریف اس طرح بھی کرتے ہیں۔ "لوگ جو مشترک تہذیب وثقافت میں شرکت کے لیے باہم تعامل کرتے ہیں" یہ تعامل کا بندھن (Bond) نسلی، قبائلی کے علاوہ بلا امتیاز جنس (Gender) مشترکہ عقائد، اقدار اور سرگرمیوں پر بھی مشتمل ہوسکتا ہے۔ سوسائٹی معاشرے کی اصطلاح میں جغرافیائی بھی ہوسکتی ہے یعنی ایک ہی علاقے کے لوگ جو جغرافیائی مقام اور علاقے کی بنیاد پر مشترکہ تہذیب وثقافت (رہن سہن) اختیار کرتے ہیں۔ وہ بھی ایک معاشرہ یا سوسائٹی ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بحر منجمد شمالی کی آب وہوا میں آباد لوگوں نے مختلف کلچر (Culture) یا ثقافتیں رہنے سہنے کی عادات واطوار ایجاد واختیار کیے جبکہ صحرائی علاقوں میں رہنے والوں نے ان سے بالکل مختلف صحرائی ثقافت (Desert cultures) اختیار کی۔

اس طرح دنیا میں وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے متنوع اور مختلف معاشرے اور سماج قائم ہوئے۔

5-سوسائٹی وسیع تناظر میں:

جدید دور میں: معاشی سوسائٹی (Economic society)، سوشل سوسائٹی یا صنعتی سوسائٹی (Industrial) یا اس طرح کی دیگر مختلف اقسام کی سرگرمیوں کے حامل افراد کے گروہ بھی سوسائٹیاں کہلاتے ہیں۔ ایسے معاشروں یا سماجوں میں مختلف مذہبی، نسلی گروہوں کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

موجودہ دور میں مذہبی، ثقافتی، سائنسی، ادبی، سیاسی، حب الوطنی یا معاشرتی بہبود پر مشتمل اس طرح کی دیگر تنظیموں کو بھی "سوسائٹی" کی اصطلاح میں شامل سمجھا جاتا ہے۔

مل جل کر رہنے کے عمل کے مظاہر کے حوالے سے، اشتراک عمل میں "چیونٹیوں" کے اکٹھے رہنے کو بھی محاورتاً "سوسائٹی" ہی کہا جاتا ہے۔ عام سادہ الفاظ میں سوسائٹی افراد اور لوگوں کا ایک ایسا ادارہ (Body) ہوتا ہے جو باہمی اتحاد پر قائم ہے۔ ایسی زیادہ تر تنظیمیں قومی، ثقافتی، سماجی تشخص، زبان اور تاریخی وراثت کی خصوصیات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

سوسائٹی مجموعی طور پر لیاقت کے لحاظ سے افراد کی توقعات پر پورا اترنے کے عمل سے دیکھی جاتی ہے کہ کوئی سوسائٹی کہاں تک شہریوں کی انفرادی توقعات پوری کر رہی ہے۔ یہ سوسائٹی کا بہت بڑا کام ہوتا ہے۔ بالخصوص لوگوں کی بڑھتی ہوئی خواہشات اور ان کے پورا ہونے کی توقعات اور امیدیں جو روز بروز بڑھ رہی ہیں۔

غربت، جنگ، بیماریاں اور نئی نئی رکاوٹیں جو معاشروں کی ترقی میں چپقلش پیدا کرتی ہیں ان پر قابو پانا یا کمی لانے کی کوشش کرنا انہی سوسائٹیوں پر منحصر ہے۔

ادھر ذرائع ابلاغ اور معلومات کے طوفان نے لوگوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے حقوق سے اس قدر خبردار کردیا ہے کہ "بہترین نتائج" کا خواہش مند انسان "اپنی سوسائٹی" سے امید رکھتا ہے کہ وہ بہترین نتائج حاصل کرے گی۔

فرد انفرادی طور پر سوسائٹی سے اور سوسائٹی اپنی اجتماعی کارکردگی سے نت نئے تجربات سے سبق حاصل کرتے [illegible] اپنے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مصروف عمل رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مجموعی طور پر صحت مند ماحول قائم [illegible]

Elmas Ali

(ب) سماجی ڈھانچہ (Social Structure):

سماجی [illegible] معاشرتی رویوں کے اطوار کو سماجی یا معاشرتی ڈھانچہ یا سوشل سٹرکچر کہا جاتا ہے۔ یہ سٹرکچر قواعد و ضوابط کے اندر رہتے [illegible] اور معاشرے کے آپس کے تعلق (Interaction) کو مربوط رکھتا ہے اور ثقافتی مقاصد کو حاصل کرنے کے [illegible] رہنمائی کرتا ہے۔ سوشل سٹرکچر عام طور پر معاشرتی استحکام (Stability) قائم رکھتا ہے لیکن جب ایسا نہ ہو پائے یعنی معاشرتی [illegible] معاشرتی ڈھانچے (Social Structure) سے مطابقت نہ رکھیں تو سوشل سٹرکچر کو مجبوراً "سماجی تبدیلی" (Social Change) کے عمل [illegible] کرنا پڑتا ہے تاکہ معاشرہ (Society) بچاپاسکے اور اس کی صحت مند نشوونما جاری رہے کیونکہ پرامن [illegible] انسانی نشوونما کے لیے سوشل سٹرکچر اور معاشرتی تبدیلیوں کے تعلق کو برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

کسی بھی مضبوط اور مستحکم انسانی معاشرے میں ہر [illegible] سٹرکچر کے معاشرتی خدوخال واضح اور مضبوط ہوتے ہیں۔ (گویا) ہر سٹرکچر نمایاں [illegible] پر پہچانا جاتا ہے اور مضبوط ہوتا [illegible] یہ انفرادی اور گروہی سطح سے بلند ہوتا ہے۔ معاشرتی سٹرکچر یا ساخت اپنے لوگوں کے تعلقات کی تنظیم [illegible] کرتی ہے۔ اس [illegible] مفہوم یہ ہے کہ سماجی معاشرتی تعلقات اور رسم ورواج، طور طریقے اتفاقیہ اور "حکمیہ" (Arbitrary) نہیں ہوتے [illegible] معاشرتی ڈھانچے (سوشل سٹرکچر) کے خدوخال سے اپنا علیحدہ وجود اور پہچان قائم رکھتے ہیں۔

ادارہ جاتی ساخت:

معاشرتی ساخت ایک طرح کا ادارہ جاتی ڈھانچہ (Framework) ہوتا ہے جو لوگوں کے "تعامل" کو روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ بنیادوں پر جاری رکھنے کے لیے دہراتا رہتا ہے تاکہ ان تعلقات اور تعامل میں تسلسل قائم رہے جو اس مخصوص "معاشرتی ساخت" کی پہچان ہے۔ اس کے سماجی ادارے مسلسل کام کرتے رہتے ہیں اور یہی ان کو چلاتے اور باہم مربوط رکھتے ہیں اور انہی کی بدولت ان میں نظم وضبط برقرار رہتا ہے۔ یہ ادارے افراد کے ذاتی تعامل سے

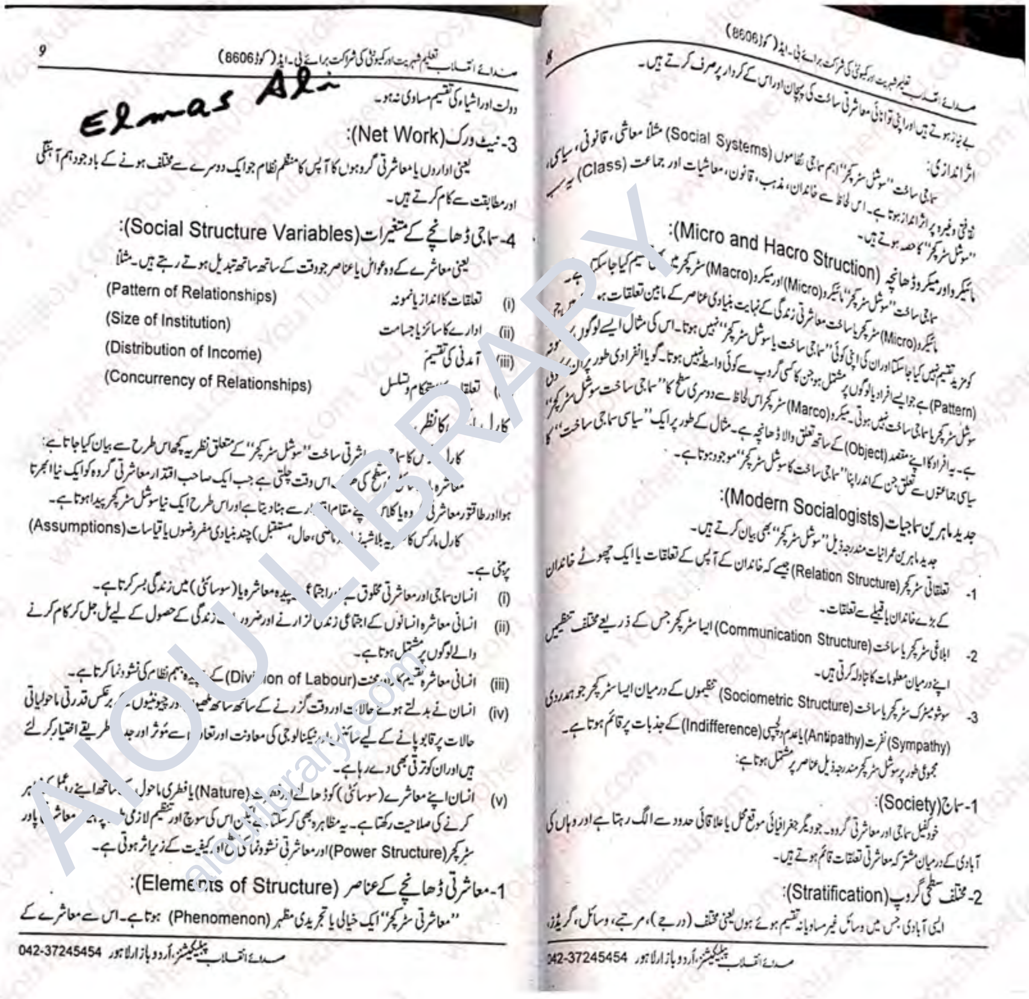

بے نیاز ہوتے ہیں اور اپنی توانائی معاشرتی ساخت کی پہچان اور اس کے کردار پر صرف کرتے ہیں۔

اثر اندازی:

سماجی ساخت "سوشل سٹرکچر" اہم سماجی نظاموں (Social Systems) مثلاً معاشی، قانونی، سیاسی، ثقافتی وغیرہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے خاندان، مذہب، قانون، معاشیات اور جماعت (Class) سب "سوشل سٹرکچر" کا حصہ ہوتے ہیں۔

مائیکرو اور میکرو ڈھانچہ (Micro and Hacro Struction):

سماجی ساخت "سوشل سٹرکچر" مائیکرو (Micro) اور میکرو (Macro) سٹرکچر میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سماجی ساخت "سوشل سٹرکچر" معاشرتی زندگی کے نہایت بنیادی عناصر کے مابین تعلقات ہو مائیکرو (Micro) سٹرکچر یا ساخت یا سوشل سٹرکچر" نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسے لوگوں کو مزید تقسیم نہیں کیا جاسکتا اور ان کی اپنی کوئی "سماجی ساخت یا سوشل سٹرکچر" نہیں ہوتا۔ (Pattern) ہے جو ایسے افراد یا لوگوں پر مشتمل ہو جن کا کسی گروپ سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ گویا انفرادی طور پر ان سوشل سٹرکچر یا سماجی ساخت نہیں ہوتی۔ میکرو (Marco) سٹرکچر اس لحاظ سے دوسری سطح کا "سماجی ساخت سوشل سٹرکچر" ہے۔ یہ افراد کا اپنے مقصد (Object) کے ساتھ تعلق والا ڈھانچہ ہے۔ مثال کے طور پر ایک "سیاسی سماجی ساخت" کا سیاسی جماعتوں سے تعلق جن کے اندر اپنا "سماجی ساخت کا سوشل سٹرکچر" موجود ہوتا ہے۔

جدید ماہرین سماجیات (Modern Socialogists):

جدید ماہرین عمرانیات مندرجہ ذیل "سوشل سٹرکچر" بھی بیان کرتے ہیں۔

1- تعلقاتی سٹرکچر (Relation Structure) جیسے کہ خاندان کے آپس کے تعلقات یا ایک چھوٹے خاندان کے بڑے خاندان یا قبیلے سے تعلقات۔

2- ابلاغی سٹرکچر یا ساخت (Communication Structure) ایسا سٹرکچر جس کے ذریعے مختلف تنظیمیں اپنے درمیان معلومات کا تبادلہ کرتی ہیں۔

3- سوشومیٹرک سٹرکچر یا ساخت (Sociometric Structure) تنظیموں کے درمیان ایسا سٹرکچر جو ہمدردی (Sympathy) نفرت (Antipathy) یا عدم دلچسپی (Indifference) کے جذبات پر قائم ہوتا ہے۔

مجموعی طور پر سوشل سٹرکچر مندرجہ ذیل عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

1- سماج (Society):

خود کفیل سماجی اور معاشرتی گروہ۔ جو دیگر جغرافیائی موقع محل یا علاقائی حدود سے الگ رہتا ہے اور وہاں کی آبادی کے درمیان مشترکہ معاشرتی تعلقات قائم ہوتے ہیں۔

2- مختلف سطحی گروپ (Stratification):

ایسی آبادی جس میں وسائل غیر مساویانہ تقسیم ہوئے ہوں یعنی مختلف (درجے)، مرتبے، وسائل، گریڈز،

Elmas Ali

دولت اور اشیاء کی تقسیم مساوی نہ ہو۔

3- نیٹ ورک (Net Work):

یعنی اداروں یا معاشرتی گروہوں کا آپس کا منظم نظام جو ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باوجود ہم آہنگی اور مطابقت سے کام کرتے ہیں۔

4- سماجی ڈھانچے کے متغیرات (Social Structure Variables):

یعنی معاشرے کے وہ عوامل یا عناصر جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً

(i) تعلقات کا انداز یا نمونہ (Pattern of Relationships)
(ii) ادارے کا سائز یا جسامت (Size of Institution)
(iii) آمدنی کی تقسیم (Distribution of Income)
(iv) تعلقات کا استحکام و تسلسل (Concurrency of Relationships)

کارل مارکس کا نظریہ

کارل مارکس کا معاشرتی ساخت "سوشل سٹرکچر" کے متعلق نظریہ کچھ اس طرح سے بیان کیا جاتا ہے: معاشرہ سطح کی اس وقت چلتی ہے جب ایک صاحب اقتدار معاشرتی گروہ کو ایک نیا ابھرتا ہوا اور طاقتور معاشرتی گروہ یا کلاس اپنے مقام اقتدار سے ہٹا دیتا ہے اور اس طرح ایک نیا سوشل سٹرکچر پیدا ہوتا ہے۔

کارل مارکس کا نظریہ بلاشبہ (ماضی، حال، مستقبل) چند بنیادی مفروضوں یا قیاسات (Assumptions) پر مبنی ہے۔

(i) انسان سماجی اور معاشرتی مخلوق ہے اور اجتماعی پیچیدہ معاشرہ یا (سوسائٹی) میں زندگی بسر کرتا ہے۔
(ii) انسانی معاشرہ انسانوں کے اجتماعی زندگی گزارنے اور ضروریات زندگی کے حصول کے لیے مل جل کر کام کرنے والے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
(iii) انسانی معاشرہ تقسیم کار، محنت (Division of Labour) کے پیچیدہ باہم نظام کی نشوونما کرتا ہے۔
(iv) انسان نے بدلتے ہوئے حالات اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں کے برعکس قدرتی ماحولیاتی حالات پر قابو پانے کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی معاونت اور تعاون سے مؤثر اور جدید طریقے اختیار کر لیے ہیں اور ان کو ترقی بھی دے رہا ہے۔
(v) انسان اپنے معاشرے (سوسائٹی) کو ڈھالنے اور قدرت (Nature) یا فطری ماحول کے ساتھ اپنے ردعمل کا اظہار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ مظاہرہ بھی کرسکتا ہے لیکن اس کی سوچ اور تنظیم لازمی طور پر اپنے معاشرے کی پاور سٹرکچر (Power Structure) اور معاشرتی نشوونما کی سطح اور کیفیت کے زیر اثر ہوتی ہے۔

1- معاشرتی ڈھانچے کے عناصر (Elements of Structure):

"معاشرتی سٹرکچر" ایک خیالی یا تجریدی مظہر (Phenomenon) ہوتا ہے۔ اس سے معاشرے کے

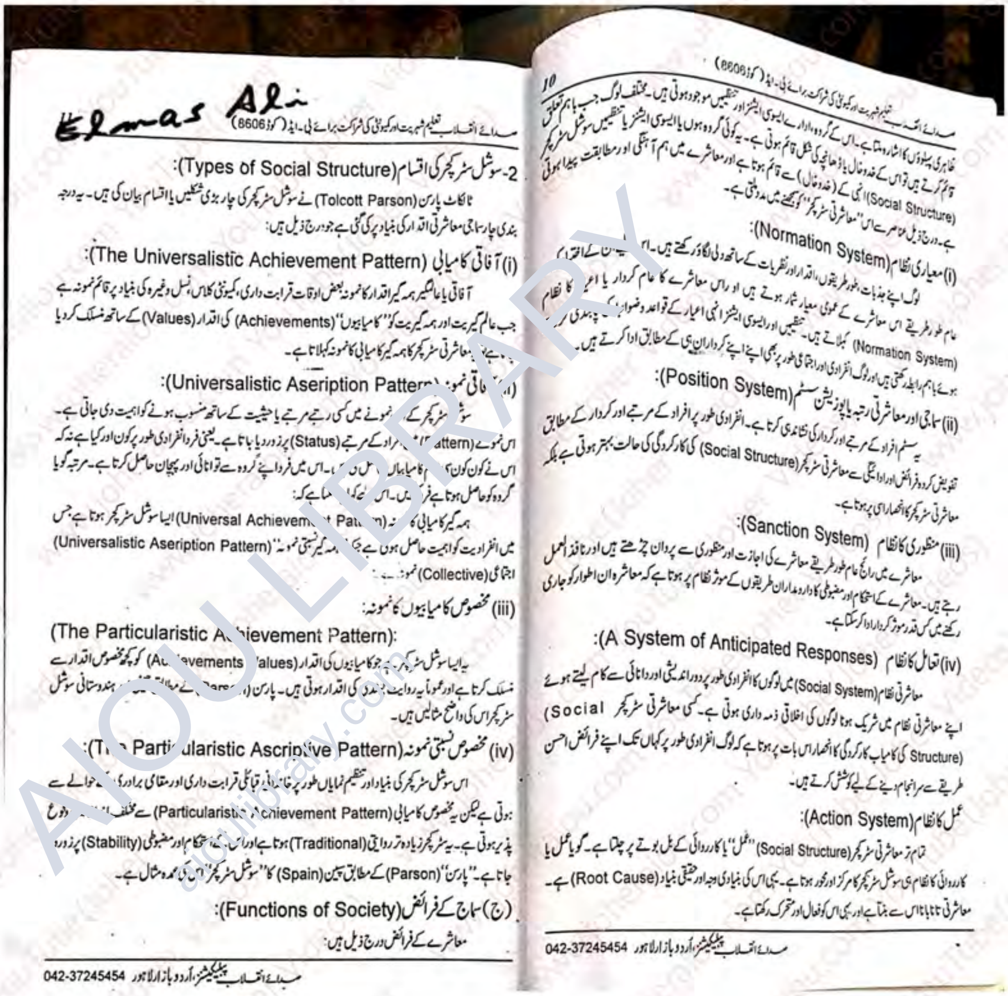

ظاہری پہلوؤں کا اشارہ ملتا ہے۔ اس کے گروہ، ادارے ایسوسی ایشنز اور تنظیمیں موجود ہوتی ہیں۔ مختلف لوگ جب باہم تعلق قائم کرتے ہیں تو اس کے خدوخال یا ڈھانچے کی شکل قائم ہوتی ہے۔ یہ کوئی گروہ ہوں یا ایسوسی ایشنز یا تنظیمیں سوشل سٹرکچر (Social Structure) انہی کے (خدوخال) سے قائم ہوتا ہے اور معاشرے میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا ہوتی ہے۔ درج ذیل عناصر اس "معاشرتی سٹرکچر" کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

(i) معیاری نظام (Normation System):

لوگ اپنے جذبات، طور طریقوں، اقدار اور نظریات کے ساتھ دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔ [illegible]ن کے اقدار، عام طور طریقے اس معاشرے کے عمومی معیار شمار ہوتے ہیں اور اس معاشرے کا عام کردار یا [illegible] کا نظام (Normation System) کہلاتے ہیں۔ تنظیمیں اور ایسوسی ایشنز انہی اعیار کے قواعد و ضوابط [illegible] پابندی کر[illegible] ہوئے باہم رابطہ رکھتی ہیں اور لوگ انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی اپنے اپنے کردار ان ہی کے مطابق ادا کرتے ہیں۔

(ii) سماجی اور معاشرتی رتبہ یا پوزیشن سسٹم (Position System):

یہ سسٹم افراد کے مرتبے اور کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔ انفرادی طور پر افراد کے مرتبے اور کردار کے مطابق تفویض کردہ فرائض اور ادائیگی سے معاشرتی سٹرکچر (Social Structure) کی کارکردگی کی حالت بہتر ہوتی ہے بلکہ معاشرتی سٹرکچر کا انحصار اسی پر ہوتا ہے۔

(iii) منظوری کا نظام (Sanction System):

معاشرے میں رائج عام طور طریقے معاشرے کی اجازت اور منظوری سے پروان چڑھتے ہیں اور نافذ العمل رہتے ہیں۔ معاشرے کے استحکام اور مضبوطی کا دارومدار ان طریقوں کے موثر نظام پر ہوتا ہے کہ معاشرہ ان اطوار کو جاری رکھنے میں کس قدر موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

(iv) تعامل کا نظام (A System of Anticipated Responses):

معاشرتی نظام (Social System) میں لوگوں کا انفرادی طور پر دور اندیشی اور دانائی سے کام لیتے ہوئے اپنے معاشرتی نظام میں شریک ہونا لوگوں کی اخلاقی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کسی معاشرتی سٹرکچر (Social Structure) کی کامیاب کارکردگی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ لوگ انفرادی طور پر کہاں تک اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دینے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

عمل کا نظام (Action System):

تمام تر معاشرتی سٹرکچر (Social Structure) "عمل" یا کارروائی کے بل بوتے پر چلتا ہے۔ گویا عمل یا کارروائی کا نظام ہی سوشل سٹرکچر کا مرکز اور محور ہوتا ہے۔ یہی اس کی بنیادی وجہ اور حقیقی بنیاد (Root Cause) ہے۔ معاشرتی تانا بانا اس سے بنتا ہے اور یہی اس کو فعال اور متحرک رکھتا ہے۔

Elmas Ali

2- سوشل سٹرکچر کی اقسام (Types of Social Structure):

ٹالکاٹ پارسن (Tolcott Parson) نے سوشل سٹرکچر کی چار بڑی شکلیں یا اقسام بیان کی ہیں۔ یہ درجہ بندی چار سماجی معاشرتی اقدار کی بنیاد پر کی گئی ہے جو درج ذیل ہیں:

(i) آفاقی کامیابی (The Universalistic Achievement Pattern):

آفاقی یا عالمگیر ہمہ گیر اقدار کا نمونہ بعض اوقات قرابت داری، کمیونٹی کلاس، نسل وغیرہ کی بنیاد پر قائم نمونہ ہے جب عالمگیریت اور ہمہ گیریت کو "کامیابیوں" (Achievements) کی اقدار (Values) کے ساتھ منسلک کر دیا [illegible] ہے [illegible] معاشرتی سٹرکچر کا ہمہ گیر کامیابی کا نمونہ کہلاتا ہے۔

(ii) آفاقی نمونہ (Universalistic Aseription Pattern):

سوشل سٹرکچر کے [illegible] نمونے میں کسی رتبے مرتبے یا حیثیت کے ساتھ منسوب ہونے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس نمونے (Pattern) میں افراد کے مرتبے (Status) پر زور دیا جاتا ہے۔ یعنی فرد انفرادی طور پر کون اور کیا ہے نہ کہ اس نے کون کون [illegible] کامیابیاں حاصل [illegible]۔ اس میں فرد اپنے گروہ سے توانائی اور پہچان حاصل کرتا ہے۔ مرتبہ گویا گروہ کو حاصل ہوتا ہے فرد [illegible]۔ اس [illegible] سکتا ہے کہ:

ہمہ گیر کامیابی کا نمونہ (Universal Achievement Pattern) ایسا سوشل سٹرکچر ہوتا ہے جس میں انفرادیت کو اہمیت حاصل ہوتی ہے جب[illegible] ہمہ گیر نسبتی نمونہ "(Universalistic Aseription Pattern) اجتماعی (Collective) نمونہ ہے۔

(iii) مخصوص کامیابیوں کا نمونہ:

(The Particularistic Achievement Pattern):

یہ ایسا سوشل سٹرکچر ہے جو کامیابیوں کی اقدار (Achievements Values) کو کچھ مخصوص اقدار سے منسلک کرتا ہے اور عموماً یہ روایت بندی کی اقدار ہوتی ہیں۔ پارسن (Parson) کے مطابق [illegible] ہندوستانی سوشل سٹرکچر اس کی واضح مثالیں ہیں۔

(iv) مخصوص نسبتی نمونہ (The Particularistic Ascriptive Pattern):

اس سوشل سٹرکچر کی بنیاد اور تنظیم نمایاں طور پر خاندانی، قبائلی قرابت داری اور مقامی برادری [illegible] حوالے سے ہوتی ہے لیکن یہ مخصوص کامیابی (Particularistic Achievement Pattern) سے مختلف [illegible] وقوع پذیر ہوتی ہے۔ یہ سٹرکچر زیادہ تر روایتی (Traditional) ہوتا ہے اور اس [illegible] استحکام اور مضبوطی (Stability) پر زور دیا جاتا ہے۔ "پارسن" (Parson) کے مطابق سپین (Spain) کا "سوشل سٹرکچر" اس کی عمدہ مثال ہے۔

(ج) سماج کے فرائض (Functions of Society):

معاشرے کے فرائض درج ذیل ہیں:

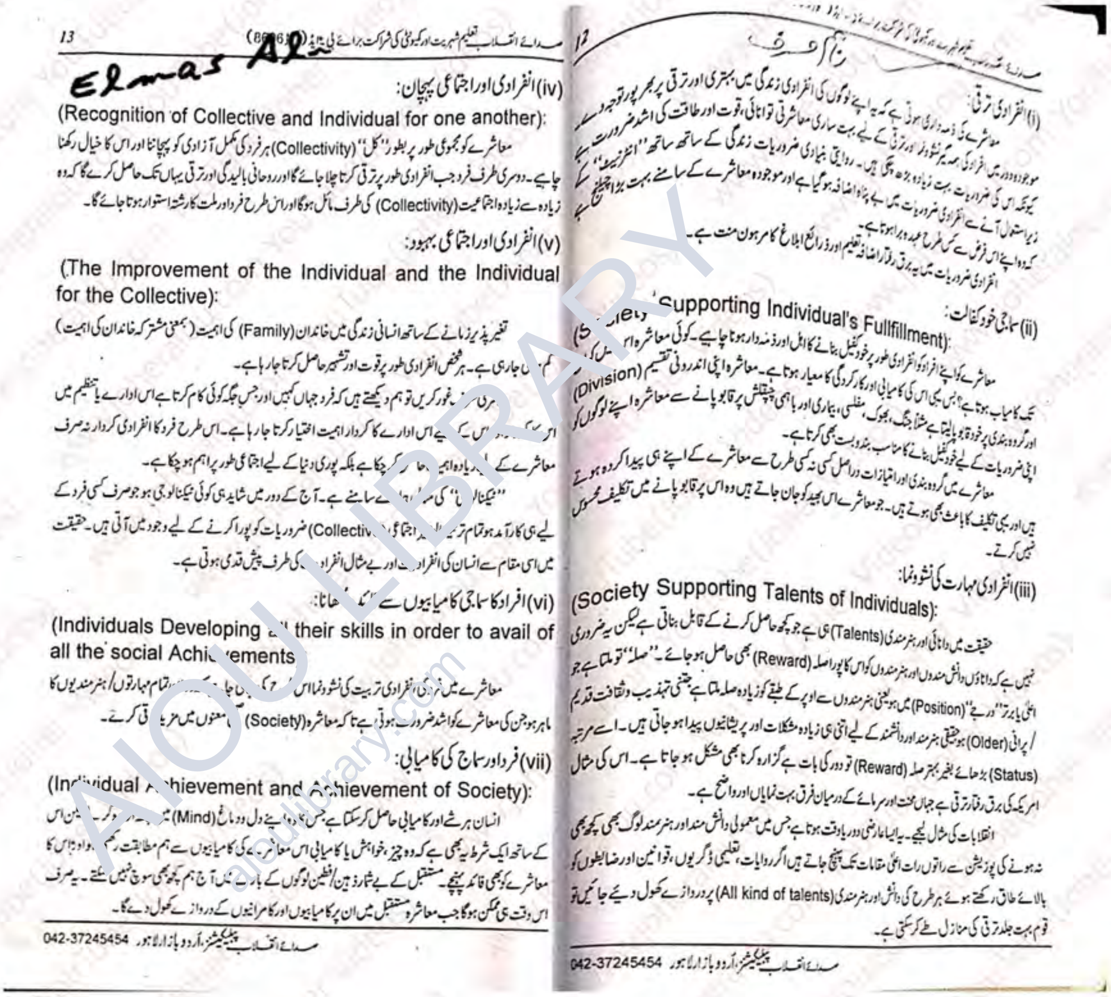

(i) انفرادی ترقی:

معاشرے کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ یہ اپنے لوگوں کی انفرادی زندگی میں بہتری اور ترقی پر بھرپور توجہ دے۔ موجودہ دور میں افراد کی ہمہ گیر نشوونما اور ترقی کے لیے بہت ساری معاشرتی توانائی، قوت اور طاقت کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس کی ضروریات بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ روایتی بنیادی ضروریات زندگی کے ساتھ ساتھ "انٹرنیٹ" کے زیر استعمال آنے سے انفرادی ضروریات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اور موجودہ معاشرے کے سامنے بہت بڑا چیلنج ہے کہ وہ اپنے اس فرض سے کس طرح عہدہ برا ہوتا ہے۔ انفرادی ضروریات میں یہ برق رفتار اضافہ تعلیم اور ذرائع ابلاغ کا مرہون منت ہے۔

(ii) سماجی خود کفالت:

(Society Supporting Individual's Fullfillment):

معاشرے کو اپنے افراد کو انفرادی طور پر خود کفیل بنانے کا اہل اور ذمہ دار ہونا چاہیے۔ کوئی معاشرہ [illegible] تک کامیاب ہوتا ہے؟ بس یہی اس کی کامیابی اور کارکردگی کا معیار ہوتا ہے۔ معاشرہ اپنی اندرونی تقسیم (Division) اور گروہ بندی پر خود قابو پالیتا ہے مثلاً جنگ، بھوک، مفلسی، بیماری اور باہمی چپقلش پر قابو پانے سے معاشرہ اپنے لوگوں کو اپنی ضروریات کے لیے خود کفیل بنانے کا مناسب بندوبست بھی کرتا ہے۔

معاشرے میں گروہ بندی اور امتیازات دراصل کسی نہ کسی طرح سے معاشرے کے اپنے ہی پیدا کردہ ہوتے ہیں اور یہی تکلیف کا باعث بھی ہوتے ہیں۔ جو معاشرے اس بھید کو جان جاتے ہیں وہ اس پر قابو پانے میں تکلیف محسوس نہیں کرتے۔

(iii) انفرادی مہارت کی نشوونما:

(Society Supporting Talents of Individuals):

حقیقت میں دانائی اور ہنر مندی (Talents) ہی ہے جو کچھ حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ داناؤں دانش مندوں اور ہنر مندوں کو اس کا پورا صلہ (Reward) بھی حاصل ہو جائے۔ "صلہ" تو ملتا ہے جو اعلیٰ یا برتر "درجے" (Position) میں ہو یعنی ہنر مندوں سے اوپر کے طبقے کو زیادہ صلہ ملتا ہے۔ جتنی تہذیب و ثقافت قدیم / پرانی (Older) ہو حقیقی ہنر مند اور دانشمند کے لیے اتنی ہی زیادہ مشکلات اور پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسے مرتبہ (Status) بڑھائے بغیر بہتر صلہ (Reward) تو دور کی بات ہے گزارہ کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال امریکہ کی برق رفتار ترقی ہے جہاں محنت اور سرمائے کے درمیان فرق بہت نمایاں اور واضح ہے۔

انقلابات کی مثال لیجیے۔ یہ ایسا عارضی دور یا وقت ہوتا ہے جس میں معمولی دانش مند اور ہنر مند لوگ بھی کچھ بھی نہ ہونے کی پوزیشن سے راتوں رات اعلیٰ مقامات تک پہنچ جاتے ہیں اگر روایات، تعلیمی ڈگریوں، قوانین اور ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر طرح کی دانش اور ہنر مندی (All kind of talents) پر دروازے کھول دیے جائیں تو قوم بہت جلد ترقی کی منازل طے کر سکتی ہے۔

Elmas Al

(iv) انفرادی اور اجتماعی پہچان:

(Recognition of Collective and Individual for one another):

معاشرے کو مجموعی طور پر بطور "کل" (Collectivity) ہر فرد کی مکمل آزادی کو پہچاننا اور اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ دوسری طرف فرد جب انفرادی طور پر ترقی کرتا چلا جائے گا اور روحانی بالیدگی اور ترقی یہاں تک حاصل کرے گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اجتماعیت (Collectivity) کی طرف مائل ہوگا اور اس طرح فرد اور ملت کا رشتہ استوار ہوتا جائے گا۔

(v) انفرادی اور اجتماعی بہبود:

(The Improvement of the Individual and the Individual for the Collective):

تغیر پذیر زمانے کے ساتھ انسانی زندگی میں خاندان (Family) کی اہمیت (بمعنی مشترکہ خاندان کی اہمیت) کم [illegible] جا رہی ہے۔ ہر شخص انفرادی طور پر قوت اور تشہیر حاصل کرتا جا رہا ہے۔

[illegible] غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ فرد جہاں کہیں اور جس جگہ کوئی کام کرتا ہے اس ادارے یا تنظیم میں [illegible] اس ادارے کا کردار اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس طرح فرد کا انفرادی کردار نہ صرف معاشرے کے [illegible] زیادہ اہمیت [illegible] کر چکا ہے بلکہ پوری دنیا کے لیے اجتماعی طور پر اہم ہو چکا ہے۔

"ٹیکنالوجی" کی [illegible] سامنے ہے۔ آج کے دور میں شاید ہی کوئی ٹیکنالوجی ہو جو صرف کسی فرد کے لیے ہی کارآمد ہو تمام تر [illegible] اجتماعی (Collectiv[illegible]) ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وجود میں آتی ہیں۔ حقیقت میں اسی مقام سے انسان کی انفرادیت اور بے مثال انفراد[illegible] کی طرف پیش قدمی ہوتی ہے۔

(vi) افراد کا سماجی کامیابیوں سے [illegible]:

(Individuals Developing all their skills in order to avail of all the social Achievements

معاشرے میں ذہنی/انفرادی تربیت کی نشوونما اس طرح کی جانی چاہیے [illegible] تمام مہارتوں/ہنر مندیوں کا ماہر ہو جن کی معاشرے کو اشد ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاشرہ (Society) [illegible] معنوں میں مزید ترقی کرے۔

(vii) فرد اور سماج کی کامیابی:

(Individual Achievement and Achievement of Society):

انسان ہر شے اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے جس کا وہ اپنے دل و دماغ (Mind) میں [illegible] لیکن اس کے ساتھ ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ چیز، خواہش یا کامیابی اس معاشرے کی کامیابیوں سے ہم مطابقت رکھے [illegible] اس کا معاشرے کو بھی فائدہ پہنچے۔ مستقبل کے بے شمار ذہین/فطین لوگوں کے بارے میں آج ہم کچھ بھی سوچ نہیں سکتے۔ یہ صرف اس وقت ہی ممکن ہوگا جب معاشرہ مستقبل میں ان پر کامیابیوں اور کامرانیوں کے دروازے کھول دے گا۔

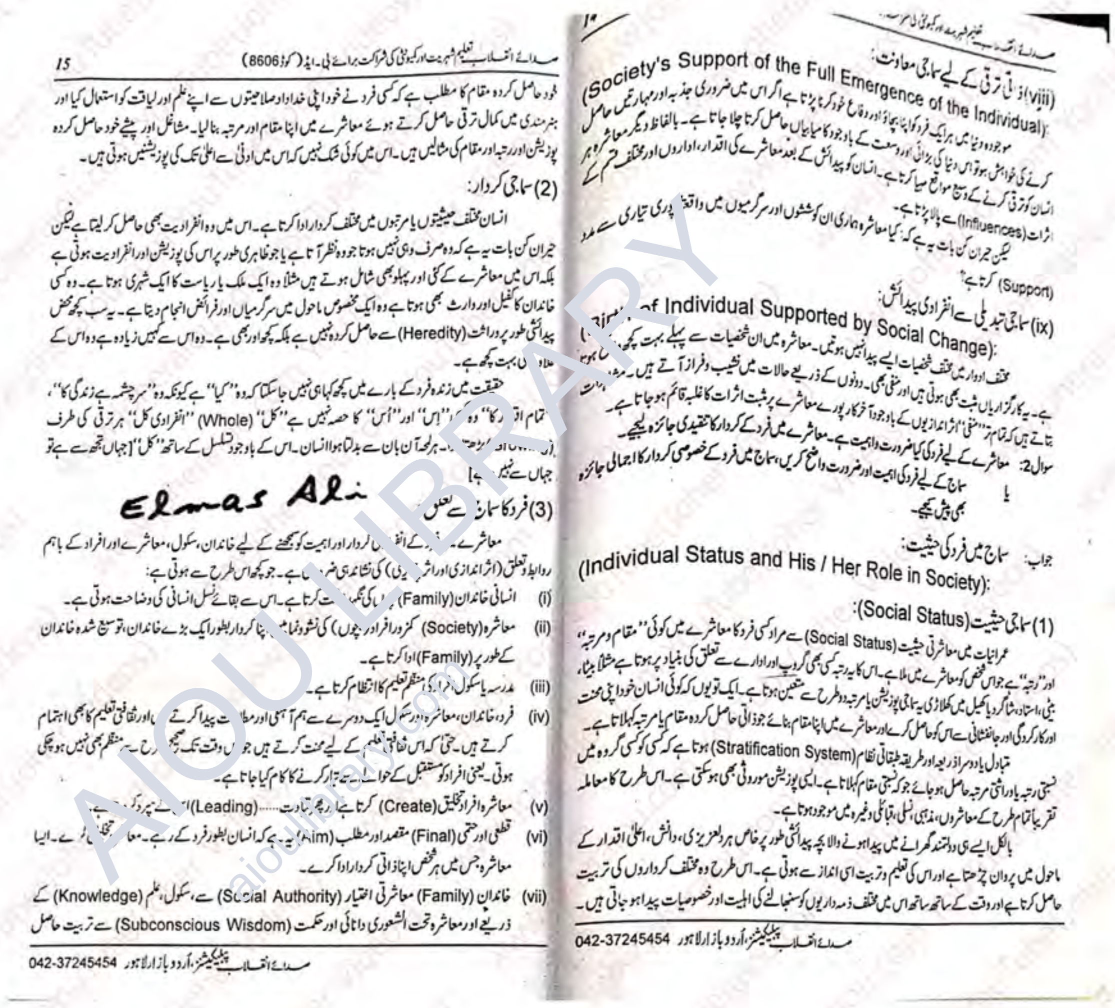

(viii) ذاتی ترقی کے لیے سماجی معاونت:
(Society's Support of the Full Emergence of the Individual):

موجودہ دنیا میں ہر ایک فرد کو اپنا بچاؤ اور دفاع خود کرنا پڑتا ہے اگر اس میں ضروری جذبہ اور مہارتیں حاصل کرنے کی خواہش ہو تو اس دنیا کی بڑائی اور وسعت کے باوجود کامیابیاں حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر معاشرہ ہر انسان کو ترقی کرنے کے وسیع مواقع مہیا کرتا ہے۔ انسان کو پیدائش کے بعد معاشرے کی اقدار، اداروں اور مختلف قسم کے اثرات (Influences) سے پالا پڑتا ہے۔

لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ: کیا معاشرہ ہماری ان کوششوں اور سرگرمیوں میں واقعی پوری تیاری سے مدد (Support) کرتا ہے؟

(ix) سماجی تبدیلی سے انفرادی پیدائش:
(Birth of Individual Supported by Social Change):

مختلف ادوار میں مختلف شخصیات ایسے پیدا نہیں ہوتیں۔ معاشرہ میں ان شخصیات سے پہلے بہت کچھ ہے۔ یہ کارگزاریاں مثبت بھی ہوتی ہیں اور منفی بھی۔ دونوں کے ذریعے حالات میں نشیب و فراز آتے ہیں۔ مرش بتاتے ہیں کہ تمام تر "منفی" اثراندازیوں کے باوجود آخرکار پورے معاشرے پر مثبت اثرات کا غلبہ قائم ہو جاتا ہے۔

سوال 2: معاشرے کے لیے فرد کی کیا ضرورت و اہمیت ہے۔ معاشرے میں فرد کے کردار کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

یا

سماج کے لیے فرد کی اہمیت اور ضرورت واضح کریں، سماج میں فرد کے خصوصی کردار کا اجمالی جائزہ بھی پیش کیجیے۔

جواب: سماج میں فرد کی حیثیت:
(Individual Status and His / Her Role in Society):

(1) سماجی حیثیت (Social Status):

عمرانیات میں معاشرتی حیثیت (Social Status) سے مراد کسی فرد کا معاشرے میں کوئی "مقام و مرتبہ" اور "رتبہ" ہے جو اس شخص کو معاشرے میں ملا ہے۔ اس کا یہ رتبہ کسی بھی گروپ اور ادارے سے تعلق کی بنیاد پر ہوتا ہے مثلاً بیٹا، بیٹی، استاد، شاگرد یا کھیل میں کھلاڑی یہ سماجی پوزیشن یا مرتبہ دو طرح سے متعین ہوتا ہے۔ ایک تو یوں کہ کوئی انسان خود اپنی محنت اور کارکردگی اور جانفشانی سے اس کو حاصل کرے اور معاشرے میں اپنا مقام بنائے جو ذاتی حاصل کردہ مقام یا مرتبہ کہلاتا ہے۔

متبادل یا دوسرا ذریعہ اور طریقہ طبقاتی نظام (Stratification System) ہوتا ہے کہ کسی کو کسی گروہ میں نسبتی رتبہ یا وراثتی مرتبہ حاصل ہو جائے جو کہ نسبتی مقام کہلاتا ہے۔ ایسی پوزیشن موروثی بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح کا معاملہ تقریباً تمام طرح کے معاشروں، مذہبی، نسلی، قبائلی وغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔

بالکل ایسے ہی دولتمند گھرانے میں پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی طور پر خاص ہر دلعزیزی، دانش، اعلیٰ اقدار کے ماحول میں پروان چڑھتا ہے اور اس کی تعلیم و تربیت اسی انداز سے ہوتی ہے۔ اس طرح وہ مختلف کرداروں کی تربیت حاصل کرتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں مختلف ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی اہلیت اور خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

خود حاصل کردہ مقام کا مطلب ہے کہ کسی فرد نے خود اپنی خداداد صلاحیتوں سے اپنے علم اور لیاقت کو استعمال کیا اور ہنرمندی میں کمال ترقی حاصل کرتے ہوئے معاشرے میں اپنا مقام اور مرتبہ بنالیا۔ مشاغل اور پیشے خود حاصل کردہ پوزیشن اور رتبہ اور مقام کی مثالیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں ادنیٰ سے اعلیٰ تک کی پوزیشنیں ہوتی ہیں۔

(2) سماجی کردار:

انسان مختلف حیثیتوں یا مرتبوں میں مختلف کردار ادا کرتا ہے۔ اس میں وہ انفرادیت بھی حاصل کر لیتا ہے لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ وہ صرف وہی نہیں ہوتا جو وہ نظر آتا ہے یا جو ظاہری طور پر اس کی پوزیشن اور انفرادیت ہوتی ہے بلکہ اس میں معاشرے کے کئی اور پہلو بھی شامل ہوتے ہیں مثلاً وہ ایک ملک یا ریاست کا ایک شہری ہوتا ہے۔ وہ کسی خاندان کا کفیل اور وارث بھی ہوتا ہے وہ ایک مخصوص ماحول میں سرگرمیاں اور فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ سب کچھ محض پیدائشی طور پر وراثت (Heredity) سے حاصل کردہ نہیں ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے وہ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔

حقیقت میں زندہ فرد کے بارے میں کچھ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ وہ "کیا" ہے کیونکہ وہ "سرچشمہ ہے زندگی کا"، "تمام اق[illegible]ر کا" وہ [illegible] "اِس" اور "اُس" کا حصہ نہیں ہے "کل" (Whole) "انفرادی کل" ہر ترقی کی طرف (ز[illegible] اور [illegible] ہر لمحہ آن بان سے بدلتا ہوا انسان۔ اس کے باوجود تسلسل کے ساتھ "کل" [جہاں تجھ سے ہے تو جہاں سے نہیں ہے]

Elmas Ali

(3) فرد کا سماج سے تعلق

معاشرے میں فرد کے انفرادی کردار اور اہمیت کو سمجھنے کے لیے خاندان، سکول، معاشرے اور افراد کے باہم روابط و تعلق (اثراندازی اور اثرپذیری) کی نشاندہی ضروری ہے۔ جو کچھ اس طرح سے ہوتی ہے:

(i) انسانی خاندان (Family) بچوں کی نگہداشت کرتا ہے۔ اس سے بقائے نسل انسانی کی وضاحت ہوتی ہے۔
(ii) معاشرہ (Society) کمزور افراد (بچوں) کی نشوونما میں اپنا کردار بطور ایک بڑے خاندان، توسیع شدہ خاندان کے طور پر (Family) ادا کرتا ہے۔
(iii) مدرسہ یا سکول افراد کی منظم تعلیم کا انتظام کرتا ہے۔
(iv) فرد، خاندان، معاشرہ اور سکول ایک دوسرے سے ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرتے ہیں اور ثقافتی تعلیم کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس ثقافتی تعلیم کے لیے محنت کرتے ہیں جو اس وقت تک صحیح طرح سے منظم بھی نہیں ہو چکی ہوتی۔ یعنی افراد کو مستقبل کے حوالے سے تیار کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔
(v) معاشرہ افراد تخلیق (Create) کرتا ہے اور پھر قیادت...... (Leading) ان کے سپرد کر دیتا ہے۔
(vi) قطعی اور حتمی (Final) مقصد اور مطلب (Aim) یہ ہے کہ انسان بطور فرد کے رہے۔ معاشرہ تخلیق کرے۔ ایسا معاشرہ جس میں ہر شخص اپنا ذاتی کردار ادا کرے۔
(vii) خاندان (Family) معاشرتی اختیار (Social Authority) سے، سکول، علم (Knowledge) کے ذریعے اور معاشرہ تحت الشعوری دانائی اور حکمت (Subconscious Wisdom) سے تربیت حاصل

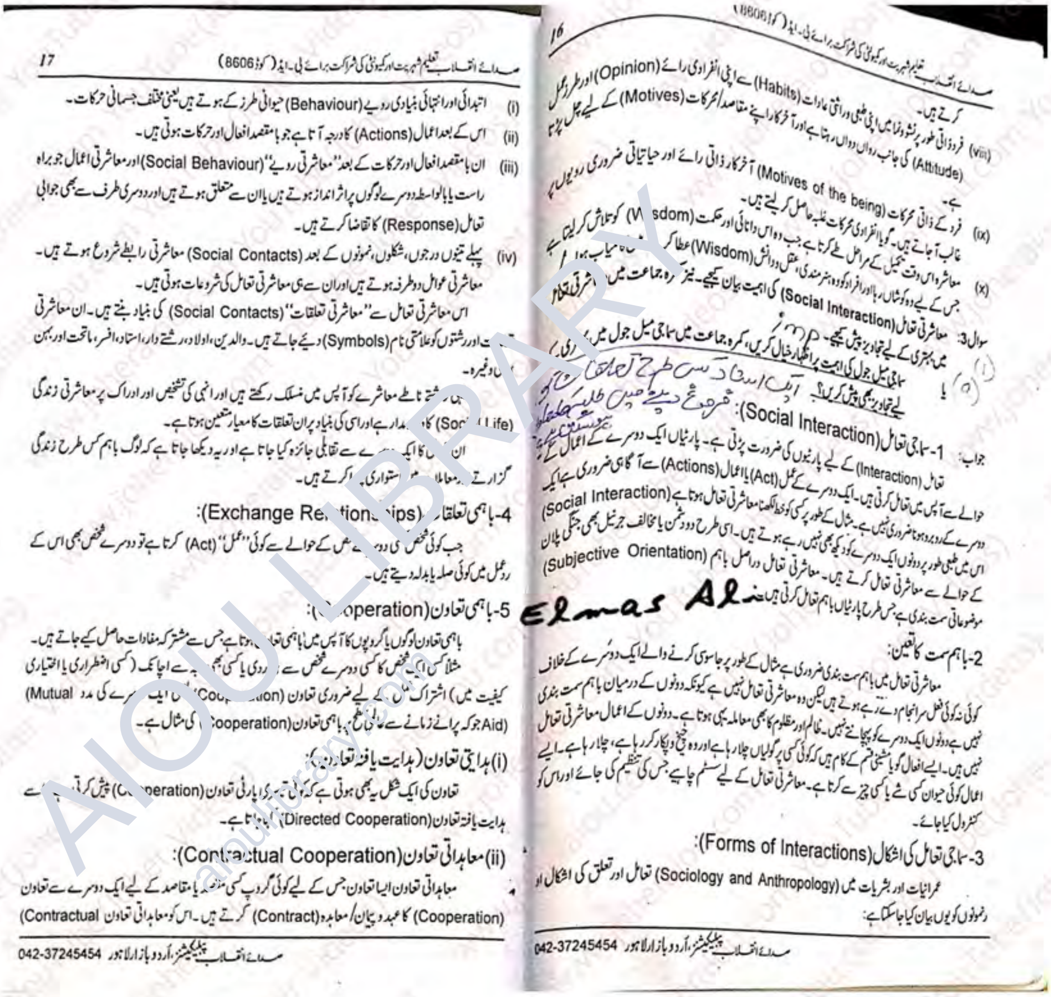

کرتے ہیں۔

(viii) فرد ذاتی طور پر نشوونما میں اپنی طبعی وراثتی عادات (Habits) سے اپنی انفرادی رائے (Opinion) اور طرزِ عمل (Attitude) کی جانب رواں دواں رہتا ہے اور آخرکار اپنے مقاصد/محرکات (Motives) کے لیے چل پڑتا ہے۔

(ix) فرد کے ذاتی محرکات (Motives of the being) آخرکار ذاتی رائے اور حیاتیاتی ضروری رویوں پر غالب آجاتے ہیں۔ گویا انفرادی محرکات غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔

(x) معاشرہ اس وقت تکمیل کے مراحل طے کرتا ہے جب وہ اس دانائی اور حکمت (Wisdom) کو تلاش کر لیتا ہے جس کے لیے وہ کوشاں رہا اور افراد کو وہ ہنرمندی، عقل و دانش (Wisdom) عطا کرنے میں کامیاب ہوا ہے

سوال 3: معاشرتی تعامل (Social Interaction) کی اہمیت بیان کیجیے۔ نیز کمرہ جماعت میں معاشرتی تعامل میں بہتری کے لیے تجاویز پیش کیجیے۔

یا

سماجی میل جول کی اہمیت پر اظہار خیال کریں، کمرہ جماعت میں سماجی میل جول میں بہتری کے لیے تجاویز بھی پیش کریں؟

جواب: 1- سماجی تعامل (Social Interaction):

تعامل (Interaction) کے لیے پارٹیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ پارٹیاں ایک دوسرے کے اعمال کے حوالے سے آپس میں تعامل کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کے عمل (Act) یا اعمال (Actions) سے آگاہی ضروری ہے ایک دوسرے کے روبرو ہونا ضروری نہیں ہے۔ مثال کے طور پر کسی کو خط لکھنا معاشرتی تعامل ہوتا ہے (Social Interaction) اس میں طبعی طور پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دو دشمن یا مخالف جرنیل بھی جنگی پلان کے حوالے سے معاشرتی تعامل کرتے ہیں۔ معاشرتی تعامل دراصل باہم (Subjective Orientation) موضوعاتی سمت بندی ہے جس طرح پارٹیاں باہم تعامل کرتی ہیں

Elmas Ali

2- باہم سمت کا تعین:

معاشرتی تعامل میں باہم سمت بندی ضروری ہے مثال کے طور پر جاسوسی کرنے والے ایک دوسرے کے خلاف کوئی نہ کوئی فعل سرانجام دے رہے ہوتے ہیں لیکن وہ معاشرتی تعامل نہیں ہے کیونکہ دونوں کے درمیان باہم سمت بندی نہیں ہے دونوں ایک دوسرے کو پہچانتے نہیں۔ ظالم اور مظلوم کا بھی معاملہ یہی ہوتا ہے۔ دونوں کے اعمال معاشرتی تعامل نہیں ہیں۔ ایسے افعال گویا مشینی قسم کے کام ہیں کہ کوئی کسی پر گولیاں چلا رہا ہے اور وہ چیخ و پکار کر رہا ہے، چلا رہا ہے۔ ایسے اعمال کوئی حیوان کسی شے یا کسی چیز سے کرتا ہے۔ معاشرتی تعامل کے لیے سسٹم چاہیے جس کی تنظیم کی جائے اور اس کو کنٹرول کیا جائے۔

3- سماجی تعامل کی اشکال (Forms of Interactions):

عمرانیات اور بشریات میں (Sociology and Anthropology) تعامل اور تعلق کی اشکال او رنمونوں کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

(i) ابتدائی اور انتہائی بنیادی رویے (Behaviour) حیوانی طرز کے ہوتے ہیں یعنی مختلف جسمانی حرکات۔

(ii) اس کے بعد اعمال (Actions) کا درجہ آتا ہے جو بامقصد افعال اور حرکات ہوتی ہیں۔

(iii) ان بامقصد افعال اور حرکات کے بعد "معاشرتی رویے" (Social Behaviour) اور معاشرتی اعمال جو براہ راست یا بالواسطہ دوسرے لوگوں پر اثرانداز ہوتے ہیں یا ان سے متعلق ہوتے ہیں اور دوسری طرف سے بھی جوابی تعامل (Response) کا تقاضا کرتے ہیں۔

(iv) پہلے تینوں درجوں، شکلوں، نمونوں کے بعد (Social Contacts) معاشرتی رابطے شروع ہوتے ہیں۔ معاشرتی عوامل دوطرفہ ہوتے ہیں اور ان سے ہی معاشرتی تعامل کی شروعات ہوتی ہیں۔

اس معاشرتی تعامل سے "معاشرتی تعلقات" (Social Contacts) کی بنیاد بنتے ہیں۔ ان معاشرتی ت اور رشتوں کو علامتی نام (Symbols) دیئے جاتے ہیں۔ والدین، اولاد، رشتے دار، استاد، افسر، ماتحت اور بہن وغیرہ۔

یہ رشتے ناطے معاشرے کو آپس میں منسلک رکھتے ہیں اور انہی کی تشخیص اور ادراک پر معاشرتی زندگی (Social Life) کا انحصار ہے اور اسی کی بنیاد پر ان تعلقات کا معیار متعین ہوتا ہے۔

ان [illegible] کا ایک [illegible] سے تقابلی جائزہ کیا جاتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ باہم کس طرح زندگی گزارتے [illegible] معاملات میں استواری [illegible] کرتے ہیں۔

4- باہمی تعلقات (Exchange Relationships):

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے حوالے سے کوئی "عمل" (Act) کرتا ہے تو دوسرے شخص بھی اس کے ردعمل میں کوئی صلہ یا بدلہ دیتے ہیں۔

5- باہمی تعاون (Cooperation):

باہمی تعاون لوگوں یا گروپوں کا آپس میں باہمی تعاون ہوتا ہے جس سے مشترکہ مفادات حاصل کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کسی ایک شخص کا کسی دوسرے شخص سے ہمدردی یا کسی بھی وجہ سے اچانک (کسی اضطراری یا اختیاری کیفیت میں) اشتراکِ عمل کے لیے ضروری تعاون (Cooperation) یا ایک دوسرے کی مدد (Mutual Aid) جو کہ پرانے زمانے سے [illegible] باہمی تعاون (Cooperation) کی مثال ہے۔

(i) ہدایتی تعاون (ہدایت یافتہ تعاون):

تعاون کی ایک شکل یہ بھی ہوتی ہے کہ کوئی تیسری پارٹی تعاون (Cooperation) پیش کرتی [illegible] سے ہدایت یافتہ تعاون (Directed Cooperation) کہا جاتا ہے۔

(ii) معاہداتی تعاون (Contractual Cooperation):

معاہداتی تعاون ایسا تعاون جس کے لیے کوئی گروپ کسی مقصد یا مقاصد کے لیے ایک دوسرے سے تعاون (Cooperation) کا عہد و پیمان/معاہدہ (Contract) کرتے ہیں۔ اس کو معاہداتی تعاون (Contractual

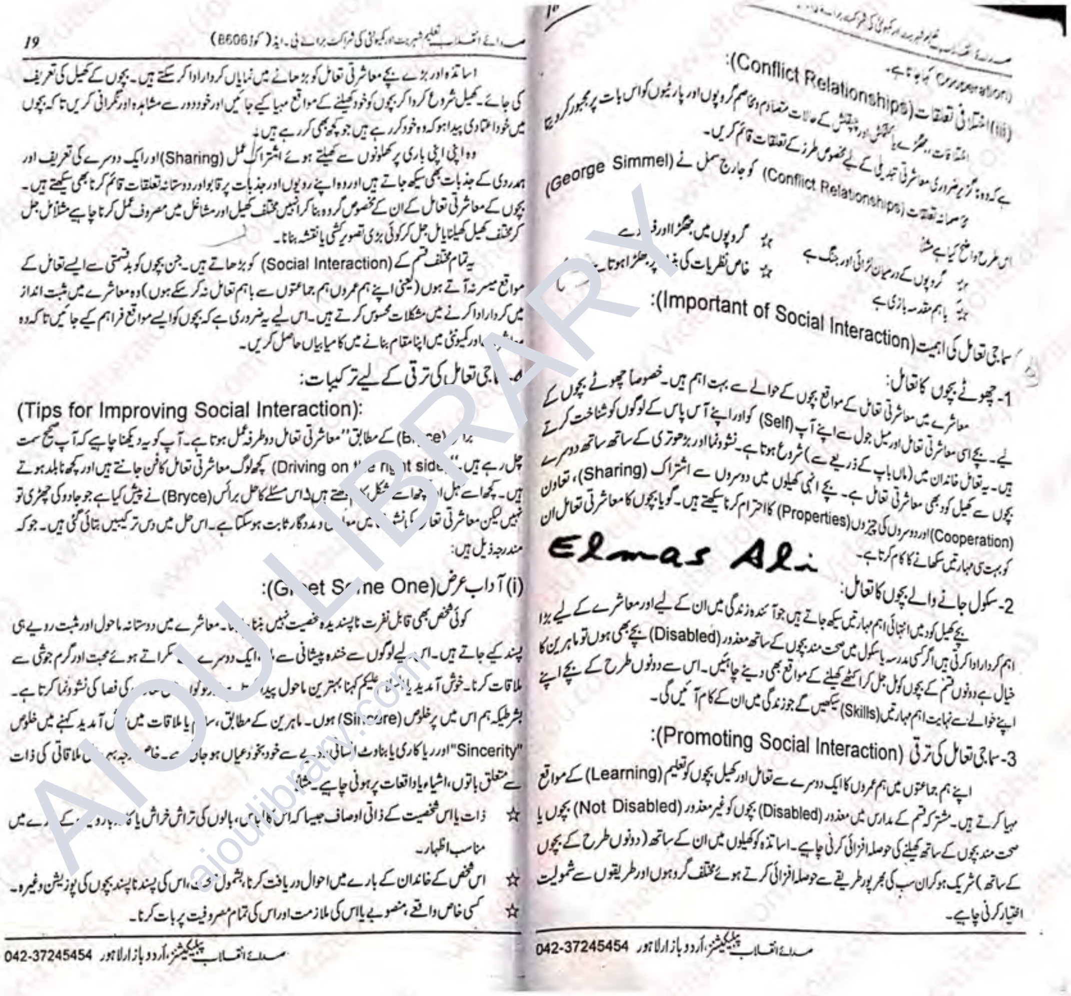

(Cooperation) پیدا ہوتا ہے۔

(iii) اختلافی تعلقات (Conflict Relationships):

اختلافات، جھگڑے یا کشمکش اور چپقلش کے حالات متصادم و مخاصم گروپوں اور پارٹیوں کو اس بات پر مجبور کر دیتا ہے کہ وہ ناگزیر ضروری معاشرتی تبدیلی کے لیے مخصوص طرز کے تعلقات قائم کریں۔ مخاصمانہ تعلقات (Conflict Relationships) کو جارج سمل (George Simmel) نے اس طرح واضح کیا ہے مثلاً

☆ گروپوں کے درمیان لڑائی اور جنگ ہے
☆ باہم مقدمہ بازی ہے
☆ گروپوں میں جھگڑا اور فساد ہے
☆ خاص نظریات کی بنا پر جھگڑا ہوتا ہے

سماجی تعامل کی اہمیت (Important of Social Interaction):

1۔ چھوٹے بچوں کا تعامل:

معاشرے میں معاشرتی تعامل کے مواقع بچوں کے حوالے سے بہت اہم ہیں۔ خصوصاً چھوٹے بچوں کے لیے۔ بچے اسی معاشرتی تعامل اور میل جول سے اپنے آپ (Self) کو اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو شناخت کرتے ہیں۔ یہ تعامل خاندان میں (ماں باپ کے ذریعے سے) شروع ہوتا ہے۔ نشوونما اور بڑھوتری کے ساتھ ساتھ دوسرے بچوں سے کھیل کود بھی معاشرتی تعامل ہے۔ بچے انہی کھیلوں میں دوسروں سے اشتراک (Sharing)، تعاون (Cooperation) اور دوسروں کی چیزوں (Properties) کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔ گویا بچوں کا معاشرتی تعامل ان کو بہت سی مہارتیں سکھانے کا کام کرتا ہے۔

Elmas Ali

2۔ سکول جانے والے بچوں کا تعامل:

بچے کھیل کود میں انتہائی اہم مہارتیں سیکھ جاتے ہیں جو آئندہ زندگی میں ان کے لیے اور معاشرے کے لیے بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں اگر کسی مدرسہ یا سکول میں صحت مند بچوں کے ساتھ معذور (Disabled) بچے بھی ہوں تو ماہرین کا خیال ہے دونوں قسم کے بچوں کو مل جل کر اکٹھے کھیلنے کے مواقع بھی دینے چاہئیں۔ اس سے دونوں طرح کے بچے اپنے اپنے حوالے سے نہایت اہم مہارتیں (Skills) سیکھیں گے جو زندگی میں ان کے کام آئیں گی۔

3۔ سماجی تعامل کی ترقی (Promoting Social Interaction):

اپنے ہم جماعتوں میں ہم عمروں کا ایک دوسرے سے تعامل اور کھیل بچوں کو تعلیم (Learning) کے مواقع مہیا کرتے ہیں۔ مشترکہ قسم کے مدارس میں معذور (Disabled) بچوں کو غیر معذور (Not Disabled) بچوں یا صحت مند بچوں کے ساتھ کھیلنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اساتذہ کو کھیلوں میں ان کے ساتھ (دونوں طرح کے بچوں کے ساتھ) شریک ہو کر ان سب کی بھرپور طریقے سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مختلف گروہوں اور طریقوں سے شمولیت اختیار کرنی چاہیے۔

اساتذہ اور بڑے بچے معاشرتی تعامل کو بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بچوں کے کھیل کی تعریف کی جائے۔ کھیل شروع کروا کر بچوں کو خود کھیلنے کے مواقع مہیا کیے جائیں اور خود دور سے مشاہدہ اور نگرانی کریں تا کہ بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہو کہ وہ خود کر رہے ہیں جو کچھ بھی کر رہے ہیں۔

وہ اپنی اپنی باری پر کھلونوں سے کھیلتے ہوئے اشتراک عمل (Sharing) اور ایک دوسرے کی تعریف اور ہمدردی کے جذبات بھی سیکھ جاتے ہیں اور وہ اپنے رویوں اور جذبات پر قابو اور دوستانہ تعلقات قائم کرنا بھی سیکھتے ہیں۔ بچوں کے معاشرتی تعامل کے ان کے مخصوص گروہ بنا کر انہیں مختلف کھیل اور مشاغل میں مصروف عمل کرنا چاہیے مثلاً مل جل کر مختلف کھیل کھیلنا یا مل جل کر کوئی بڑی تصویر کشی یا نقشہ بنانا۔

یہ تمام مختلف قسم کے (Social Interaction) کو بڑھاتے ہیں۔ جن بچوں کو بدقسمتی سے ایسے تعامل کے مواقع میسر نہ آتے ہوں (یعنی اپنے ہم عمروں ہم جماعتوں سے باہم تعامل نہ کر سکے ہوں) وہ معاشرے میں مثبت انداز میں کردار ادا کرنے میں مشکلات محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ بچوں کو ایسے مواقع فراہم کیے جائیں تا کہ وہ معاشرے اور کمیونٹی میں اپنا مقام بنانے میں کامیابیاں حاصل کریں۔

سماجی تعامل کی ترقی کے لیے ترکیبات:
(Tips for Improving Social Interaction):

برائس (Bryce) کے مطابق "معاشرتی تعامل دو طرفہ عمل ہوتا ہے۔ آپ کو یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ صحیح سمت چل رہے ہیں۔" (Driving on the right side) کچھ لوگ معاشرتی تعامل کا فن جانتے ہیں اور کچھ نابلد ہوتے ہیں۔ کچھ اسے سہل اور کچھ اسے مشکل کام سمجھتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل برائس (Bryce) نے پیش کیا ہے جو جادو کی چھڑی تو نہیں لیکن معاشرتی تعامل کی نشوونما میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس حل میں دس ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

(i) آداب عرض (Greet Some One):

کوئی شخص بھی قابل نفرت ناپسندیدہ شخصیت نہیں بننا چاہتا۔ معاشرے میں دوستانہ ماحول اور مثبت رویے ہی پسند کیے جاتے ہیں۔ اس لیے لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا، ایک دوسرے سے مسکراتے ہوئے محبت اور گرم جوشی سے ملاقات کرنا۔ خوش آمدید یا السلام علیکم کہنا بہترین ماحول پیدا [illegible] کی فضا کی نشوونما کرتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اس میں پرخلوص (Sincere) ہوں۔ ماہرین کے مطابق، سلام یا ملاقات میں خوش آمدید کہنے میں خلوص "Sincerity" اور ریاکاری یا بناوٹ انسانی رویے سے خود بخود عیاں ہو جاتی ہے۔ خاص توجہ ہمیشہ ملاقاتی کی ذات سے متعلق باتوں، اشیاء یا واقعات پر ہونی چاہیے۔ مثلاً

☆ ذات یا اس شخصیت کے ذاتی اوصاف جیسا کہ اس کا لباس، بالوں کی تراش خراش یا کاروبار وغیرہ کے بارے میں مناسب اظہار۔
☆ اس شخص کے خاندان کے بارے میں احوال دریافت کرنا، بشمول [illegible] اس کی پسند ناپسند بچوں کی پوزیشن وغیرہ۔
☆ کسی خاص واقعے، منصوبے یا اس کی ملازمت اور اس کی تمام مصروفیت پر بات کرنا۔

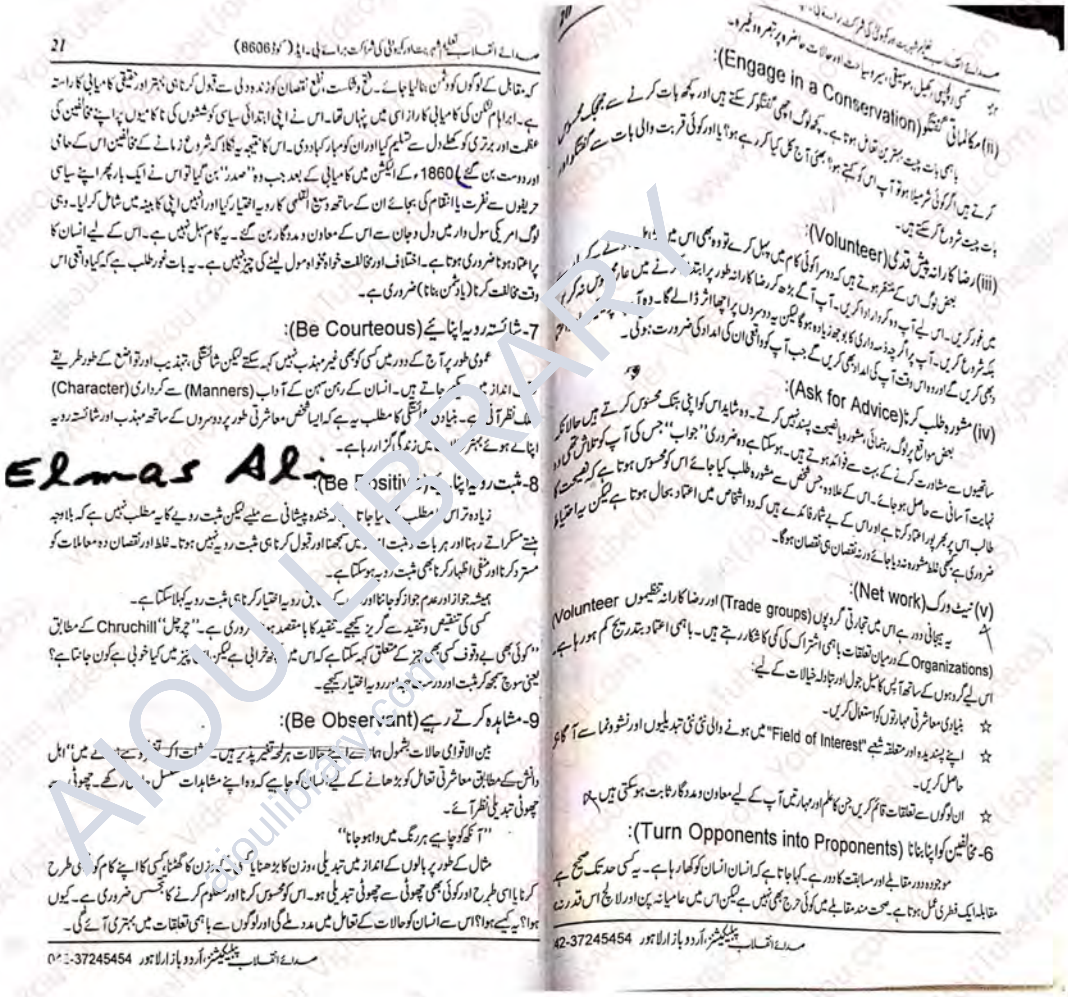

☆ کسی دلچسپی، کھیل، موسیقی، سیر و سیاحت اور حالات حاضرہ پر تبصرہ وغیرہ۔

(ii) مکالماتی گفتگو(Engage in a Conservation):

باہمی بات چیت بہترین تعامل ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اچھی گفتگو کر سکتے ہیں اور کچھ بات کرنے سے جھجک محسوس کرتے ہیں اگر کوئی شرمیلا ہو تو آپ اس کو کہتے ہو؟ بھئی آج کل کیا کر رہے ہو؟ یا اور کوئی قربت والی بات سے گفتگو و بات چیت شروع کر سکتے ہیں۔

(iii) رضا کارانہ پیش قدمی(Volunteer):

بعض لوگ اس کے منتظر ہوتے ہیں کہ دوسرا کوئی کام میں پہل کرے تو وہ بھی اس میں [illegible] میں غور کریں۔ اس لیے آپ وہ کردار ادا کریں۔ آپ آگے بڑھ کر رضا کارانہ طور پر ابتدا کرنے میں عار محسوس نہ کریں بلکہ شروع کریں۔ آپ پر اگرچہ ذمہ داری کا بوجھ زیادہ ہوگا لیکن یہ دوسروں پر اچھا اثر ڈالے گا۔ وہ آ[illegible] بھی کریں گے اور وہ اس وقت آپ کی امداد بھی کریں گے جب آپ کو واقعی ان کی امداد کی ضرورت ہوگی۔

(iv) مشورہ طلب کرنا(Ask for Advice):

بعض مواقع پر لوگ رہنمائی، مشورہ یا نصیحت پسند نہیں کرتے۔ وہ شاید اس کو اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں حالانکہ ساتھیوں سے مشاورت کرنے کے بہت سے فوائد ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ضروری ''جواب'' جس کی آپ کو تلاش تھی وہ نہایت آسانی سے حاصل ہو جائے۔ اس کے علاوہ جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے اس کو محسوس ہوتا ہے کہ نصیحت کا طالب اس پر بھرپور اعتماد کرتا ہے اور اس کے بے شمار فائدے ہیں کہ دو اشخاص میں اعتماد بحال ہوتا ہے لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کبھی غلط مشورہ نہ دیا جائے ورنہ نقصان ہی نقصان ہوگا۔

(v) نیٹ ورک(Net work):

یہ ہیجانی دور ہے اس میں تجارتی گروپوں (Trade groups) اور رضا کارانہ تنظیموں (Volunteer Organizations) کے درمیان تعلقات باہمی اشتراک کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔ باہمی اعتماد بتدریج کم ہو رہا ہے۔ اس لیے گروہوں کے ساتھ آپس کا میل جول اور تبادلہ خیالات کے لیے:

☆ بنیادی معاشرتی مہارتوں کو استعمال کریں۔
☆ اپنے پسندیدہ اور متعلقہ شعبے "Field of Interest" میں ہونے والی نئی نئی تبدیلیوں اور نشوونما سے آگاہی حاصل کریں۔
☆ ان لوگوں سے تعلقات قائم کریں جن کا علم اور مہارتیں آپ کے لیے معاون و مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

6- مخالفین کو اپنا بنانا (Turn Opponents into Proponents):

موجودہ دور مقابلے اور مسابقت کا دور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انسان انسان کو کھا رہا ہے۔ یہ کسی حد تک صحیح ہے مقابلہ ایک فطری عمل ہوتا ہے۔ صحت مند مقابلے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے لیکن اس میں عامیانہ پن اور لالچ اس قدر

کہ مقابل کے لوگوں کو دشمن بنا لیا جائے۔ فتح و شکست، نفع نقصان کو زندہ دلی سے قبول کرنا ہی بہتر اور حقیقی کامیابی کا راستہ ہے۔ ابراہام لنکن کی کامیابی کا راز اسی میں پنہاں تھا۔ اس نے اپنی ابتدائی سیاسی کوششوں کی ناکامیوں پر اپنے مخالفین کی عظمت اور برتری کو کھلے دل سے تسلیم کیا اور ان کو مبارکباد دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شروع زمانے کے مخالفین اس کے حامی اور دوست بن گئے۔ 1860ء کے الیکشن میں کامیابی کے بعد جب وہ ''صدر'' بن گیا تو اس نے ایک بار پھر اپنے سیاسی حریفوں سے نفرت یا انتقام کی بجائے ان کے ساتھ وسیع القلبی کا رویہ اختیار کیا اور انہیں اپنی کابینہ میں شامل کر لیا۔ وہی لوگ امریکی سول وار میں دل و جان سے اس کے معاون و مددگار بن گئے۔ یہ کام سہل نہیں ہے۔ اس کے لیے انسان کا پر اعتماد ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اختلاف اور مخالفت خواہ مخواہ مول لینے کی چیز نہیں ہے۔ یہ بات غور طلب ہے کہ کیا واقعی اس وقت مخالفت کرنا (یا دشمن بنانا) ضروری ہے۔

7- شائستہ رویہ اپنایئے(Be Courteous):

عمومی طور پر آج کے دور میں کسی کو بھی غیر مہذب نہیں کہہ سکتے لیکن شائستگی، تہذیب اور تواضع کے طور طریقے [illegible] انداز میں دیکھے جاتے ہیں۔ انسان کے رہن سہن کے آداب (Manners) سے کرداری (Character) جھلک نظر آتی ہے۔ بنیادی [illegible] شائستگی کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص معاشرتی طور پر دوسروں کے ساتھ مہذب اور شائستہ رویہ اپنائے ہوئے بہتر [illegible] میں زندگی گزار رہا ہے۔

Elmas Ali

8- مثبت رویہ اپنایئے(Be Positive):

زیادہ تر اس [illegible] مطلب [illegible] لیا جاتا [illegible] خندہ پیشانی سے ملیے لیکن مثبت رویے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بلاوجہ ہنستے مسکراتے رہنا اور ہر بات [illegible] میں سمجھنا اور قبول کرنا ہی مثبت رویہ نہیں ہوتا۔ غلط اور نقصان دہ معاملات کو مسترد کرنا اور منفی اظہار کرنا بھی مثبت رویہ ہو سکتا ہے۔

ہمیشہ جواز اور عدم جواز کو جاننا اور [illegible] مطابق رویہ اختیار کرنا ہی مثبت رویہ کہلا سکتا ہے۔

کسی کی تنقیص و تنقید سے گریز کیجیے۔ تنقید کا با مقصد ہونا ضروری ہے۔ ''چرچل'' Chruchill کے مطابق ''کوئی بھی بے وقوف کسی بھی چیز کے متعلق کہہ سکتا ہے کہ اس میں کیا خرابی ہے لیکن۔ اس چیز میں کیا خوبی ہے کون جانتا ہے؟ یعنی سوچ سمجھ کر مثبت اور درست [illegible] رویہ اختیار کیجیے۔

9- مشاہدہ کرتے رہیے(Be Observant):

بین الاقوامی حالات بشمول ہمارے اپنے حالات ہر لحظہ تغیر پذیر ہیں۔ ''ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں'' اہل دانش کے مطابق معاشرتی تعامل کو بڑھانے کے لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے مشاہدات مسلسل جاری رکھے۔ چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی نظر آئے۔

''آنکھ کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا''

مثال کے طور پر بالوں کے انداز میں تبدیلی، وزن کا بڑھنا یا کسی کے وزن کا گھٹنا، کسی کا اپنے کام کو کسی طرح کرنا یا اسی طرح اور کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی ہو۔ اس کو محسوس کرنا اور معلوم کرنے کا تجسس ضروری ہے۔ کیوں ہوا؟ یہ کیسے ہوا؟ اس سے انسان کو حالات کے تعامل میں مدد ملے گی اور لوگوں سے باہمی تعلقات میں بہتری آئے گی۔

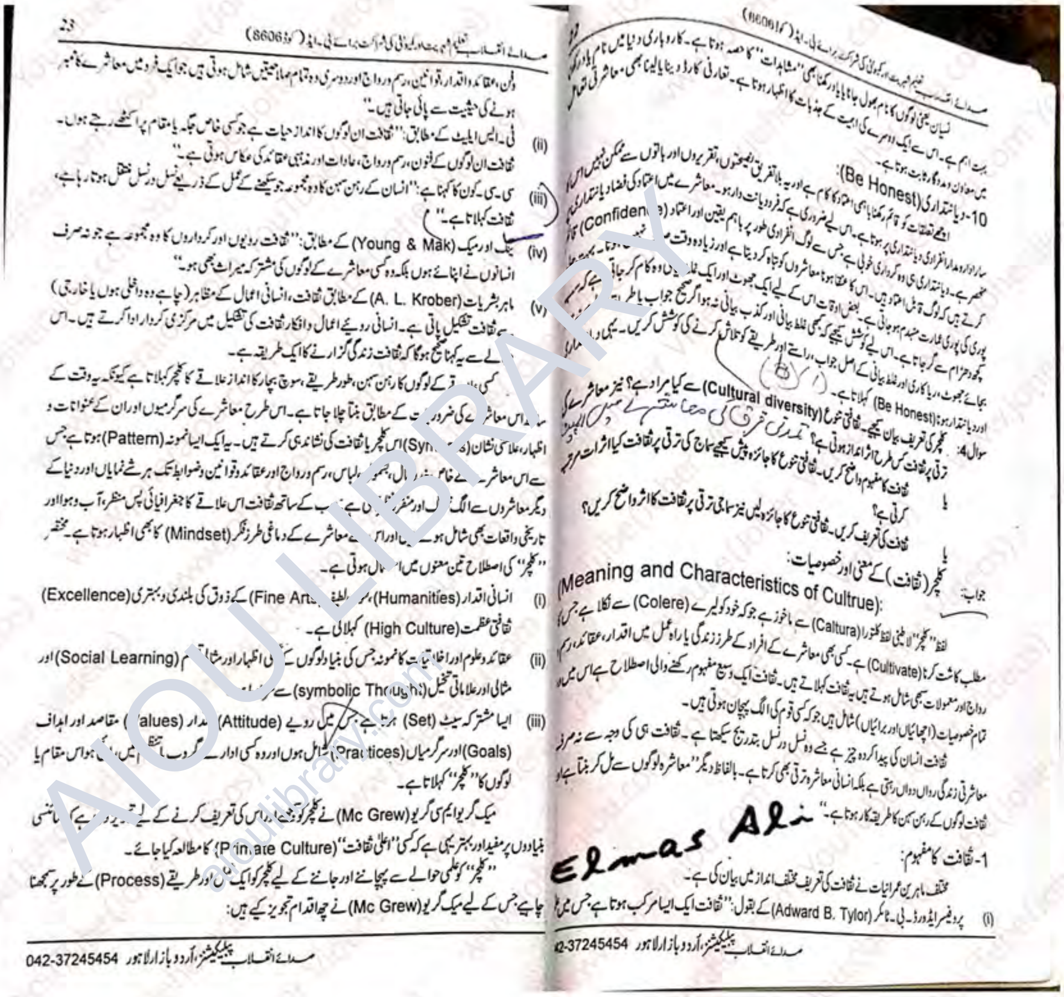

نسیان یعنی لوگوں کا نام بھول جانا یا یاد رکھنا بھی "مشاہدات" کا حصہ ہوتا ہے۔ کاروباری دنیا میں نام یاد رکھ بہت اہم ہے۔ اس سے ایک دوسرے کی اہمیت کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ تجارتی کارڈ دینا یا لینا بھی معاشرتی تعل میں معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔

10- دیانتداری (Be Honest):

اچھے تعلقات کو قائم رکھنا باہمی اعتماد کا کام ہے اور یہ بلاتفریق نصیحتوں، تقریروں اور باتوں سے ممکن نہیں اس سارا دارومدار انفرادی دیانتداری پر ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ فرد دیانت دار ہو۔ معاشرے میں اعتماد کی فضا دیانتدار منحصر ہے۔ دیانتداری ہی وہ کرداری خوبی ہے۔ جس سے لوگ انفرادی طور پر باہم یقین اور اعتماد (Confidence) کا کرتے ہیں کہ لوگ قومی اعتماد ہیں۔ اس کا فقدان ہونا معاشروں کو تباہ کر دیتا ہے اور زیادہ وقت پوری کی پوری عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس کے لیے ایک جھوٹ اور ایک غلط وہ کام کر جاتی کچھ دھڑام سے گر جاتا ہے۔ اس لیے کوشش کیجیے کہ کبھی غلط بیانی اور کذب بیانی نہ ہو اگر صحیح جواب یا طر بجائے جھوٹ، ریاکاری اور غلط بیانی کے اصل جواب، راستے اور طریقے کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ یہی اور دیانتدار ہونا (Be Honest) کہلاتا ہے۔

سوال 4: کلچر کی تعریف بیان کیجیے۔ ثقافتی تنوع (Cultural diversity) سے کیا مراد ہے؟ نیز معاشرے کی ترقی پر ثقافت کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

یا

ثقافت کا مفہوم واضح کریں۔ ثقافتی تنوع کا جائزہ پیش کیجیے سماج کی ترقی پر ثقافت کیا اثرات مرتب کرتی ہے؟

یا

ثقافت کی تعریف کریں۔ ثقافتی تنوع کا جائزہ لیں نیز سماجی ترقی پر ثقافت کا اثر واضح کریں؟

جواب: **کلچر (ثقافت) کے معنی اور خصوصیات (Meaning and Characteristics of Cultrue):**

لفظ "کلچر" لاطینی لفظ کلتورا (Caltura) سے ماخوز ہے جو کہ خود کولیرے (Colere) سے نکلا ہے جس کا مطلب کاشت کرنا (Cultivate) ہے۔ کسی بھی معاشرے کے افراد کے طرز زندگی یا راہ عمل میں اقدار، عقائد، رسم رواج اور معمولات بھی شامل ہوتے ہیں یہ ثقافت کہلاتے ہیں۔ ثقافت ایک وسیع مفہوم رکھنے والی اصطلاح ہے اس میں تمام خصوصیات (اچھائیاں اور برائیاں) شامل ہیں جو کہ کسی قوم کی الگ پہچان ہوتی ہیں۔

ثقافت انسان کی پیدا کردہ چیز ہے جسے وہ نسل در نسل بتدریج سیکھتا ہے۔ ثقافت ہی کی وجہ سے نہ صرف معاشرتی زندگی رواں دواں رہتی ہے بلکہ انسانی معاشرہ ترقی بھی کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر "معاشرہ لوگوں سے مل کر بنتا ہے اور ثقافت لوگوں کے رہن سہن کا طریقہ کار ہوتا ہے۔"

Elmas Ali

1- ثقافت کا مفہوم:

مختلف ماہرین عمرانیات نے ثقافت کی تعریف مختلف انداز میں بیان کی ہے۔

(i) پروفیسر ایڈورڈ بی۔ ٹائلر (Adward B. Tylor) کے بقول: "ثقافت ایک ایسا مرکب ہوتا ہے جس میں

فن، عقائد و اقدار، قوانین، رسم و رواج اور دوسری وہ تمام صلاحیتیں شامل ہوتی ہیں جو ایک فرد میں معاشرے کا ممبر ہونے کی حیثیت سے پائی جاتی ہیں۔"

(ii) ٹی۔ایس ایلیٹ کے مطابق: "ثقافت ان لوگوں کا انداز حیات ہے جو کسی خاص جگہ یا مقام پر اکٹھے رہتے ہوں۔ ثقافت ان لوگوں کے فنون، رسم و رواج، عادات اور مذہبی عقائد کی عکاس ہوتی ہے۔"

(iii) سی۔سی۔کون کا کہنا ہے: "انسان کے رہن سہن کا وہ مجموعہ جو سیکھنے کے عمل کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتا رہا ہے، ثقافت کہلاتا ہے۔"

(iv) ینگ اور میک (Young & Mak) کے مطابق: "ثقافت رویوں اور کرداروں کا وہ مجموعہ ہے جو نہ صرف انسانوں نے اپنائے ہوں بلکہ وہ کسی معاشرے کے لوگوں کی مشترکہ میراث بھی ہو۔"

(v) ماہر بشریات (A. L. Krober) کے مطابق ثقافت، انسانی اعمال کے مظاہر (چاہے وہ داخلی ہوں یا خارجی) سے ثقافت تشکیل پاتی ہے۔ انسانی رویے اعمال و افکار ثقافت کی تشکیل میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس حوالے سے یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ثقافت زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔

کسی علاقے کے لوگوں کا رہن سہن، طور طریقے، سوچ بچار کا انداز علاقے کا کلچر کہلاتا ہے کیونکہ یہ وقت کے ساتھ اس معاشرے کی ضروریات کے مطابق بنتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح معاشرے کی سرگرمیوں اور ان کے عنوانات و اظہار، علامتی نشان (Symbols) اس کلچر یا ثقافت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا نمونہ (Pattern) ہوتا ہے جس سے اس معاشرے کے خاص خدوخال، جسمانی لباس، رسم و رواج اور عقائد و قوانین و ضوابط تک ہر شے نمایاں اور دنیا کے دیگر معاشروں سے الگ [illegible] اور منفرد [illegible] کے ساتھ ثقافت اس علاقے کا جغرافیائی پس منظر، آب و ہوا اور تاریخی واقعات بھی شامل ہو [illegible] اور اس [illegible] معاشرے کے دماغی طرز فکر (Mindset) کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ مختصر "کلچر" کی اصطلاح تین معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

(i) انسانی اقدار (Humanities)، فنون لطیفہ (Fine Arts) کے ذوق کی بلندی و بہتری (Excellence) ثقافتی عظمت (High Culture) کہلاتی ہے۔

(ii) عقائد و علوم اور اخلاقیات کا نمونہ جس کی بنیاد لوگوں کے [illegible] اظہار اور مثالی تعلیم (Social Learning) اور مثالی اور علاماتی تخیل (symbolic Thought) سے [illegible]

(iii) ایسا مشترکہ سیٹ (Set) ہوتا ہے جس میں رویے (Attitude) اقدار (Values) مقاصد اور اہداف (Goals) اور سرگرمیاں (Practices) شامل ہوں اور وہ کسی ادارے گروپ یا تنظیم میں رائج ہو اس مقام یا لوگوں کا "کلچر" کہلاتا ہے۔

میک گریو ایم سی گریو (Mc Grew) نے کلچر کو تجزیاتی اس کی تعریف کرنے کے لیے تجویز دی ہے کہ سائنسی بنیادوں پر مفید اور بہتر یہی ہے کہ کسی "اعلیٰ ثقافت" (Primate Culture) کا مطالعہ کیا جائے۔

"کلچر" کو علمی حوالے سے پہچاننے اور جاننے کے لیے کلچر کو ایک عمل اور طریقے (Process) کے طور پر سمجھنا چاہیے جس کے لیے میک گریو (Mc Grew) نے چھ اقدام تجویز کیے ہیں:

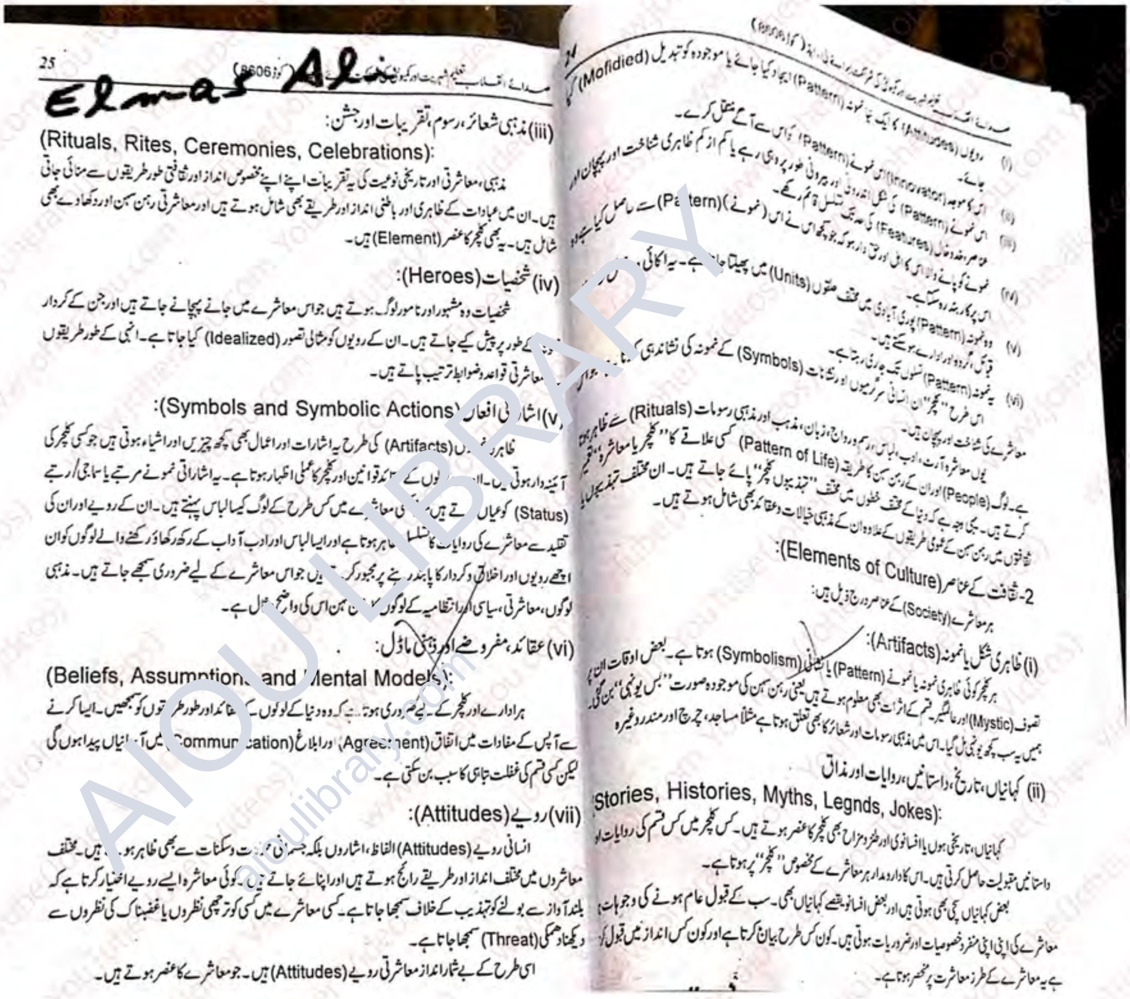

Elmas Ali

(iii) مذہبی شعائر، رسوم، تقریبات اور جشن:
(Rituals, Rites, Ceremonies, Celebrations):

مذہبی، معاشرتی اور تاریخی نوعیت کی یہ تقریبات اپنے اپنے مخصوص انداز اور ثقافتی طور طریقوں سے منائی جاتی ہیں۔ ان میں عبادات کے ظاہری اور باطنی انداز اور طریقے بھی شامل ہوتے ہیں اور معاشرتی رہن سہن اور رکھاوے بھی شامل ہیں۔ یہ بھی کلچر کا عنصر (Element) ہیں۔

(iv) شخصیات (Heroes):

شخصیات وہ مشہور اور نامور لوگ ہوتے ہیں جو اس معاشرے میں جانے پہچانے جاتے ہیں اور جن کے کردار ... کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کے رویوں کو مثالی تصور (Idealized) کیا جاتا ہے۔ انہی کے طور طریقوں ... معاشرتی قواعد و ضوابط ترتیب پاتے ہیں۔

(v) اشاراتی افعال (Symbols and Symbolic Actions):

ظاہری ... (Artifacts) کی طرح یہ اشارات اور اعمال بھی کچھ چیزیں اور اشیاء ہوتی ہیں جو کسی کلچر کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان ... لوں کے ... قوانین اور کلچر کا عملی اظہار ہوتا ہے۔ یہ اشاراتی نمونے مرتبے یا سماجی مرتبے (Status) کو عیاں ... تے ہیں ... معاشرے میں کس طرح کے لوگ کیسا لباس پہنتے ہیں۔ ان کے رویے اور ان کی تقلید سے معاشرے کی روایات کا تسلسل ظاہر ہوتا ہے اور ایسا لباس اور ادب آداب کے رکھ رکھاؤ رکھنے والے لوگوں کو ان اچھے رویوں اور اخلاق و کردار کا پابند رہنے پر مجبور کر ... ہیں جو اس معاشرے کے لیے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ مذہبی لوگوں، معاشرتی، سیاسی اور انتظامیہ کے لوگوں کا ... ن سہن اس کی واضح مثال ہے۔

(vi) عقائد، مفروضے اور ذہنی ماڈل:
(Beliefs, Assumptions and Mental Models):

ہر ادارے اور کلچر کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے لوگوں کے عقائد اور طور طریقوں کو سمجھیں۔ ایسا کرنے سے آپس کے مفادات میں اتفاق (Agreement) اور ابلاغ (Communication) میں آسانیاں پیدا ہوں گی لیکن کسی قسم کی غفلت تباہی کا سبب بن سکتی ہے۔

(vii) رویے (Attitudes):

انسانی رویے (Attitudes) الفاظ، اشاروں بلکہ جسمانی حرکات و سکنات سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ مختلف معاشروں میں مختلف انداز اور طریقے رائج ہوتے ہیں اور اپنائے جاتے ہیں۔ کوئی معاشرہ ایسے رویے اختیار کرتا ہے کہ بلند آواز سے بولنے کو تہذیب کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کسی معاشرے میں کسی کو ترچھی نظروں یا غضبناک کی نظروں سے دیکھنا دھمکی (Threat) سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح کے بے شمار انداز معاشرتی رویے (Attitudes) ہیں۔ جو معاشرے کا عنصر ہوتے ہیں۔

(i) رویوں (Attitudes) کو ایک نیا نمونہ (Pattern) ایجاد کیا جائے یا موجودہ کو تبدیل (Mofidied) کیا جائے۔
(ii) اس کا موجد (Innovator) اس نمونے (Pattern) کو اس سے آگے منتقل کرے۔
(iii) اس نمونے (Pattern) کی شکل اندرونی اور بیرونی طور پر وہی رہے یا کم از کم ظاہری شناخت اور پہچان اور تسلسل قائم رکھے۔
جو عنصر خدوخال (Features) کی حد تک ... نمونے کو پانے والا اس کا اہل اور حق دار ہو کہ جو کچھ اس نے اس (نمونے) (Pattern) سے حاصل کیا ہے وہ ... اس پر کاربند رہ سکتا ہے۔
(iv) ... مختلف حصوں (Units) میں پھیلتا جاتا ہے۔ یہ اکائی ...
(v) وہ نمونہ (Pattern) پوری آبادی میں ... قومیں، گروہ اور ادارے ہو سکتے ہیں۔
(vi) یہ نمونہ (Pattern) نسلوں تک جاری رہتا ہے۔

اس طرح "کلچر" ان انسانی سرگرمیوں اور حرکات (Symbols) کے نمونہ کی نشاندہی ... معاشرے کی شناخت اور پہچان ہیں۔ یوں معاشرہ آرٹ، ادب، لباس، رسم و رواج، زبان، مذہب اور مذہبی رسومات (Rituals) سے ظاہر ہوتا ہے۔ لوگ (People) اور ان کے رہن سہن کا طریقہ (Pattern of Life) کسی علاقے کا "کلچر یا معاشرہ" تعمیر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف "تہذیبوں کلچر" پائے جاتے ہیں۔ ان مختلف تہذیبوں ... ثقافتوں میں رہن سہن کے عمومی طریقوں کے علاوہ ان کے مذہبی خیالات و عقائد بھی شامل ہوتے ہیں۔

2- ثقافت کے عناصر (Elements of Culture):

ہر معاشرے (Society) کے عناصر درج ذیل ہیں:

(i) ظاہری شکل یا نمونہ (Artifacts):

ہر کلچر کوئی ظاہری نمونہ یا نمونے (Pattern) یا علامتی (Symbolism) ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان پر تصوف (Mystic) اور عالمگیر قسم کے اثرات بھی معلوم ہوتے ہیں یعنی رہن سہن کی موجودہ صورت "بس یونہی" بن گئی ہمیں یہ سب کچھ یونہی مل گیا۔ اس میں مذہبی رسومات اور شعائر کا بھی تعلق ہوتا ہے مثلاً مساجد، چرچ اور مندر وغیرہ

(ii) کہانیاں، تاریخ، داستانیں، روایات اور مذاق
(Stories, Histories, Myths, Legnds, Jokes):

کہانیاں، تاریخی ہوں یا افسانوی اور طنز و مزاح بھی کلچر کا عنصر ہوتے ہیں۔ کس کلچر میں کس قسم کی روایات اور داستانیں مقبولیت حاصل کرتی ہیں۔ اس کا دارومدار ہر معاشرے کے مخصوص "کلچر" پر ہوتا ہے۔ بعض کہانیاں سچی بھی ہوتی ہیں اور بعض افسانوی قصے کہانیاں بھی۔ سب کے قبول عام ہونے کی وجوہات معاشرے کی اپنی اپنی منفرد خصوصیات اور ضروریات ہوتی ہیں۔ کون کس طرح بیان کرتا ہے اور کون کس انداز میں قبول کرتا ہے یہ معاشرے کے طرز معاشرت پر منحصر ہوتا ہے۔

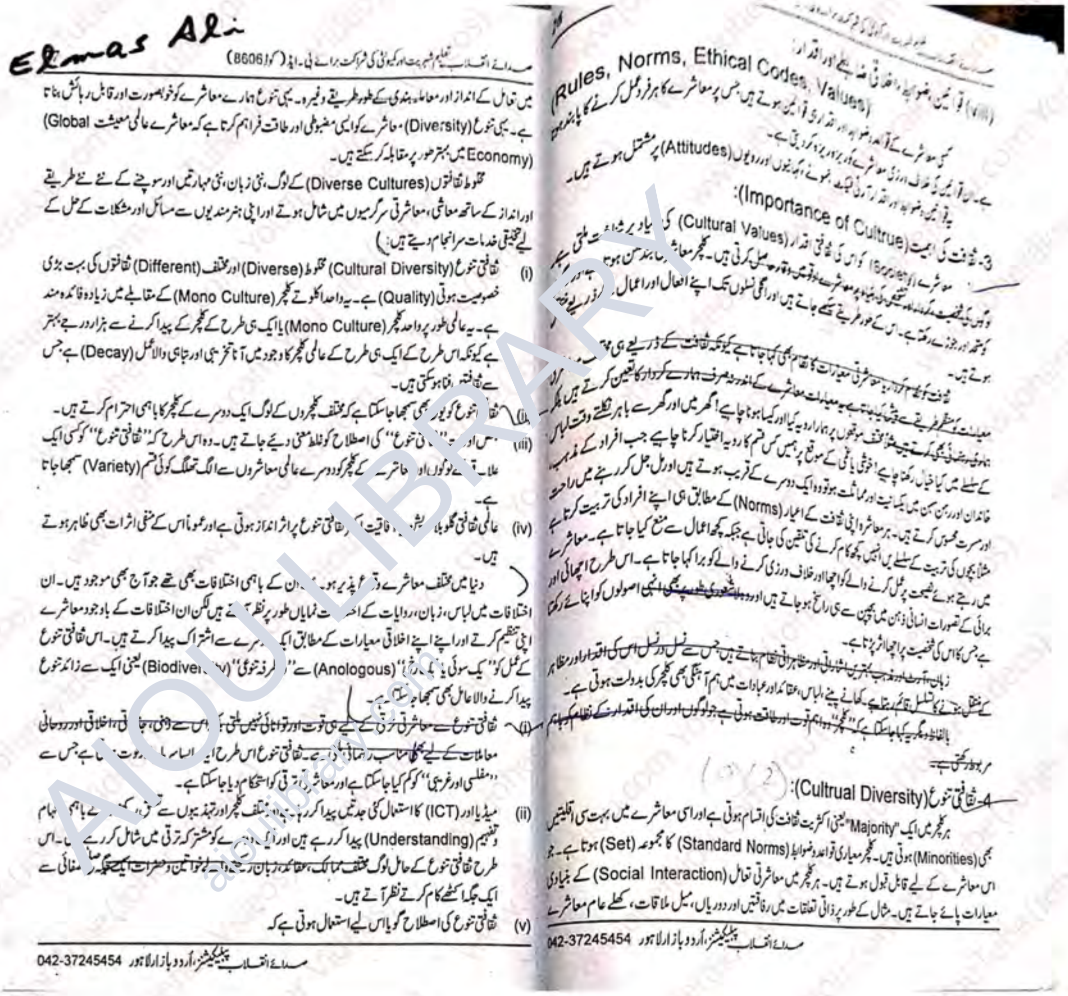

Elmas Ali

میں تعامل کے انداز اور معاملہ بندی کے طور طریقے وغیرہ۔ یہی تنوع ہمارے معاشرے کو خوبصورت اور قابل رہائش بناتا ہے۔ یہی تنوع (Diversity) معاشرے کو ایسی مضبوطی اور طاقت فراہم کرتا ہے کہ معاشرے عالمی معیشت (Global Economy) میں بہتر طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مخلوط ثقافتوں (Diverse Cultures) کے لوگ، نئی زبان، نئی مہارتیں اور سوچنے کے نئے نئے طریقے اور انداز کے ساتھ معاشی، معاشرتی سرگرمیوں میں شامل ہوتے اور اپنی ہنرمندیوں سے مسائل اور مشکلات کے حل کے لیے تخلیقی خدمات سرانجام دیتے ہیں:)

(i) ثقافتی تنوع (Cultural Diversity) مخلوط (Diverse) اور مختلف (Different) ثقافتوں کی بہت بڑی خصوصیت ہوتی (Quality) ہے۔ یہ واحد اکلوتے کلچر (Mono Culture) کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ یہ عالمی طور پر واحد کلچر (Mono Culture) یا ایک ہی طرح کے کلچر کے پیدا کرنے سے ہزار درجے بہتر ہے کیونکہ اس طرح کے ایک ہی طرح کے عالمی کلچر کا وجود میں آنا تخریبی اور تباہی والا عمل (Decay) ہے جس سے ثقافتیں فنا ہو سکتی ہیں۔

(ii) ثقافتی تنوع کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ مختلف کلچروں کے لوگ ایک دوسرے کے کلچر کا باہمی احترام کرتے ہیں۔

(iii) بعض اوقات "ثقافتی تنوع" کی اصطلاح کو غلط معنی دیے جاتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ "ثقافتی تنوع" کو کسی ایک علاقے کے لوگوں اور معاشرے کے کلچر کو دوسرے عالمی معاشروں سے الگ تھلگ کوئی قسم (Variety) سمجھا جاتا ہے۔

(iv) عالمی ثقافتی گلوبلائیزیشن، [illegible] فاقیت [illegible] ثقافتی تنوع پر اثرانداز ہوتی ہے اور عموماً اس کے منفی اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

دنیا میں مختلف معاشرے وقوع پذیر ہوئے [illegible] ان کے باہمی اختلافات بھی تھے جو آج بھی موجود ہیں۔ ان اختلافات میں لباس، زبان، روایات کے اختلافات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں لیکن ان اختلافات کے باوجود معاشرے اپنی تنظیم کرتے اور اپنے اپنے اخلاقی معیارات کے مطابق ایک دوسرے سے اشتراک پیدا کرتے ہیں۔ اس ثقافتی تنوع کے عمل کو "یک سوئی یا [illegible]" (Anologous) سے "[illegible] طرفہ تنوعی" (Biodiver[illegible]) یعنی ایک سے زائد تنوع پیدا کرنے والا عامل بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

(i) ~~ثقافتی تنوع سے معاشرتی ترقی کے لیے ہی قوت اور توانائی نہیں ملتی بلکہ اس سے ذہنی، جذباتی، اخلاقی اور روحانی معاملات کے لیے بھی~~ مناسب رہنمائی [illegible] ہے۔ ثقافتی تنوع اس طرح ایک اساس [illegible] ہے جس سے "مفلسی اور غریبی" کو کم کیا جا سکتا ہے اور معاشرتی ترقی کو استحکام دیا جا سکتا ہے۔

(ii) میڈیا اور (ICT) کا استعمال کئی جدتیں پیدا کر رہا ہے۔ [illegible] مختلف کلچر اور تہذیبوں سے تعلق [illegible] باہم [illegible] تفہیم (Understanding) پیدا کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو مشترکہ ترقی میں شامل کر رہے ہیں۔ اس طرح ثقافتی تنوع کے حامل لوگ ~~مختلف ممالک، عقائد، زبان رکھنے والے خواتین و حضرات ایک جگہ~~ [illegible] صفائی سے ایک جگہ اکٹھے کام کرتے نظر آتے ہیں۔

(v) ثقافتی تنوع کی اصطلاح گویا اس لیے استعمال ہوتی ہے کہ

(viii) قوانین، ضوابط، اخلاقی ضابطے اور اقدار (Rules, Norms, Ethical Codes, Values)

[illegible] اور اقداری قوانین ہوتے ہیں جس پر معاشرے کا ہر فرد عمل کرنے کا پابند [illegible] کسی معاشرے کے آئین، ضوابط اور [illegible] کرتی ہے۔ ان آئین کی خلاف ورزی [illegible] یہ قوانین، ضوابط اور اقداری [illegible] رویوں (Attitudes) پر مشتمل ہوتے ہیں۔

3. ثقافت کی اہمیت (Importance of Cultrue):

معاشرے اور (Society) کو اس کی ثقافتی اقدار (Cultural Values) کی بنیاد پر شناخت ملتی ہے۔ ~~[illegible] قومیں وقار حاصل~~ کرتی ہیں۔ کلچر معاشرے کا بندھن ہوتا [illegible] ~~وہیں کی شخصیت [illegible] تخلیق کی بنیاد پر معاشرے~~ [illegible] اس کے طور طریقے سیکھے جاتے ہیں اور اگلی نسلوں تک اپنے افعال اور اعمال کے ذریعے [illegible] کو متحد اور جوڑے رکھتا ہے۔ [illegible] ہوتے ہیں۔

~~ثقافت کو ایک منظم کردار یا معاشرتی معیارات کا نظام بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ثقافت کے ذریعے ہی [illegible] معاملات کو منظم طریقے سے پیش کیا جاتا ہے یہ معیارات معاشرے کے اندر نہ صرف ہمارے کردار کا~~ تعین کرتے ہیں بلکہ ~~ہماری روز مرہ کی بھی~~ نشاندہی کرتے ہیں کہ مختلف موقعوں پر ہمارا رویہ کیا اور کیسا ہونا چاہیے! گھر میں اور گھر سے باہر نکلتے وقت لباس کے سلسلے میں کیا خیال رکھنا چاہیے! خوشی یا غمی کے موقع پر ہمیں کس قسم کا رویہ اختیار کرنا چاہیے جب افراد کے مذہب، خاندان اور رہن سہن میں یکسانیت اور مماثلت ہو تو وہ ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اور مل جل کر رہنے میں راحت اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔ ہر معاشرہ اپنی ثقافت کے اعیار (Norms) کے مطابق ہی اپنے افراد کی تربیت کرتا ہے مثلاً بچوں کی تربیت کے سلسلے میں انہیں کچھ کام کرنے کی تلقین کی جاتی ہے جبکہ کچھ اعمال سے منع کیا جاتا ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے نصیحت پر عمل کرنے والے کو اچھا اور خلاف ورزی کرنے والے کو برا کہا جاتا ہے۔ اس طرح اچھائی اور برائی کے تصورات انسانی ذہن میں بچپن سے ہی راسخ ہو جاتے ہیں اور ~~وہ لاشعوری طور پر~~ بھی انہی اصولوں کو اپنائے رکھتا ہے جس کا اس کی شخصیت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

~~زبان، آرٹ اور مذہب بہترین اشاراتی اور مظاہراتی نظام بناتے ہیں جس سے نسل در نسل اس کی اقدار اور مظاہر کے منتقل ہونے کا تسلسل قائم رہتا ہے۔~~ کھانے پینے، لباس، عقائد اور عبادات میں ہم آہنگی بھی کلچر کی بدولت ہوتی ہے۔ ~~بالفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ "کلچر" وہ اہم قوت اور طاقت ہوتی ہے جو لوگوں اور ان کی اقدار کے نظام کو باہم مربوط رکھتی ہے۔~~

(0/2)

4. ثقافتی تنوع (Cultrual Diversity):

ہر کلچر میں ایک "Majority" یعنی اکثریت ثقافت کی اقسام ہوتی ہے اور اسی معاشرے میں بہت سی اقلیتیں بھی (Minorities) ہوتی ہیں۔ کلچر معیاری قواعد و ضوابط (Standard Norms) کا مجموعہ (Set) ہوتا ہے۔ جو اس معاشرے کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں۔ ہر کلچر میں معاشرتی تعامل (Social Interaction) کے بنیادی معیارات پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ذاتی تعلقات میں رفاقتیں اور دوریاں، میل ملاقات، کھلے عام معاشرے

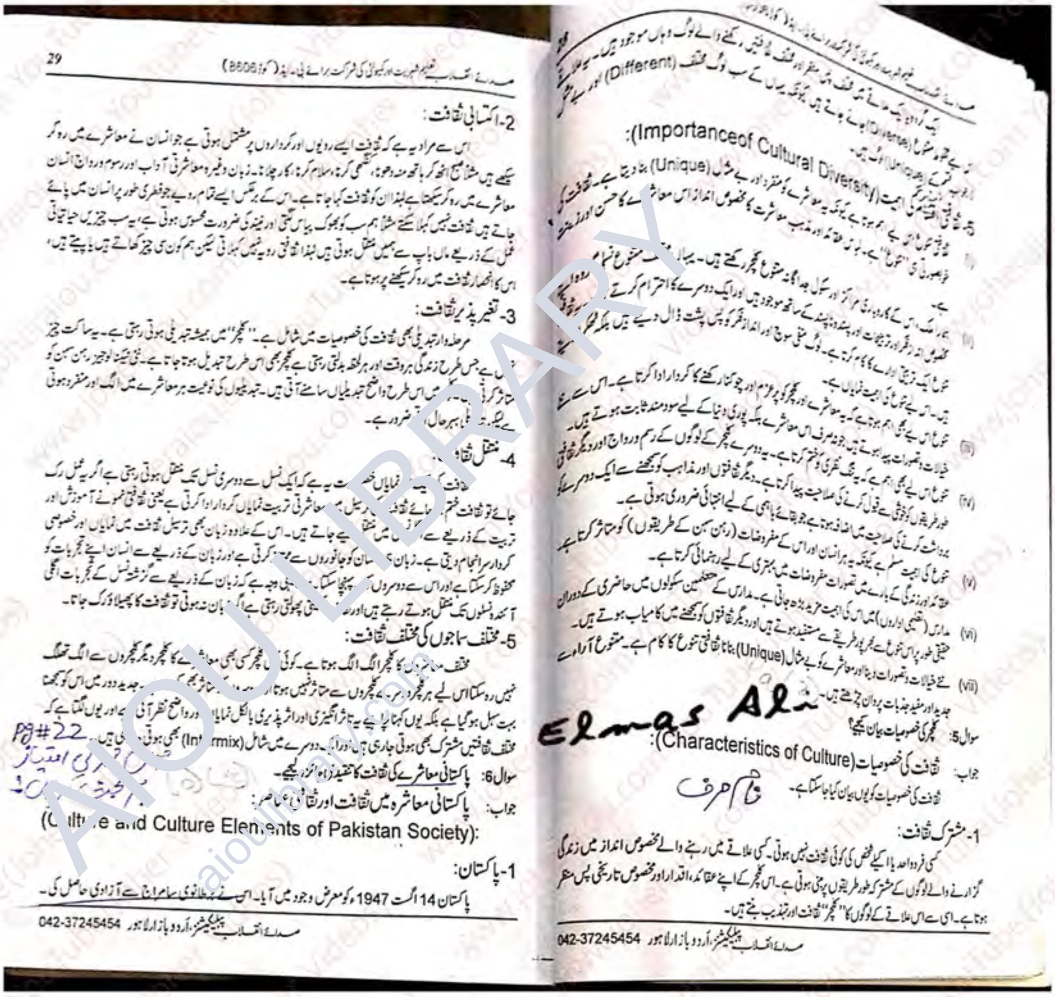

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شرکت برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8606)

ایک گروہ ایک جگہ رہتے ہیں مختلف ہیں منفرد اور مختلف ثقافتیں رکھنے والے لوگ وہاں موجود ہیں۔ یہ علاقہ [illegible] ہیں کیونکہ یہاں کے سب لوگ مختلف (Different) اور [illegible] متنوع (Diverse) ہوتے ہیں [illegible] (Unique) لوگ ہیں۔

ثقافتی تنوع کی اہمیت (Importance of Cultural Diversity):

(i) ثقافتی تنوع اس لیے اہم ہوتا ہے کیونکہ یہ معاشرے کو منفرد اور بے مثال (Unique) بنا دیتا ہے۔ مختلف ثقافت کو [illegible] خوبصورتی کی "تنوع" ہے۔ لوگ عقائد اور مذہب معاشرت کا مخصوص انداز اس معاشرے کا حسن اور [illegible] متنوع [illegible]

(ii) ہمارا ملک اس کے کاروباری مراکز اور شکل جداگانہ متنوع کلچر رکھتے ہیں۔ یہاں [illegible] مخصوص انداز فکر اور ترجیحات اور پسند و ناپسند کے ساتھ موجود ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرتے [illegible] ہے۔ تنوع ایک ترجیحی ادارے کا کام کرتا ہے۔ لوگ منفی سوچ اور انداز فکر کو پس پشت ڈال دیتے ہیں بلکہ [illegible]

(iii) تنوع اس لیے بھی اہم ہوتا ہے کہ یہ معاشرے اور کلچر کو پر عزم اور چوکنا رکھنے کا کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے [illegible] ہیں۔ اس لیے تنوع کی اہمیت نمایاں ہے۔ خیالات و تصورات پیدا ہوتے ہیں جو نہ صرف اس معاشرے بلکہ پوری دنیا کے لیے سودمند ثابت ہوتے ہیں۔

(iv) تنوع اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ تنگ نظری کو ختم کرتا ہے۔ یہ دوسرے کلچر کے لوگوں کے رسم و رواج اور دیگر ثقافتی طور طریقوں کو خوشی سے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ دیگر ثقافتوں اور مذاہب کو سمجھنے سے ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے جو بھائی چارے یا باہمی کے لیے انتہائی ضروری ہوتی ہے۔

(v) تنوع کی اہمیت مسلم ہے کیونکہ یہ ہر انسان اور اس کے مفروضات (رہن سہن کے طریقوں) کو متاثر کرتا ہے۔ عقائد اور زندگی کے بارے میں تصورات مفروضات میں بہتری کے لیے رہنمائی کرتا ہے۔

(vi) مدارس (تعلیمی اداروں) میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ مدارس کے متعلمین سکولوں میں حاضری کے دوران حقیقی طور پر اس تنوع سے بھرپور طریقے سے مستفید ہوتے ہیں اور دیگر ثقافتوں کو سمجھنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

(vii) نئے خیالات و تصورات دینا اور معاشرے کو بے مثال (Unique) بنانا ثقافتی تنوع کا کام ہے۔ متنوع آراء سے جدید اور مفید جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

Elmas Ali

سوال5: کلچر کی خصوصیات بیان کیجیے؟

جواب: ثقافت کی خصوصیات (Characteristics of Culture):

ثقافت کی خصوصیات کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

1- مشترک ثقافت:

کسی فرد واحد یا اکیلے شخص کی کوئی ثقافت نہیں ہوتی۔ کسی علاقے میں رہنے والے مخصوص انداز میں زندگی گزارنے والے لوگوں کے مشترکہ طور طریقوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کلچر کے اپنے عقائد، اقدار اور مخصوص تاریخی پس منظر ہوتا ہے۔ اسی سے اس علاقے کے لوگوں کا "کلچر" ثقافت اور تہذیب بنتے ہیں۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

29 صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شرکت برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8606)

2- اکتسابی ثقافت:

اس سے مراد یہ ہے کہ ثقافت ایسے رویوں اور کرداروں پر مشتمل ہوتی ہے جو انسان نے معاشرے میں رہ کر سیکھے ہیں مثلاً صبح اٹھ کر ہاتھ منہ دھونا، کنگھی کرنا، سلام کرنا، کار چلانا، زبان وغیرہ معاشرتی آداب اور رسوم و رواج انسان معاشرے میں رہ کر سیکھتا ہے لہٰذا ان کو ثقافت کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایسے تمام رویے جو فطری طور پر انسان میں پائے جاتے ہیں ثقافت نہیں کہلاتے مثلاً ہم سب کو بھوک پیاس لگتی اور نیند کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، یہ سب چیزیں حیاتیاتی عمل کے ذریعے، ماں باپ سے ہمیں منتقل ہوتی ہیں لہٰذا ثقافتی رویہ نہیں کہلاتی لیکن ہم کون سی چیز کھاتے ہیں یا پیتے ہیں، اس کا انحصار ثقافت میں رہ کر سیکھنے پر ہوتا ہے۔

3- تغیر پذیر ثقافت:

مرحلہ وار تبدیلی بھی ثقافت کی خصوصیات میں شامل ہے۔ "کلچر" میں ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ یہ ساکت چیز نہیں ہے۔ جس طرح زندگی ہر وقت اور ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے کلچر بھی اس طرح تبدیل ہوتا جاتا ہے۔ نئی ٹیکنالوجیز رہن سہن کو متاثر کرتی [illegible] میں اس طرح واضح تبدیلیاں سامنے آتی ہیں۔ تبدیلیوں کی نوعیت ہر معاشرے میں الگ اور منفرد ہوتی ہے لیکن تبدیلی بہرحال [illegible] ضرور ہے۔

4- منتقل ثقافت:

ثقافت کی [illegible] نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی رہتی ہے اگر یہ عمل رک جائے تو ثقافت ختم ہو جائے ثقافت [illegible] ترسیل میں معاشرتی تربیت نمایاں کردار ادا کرتی ہے یعنی ثقافتی نمونے آموزش اور تربیت کے ذریعے [illegible] میں منتقل کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان بھی ترسیل ثقافت میں نمایاں اور خصوصی کردار سرانجام دیتی ہے۔ زبان [illegible] انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتی ہے اور زبان کے ذریعے سے انسان اپنے تجربات کو محفوظ کر سکتا ہے اور اس سے دوسروں [illegible] پہنچا سکتا [illegible] یہی وجہ ہے کہ زبان کے ذریعے سے گزشتہ نسل کے تجربات اگلی آئندہ نسلوں تک منتقل ہوتے رہتے ہیں اور [illegible] پھولتی رہتی ہے اگر زبان نہ ہوتی تو ثقافت کا پھیلاؤ رک جاتا۔

5- مختلف سماجوں کی مختلف ثقافت:

مختلف معاشروں کا کلچر الگ الگ ہوتا ہے۔ کوئی [illegible] کلچر کسی بھی معاشرے کا کلچر دیگر کلچروں سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا اس لیے ہر کلچر دوسرے کلچروں سے متاثر نہیں ہوتا [illegible] متاثر بھی [illegible] جدید دور میں اس کو سمجھنا بہت سہل ہو گیا ہے بلکہ یوں کہنا پڑتا ہے یہ تاثر انگیزی اور اثر پذیری بالکل نمایاں اور واضح نظر آتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ مختلف ثقافتیں مشترک بھی ہوتی جارہی ہیں اور ایک دوسرے میں شامل (Intermix) بھی ہوتی [illegible] ہیں۔

Pg#22

سوال6: پاکستانی معاشرے کی ثقافت کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

جواب: پاکستانی معاشرہ میں ثقافت اور ثقافتی عناصر:
(Culture and Culture Elements of Pakistan Society):

1- پاکستان:

پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا۔ اس نے برطانوی سامراج سے آزادی حاصل کی۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

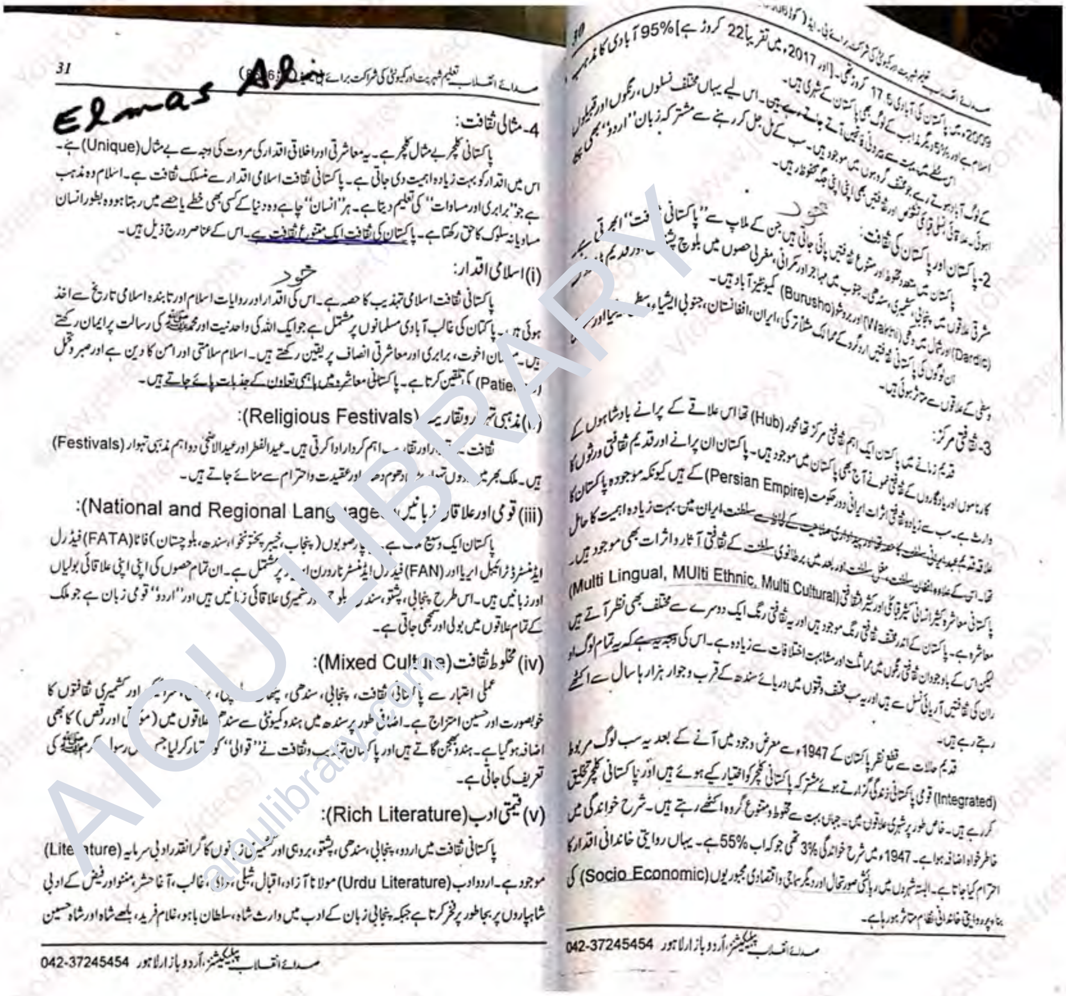

2009ء میں پاکستان کی آبادی 17.5 کروڑ تھی۔ [اور 2017ء میں تقریباً 22 کروڑ ہے] 95% آبادی کا مذہب اسلام ہے اور 5% دیگر مذاہب کے لوگ بھی پاکستان کے شہری ہیں۔ اس خطے میں بیرونی قومیں آتے جاتے رہے ہیں۔ اس لیے یہاں مختلف نسلوں، رنگوں اور قبیلوں کے لوگ آباد ہوتے رہے، جو مختلف گروہوں میں موجود ہیں۔ سب کے مل جل کر رہنے سے مشترکہ زبان "اردو" بھی ابھری۔ علاقائی نسلی قبائلی تشخص اور ثقافتیں بھی اپنی اپنی جگہ محفوظ رہیں۔

خود

2۔ پاکستان اور پاکستان کی ثقافت:

پاکستان میں متعدد مخلوط اور متنوع ثقافتیں پائی جاتی ہیں جن کے ملاپ سے "پاکستانی ثقافت" ابھرتی ہے۔ مشرقی علاقوں میں پنجابی، کشمیری، سندھی۔ جنوب میں مہاجر اور مکرانی، مغربی حصوں میں بلوچ پشتون اور قدیم (Dardic) اور شمال میں وخی (Wakhi) اور بروشو (Burusho) کمیونٹیز آباد ہیں۔ ان لوگوں کی پاکستانی ثقافتیں اردگرد کے ممالک مثلاً ترکی، ایران، افغانستان، جنوبی ایشیا، وسط ایشیا اور وسطی کے علاقوں سے متاثر ہوئی ہیں۔

3۔ ثقافتی مرکز:

قدیم زمانے میں پاکستان ایک اہم ثقافتی مرکز تھا محور (Hub) تھا اس علاقے کے پرانے بادشاہوں کے کارناموں اور یادگاروں کے ثقافتی نمونے آج بھی پاکستان میں موجود ہیں۔ پاکستان ان پرانے اور قدیم ثقافتی ورثوں کا وارث ہے۔ سب سے زیادہ ثقافتی اثرات ایرانی دور حکومت (Persian Empire) کے ہیں کیونکہ موجودہ پاکستان کا علاقہ قدیم عہد ایرانی سلطنت کا حصہ تھا اور پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے سلطنت ایران میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ اس کے علاوہ افغان سلطنت، مغل سلطنت اور بعد میں برطانوی سلطنت کے ثقافتی آثار و اثرات بھی موجود ہیں۔ پاکستانی معاشرہ کثیر لسانی کثیر قبائلی اور کثیر ثقافتی (Multi Lingual, MUlti Ethnic, Multi Cultural) معاشرہ ہے۔ پاکستان کے اندر مختلف ثقافتی رنگ موجود ہیں اور یہ ثقافتی رنگ ایک دوسرے سے مختلف بھی نظر آتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان ثقافتی رنگوں میں مماثلت اور مشابہت اختلافات سے زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام لوگ اور ان کی ثقافتیں آریائی نسل سے ہیں اور یہ سب مختلف وقتوں میں دریائے سندھ کے قرب و جوار ہزار ہا سال سے اکٹھے رہتے رہے ہیں۔

قدیم حالات سے قطع نظر پاکستان کے 1947ء سے معرض وجود میں آنے کے بعد یہ سب لوگ مربوط (Integrated) قومی پاکستانی زندگی گزارتے ہوئے مشترکہ پاکستانی کلچر کو اختیار کیے ہوئے ہیں اور پاکستانی کلچر تخلیق کر رہے ہیں۔ خاص طور پر شہری علاقوں میں۔ جہاں بہت سے مخلوط و متنوع گروہ اکٹھے رہتے ہیں۔ شرح خواندگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ 1947ء میں شرح خواندگی 3% تھی جو کہ اب 55% ہے۔ یہاں روایتی خاندانی اقدار کا احترام کیا جاتا ہے۔ البتہ شہروں میں رہائشی صورتحال اور دیگر سماجی و اقتصادی مجبوریوں (Socio Economic) کی بنا پر روایتی خاندانی نظام متاثر ہو رہا ہے۔

Elmas Ali

4۔ مثالی ثقافت:

پاکستانی کلچر بے مثال کلچر ہے۔ یہ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کی مروت کی وجہ سے بے مثال (Unique) ہے۔ اس میں اقدار کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار سے منسلک ثقافت ہے۔ اسلام وہ مذہب ہے جو "برابری اور مساوات" کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر "انسان" چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے یا حصے میں رہتا ہو وہ بطور انسان مساویانہ سلوک کا حق رکھتا ہے۔ پاکستان کی ثقافت ایک متنوع ثقافت ہے۔ اس کے عناصر درج ذیل ہیں۔

(i) اسلامی اقدار:

خود

پاکستانی ثقافت اسلامی تہذیب کا حصہ ہے۔ اس کی اقدار اور روایات اسلام اور تابندہ اسلامی تاریخ سے اخذ ہوئی ہیں۔ پاکستان کی غالب آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے جو ایک اللہ کی واحدنیت اور محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان اخوت، برابری اور معاشرتی انصاف پر یقین رکھتے ہیں۔ اسلام سلامتی اور امن کا دین ہے اور صبر و تحمل (Patience) کی تلقین کرتا ہے۔ پاکستانی معاشرہ میں باہمی تعاون کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

(ii) مذہبی تہوار و تقاریب (Religious Festivals):

ثقافت میں تہوار اور تقاریب اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو اہم مذہبی تہوار (Festivals) ہیں۔ ملک بھر میں دونوں تہوار دھوم دھام اور عقیدت و احترام سے منائے جاتے ہیں۔

(iii) قومی اور علاقائی زبانیں (National and Regional Languages):

پاکستان ایک وسیع ملک ہے۔ یہ چار صوبوں (پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ، بلوچستان) فاٹا (FATA) فیڈرل ایڈمنسٹرڈ ٹرائبل ایریا اور (FAN) فیڈرل ایڈمنسٹرڈ ناردرن ایریاز پر مشتمل ہے۔ ان تمام حصوں کی اپنی اپنی علاقائی بولیاں اور زبانیں ہیں۔ اس طرح پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی اور کشمیری علاقائی زبانیں ہیں اور "اردو" قومی زبان ہے جو ملک کے تمام علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

(iv) مخلوط ثقافت (Mixed Culture):

عملی اعتبار سے پاکستانی ثقافت، پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچی، براہوی، سرائیکی اور کشمیری ثقافتوں کا خوبصورت اور حسین امتزاج ہے۔ اضافی طور پر سندھ میں ہندو کمیونٹی سے سندھی علاقوں میں (موسیقی اور رقص) کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ہندو بھجن گاتے ہیں اور پاکستانی تہذیب و ثقافت نے "قوالی" کو اختیار کر لیا جس میں رسول اکرم ﷺ کی تعریف کی جاتی ہے۔

(v) قیمتی ادب (Rich Literature):

پاکستانی ثقافت میں اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، بروہی اور کشمیری زبانوں کا گرانقدر ادبی سرمایہ (Literature) موجود ہے۔ اردو ادب (Urdu Literature) مولانا آزاد، اقبال، شبلی، حالی، غالب، آغا حشر، منٹو اور فیض کے ادبی شاہپاروں پر بجا طور پر فخر کرتا ہے جبکہ پنجابی زبان کے ادب میں وارث شاہ، سلطان باہو، غلام فرید، بلھے شاہ اور شاہ حسین

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

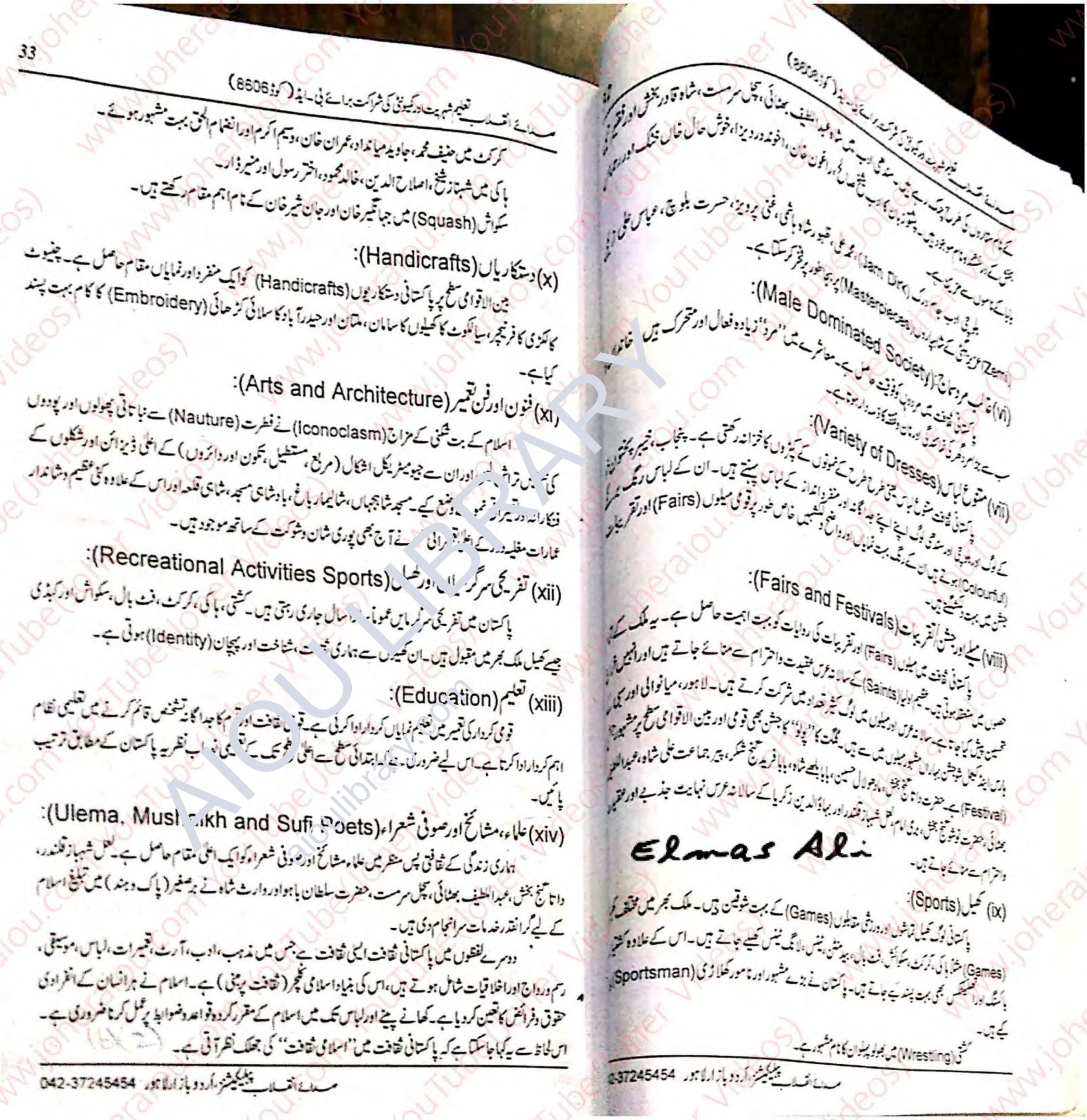

کے نام ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ سندھی ادب میں شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست، شاہ قادر بخش اور فقیر [illegible]

جن کے ادبی شہ پارے موجود ہیں۔ پشتو زبان کا ادب شیخ [illegible]، اخون خان، اخوند درویزہ، خوش حال خان خٹک اور [illegible]

[illegible] بلوچی ادب جام درک (Jam Drk)، محمد علی، تیمور شاہ ہاشمی، غنی پرویز، حسرت بلوچ، عباس علی [illegible] کے شہ پاروں (Masterpieces) پر بجا طور پر فخر کرسکتا ہے۔

(vi) غالب مردمعاشرہ (Male Dominated Society):

پاکستانی ثقافت میں مرد ہی کو فوقیت حاصل ہے۔ معاشرے میں "مرد" زیادہ فعال اور متحرک ہیں [illegible]

(vii) متنوع لباس (Variety of Dresses):

پاکستانی ثقافت متنوع لباس جتنی طرح طرح کے نمونوں کے کپڑوں کا خزانہ رکھتی ہے۔ پنجاب، خیبر پختونخوا کے لوگ، بلوچی اور سندھی لوگ اپنے اپنے جداگانہ اور منفرد انداز کے لباس پہنتے ہیں۔ ان کے لباس رنگ برنگے (Colourful) ہوتے ہیں ان کے رنگ بہت نمایاں اور واضح ہیں۔ انہیں خاص طور پر قومی میلوں (Fairs) اور تقریبات [illegible] جشن میں بہت دلکش لگتے ہیں۔

(viii) میلے اور جشن/تقریبات (Fairs and Festivals):

پاکستانی ثقافت میں میلوں (Fairs) اور تقریبات کی روایات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ ملک کے [illegible] حصوں میں منعقد ہوتی ہیں۔ عظیم اولیاء (Saints) کے سالانہ عرس عقیدت واحترام سے منائے جاتے ہیں اور انہیں [illegible] تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ سالانہ عرس اور میلوں میں لوگ کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ لاہور، میانوالی اور [illegible] ہارس اینڈ کیٹل شو، جشن بہاراں مشہور میلوں میں سے ہیں۔ گلگت کا "پولو" کا جشن بھی قومی اور بین الاقوامی سطح پر مشہور [illegible] (Festival) ہے۔ حضرت داتا گنج بخش، مادھو لال حسین، بابا بلھے شاہ، بابا فرید گنج شکر، پیر جماعت علی شاہ، عبداللطیف بھٹائی، حضرت نوشہ گنج بخش، بری امام، لعل شہباز قلندر اور بہاؤالدین زکریا کے سالانہ عرس نہایت جذبے اور عقیدت و احترام سے منائے جاتے ہیں۔

Elmas Ali

(ix) کھیل (Sports):

پاکستانی لوگ کھیل تماشوں اور ورزشی مقابلوں (Games) کے بہت شوقین ہیں۔ ملک بھر میں مختلف [illegible] (Games) مثلاً ہاکی، کرکٹ، سکواش، فٹ بال، بیڈمنٹن، ٹینس، لانگ ٹینس کھیلے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کشتی، باکسنگ اور جمناسٹکس بھی بہت پسند کیے جاتے ہیں۔ پاکستان نے بڑے مشہور اور نامور کھلاڑی (Sportsman) پیدا کیے ہیں۔

کشتی (Wrestling) میں بھولو پہلوان کا نام مشہور ہے۔

کرکٹ میں حنیف محمد، جاوید میانداد، عمران خان، وسیم اکرم اور انضمام الحق بہت مشہور ہوئے۔

ہاکی میں شہباز شیخ، اصلاح الدین، خالد محمود، اختر رسول اور منیر ڈار۔

سکواش (Squash) میں جہانگیر خان اور جان شیر خان کے نام اہم مقام رکھتے ہیں۔

(x) دستکاریاں (Handicrafts):

بین الاقوامی سطح پر پاکستانی دستکاریوں (Handicrafts) کو ایک منفرد اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ چنیوٹ کا لکڑی کا فرنیچر، سیالکوٹ کا کھیلوں کا سامان، ملتان اور حیدرآباد کا سلائی کڑھائی (Embroidery) کا کام بہت پسند کیا ہے۔

(xi) فنون اور فن تعمیر (Arts and Architecture):

اسلام کے بت شکنی کے مزاج (Iconoclasm) نے فطرت (Nauture) سے نباتاتی پھولوں اور پودوں کی [illegible] تراش [illegible] اور ان سے جیومیٹریکل اشکال (مربع، مستطیل، تکون اور دائروں) کے اعلیٰ ڈیزائن اور شکلوں کے فنکارانہ [illegible] وضع کیے۔ مسجد شاہجہاں، شالیمار باغ، بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور اس کے علاوہ کئی عظیم و شاندار عمارات مغلیہ دور کے [illegible] نے آج بھی پوری شان و شوکت کے ساتھ موجود ہیں۔

(xii) تفریحی سرگرمیاں اور کھیل (Recreational Activities Sports):

پاکستان میں تفریحی سرگرمیاں عموماً [illegible] سال جاری رہتی ہیں۔ کشتی، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، سکواش اور کبڈی جیسے کھیل ملک بھر میں مقبول ہیں۔ ان کھیلوں سے ہماری [illegible]، شناخت اور پہچان (Identity) ہوتی ہے۔

(xiii) تعلیم (Education):

قومی کردار کی تعمیر میں تعلیم نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ قومی ثقافت اور قوم کا جداگانہ تشخص قائم کرنے میں تعلیمی نظام اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ابتدائی سطح سے اعلیٰ [illegible] تک کے تعلیمی نصاب نظریہ پاکستان کے مطابق ترتیب پائیں۔

(xiv) علماء، مشائخ اور صوفی شعراء (Ulema, Mushaikh and Sufi Poets):

ہماری زندگی کے ثقافتی پس منظر میں علماء، مشائخ اور صوفی شعراء کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ لعل شہباز قلندر، داتا گنج بخش، عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست، حضرت سلطان باہو اور وارث شاہ نے برصغیر (پاک و ہند) میں تبلیغ اسلام کے لیے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

دوسرے لفظوں میں پاکستانی ثقافت ایسی ثقافت ہے جس میں مذہب، ادب، آرٹ، تعمیرات، لباس، موسیقی، رسم و رواج اور اخلاقیات شامل ہوتے ہیں، اس کی بنیاد اسلامی کلچر (ثقافت پر مبنی) ہے۔ اسلام نے ہر انسان کے انفرادی حقوق و فرائض کا تعین کر دیا ہے۔ کھانے پینے اور لباس تک میں اسلام کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستانی ثقافت میں "اسلامی ثقافت" کی جھلک نظر آتی ہے۔

(6×2)

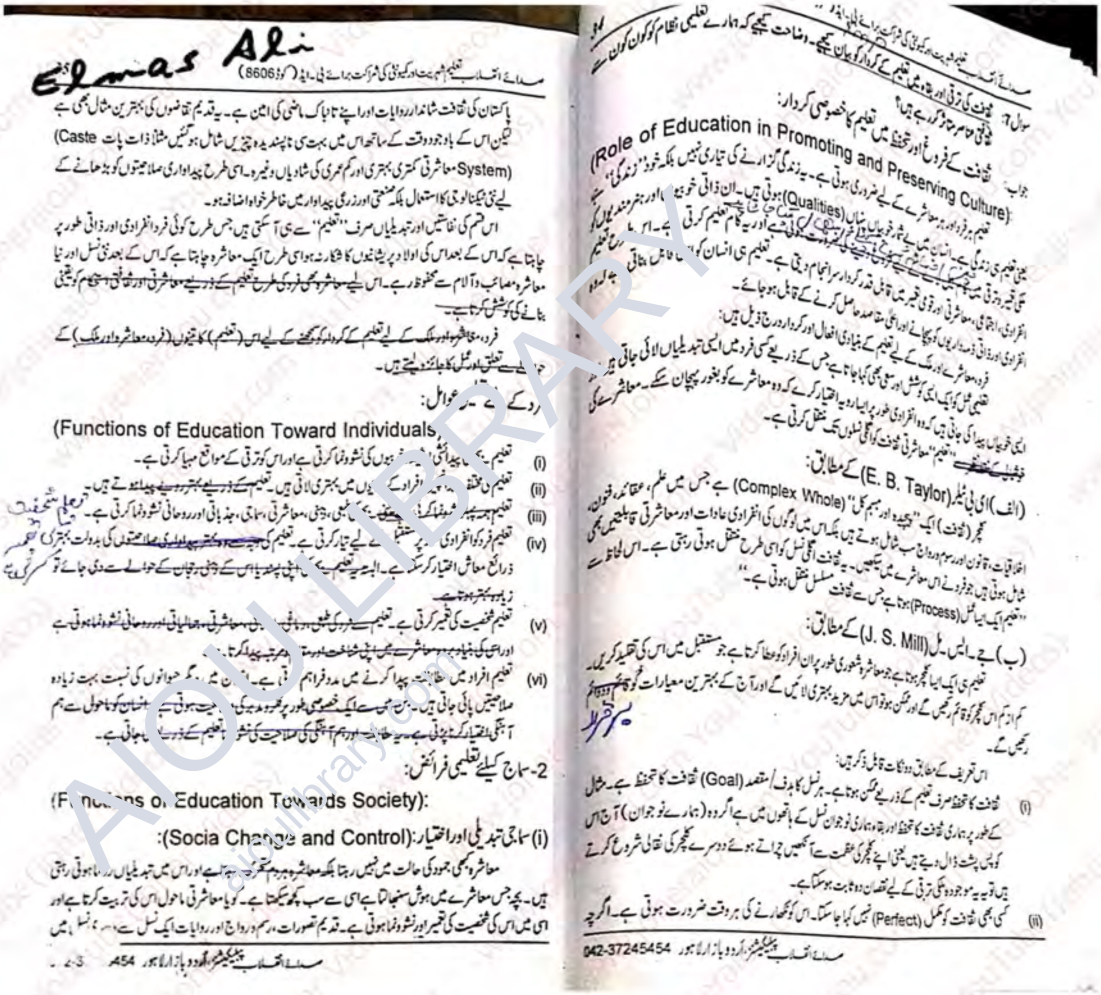

Elmas Ali

پاکستان کی ثقافت شاندار روایات اور اپنے تابناک ماضی کی امین ہے۔ یہ قدیم تقاضوں کی بہترین مثال بھی ہے لیکن اس کے باوجود وقت کے ساتھ اس میں بہت سی ناپسندیدہ چیزیں شامل ہو گئیں مثلاً ذات پات (Caste System)، معاشرتی کمتری بہتری اور کم عمری کی شادیاں وغیرہ۔ اسی طرح پیداواری صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے نئی ٹیکنالوجی کا استعمال بلکہ صنعتی اور زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو۔

اس قسم کی نفاستیں اور تبدیلیاں صرف "تعلیم" سے ہی آ سکتی ہیں جس طرح کوئی فرد انفرادی اور ذاتی طور پر چاہتا ہے کہ اس کے بعد اس کی اولاد پریشانیوں کا شکار نہ ہو اسی طرح ایک معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے بعد نئی نسل اور نیا معاشرہ مصائب و آلام سے محفوظ رہے۔ اس لیے معاشرہ بھی فرد کی طرح تعلیم کے ذریعے معاشرتی اور ثقافتی استحکام کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

فرد، معاشرہ اور ملک کے لیے تعلیم کے کردار کو سمجھنے کے لیے اس (تعلیم) کا تینوں (فرد، معاشرہ اور ملک) کے حوالے سے تعلق اور عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔

فرد کے [illegible] عوامل:
(Functions of Education Toward Individuals):

(i) تعلیم [illegible] پیدائشی [illegible] خوبیوں کی نشوونما کرتی ہے اور اس کو ترقی کے مواقع مہیا کرتی ہے۔

(ii) تعلیم ہی مختلف [illegible] افراد کے [illegible] میں بہتری لاتی ہیں۔ تعلیم کے ذریعے بہتر رویے پیدا ہوتے ہیں۔

(iii) تعلیم ہمہ پہلو [illegible] طبعی، ذہنی، معاشرتی، سماجی، جذباتی اور روحانی نشوونما کرتی ہے۔

(iv) تعلیم فرد کو انفرادی [illegible] مستقبل [illegible] کے لیے تیار کرتی ہے۔ تعلیم کی [illegible] پیدائشی صلاحیتوں کی بدولت بہتر ذرائع معاش اختیار کر سکتا ہے۔ البتہ یہ تعلیم [illegible] اپنی پسند یا اس کے ذہنی رجحان کے حوالے سے دی جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

(v) تعلیم شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔ تعلیم سے فرد کی طبعی، ذہنی، [illegible] معاشرتی، جمالیاتی اور روحانی نشوونما ہوتی ہے اور اسی کی بنیاد پر وہ معاشرے میں اپنی شناخت اور مقام و مرتبہ پیدا کرتا ہے۔

(vi) تعلیم افراد میں مطابقت پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ انسان میں دیگر حیوانوں کی نسبت بہت زیادہ صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک خصوصی طور پر [illegible] ہوتی ہے۔ انسان کو ماحول سے ہم آہنگی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ یہ مطابقت اور ہم آہنگی کی صلاحیت کی نشوونما تعلیم کے ذریعے کی جاتی ہے۔

2- سماج کیلئے تعلیمی فرائض:
(Functions of Education Towards Society):

(i) سماجی تبدیلی اور اختیار: (Socia Change and Control):

معاشرہ کبھی جمود کی حالت میں نہیں رہتا بلکہ معاشرہ ہر دم متحرک رہتا ہے اور اس میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ بچہ جس معاشرے میں ہوش سنبھالتا ہے اسی سے سب کچھ سیکھتا ہے۔ گویا معاشرتی ماحول اس کی تربیت کرتا ہے اور اسی میں اس کی شخصیت کی تعمیر اور نشوونما ہوتی ہے۔ قدیم تصورات، رسم و رواج اور روایات ایک نسل سے [illegible] نسل میں

سوال 7: ثقافت کی ترقی اور بقاء میں تعلیم کے کردار کو بیان کیجیے۔ وضاحت کیجیے کہ ہمارے تعلیمی نظام کو کون کون سے ثقافتی عناصر متاثر کر رہے ہیں؟

ثقافت کے فروغ اور تحفظ میں تعلیم کا خصوصی کردار:
(Role of Education in Promoting and Preserving Culture):

جواب: تعلیم ہر فرد اور ہر معاشرے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ یہ زندگی گزارنے کی تیاری نہیں بلکہ خود "زندگی" ہے یعنی تعلیم ہی زندگی ہے۔ انسان میں بے شمار خوبیاں نہاں (Qualities) ہوتی ہیں۔ ان ذاتی خوبیوں اور ہنرمندیوں کو [illegible] اور یہ کام تعلیم کرتی ہے۔ [illegible] تعلیم ہی انسان کو اس قابل بناتی [illegible] ملکی تعمیر و ترقی میں [illegible] اور قومی تعمیر میں قابل قدر کردار سرانجام دیتی ہے۔ انفرادی، اجتماعی، معاشرتی [illegible] مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہو جائے۔ انفرادی اور ذاتی ذمہ داریوں کو پہچانے اور [illegible] فرد، معاشرے اور ملک کے لیے تعلیم کے بنیادی افعال اور کردار درج ذیل ہیں:

تعلیمی عمل کو ایک ایسی کوشش اور سعی بھی کہا جاتا ہے جس کے ذریعے کسی فرد میں ایسی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں کہ وہ معاشرے کو بغور پہچان سکے۔ معاشرے کی ایسی خوبیاں پیدا کی جاتی ہیں کہ وہ انفرادی طور پر ایسا رویہ اختیار کرے۔ "تعلیم" "معاشرتی ثقافت" کو اگلی نسلوں تک منتقل کرتی ہے۔

(الف) ای بی ٹیلر (E. B. Taylor) کے مطابق:

کلچر (ثقافت) ایک "پیچیدہ اور مبہم کل" (Complex Whole) ہے جس میں علم، عقائد، فنون، اخلاقیات، قانون اور رسوم و رواج سب شامل ہوتے ہیں بلکہ اس میں لوگوں کی انفرادی عادات اور معاشرتی قابلیتیں بھی شامل ہوتی ہیں جو فرد نے اس معاشرے میں سیکھیں۔ یہ ثقافت اگلی نسل کو اسی طرح منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اس لحاظ سے "تعلیم ایک ایسا عمل (Process) ہوتا ہے جس سے ثقافت مسلسل منتقل ہوتی ہے۔"

(ب) جے۔ ایس۔ مل (J. S. Mill) کے مطابق:

تعلیم ہی ایک ایسا کلچر ہوتا ہے جو معاشرہ شعوری طور پر ان افراد کو عطا کرتا ہے جو مستقبل میں اس کی تقلید کریں۔ کم از کم اس کلچر کو قائم رکھیں گے اور ممکن ہو تو اس میں مزید بہتری لائیں گے اور آج کے بہترین معیارات کو قائم رکھیں گے۔

اس تعریف کے مطابق دو نکات قابل ذکر ہیں:

(i) ثقافت کا تحفظ صرف تعلیم کے ذریعے ممکن ہوتا ہے۔ ہر نسل کا ہدف/مقصد (Goal) ثقافت کا تحفظ ہے۔ مثال کے طور پر ہماری ثقافت کا تحفظ اور بقاء ہماری نوجوان نسل کے ہاتھوں میں ہے اگر وہ (ہمارے نوجوان) آج اس کو پس پشت ڈال دیتے ہیں یعنی اپنے کلچر کی عظمت سے آنکھیں چراتے ہوئے دوسرے کلچر کی نقالی شروع کرتے ہیں تو یہ موجودہ ملکی ترقی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

(ii) کسی بھی ثقافت کو مکمل (Perfect) نہیں کہا جا سکتا۔ اس کو نکھارنے کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ

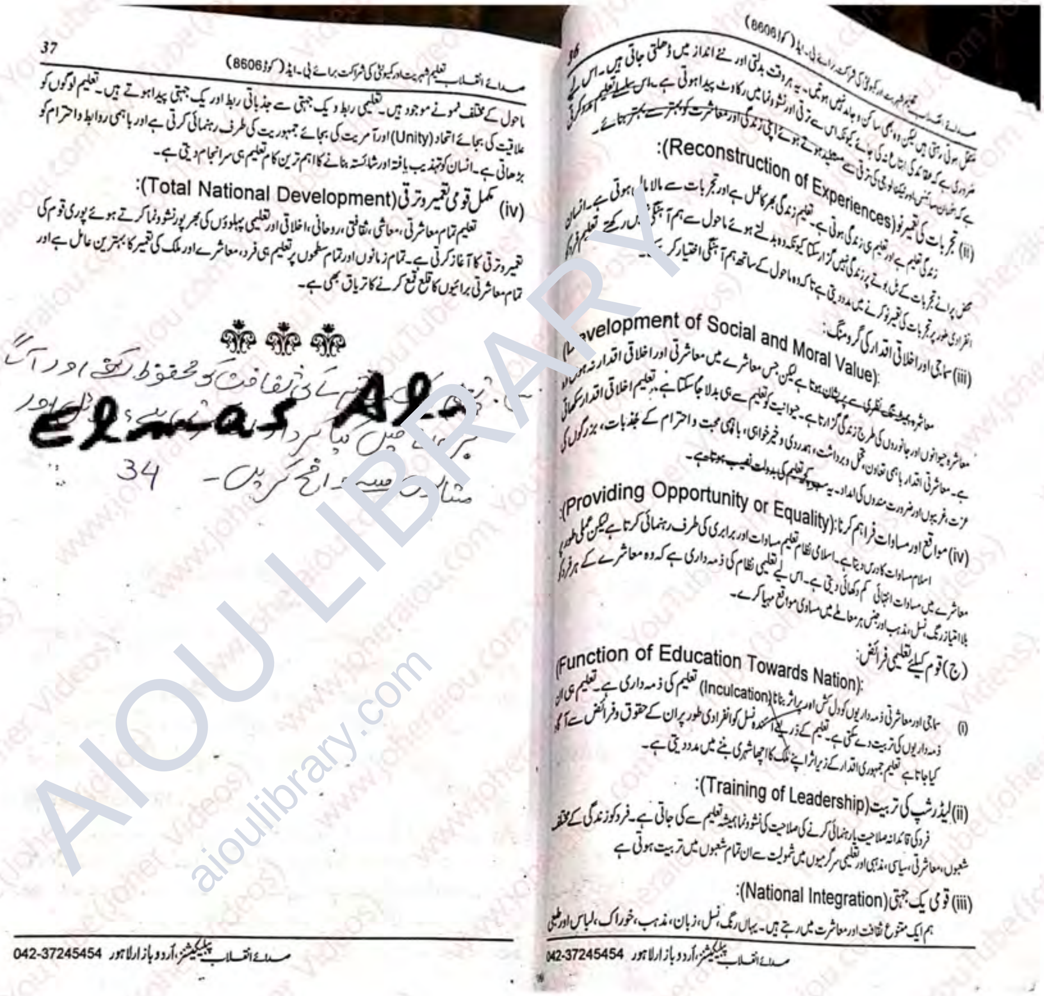

منتقل ہوتی رہتی ہیں لیکن وہ بھی ساکن و جامد نہیں ہوتیں۔ یہ ہر وقت بدلتی اور نئے انداز میں ڈھلتی جاتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ [illegible] کی بجائے کیونکہ اس سے ترقی اور نشوونما میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں تعلیم [illegible] ہے کہ انسان سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے مستفید ہوتے ہوئے اپنی زندگی اور معاشرت کو بہتر سے بہتر بنائے۔

(ii) تجربات کی تعمیر نو(Reconstruction of Experiences):

زندگی تعلیم ہے اور تعلیم ہی زندگی ہوتی ہے۔ تعلیم زندگی بھر کا عمل ہے اور تجربات سے مالا مال ہوتی ہے۔ انسان محض پرانے تجربات کے بل بوتے پر زندگی نہیں گزار سکتا کیونکہ وہ بدلتے ہوئے ماحول سے ہم آہنگی [illegible] رکھے۔ تعلیم فرد کو انفرادی طور پر تجربات کی تعمیر نو کرنے میں مدد دیتی ہے تا کہ وہ ماحول کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کر [illegible]

(iii) سماجی اور اخلاقی اقدار کی گرومنگ(Development of Social and Moral Value):

معاشرہ ہمیشہ [illegible] سے پریشان ہوتا ہے لیکن جس معاشرے میں معاشرتی اور اخلاقی اقدار نہ ہوں وہ معاشرہ حیوانوں اور جانوروں کی طرح زندگی گزارتا ہے۔ حیوانیت کو تعلیم سے ہی بدلا جا سکتا ہے۔ تعلیم اخلاقی اقدار سکھاتی ہے۔ معاشرتی اقدار باہمی تعاون، تحمل و برداشت، ہمدردی و خیرخواہی، باہمی محبت و احترام کے جذبات، بزرگوں کی عزت، غریبوں اور ضرورت مندوں کی امداد۔ یہ سب کچھ تعلیم کی بدولت نصیب ہوتا ہے۔

(iv) مواقع اور مساوات فراہم کرنا(Providing Opportunity or Equality):

اسلام مساوات کا درس دیتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم مساوات اور برابری کی طرف رہنمائی کرتا ہے لیکن عملی طور پر معاشرے میں مساوات انتہائی کم دکھائی دیتی ہے۔ اس لیے تعلیمی نظام کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے کے ہر فرد کو بلا امتیاز رنگ، نسل، مذہب اور جنس ہر معاملے میں مساوی مواقع مہیا کرے۔

(ج) قوم کیلئے تعلیمی فرائض(Function of Education Towards Nation):

(i) سماجی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو دل کش اور پراثر بنانا (Inculcation) تعلیم کی ذمہ داری ہے۔ تعلیم ہی ان ذمہ داریوں کی تربیت دے سکتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے آئندہ نسل کو انفرادی طور پر ان کے حقوق و فرائض سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تعلیم جمہوری اقدار کے زیر اثر اپنے ملک کا اچھا شہری بننے میں مدد دیتی ہے۔

(ii) لیڈرشپ کی تربیت(Training of Leadership):

فرد کی قائدانہ صلاحیت یا رہنمائی کرنے کی صلاحیت کی نشوونما ہمیشہ تعلیم سے کی جاتی ہے۔ فرد کو زندگی کے مختلف شعبوں، معاشرتی، سیاسی، مذہبی اور تعلیمی سرگرمیوں میں شمولیت سے ان تمام شعبوں میں تربیت ہوتی ہے

(iii) قومی یک جہتی(National Integration):

ہم ایک متنوع ثقافت اور معاشرت میں رہتے ہیں۔ یہاں رنگ، نسل، زبان، مذہب، خوراک، لباس اور طبعی

ماحول کے مختلف نمونے موجود ہیں۔ تعلیمی ربط و یک جہتی سے جذباتی ربط اور یک جہتی پیدا ہوتے ہیں۔ تعلیم لوگوں کو علاقیت کی بجائے اتحاد (Unity) اور آمریت کی بجائے جمہوریت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور باہمی روابط و احترام کو بڑھاتی ہے۔ انسان کو تہذیب یافتہ اور شائستہ بنانے کا اہم ترین کام تعلیم ہی سرانجام دیتی ہے۔

(iv) مکمل قومی تعمیر و ترقی(Total National Development):

تعلیم تمام معاشرتی، معاشی، ثقافتی، روحانی، اخلاقی اور تعلیمی پہلوؤں کی بھرپور نشوونما کرتے ہوئے پوری قوم کی تعمیر و ترقی کا آغاز کرتی ہے۔ تمام زمانوں اور تمام سطحوں پر تعلیم ہی فرد، معاشرے اور ملک کی تعمیر کا بہترین عامل ہے اور تمام معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کرنے کا تریاق بھی ہے۔

⁂

[illegible] اپنی ثقافت کو محفوظ رکھنے اور آگے [illegible]
Elmas Ali
[illegible]
34 مثالوں سے واضح کریں۔

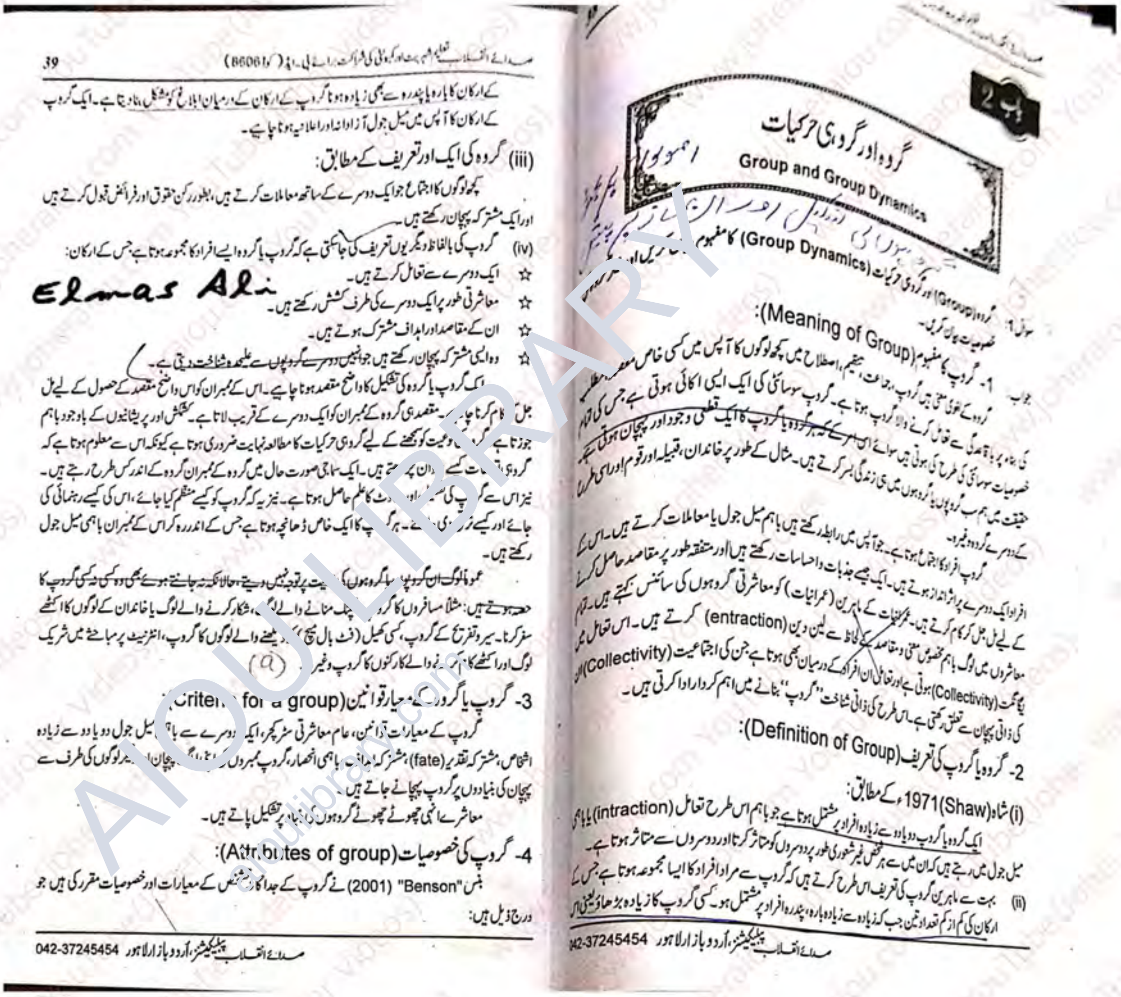

باب 2

گروہ اور گروہی حرکیات

Group and Group Dynamics

سوال 1: گروہ (Group) اور گروہی حرکیات (Group Dynamics) کا مفہوم بیان کریں اور خصوصیات بیان کریں۔

جواب: 1- گروپ کا مفہوم (Meaning of Group):

گروہ کے لغوی معنی ہیں گروپ، جماعت، جتھہ، اصطلاح میں کچھ لوگوں کا آپس میں کسی خاص مقصد کی بناء پر باقاعدگی سے تعاون کرنے والا گروپ ہوتا ہے۔ گروپ سوسائٹی کی ایک ایسی اکائی ہوتی ہے جس کی تمام خصوصیات سوسائٹی کی طرح کی ہوتی ہیں سوائے اس امر کے کہ ہر گروہ یا گروپ کا ایک قطعی وجود اور پہچان ہوتی ہے۔ حقیقت میں ہم سب گروپوں یا گروہوں میں ہی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خاندان، قبیلہ اور قوم اور اسی طرح کے دوسرے گروہ وغیرہ۔

گروپ افراد کا اجتماع ہوتا ہے۔ جو آپس میں رابطہ رکھتے ہیں باہم میل جول یا معاملات کرتے ہیں۔ اس کے افراد ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک جیسے جذبات و احساسات رکھتے ہیں اور متفقہ طور پر مقاصد حاصل کرنے کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ عمرانیات کے ماہرین (عمرانیات) کو معاشرتی گروہوں کی سائنس کہتے ہیں۔ تمام معاشروں میں لوگ باہم مخصوص معنی و مقاصد کے لحاظ سے لین دین (entraction) کرتے ہیں۔ اس تعامل میں یکجہتی (Collectivity) ہوتی ہے اور تعامل ان افراد کے درمیان بھی ہوتا ہے جن کی اجتماعیت (Collectivity) ان کی ذاتی پہچان سے تعلق رکھتی ہے۔ اس طرح کی ذاتی شناخت "گروپ" بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

2- گروہ یا گروپ کی تعریف (Definition of Group):

(i) شاہ (Shaw) 1971ء کے مطابق:

ایک گروہ یا گروپ دو یا دو سے زیادہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو باہم اس طرح تعامل (intraction) یا باہمی میل جول میں رہتے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص غیر شعوری طور پر دوسروں کو متاثر کرتا اور دوسروں سے متاثر ہوتا ہے۔

(ii) بہت سے ماہرین گروپ کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ گروپ سے مراد افراد کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس کے ارکان کی کم از کم تعداد تین جب کہ زیادہ سے زیادہ بارہ، پندرہ افراد پر مشتمل ہو۔ کسی گروپ کا زیادہ بڑھاؤ یعنی اس

کے ارکان کا بارہ یا پندرہ سے بھی زیادہ ہونا گروپ کے ارکان کے درمیان ابلاغ کو مشکل بنا دیتا ہے۔ ایک گروپ کے ارکان کا آپس میں میل جول آزادانہ اور اطلاعیہ ہونا چاہیے۔

(iii) گروہ کی ایک اور تعریف کے مطابق:

کچھ لوگوں کا اجتماع جو ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے ہیں، بطور رکن حقوق اور فرائض قبول کرتے ہیں اور ایک مشترکہ پہچان رکھتے ہیں۔

(iv) گروپ کی بالفاظ دیگر یوں تعریف کی جا سکتی ہے کہ گروپ یا گروہ ایسے افراد کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے ارکان:

☆ ایک دوسرے سے تعامل کرتے ہیں۔
☆ معاشرتی طور پر ایک دوسرے کی طرف کشش رکھتے ہیں۔
☆ ان کے مقاصد اور اہداف مشترک ہوتے ہیں۔
☆ وہ ایسی مشترکہ پہچان رکھتے ہیں جو انہیں دوسرے گروپوں سے علیحدہ شناخت دیتی ہے۔

Elmas Ali

ایک گروپ یا گروہ کی تشکیل کا واضح مقصد ہونا چاہیے۔ اس کے ممبران کو اس واضح مقصد کے حصول کے لیے مل جل کر کام کرنا چاہیے۔ مقصد ہی گروہ کے ممبران کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔ کشمکش اور پریشانیوں کے باوجود باہم جوڑتا ہے۔ گروہ کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے گروہی حرکیات کا مطالعہ نہایت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گروہی تعلقات کیسے پروان چڑھتے ہیں۔ ایک سماجی صورت حال میں گروہ کے ممبران گروہ کے اندر کس طرح رہتے ہیں۔ نیز اس سے گروپ کی ساخت اور بناوٹ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ گروپ کو کیسے منظم کیا جائے، اس کی کیسے رہنمائی کی جائے اور کیسے تربیت دی جائے۔ ہر گروپ کا ایک خاص ڈھانچہ ہوتا ہے جس کے اندر رہ کر اس کے ممبران باہمی میل جول رکھتے ہیں۔

~~عموماً لوگ ان گروپوں یا گروہوں کی اہمیت پر توجہ نہیں دیتے، حالانکہ نہ جانتے ہوئے بھی وہ کسی نہ کسی گروپ کا~~ حصہ ہوتے ہیں: مثلاً مسافروں کا گروپ، پکنک منانے والے لوگ، شکار کرنے والے لوگ یا خاندان کے لوگوں کا اکٹھے سفر کرنا۔ سیر و تفریح کے گروپ، کسی کھیل (فٹ بال میچ) کو دیکھنے والے لوگوں کا گروپ، انٹرنیٹ پر مباحثے میں شریک لوگ اور اکٹھے کام کرنے والے کارکنوں کا گروپ وغیرہ۔ (a)

3- گروپ یا گروہ کے معیار قوانین (Criteria for a group):

گروپ کے معیارات قوانین، عام معاشرتی سٹرکچر، ایک دوسرے سے باہمی میل جول دو یا دو سے زیادہ اشخاص، مشترکہ تقدیر (fate)، مشترکہ اہداف، باہمی انحصار، گروپ ممبروں کی ذاتی پہچان اور غیر لوگوں کی طرف سے پہچان کی بنیادوں پر گروپ پہچانے جاتے ہیں۔

معاشرے انہی چھوٹے چھوٹے گروہوں کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں۔

4- گروپ کی خصوصیات (Attributes of group):

بنسن "Benson" (2001) نے گروپ کے جداگانہ تشخص کے معیارات اور خصوصیات مقرر کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

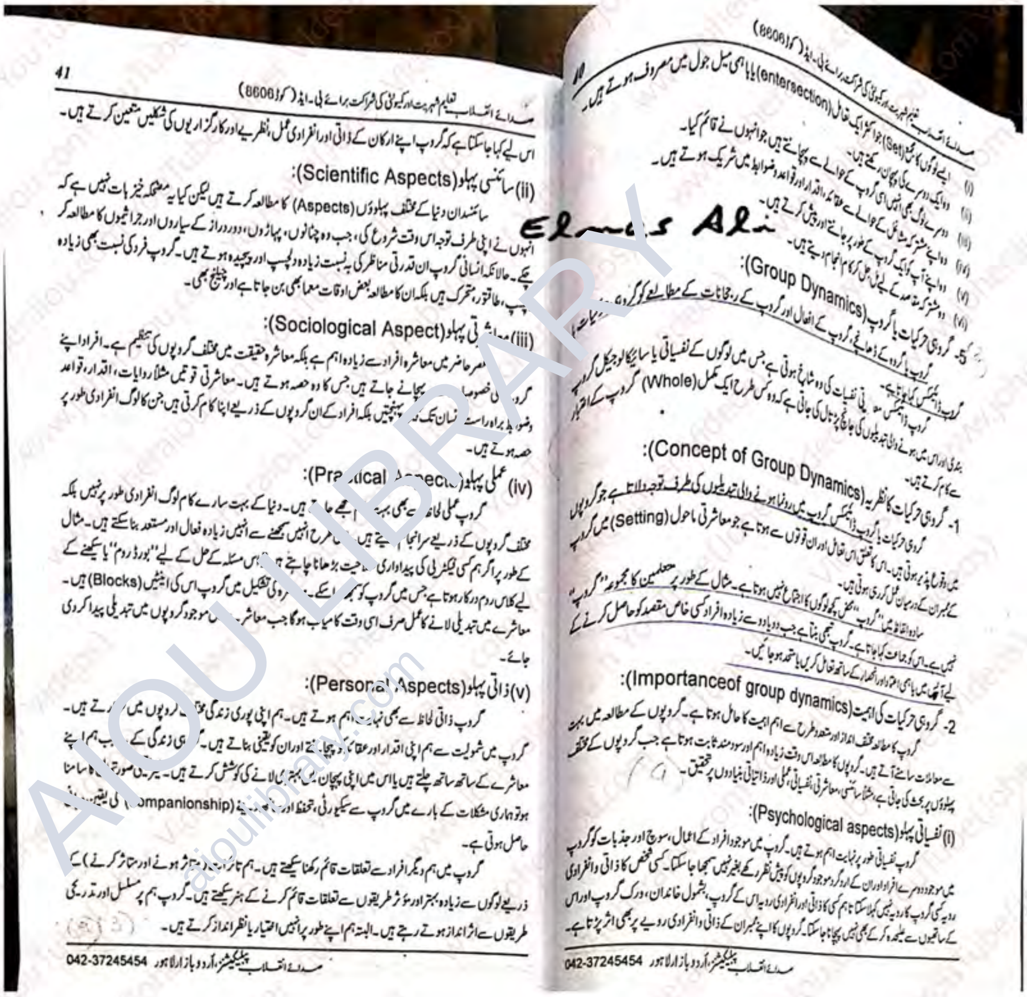

(i) ایسے لوگوں کا مجموعہ (Set) جو اکثر ایک تقاطل (entersection) یا باہمی میل جول میں مصروف ہوتے ہیں۔
(ii) وہ ایک دوسرے کی پہچان رکھتے ہیں۔
(iii) دوسرے لوگ بھی انہیں اسی گروپ کے حوالے سے پہچانتے ہیں جو انہوں نے قائم کیا۔
(iv) وہ اپنے مشترکہ مشاغل کے حوالے سے مشترکہ اقدار اور قواعد وضوابط میں شریک ہوتے ہیں۔
(v) وہ اپنے آپ کو ایک گروپ کے طور پر جانتے اور پیش کرتے ہیں۔
(vi) وہ مشترکہ مقاصد کے لیے مل جل کر کام انجام دیتے ہیں۔

Elmas Ali

5- گروہی حرکیات یا گروپ (Group Dynamics):

گروپ یا گروہ کے ڈھانچے، گروپ کے افعال اور گروپ کے رجحانات کے مطالعے کو گروہی حرکیات [illegible] گروپ ڈائنیمکس کیا ہوتا ہے۔ گروپ ڈائنیمکس معاشرتی نفسیات کی وہ شاخ ہوتی ہے جس میں لوگوں کے نفسیاتی یا سائیکالوجیکل گروپ بندی اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے کہ وہ کس طرح ایک مکمل (Whole) گروپ کے اعتبار سے کام کرتے ہیں۔

1- گروہی حرکیات کا نظریہ (Concept of Group Dynamics):

گروہی حرکیات یا گروپ ڈائنیمکس گروپ میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے جو گروہوں میں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اس کا تعلق اس تعامل اور ان قوتوں سے ہوتا ہے جو معاشرتی ماحول (Setting) میں گروپ کے ممبران کے درمیان عمل کررہی ہوتی ہیں۔ سادہ الفاظ میں "گروپ" محض کچھ لوگوں کا اجتماع نہیں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر متعلمین کا مجموعہ "گروپ" نہیں ہے۔ اس کو جماعت کہا جاتا ہے۔ گروپ تبھی بنتا ہے جب دو یا دو سے زیادہ افراد کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے آپس میں باہمی اعتماد اور انحصار کے ساتھ تعامل کریں یا متحد ہو جائیں۔

2- گروہی حرکیات کی اہمیت (Importanceof group dynamics):

گروپ کا مطالعہ مختلف انداز اور متعدد طرح سے اہم اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ گروپوں کے مطالعہ میں بہت سے معاملات سامنے آتے ہیں۔ گروپوں کا مطالعہ اس وقت زیادہ اہم اور سودمند ثابت ہوتا ہے جب گروپوں کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی جاتی ہے، مثلاً سائنسی، معاشرتی، نفسیاتی، عملی اور ذاتیاتی بنیادوں پر تحقیق۔

(i) نفسیاتی پہلو (Psychological aspects):

گروپ نفسیاتی طور پر نہایت اہم ہوتے ہیں۔ گروپ میں موجود افراد کے اعمال، سوچ اور جذبات کو گروپ میں موجود دوسرے افراد اور ان کے اردگرد موجود گروپوں کو پیش نظر رکھے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا۔ کسی شخص کا ذاتی وانفرادی رویہ کسی گروپ کا رویہ نہیں کہلا سکتا تاہم کسی کا ذاتی اور انفرادی رویہ اس کے گروپ، بشمول خاندان، ورک گروپ اور اس کے ساتھیوں سے علیحدہ کرکے بھی نہیں پہچانا جاسکتا۔ گروپوں کا اپنے ممبران کے ذاتی وانفرادی رویے پر بھی اثر پڑتا ہے۔

اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ گروپ اپنے ارکان کے ذاتی اور انفرادی عمل، نظریے اور کارگزاریوں کی شکلیں متعین کرتے ہیں۔

(ii) سائنسی پہلو (Scientific Aspects):

سائنسدان دنیا کے مختلف پہلوؤں (Aspects) کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن کیا یہ مضحکہ خیز بات نہیں ہے کہ انہوں نے اپنی طرف توجہ اس وقت شروع کی، جب وہ چٹانوں، پہاڑوں، دور دراز کے سیاروں اور جراثیموں کا مطالعہ کر چکے۔ حالانکہ انسانی گروپ ان قدرتی مناظر کی بہ نسبت زیادہ دلچسپ اور پیچیدہ ہوتے ہیں۔ گروپ فرد کی نسبت بھی زیادہ دلچسپ، طاقتور، متحرک ہیں بلکہ ان کا مطالعہ بعض اوقات معما بھی بن جاتا ہے اور چیلنج بھی۔

(iii) معاشرتی پہلو (Sociological Aspect):

عصر حاضر میں معاشرہ افراد سے زیادہ اہم ہے بلکہ معاشرہ حقیقت میں مختلف گروپوں کی تنظیم ہے۔ افراد اپنے گروپ کی خصوصیات [illegible] پہچانے جاتے ہیں جس کا وہ حصہ ہوتے ہیں۔ معاشرتی قوتیں مثلاً روایات، اقدار، قواعد وضوابط براہ راست انسان تک نہ پہنچتیں بلکہ افراد کے ان گروپوں کے ذریعے اپنا کام کرتی ہیں جن کا لوگ انفرادی طور پر حصہ ہوتے ہیں۔

(iv) عملی پہلو (Practical Aspects):

گروپ عملی لحاظ سے بھی بہت اہم سمجھے جاتے ہیں۔ دنیا کے بہت سارے کام لوگ انفرادی طور پر نہیں بلکہ مختلف گروپوں کے ذریعے سرانجام دیتے ہیں۔ اس طرح انہیں سمجھنے سے انہیں زیادہ فعال اور مستعد بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ہم کسی فیکٹری کی پیداواری صلاحیت بڑھانا چاہتے ہیں یا اس مسئلہ کے حل کے لیے "بورڈ روم" یا سیکھنے کے لیے کلاس روم درکار ہوتا ہے، جس میں گروپ کو سمجھا جاسکے۔ گروہی تشکیل میں گروپ اس کی اینٹیں (Blocks) ہیں۔ معاشرے میں تبدیلی لانے کا عمل صرف اسی وقت کامیاب ہوگا جب معاشرے میں موجود گروپوں میں تبدیلی پیدا کردی جائے۔

(v) ذاتی پہلو (Personal Aspects):

گروپ ذاتی لحاظ سے بھی نہایت اہم ہوتے ہیں۔ ہم اپنی پوری زندگی مختلف گروپوں میں بسر کرتے ہیں۔ گروپ میں شمولیت سے ہم اپنی اقدار اور عقائد کو پہچانتے اور ان کو یقینی بناتے ہیں۔ [illegible] زندگی کے [illegible] جب ہم اپنے معاشرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں یا اس میں اپنی پہچان یا بہتری لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیرونی صورتحال کا سامنا ہو تو ہماری مشکلات کے بارے میں گروپ سے سیکیورٹی، تحفظ اور [illegible] (Companionship) کی یقین دہانی حاصل ہوتی ہے۔

گروپ میں ہم دیگر افراد سے تعلقات قائم رکھنا سیکھتے ہیں۔ ہم تاثرات (متاثر ہونے اور متاثر کرنے) کے ذریعے لوگوں سے زیادہ بہتر اور مؤثر طریقوں سے تعلقات قائم کرنے کے ہنر سیکھتے ہیں۔ گروپ ہم پر مسلسل اور تدریجی طریقوں سے اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ البتہ ہم اپنے طور پر انہیں اختیار یا نظر انداز کرتے ہیں۔

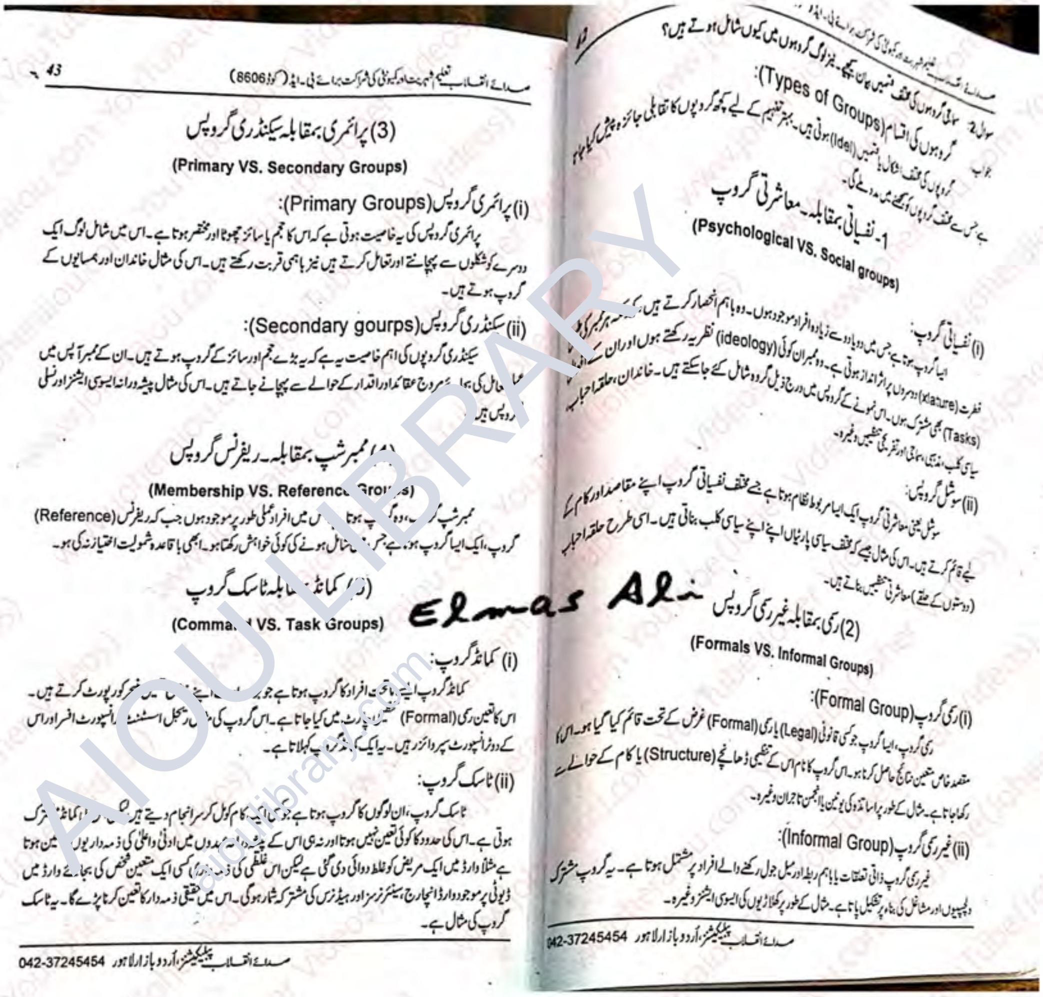

سوال 2: سماجی گروہوں کی مختلف قسمیں بیان کیجیے۔ نیز لوگ گروہوں میں کیوں شامل ہوتے ہیں؟

جواب: گروہوں کی اقسام(Types of Groups):

گروہوں کی مختلف اشکال یا قسمیں(Idel) ہوتی ہیں۔ بہتر تفہیم کے لیے کچھ گروپوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے جس سے مختلف گروپوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

1۔ نفسیاتی بمقابلہ۔ معاشرتی گروپ

(Psychological VS. Social groups)

(i) نفسیاتی گروپ:

ایسا گروپ ہوتا ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ افراد موجود ہوں۔ وہ باہم انحصار کرتے ہیں [illegible] ہر ممبر کی فطرت(xlature) دوسروں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ ممبران کوئی (ideology) نظریہ رکھتے ہوں اور ان کے [illegible] (Tasks) بھی مشترک ہوں۔ اس نمونے کے گروپس میں درج ذیل گروہ شامل کیے جا سکتے ہیں۔ خاندان، حلقہ احباب، سیاسی کلب، مذہبی، سماجی اور تفریحی تنظیمیں وغیرہ۔

(ii) سوشل گروپس:

سوشل یعنی معاشرتی گروپ ایک ایسا مربوط نظام ہوتا ہے جسے مختلف نفسیاتی گروپ اپنے مقاصد اور کام کے لیے قائم کرتے ہیں۔ اس کی مثال جیسے کہ مختلف سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے سیاسی کلب بناتی ہیں۔ اسی طرح حلقہ احباب (دوستوں کے حلقے) معاشرتی تنظیمیں بناتے ہیں۔

(2) رسمی بمقابلہ غیر رسمی گروپس

(Formals VS. Informal Groups)

(i) رسمی گروپ(Formal Group):

رسمی گروپ، ایسا گروپ جو کسی قانونی(Legal) یا رسمی(Formal) غرض کے تحت قائم کیا گیا ہو۔ اس کا مقصد خاص متعین نتائج حاصل کرنا ہو۔ اس گروپ کا نام اس کے تنظیمی ڈھانچے(Structure) یا کام کے حوالے سے رکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اساتذہ کی یونین یا انجمن تاجران وغیرہ۔

(ii) غیر رسمی گروپ(Informal Group):

غیر رسمی گروپ ذاتی تعلقات یا باہم ربط اور میل جول رکھنے والے افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ گروپ مشترک دلچسپیوں اور مشاغل کی بناء پر تشکیل پاتا ہے۔ مثال کے طور پر کھلاڑیوں کی ایسوسی ایشنز وغیرہ۔

(3) پرائمری بمقابلہ سیکنڈری گروپس

(Primary VS. Secondary Groups)

(i) پرائمری گروپس(Primary Groups):

پرائمری گروپس کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کا حجم یا سائز چھوٹا اور مختصر ہوتا ہے۔ اس میں شامل لوگ ایک دوسرے کو شکلوں سے پہچانتے اور تعامل کرتے ہیں نیز باہمی قربت رکھتے ہیں۔ اس کی مثال خاندان اور ہمسایوں کے گروپ ہوتے ہیں۔

(ii) سکنڈری گروپس(Secondary gourps):

سیکنڈری گروپوں کی اہم خاصیت یہ ہے کہ یہ بڑے حجم اور سائز کے گروپ ہوتے ہیں۔ ان کے ممبر آپس میں تعامل کی بجائے مروج عقائد اور اقدار کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ اس کی مثال پیشہ ورانہ ایسوسی ایشنز اور نسلی گروپس ہیں۔

(4) ممبرشپ بمقابلہ۔ ریفرنس گروپس

(Membership VS. Reference Groups)

ممبرشپ گروپ، وہ گروپ ہوتا ہے جس میں افراد عملی طور پر موجود ہوں جب کہ ریفرنس(Reference) گروپ، ایک ایسا گروپ ہوتا ہے جس میں شامل ہونے کی کوئی خواہش رکھتا ہو۔ ابھی باقاعدہ شمولیت اختیار نہ کی ہو۔

(5) کمانڈ بمقابلہ ٹاسک گروپ

(Command VS. Task Groups)

Elmas Ali

(i) کمانڈ گروپ:

کمانڈ گروپ اپنے ماتحت افراد کا گروپ ہوتا ہے جو [illegible] اپنے [illegible] کو رپورٹ کرتے ہیں۔ اس کا تعین رسمی(Formal) تنظیمی چارٹ میں کیا جاتا ہے۔ اس گروپ کی مثال ریجنل اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ افسر اور اس کے دو ٹرانسپورٹ سپروائزر ہیں۔ یہ ایک کمانڈ گروپ کہلاتا ہے۔

(ii) ٹاسک گروپ:

ٹاسک گروپ، ان لوگوں کا گروپ ہوتا ہے جو کسی ایک کام کو مل کر سرانجام دیتے ہیں لیکن [illegible] کمانڈ مشترک ہوتی ہے۔ اس کی حدود کا کوئی تعین نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے پیشہ ورانہ عہدوں میں ادنیٰ و اعلیٰ کی ذمہ داریوں [illegible] تعین ہوتا ہے مثلاً وارڈ میں ایک مریض کو غلط دوائی دی گئی ہے لیکن اس غلطی کی ذمہ داری کسی ایک متعین شخص کی بجائے وارڈ میں ڈیوٹی پر موجود وارڈ انچارج، سینئر نرسز اور ہیڈ نرس کی مشترکہ شمار ہوگی۔ اس میں حقیقی ذمہ دار کا تعین کرنا پڑے گا۔ یہ ٹاسک گروپ کی مثال ہے۔

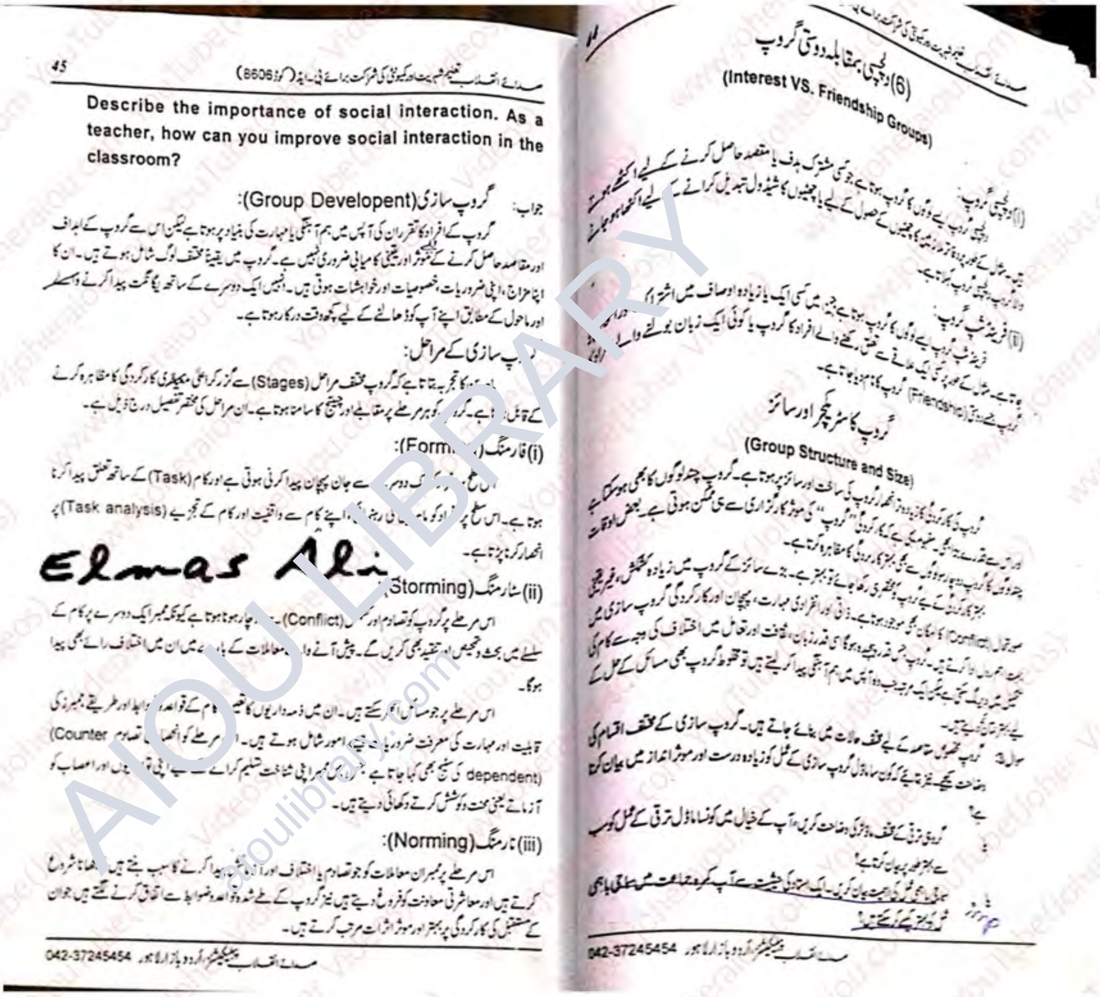

(6) دلچسپی بمقابلہ دوستی گروپ
(Interest VS. Friendship Groups)

(i) دلچسپی گروپ:
دلچسپی گروپ ایسے لوگوں کا گروپ ہوتا ہے جو کسی مشترک ہدف یا مقصد حاصل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر [illegible] کا چھٹیوں کے حصول کے لیے یا چھٹیوں کا شیڈول تبدیل کرانے کے لیے اکٹھا ہو جانے والا گروپ دلچسپی گروپ کہلاتا ہے۔

(ii) فرینڈشپ گروپ:
فرینڈشپ گروپ ایسے لوگوں کا گروپ ہوتا ہے جن میں کسی ایک یا زیادہ اوصاف میں اشتراک [illegible] ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی ایک علاقے سے تعلق رکھنے والے افراد کا گروپ یا کوئی ایک زبان بولنے والے [illegible] گروپ جسے دوستی (Friendship) گروپ کہا جاتا ہے۔

گروپ کا سٹرکچر اور سائز
(Group Structure and Size)

گروپ کی کارکردگی کا زیادہ تر انحصار گروپ کی ساخت اور سائز پر ہوتا ہے۔ گروپ چند لوگوں کا بھی ہو سکتا ہے اور بہت سے لوگوں کا بھی۔ [illegible] کہ کارکردگی "گروپ" کی موثر کارگزاری سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ بعض اوقات چند لوگوں کا گروپ زیادہ لوگوں سے بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بہتر کارکردگی کے لیے گروپ کو مختصر رکھا جائے تو بہتر ہے۔ بڑے سائز کے گروپ میں زیادہ کشمکش، غیر یقینی [illegible] (Conflict) کا امکان بھی موجود ہوتا ہے۔ ذہنی اور انفرادی مہارت، پہچان اور کارکردگی گروپ سازی میں بہت اہم رول ادا کرتے ہیں۔ گروپ جس قدر پیچیدہ ہوگا اسی قدر زبان، ثقافت اور تعامل میں اختلاف کی وجہ سے کام کی تکمیل میں [illegible] آپس میں ہم آہنگی پیدا کر لیتے ہیں تو مخلوط گروپ بھی مسائل کے حل کے لیے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔

سوال 3: گروپ مخصوص مقصد کے لیے مختلف حالات میں بنائے جاتے ہیں۔ گروپ سازی کے مختلف اقسام کی وضاحت کیجیے۔ نیز بتائیے کہ کون سا ماڈل گروپ سازی کے عمل کو زیادہ درست اور موثر انداز میں بیان کرتا ہے؟

گروپ ترقی کے مختلف ماڈلز کی وضاحت کریں۔ آپ کے خیال میں کونسا ماڈل ترقی کے عمل کو سب سے بہتر طور پر بیان کرتا ہے؟

سماجی باہمی تعامل کی اہمیت بیان کریں۔ ایک استاد کی حیثیت سے آپ کمرہ جماعت میں سماجی باہمی تعامل کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں؟

Describe the importance of social interaction. As a teacher, how can you improve social interaction in the classroom?

جواب: گروپ سازی (Group Developent):

گروپ کے افراد کا تقرر ان کی آپس میں ہم آہنگی یا مہارت کی بنیاد پر ہوتا ہے لیکن اس سے گروپ کے اہداف اور مقاصد حاصل کرنے کے لیے موثر اور یکجہتی کامیابی ضروری نہیں ہے۔ گروپ میں یقیناً مختلف لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان کا اپنا مزاج، اپنی ضروریات، خصوصیات اور خواہشات ہوتی ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ یکجہتی پیدا کرنے اور ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔

گروپ سازی کے مراحل:

[illegible] کا تجربہ بتاتا ہے کہ گروپ مختلف مراحل (Stages) سے گزر کر اعلیٰ معیاری کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے قابل [illegible] ہے۔ گروپ کو ہر مرحلے پر مقابلے اور چیلنج کا سامنا ہوتا ہے۔ ان مراحل کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) فارمنگ (Form[illegible]):

اس سطح پر [illegible] دوسرے سے جان پہچان پیدا کرنی ہوتی ہے اور کام (Task) کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس سطح پر افراد کو [illegible] رہنمائی [illegible] اپنے کام سے واقفیت اور کام کے تجزیے (Task analysis) پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

Elmas Ali

(ii) سٹارمنگ (Storming):

اس مرحلے پر گروپ کو تصادم اور [illegible] (Conflict) سے دوچار ہونا ہوتا ہے کیونکہ ممبر ایک دوسرے پر کام کے سلسلے میں بحث وتمحیص اور تنقید بھی کریں گے۔ پیش آنے والے معاملات کے بارے میں ان میں اختلاف رائے بھی پیدا ہوگا۔

اس مرحلے پر جو مسائل ابھر سکتے ہیں۔ ان میں ذمہ داریوں کا تعین، کام کے قواعد و ضوابط اور طریقے، ممبرز کی قابلیت اور مہارت کی معرفت ضروریات جیسے امور شامل ہوتے ہیں۔ اس مرحلے کو انحصاری تصادم (Counter dependent) کی سٹیج بھی کہا جاتا ہے۔ جس میں ممبر اپنی شناخت تسلیم کرانے کے لیے اپنی توانائیاں اور اعصاب کو آزماتے یعنی محنت و کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

(iii) نارمنگ (Norming):

اس مرحلے پر ممبران معاملات کو جو تصادم یا اختلاف اور ناخوشی پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں [illegible] شروع کرتے ہیں اور معاشرتی معاونت کو فروغ دیتے ہیں نیز گروپ کے طے شدہ قواعد و ضوابط سے اتفاق کرنے لگتے ہیں جو ان کے مستقبل کی کارکردگی پر بہتر اور موثر اثرات مرتب کرتے ہیں۔

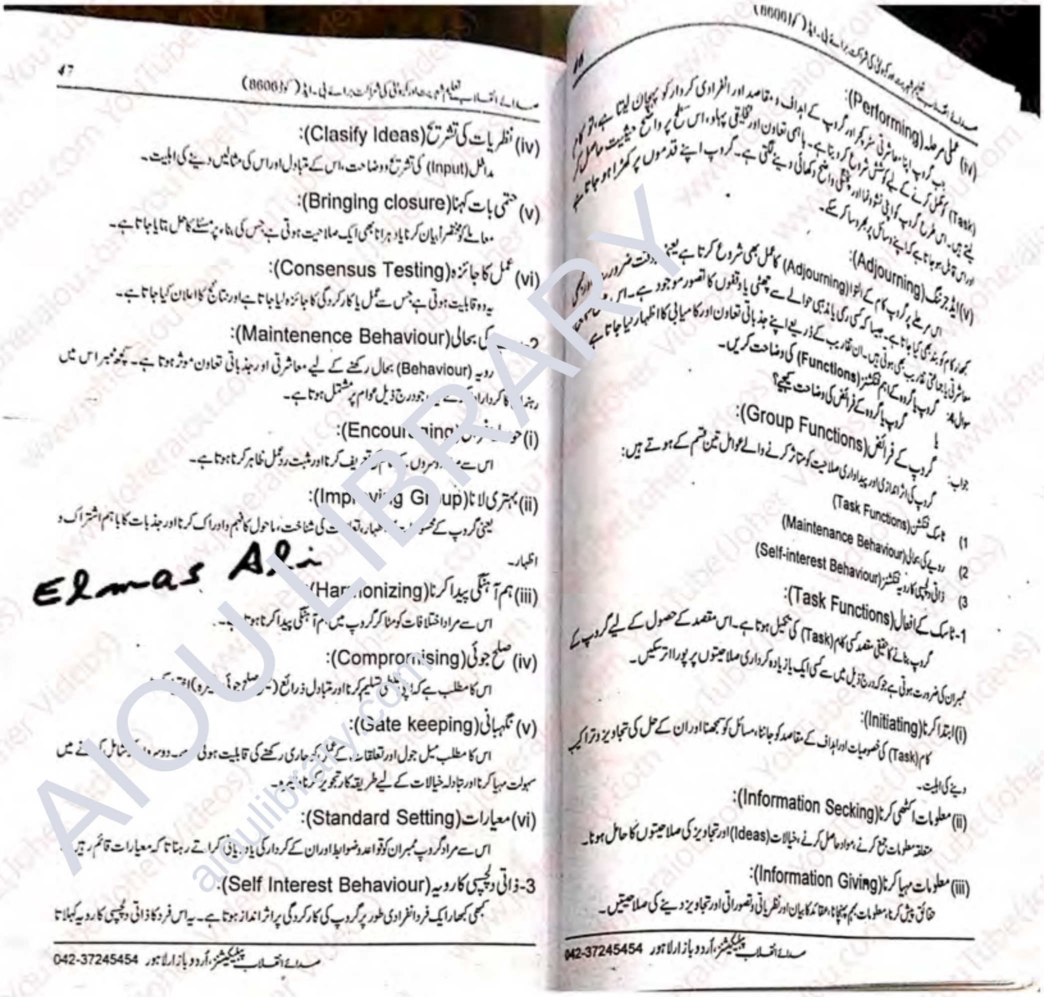

(iv) عملی مرحلہ (Performing):

جب گروپ اپنا معاشرتی سٹرکچر اور گروپ کے اہداف و مقاصد اور انفرادی کردار کو پہچان لیتا ہے تو کام (Task) کو مکمل کرنے کے لیے کوشش شروع کر دیتا ہے۔ باہمی تعاون اور تخلیقی پہلو، اس سطح پر واضح حیثیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح گروپ کو اپنی نشوونما اور پختگی واضح دکھائی دینے لگتی ہے۔ گروپ اپنے قدموں پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ اپنے وسائل پر بھروسا کر سکے۔

(v) ایڈجرننگ (Adjourning):

اس مرحلے پر گروپ کام کے التوا (Adjourning) کا عمل بھی شروع کرتا ہے یعنی بوقت ضرورت [illegible] کبھی کبھار کام کو بند بھی کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ کسی رسمی یا مذہبی حوالے سے چھٹی یا وقفوں کا تصور موجود ہے۔ اس [illegible] معاشرتی یا جماعتی تقاریب بھی ہوتی ہیں۔ ان تقاریب کے ذریعے اپنے جذباتی تعاون اور کامیابی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

سوال 4: گروپ یا گروہ کے اہم فنکشنز (Functions) کی وضاحت کریں۔

یا

گروپ یا گروہ کے فرائض کی وضاحت کیجیے؟

جواب: گروپ کے فرائض (Group Functions):

گروپ کی اثر اندازی اور پیداواری صلاحیت کو متاثر کرنے والے عوامل تین قسم کے ہوتے ہیں:

1) ٹاسک فنکشن (Task Functions)
2) رویے کی بحالی (Maintenance Behaviour)
3) ذاتی دلچسپی کا رویہ فنکشنز (Self-interest Behaviour)

1۔ ٹاسک کے افعال (Task Functions):

گروپ بنانے کا حقیقی مقصد کسی کام (Task) کی تکمیل ہوتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے گروپ کے ممبران کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ درج ذیل میں سے کسی ایک یا زیادہ کرداری صلاحیتوں پر پورا اتر سکیں۔

(i) ابتدا کرنا (Initiating):

کام (Task) کی خصوصیات اور اہداف کے مقاصد کو جاننا، مسائل کو سمجھنا اور ان کے حل کی تجاویز وتراکیب دینے کی اہلیت۔

(ii) معلومات اکٹھی کرنا (Information Secking):

متعلقہ معلومات جمع کرنے، مواد حاصل کرنے، خیالات (Ideas) اور تجاویز کی صلاحیتوں کا حامل ہونا۔

(iii) معلومات مہیا کرنا (Information Giving):

حقائق پیش کرنا، معلومات بہم پہنچانا، عقائد کا بیان اور نظریاتی وتصوراتی اور تجاویز دینے کی صلاحیتیں۔

(iv) نظریات کی تشریح (Clasify Ideas):

داخل (Input) کی تشریح و وضاحت، اس کے متبادل اور اس کی مثالیں دینے کی اہلیت۔

(v) حتمی بات کہنا (Bringing closure):

معاملے کو مختصراً بیان کرنا یا دہرانا بھی ایک صلاحیت ہوتی ہے جس کی بناء پر مسئلے کا حل بتایا جاتا ہے۔

(vi) عمل کا جائزہ (Consensus Testing):

یہ وہ قابلیت ہوتی ہے جس سے عمل یا کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور نتائج کا اعلان کیا جاتا ہے۔

2۔ رویے کی بحالی (Maintenence Behaviour):

رویہ (Behaviour) بحال رکھنے کے لیے معاشرتی اور جذباتی تعاون موثر ہوتا ہے۔ کچھ ممبر اس میں رہنما کا کردار ادا کرتے ہیں جو درج ذیل عوامل پر مشتمل ہوتا ہے۔

(i) حوصلہ افزائی (Encouraging):

اس سے مراد دوسروں کے کام کی تعریف کرنا اور مثبت ردعمل ظاہر کرنا ہوتا ہے۔

(ii) بہتری لانا (Improving Group):

یعنی گروپ کے محسوسات کا اظہار، تعلقات کی شناخت، ماحول کا فہم و ادراک کرنا اور جذبات کا باہم اشتراک و اظہار۔

Elmas Ali

(iii) ہم آہنگی پیدا کرنا (Harmonizing):

اس سے مراد اختلافات کو مٹا کر گروپ میں ہم آہنگی پیدا کرنا ہوتا ہے۔

(iv) صلح جوئی (Compromising):

اس کا مطلب ہے کہ اپنی غلطی تسلیم کرنا اور متبادل ذرائع (صلح جوئی وغیرہ) اختیار کرنا۔

(v) نگہبانی (Gate keeping):

اس کا مطلب میل جول اور تعلقات کے عمل کو جاری رکھنے کی قابلیت ہوتی ہے۔ دوسروں کو شامل کرنے میں سہولت مہیا کرنا اور تبادلہ خیالات کے لیے طریقہ کار تجویز کرنا ہے۔

(vi) معیارات (Standard Setting):

اس سے مراد گروپ ممبران کو قواعد و ضوابط اور ان کے کردار کی یاد دہانی کراتے رہنا تاکہ معیارات قائم رہیں۔

3۔ ذاتی دلچسپی کا رویہ (Self Interest Behaviour):

کبھی کبھار ایک فرد انفرادی طور پر گروپ کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ اس فرد کا ذاتی دلچسپی کا رویہ کہلاتا

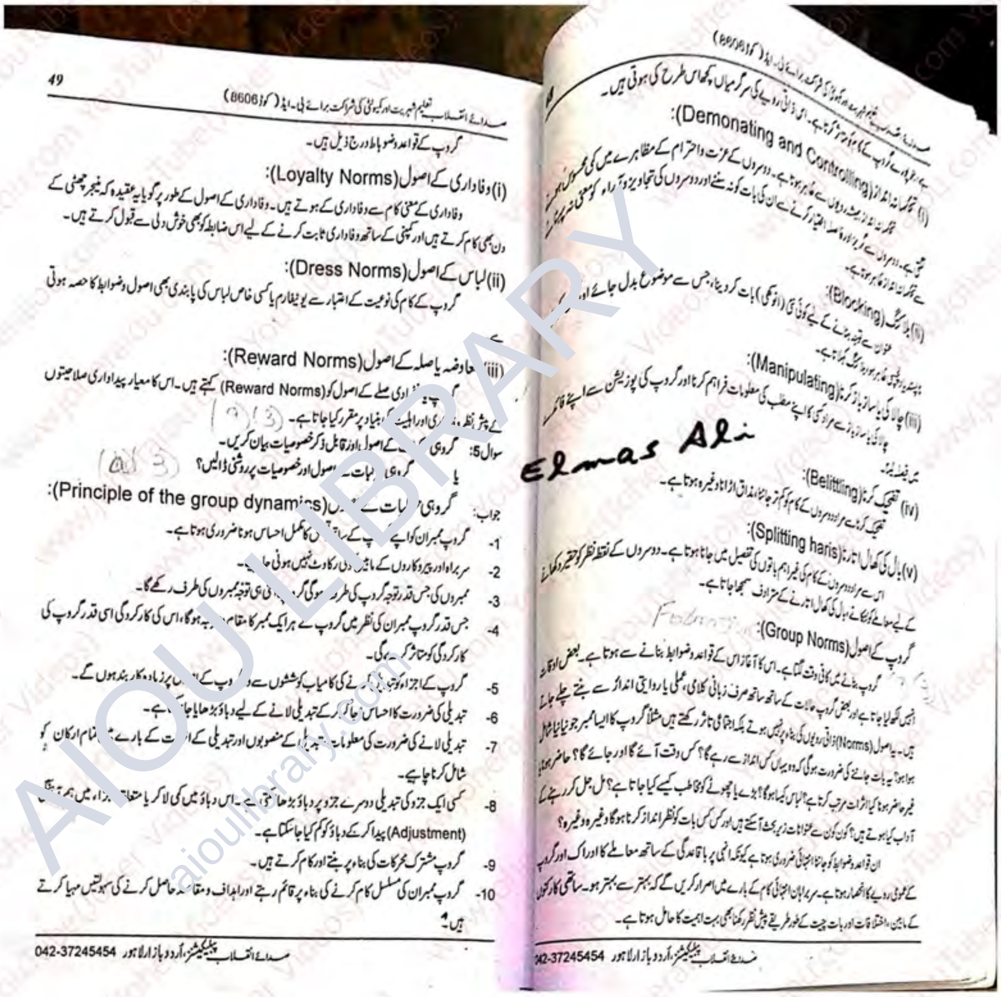

یہ رویے گروپ کے) مؤثر ہونے پر اثر کرتے ہیں۔ ان ذاتی رویے کی سرگرمیاں کچھ اس طرح کی ہوتی ہیں۔

(i) تحکمانہ انداز (Demonating and Controlling):
تحکمانہ انداز زیست رویوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوسروں کے عزت و احترام کے مظاہرے میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ دوسروں سے گریز اور واضح اختیار کرنے سے ان کی بات کو نہ سننے اور دوسروں کی تجاویز و آراء کو معنی خیز نہ سمجھتے ہیں۔ دوسروں سے تحکمانہ انداز کا اظہار ہوتا ہے۔

(ii) بلاکنگ (Blocking):
عنوان سے توجہ ہٹانے کے لیے کوئی نئی (انوکھی) بات کر دینا، جس سے موضوع بدل جائے اور [illegible] بلاکنگ کہلاتا ہے۔

(iii) چالاکی یا سازباز کرنا (Manipulating):
چالاکی یا سازباز سے مراد کسی کا اپنے مطلب کی معلومات فراہم کرنا اور گروپ کی پوزیشن سے اپنے فائدہ [illegible] پسندیدہ دلچسپی ظاہر ہو [illegible] میں فیصلہ لینا۔

Elmas Ali

(iv) تضحیک کرنا (Belittling):
تضحیک کرنے سے مراد دوسروں کے کام کو کمتر جاننا، مذاق اڑانا وغیرہ ہوتا ہے۔

(v) بال کی کھال اتارنا (Splitting haris):
بال کی کھال اتارنا سے مراد دوسروں کے کام کی غیر اہم باتوں کی تفصیل میں جانا ہوتا ہے۔ دوسروں کے نقطہ نظر کو حقیر دکھانے کے لیے معاملے کو لٹکانے بال کی کھال اتارنے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

Formation

گروپ کے اصول (Group Norms):
گروپ بنانے میں کافی وقت لگتا ہے۔ اس کا آغاز اس کے قواعد و ضوابط بنانے سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات انہیں لکھ لیا جاتا ہے اور بعض گروپ حالات کے ساتھ ساتھ صرف زبانی کلامی، عملی یا روایتی انداز سے بنتے چلے جاتے ہیں۔ یہ اصول (Norms) ذاتی رویوں کی بناء پر نہیں ہوتے بلکہ اجتماعی تاثر رکھتے ہیں مثلاً گروپ کا ایسا ممبر جو نیا نیا شامل ہوا ہو؟ یہ بات جاننے کی ضرورت ہوگی کہ وہ یہاں کس انداز سے رہے گا؟ کس وقت آئے گا اور جائے گا؟ حاضر ہونا یا غیر حاضر ہونا کیا اثرات مرتب کرتا ہے؟ لباس کیسا ہوگا؟ بڑے یا چھوٹے کو مخاطب کیسے کیا جاتا ہے؟ مل جل کر رہنے کے آداب کیا ہوتے ہیں؟ کون کون سے عنوانات زیر بحث آسکتے ہیں اور کس کس بات کو نظر انداز کرنا ہوگا وغیرہ وغیرہ؟ ان قواعد وضوابط کو جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے کیونکہ انہی پر باقاعدگی کے ساتھ معاملے کا ادراک اور گروپ کے عمومی رویے کا انحصار ہوتا ہے۔ سربراہان انتہائی کام کے بارے میں اصرار کریں گے کہ بہتر سے بہتر ہو۔ ساتھی کارکنوں کے مابین اختلافات اور بات چیت کے طور طریقے پیش نظر رکھنا بھی بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

گروپ کے قواعد وضوابط درج ذیل ہیں۔

(i) وفاداری کے اصول (Loyalty Norms):
وفاداری کے معنی کام سے وفاداری کے ہوتے ہیں۔ وفاداری کے اصول کے طور پر گویا یہ عقیدہ کہ منیجر چھٹی کے دن بھی کام کرتے ہیں اور کمپنی کے ساتھ وفاداری ثابت کرنے کے لیے اس ضابطہ کو بھی خوش دلی سے قبول کرتے ہیں۔

(ii) لباس کے اصول (Dress Norms):
گروپ کے کام کی نوعیت کے اعتبار سے یونیفارم یا کسی خاص لباس کی پابندی بھی اصول وضوابط کا حصہ ہوتی ہے۔

(iii) معاوضہ یا صلہ کے اصول (Reward Norms):
گروپ [illegible] ادی صلے کے اصول کو (Reward Norms) کہتے ہیں۔ اس کا معیار پیداواری صلاحیتوں کے پیش نظر، [illegible] ری اور اہلیت کی بنیاد پر مقرر کیا جاتا ہے۔ (9) (3)

سوال 5: گروہی [illegible] کے اصول اور قابل ذکر خصوصیات بیان کریں۔
یا
گروہی [illegible] ت کے اصول اور خصوصیات پر روشنی ڈالیں؟ (Ad 3)

جواب: گروہی [illegible] ت کے اصول (Principle of the group dynamics):

1- گروپ ممبران کو اپنے گروپ کے ساتھ [illegible] کا مکمل احساس ہونا ضروری ہوتا ہے۔
2- سربراہ اور پیروکاروں کے مابین کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔
3- ممبروں کی جس قدر توجہ گروپ کی طرف ہوگی گروپ بھی اسی قدر توجہ ممبروں کی طرف رکھے گا۔
4- جس قدر گروپ ممبران کی نظر میں گروپ سے ہر ایک ممبر کا مقام [illegible] ہوگا، اس کی کارکردگی اسی قدر گروپ کی کارکردگی کو متاثر کرے گی۔
5- گروپ کے اجزاء کو تبدیل کرنے کی کامیاب کوششوں سے وہ گروپ کے اصولوں پر زیادہ کاربند ہوں گے۔
6- تبدیلی کی ضرورت کا احساس اجاگر کر کے تبدیلی لانے کے لیے دباؤ بڑھایا جاتا ہے۔
7- تبدیلی لانے کی ضرورت کی معلومات، تبدیلی کے منصوبوں اور تبدیلی کے اثرات کے بارے میں تمام ارکان کو شامل کرنا چاہیے۔
8- کسی ایک جزو کی تبدیلی دوسرے جزو پر دباؤ بڑھا دیتی ہے۔ اس دباؤ میں کمی لا کر یا متعلقہ اجزاء میں ہم آہنگی (Adjustment) پیدا کر کے دباؤ کو کم کیا جا سکتا ہے۔
9- گروپ مشترک محرکات کی بناء پر بنتے اور کام کرتے ہیں۔
10- گروپ ممبران کی مسلسل کام کرنے کی بناء پر قائم رہتے اور اہداف و مقاصد حاصل کرنے کی سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔

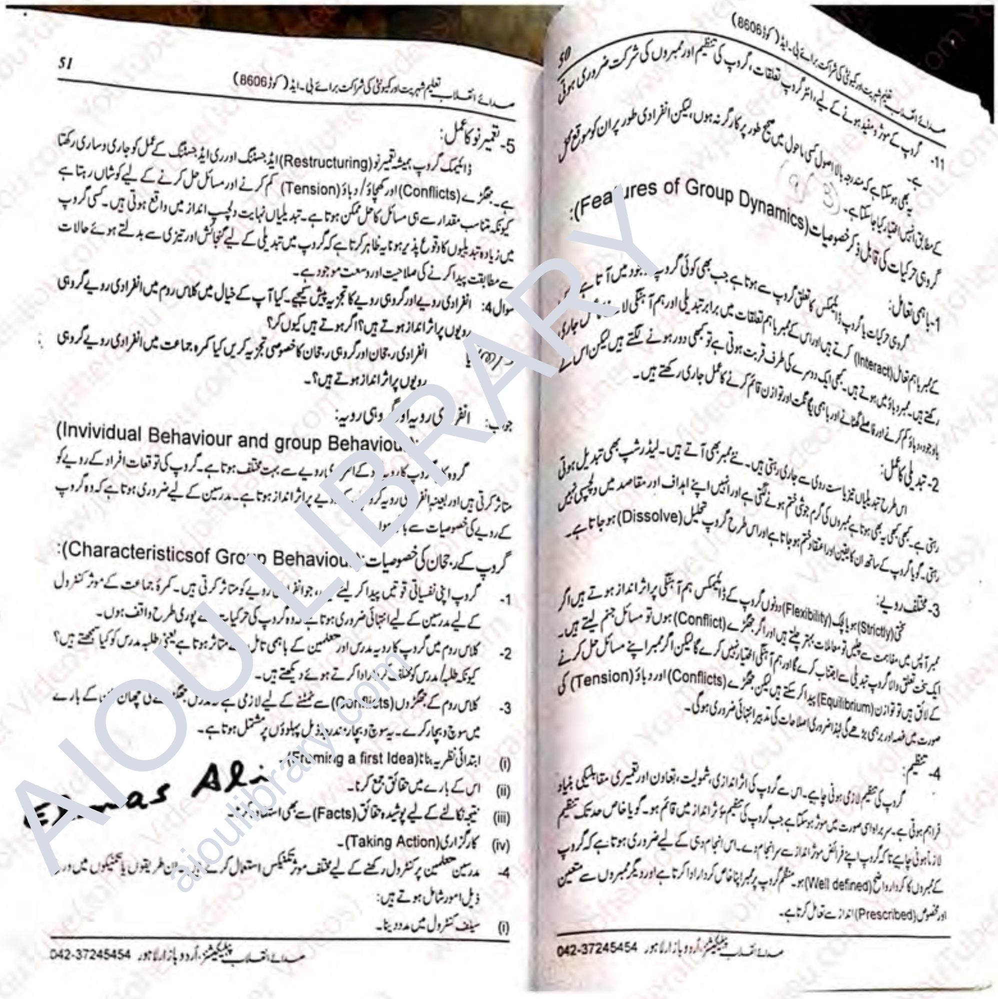

50 صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

11- گروپ کے موثر و مفید ہونے کے لیے، انٹر گروپ تعلقات، گروپ کی تنظیم اور ممبروں کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مندرجہ بالا اصول کسی ماحول میں صحیح طور پر کارگر نہ ہوں، لیکن انفرادی طور پر ان کو موقع محل کے مطابق انہیں اختیار کیا جا سکتا ہے۔

گروہی حرکیات کی قابل ذکر خصوصیات (Features of Group Dynamics):

1- باہمی تعامل:

گروہی حرکیات یا گروپ ڈائنیمکس کا تعلق گروپ سے ہوتا ہے جب بھی کوئی گروپ وجود میں آتا ہے تو اس کے ممبر باہم تعامل (Interact) کرتے ہیں اور اس کے ممبر باہم تعلقات میں برابر تبدیلی اور ہم آہنگی لانے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ ممبر دباؤ میں ہوتے ہیں۔ کبھی ایک دوسرے کی طرف قربت ہوتی ہے تو کبھی دور ہونے لگتے ہیں لیکن اس کے باوجود دباؤ کم کرنے اور گلے ملنے اور باہمی پیار محبت اور توازن قائم کرنے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔

2- تبدیلی کا عمل:

اس طرح تبدیلیاں تیز یا سست روی سے جاری رہتی ہیں۔ نئے ممبر بھی آتے ہیں۔ لیڈرشپ بھی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے ممبروں کی گرم جوشی ختم ہونے لگتی ہے اور انہیں اپنے اہداف اور مقاصد میں دلچسپی نہیں رہتی۔ گویا گروپ کے ساتھ ان کا یقین اور اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور اس طرح گروپ تحلیل (Dissolve) ہو جاتا ہے۔

3- مختلف رویے:

سختی (Strictly) ہو یا لچک (Flexibility) دونوں گروپ کے ڈائنیمکس ہم آہنگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اگر ممبر آپس میں مفاہمت سے چلیں تو معاملات بہتر چلتے ہیں اور اگر جھگڑے (Conflict) ہوں تو مسائل جنم لیتے ہیں۔ ایک سخت تعلق والا گروپ تبدیلی سے اجتناب کرے گا اور ہم آہنگی اختیار نہیں کرے گا لیکن اگر ممبر اپنے مسائل حل کرنے کے لائق ہیں تو توازن (Equilibrium) پیدا کر سکتے ہیں لیکن جھگڑے (Conflicts) اور دباؤ (Tension) کی صورت میں غصہ اور برہمی بڑھے گی لہٰذا ضروری اصلاحات کی تدبیر انتہائی ضروری ہوگی۔

4- تنظیم:

گروپ کی تنظیم لازمی ہونی چاہیے۔ اس سے گروپ کی اثر اندازی، شمولیت، تعاون اور تعمیری مقابلے کی بنیاد فراہم ہوتی ہے۔ سربراہی اسی صورت میں موثر ہو سکتا ہے جب گروپ کی تنظیم موثر انداز میں قائم ہو۔ گویا خاص حد تک تنظیم لازمی ہونی چاہیے تا کہ گروپ اپنے فرائض موثر انداز سے سرانجام دے۔ اس انجام دہی کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ گروپ کے ممبروں کا کردار واضح (Well defined) ہو۔ منظم گروپ پر ممبر اپنا خاص کردار ادا کرتا ہے اور دیگر ممبروں سے متعین اور مخصوص (Prescribed) انداز سے تعامل کرتا ہے۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

---

51 صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

5- تعمیر نو کا عمل:

ڈائنیمک گروپ ہمیشہ تعمیر نو (Restructuring) ایڈجسٹنگ اور ری ایڈجسٹنگ کے عمل کو جاری و ساری رکھتا ہے۔ جھگڑے (Conflicts) اور کھچاؤ/دباؤ (Tension) کم کرنے اور مسائل حل کرنے کے لیے کوشاں رہتا ہے کیونکہ مناسب مقدار سے ہی مسائل کا حل ممکن ہوتا ہے۔ تبدیلیاں نہایت دلچسپ انداز میں واقع ہوتی ہیں۔ کسی گروپ میں زیادہ تبدیلیوں کا وقوع پذیر ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گروپ میں تبدیلی کے لیے گنجائش اور تیزی سے بدلتے ہوئے حالات سے مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت اور وسعت موجود ہے۔

سوال 4: انفرادی رویے اور گروہی رویے کا تجزیہ پیش کیجیے۔ کیا آپ کے خیال میں کلاس روم میں انفرادی رویے گروہی رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ اگر ہوتے ہیں کیوں کر؟

یا

انفرادی رجحان اور گروہی رجحان کا خصوصی تجزیہ کریں کیا کمرہ جماعت میں انفرادی رویے گروہی رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں؟۔

جواب: انفرادی رویہ اور گروہی رویہ:

(Invividual Behaviour and group Behaviour):

گروپ کا رویہ گروپ کے افراد کے انفرادی رویے سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ گروپ کی توقعات افراد کے رویے کو متاثر کرتی ہیں اور بعینہٖ انفرادی رویہ گروہی رویے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مدرسین کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ گروپ کے رویے کی خصوصیات سے با[illegible]

گروپ کے رجحان کی خصوصیات (Characteristicsof Group Behaviour):

1- گروپ اپنی نفسیاتی قوتیں پیدا کر لیتے ہیں، جو انفرادی رویے کو متاثر کرتی ہیں۔ کمرہ جماعت کے موثر کنٹرول کے لیے مدرسین کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ وہ گروپ کی حرکیات سے پوری طرح واقف ہوں۔

2- کلاس روم میں گروپ کا رویہ مدرس اور متعلمین کے باہمی تعامل سے متاثر ہوتا ہے یعنی طلبہ مدرس کو کیا سمجھتے ہیں؟ کیونکہ طلبہ/مدرس کو مختلف کردار ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

3- کلاس روم کے جھگڑوں (Conflicts) سے نمٹنے کے لیے لازمی ہے کہ مدرس جھگڑوں کی چھان بین کے بارے میں سوچ و بچار کرے۔ یہ سوچ و بچار مندرجہ ذیل پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(i) ابتدائی نظریہ بنانا (Framing a first Idea)۔
(ii) اس کے بارے میں حقائق جمع کرنا۔
(iii) نتیجہ نکالنے کے لیے پوشیدہ حقائق (Facts) سے بھی استفادہ کرنا۔
(iv) کارگزاری (Taking Action)۔

4- مدرسین متعلمین پر کنٹرول رکھنے کے لیے مختلف موثر تکنیکس استعمال کرتے ہیں۔ ان طریقوں یا تکنیکوں میں درج ذیل امور شامل ہوتے ہیں:

(i) سیلف کنٹرول میں مدد دینا۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

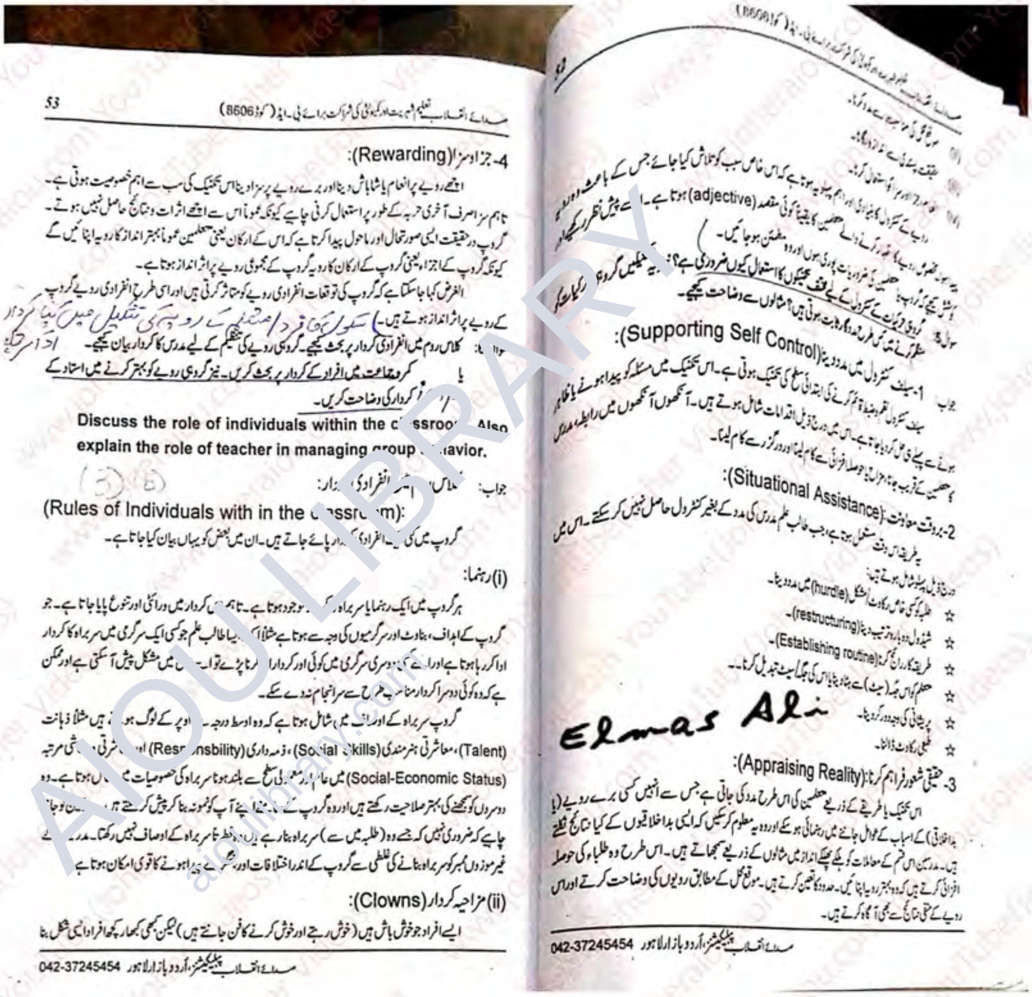

[illegible] سے مدد کرنا۔

(i) [illegible]

(ii) حقیقت پسندی سے [illegible] کرنا۔

(iv) [illegible] رویے کے کنٹرول کا بنیادی اور اہم پہلو یہ ہوتا ہے کہ اس خاص سبب کو تلاش کیا جائے جس کے باعث وہ رویہ [illegible] رویے [illegible] کرنے والے متعلمین کا یقیناً کوئی مقصد (adjective) ہوتا ہے۔ اسے پیش نظر رکھ [illegible] کوشش کیجیے کہ گروپ یا متعلمین کی ضروریات پوری ہوں اور وہ مطمئن ہو جائیں۔

سوال 5: گروہی حرکات سے کنٹرول کے لیے مختلف تکنیکوں کا استعمال کیوں ضروری ہے؟ نیز یہ تکنیکیں گروہ [illegible] کنٹرول کرنے میں کس طرح مددگار ثابت ہوتی ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

جواب: 1-سیلف کنٹرول میں مدد دینا (Supporting Self Control):

سیلف کنٹرول (خود ضبطی) قائم کرنے کی ابتدائی سطح کی تکنیک ہوتی ہے۔ اس تکنیک میں مسئلہ کو پیدا ہونے یا ظاہر ہونے سے پہلے ہی حل کر دیا جاتا ہے۔ اس میں درج ذیل اقدامات شامل ہوتے ہیں۔ آنکھوں آنکھوں میں رابطہ، متعلمین کے قریب جانا، مزاح یا حوصلہ افزائی سے کام لینا اور درگزر سے کام لینا۔

2-بروقت معاونت (Situational Assistance):

یہ طریقہ اس وقت مستعمل ہوتا ہے، جب طالب علم مدرس کی مدد کے بغیر کنٹرول حاصل نہیں کر سکتے۔ اس میں درج ذیل پہلو شامل ہوتے ہیں:

☆ طلبہ کو کسی خاص رکاوٹ / مشکل (hurdle) میں مدد دینا۔
☆ شیڈول دوبارہ ترتیب دینا (restructuring)۔
☆ طریقہ کار رائج کرنا (Establishing routine)۔
☆ متعلم کو اس جگہ (سیٹ) سے ہٹا دینا یا اس کی جگہ / سیٹ تبدیل کرنا۔
☆ پریشانی کی وجہ دور کر دینا۔
☆ طبعی رکاوٹ ڈالنا۔

Elmas Ali

3-حقیقی شعور فراہم کرنا (Appraising Reality):

اس تکنیک یا طریقے کے ذریعے متعلمین کی اس طرح مدد کی جاتی ہے جس سے انہیں کسی برے رویے (یا بداخلاقی) کے اسباب کے عوامل جاننے میں رہنمائی ہو سکے اور وہ یہ معلوم کر سکیں کہ ایسی بداخلاقیوں کے کیا نتائج نکلتے ہیں۔ مدرسین اس قسم کے معاملات کو ہلکے پھلکے انداز میں مثالوں کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔ اس طرح وہ طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ بہتر رویہ اپنائیں۔ حدود کا تعین کرتے ہیں۔ موقع محل کے مطابق رویوں کی وضاحت کرتے اور اس رویے کے حتمی نتائج سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔

4-جزا و سزا (Rewarding):

اچھے رویے پر انعام یا شاباش دینا اور برے رویے پر سزا دینا اس تکنیک کی سب سے اہم خصوصیت ہوتی ہے۔ تاہم سزا صرف آخری حربہ کے طور پر استعمال کرنی چاہیے کیونکہ عموماً اس سے اچھے اثرات و نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ گروپ درحقیقت ایسی صورتحال اور ماحول پیدا کرتا ہے کہ اس کے ارکان یعنی متعلمین عموماً بہتر انداز کا رویہ اپنائیں گے کیونکہ گروپ کے اجزاء یعنی گروپ کے ارکان کا رویہ گروپ کے مجموعی رویے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

الغرض کہا جا سکتا ہے کہ گروپ کی توقعات انفرادی رویے کو متاثر کرتی ہیں اور اسی طرح انفرادی رویے گروپ کے رویے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

سکول کا فرد / متعلم کے رویہ کی تشکیل میں کیا کردار ادا کرتا ہے

سوال 6: کلاس روم میں انفرادی کردار پر بحث کیجیے۔ گروہی رویے کی تنظیم کے لیے مدرس کا کردار بیان کیجیے۔

یا

کمرہ جماعت میں افراد کے کردار پر بحث کریں۔ نیز گروہی رویے کو بہتر کرنے میں استاد کے [illegible] کردار کی وضاحت کریں۔

Discuss the role of individuals within the classroom. Also explain the role of teacher in managing group behavior.

جواب: کلاس [illegible] انفرادی [illegible]ار:

(Rules of Individuals with in the classroom):

گروپ میں کئی ایک انفرادی کردار پائے جاتے ہیں۔ ان میں بعض کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

(i) رہنما:

ہر گروپ میں ایک رہنما یا سربراہ [illegible] موجود ہوتا ہے۔ تاہم [illegible] کردار میں ورائٹی اور تنوع پایا جاتا ہے۔ جو گروپ کے اہداف، بناوٹ اور سرگرمیوں کی وجہ سے ہوتا ہے مثلاً [illegible] ایسا طالب علم جو کسی ایک سرگرمی میں سربراہ کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے اور [illegible] دوسری سرگرمی میں کوئی اور کردار ادا کرنا پڑے تو [illegible] میں مشکل پیش آ سکتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ کوئی دوسرا کردار مناسب طریقے سے سرانجام نہ دے سکے۔

گروپ سربراہ کے اوصاف میں شامل ہوتا ہے کہ وہ اوسط درجہ [illegible] اوپر کے لوگ ہو[illegible] ہیں مثلاً ذہانت (Talent)، معاشرتی ہنرمندی (Social Skills)، ذمہ داری (Responsbility) اور [illegible] معاشی مرتبہ (Social-Economic Status) میں عام [illegible] معمولی سطح سے بلند ہونا سربراہ کی خصوصیات میں [illegible] ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کو سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتے ہیں اور وہ گروپ [illegible] اپنے آپ کو نمونہ بنا کر پیش کرتے ہیں [illegible] چاہیے کہ ضروری نہیں کہ جسے وہ (طلبہ میں سے) سربراہ بنا رہے ہیں [illegible] تا سربراہ کے اوصاف نہیں رکھتا۔ مدرس [illegible] غیر موزوں ممبر کو سربراہ بنانے کی غلطی سے گروپ کے اندر اختلافات اور [illegible] پیدا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔

(ii) مزاحیہ کردار (Clowns):

ایسے افراد جو خوش باش ہیں (خوش رہتے اور خوش کرنے کا فن جانتے ہیں) لیکن کبھی کبھار کچھ افراد ایسی شکل بنا

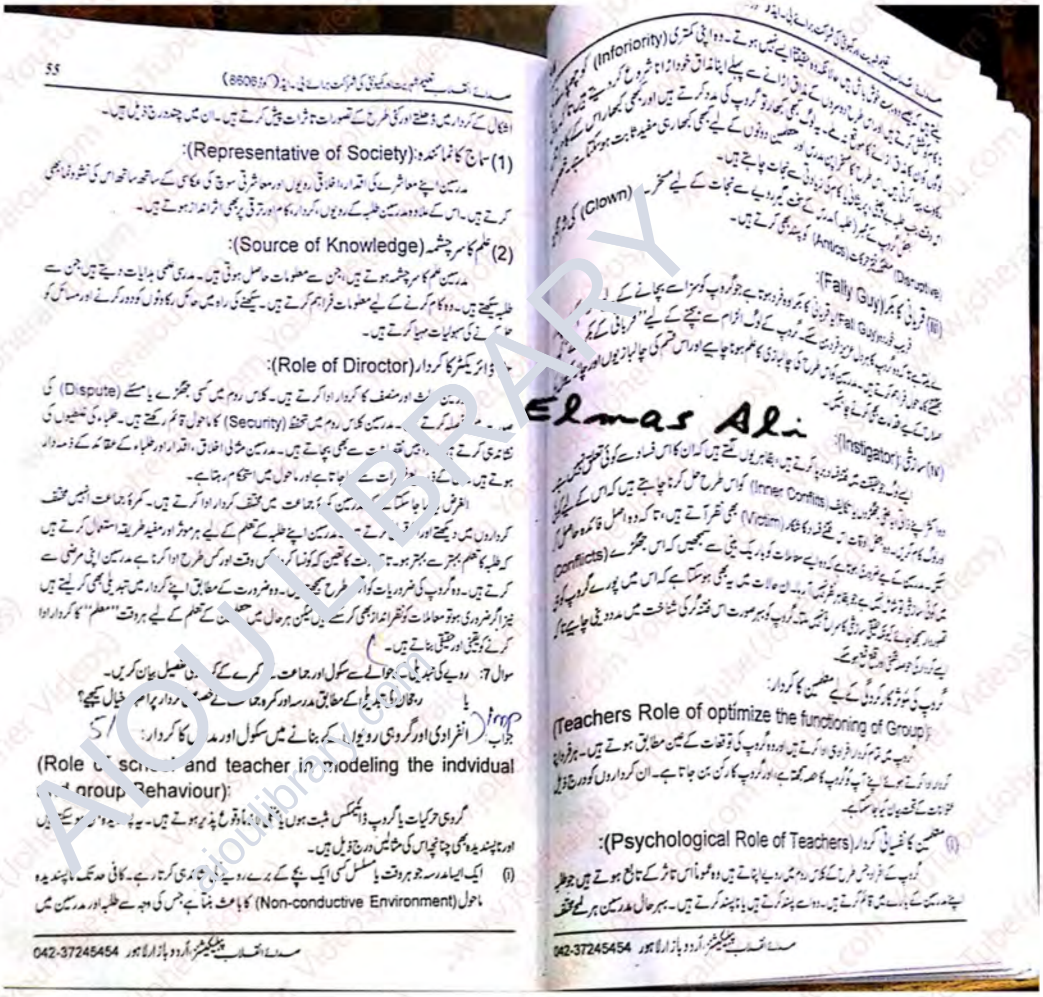

اشکال کے کردار میں ڈھلتے اور کئی طرح کے تصورات و تاثرات پیش کرتے ہیں۔ ان میں چند درج ذیل ہیں۔

(1) سماج کا نمائندہ (Representative of Society):

مدرسین اپنے معاشرے کی اقدار، اخلاقی رویوں اور معاشرتی سوچ کی عکاسی کے ساتھ ساتھ اس کی نشوونما بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسین طلبہ کے رویوں، کردار، کام اور ترقی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

(2) علم کا سرچشمہ (Source of Knowledge):

مدرسین علم کا سرچشمہ ہوتے ہیں، جن سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مدرسی علمی ہدایات دیتے ہیں جن سے طلبہ سیکھتے ہیں۔ وہ کام کرنے کے لیے معلومات فراہم کرتے ہیں۔ سیکھنے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے اور مسائل کو حل کرنے کی سہولیات مہیا کرتے ہیں۔

ڈائریکٹر کا کردار (Role of Diroctor):

مدرسین ثالث اور منصف کا کردار ادا کرتے ہیں۔ کلاس روم میں کسی جھگڑے یا مسئلے (Dispute) کی صورت میں فیصلہ کرتے ہیں۔ مدرسین کلاس روم میں تحفظ (Security) کا ماحول قائم رکھتے ہیں۔ طلباء کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں [illegible] نقصانات سے بھی بچاتے ہیں۔ مدرسین مثالی اخلاق، اقدار اور طلباء کے عقائد کے ذمہ دار ہوتے ہیں [illegible] خطرات سے بچا جاتا ہے اور ماحول میں استحکام رہتا ہے۔

الغرض [illegible] جا سکتا ہے کہ مدرسین کمرۂ جماعت میں مختلف کردار ادا کرتے ہیں۔ کمرۂ جماعت انہیں مختلف کرداروں میں دیکھتے اور [illegible] کرتے ہیں۔ مدرسین اپنے طلبہ کے تعلم کے لیے پر موثر اور مفید طریقہ استعمال کرتے ہیں کہ طلبہ کا تعلم بہتر سے بہتر ہو۔ [illegible] کا تعین کہ کونسا کردار کس وقت اور کس طرح ادا کرنا ہے مدرسین اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ وہ گروپ کی ضروریات کو [illegible] طرح سمجھتے ہیں۔ وہ ضرورت کے مطابق اپنے کردار میں تبدیلی بھی کر لیتے ہیں نیز اگر ضروری ہو تو معاملات کو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں لیکن ہر حال میں [illegible] کے تعلم کے لیے بروقت ''معلم'' کا کردار ادا کرنے کو یقینی اور حقیقی بناتے ہیں۔

سوال 7: رویے کی تبدیلی کے حوالے سے سکول اور جماعت [illegible] کرے کے کردار کی تفصیل بیان کریں۔
یا
رجحانات [illegible] کے مطابق مدرسہ اور کمرۂ جماعت کے خصوصی کردار پر اظہار خیال کیجیے؟

imp S/

جواب: انفرادی اور گروہی رویوں کو بنانے میں سکول اور مدرس کا کردار:
(Role of school and teacher in modeling the indvidual and group Behaviour):

گروہی حرکیات یا گروپ ڈائنمکس مثبت ہوں یا منفی لازماً وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یہ پسندیدہ بھی ہو سکتے ہیں اور ناپسندیدہ بھی چنانچہ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(i) ایک ایسا مدرسہ جو ہر وقت یا مسلسل کسی ایک بچے کے برے رویے کی نشاندہی کرتا رہے۔ کافی حد تک ناپسندیدہ ماحول (Non-conductive Environment) کا باعث بنتا ہے جس کی وجہ سے طلبہ اور مدرسین میں

[illegible] خوش باش بنتے ہیں حالانکہ وہ حقیقتاً ایسے نہیں ہوتے۔ وہ اپنی کمتری (Inforiority) کو چھپانے [illegible] دوسروں کے مذاق اڑانے سے پہلے اپنا مذاق خود اڑانا شروع کر دیتے ہیں [illegible] یہ لوگ کبھی کبھار تو گروپ کی مدد کرتے ہیں اور کبھی کبھار [illegible] دونوں کے لیے کبھی کبھار ہی مفید ثابت ہوتے ہیں [illegible] نجات چاہتے ہیں۔

مسخرہ (Clown) [illegible] سے نجات کے لیے مسخرے [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] (Antics) [illegible] (Disruptive)

(iii) قربانی کا بکرا (Fally Guy):

قربانی کا بکرا (Fall Guy) وہ فرد ہوتا ہے جو گروپ کو سزا سے بچانے کے لیے [illegible] گروپ کے لوگ الزام سے بچنے کے لیے ''قربانی کے بکرے'' [illegible] چالبازی کا علم ہونا چاہیے اور اس قسم کی چالبازیوں [illegible]

Elmas Ali

(iv) سازشی (Instigator):

[illegible] ظاہری طور پر لگتے ہیں کہ ان کا اس فساد سے کوئی تعلق نہیں [illegible] (Inner Confits) کو اس طرح حل کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے [illegible] (Victim) بھی نظر آتے ہیں، تاکہ وہ اصل فائدہ حاصل [illegible] (Conflicts) [illegible] سمجھیں کہ اس جھگڑے [illegible] ان حالات میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں پورے گروپ کو [illegible] گروپ کو بہر صورت اس فتنہ گر کی شناخت میں مدد دینی چاہیے [illegible]

گروپ کی موثر کارکردگی کے لیے معلمین کا کردار:
(Teachers Role of optimize the functioning of Group):

گروپ میں تمام کردار فرد ہی ادا کرتے ہیں اور وہ گروپ کی توقعات کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ ہر فرد [illegible] کردار ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو گروپ کا حصہ سمجھتا ہے اور گروپ کا رکن بن جاتا ہے۔ ان کرداروں کو درج ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے۔

(i) معلمین کا نفسیاتی کردار (Psychological Role of Teachers):

گروپ کے افراد جس طرح کے کلاس روم میں رویے اپناتے ہیں وہ عموماً اس تاثر کے تابع ہوتے ہیں جو طلبہ اپنے مدرسین کے بارے میں قائم کرتے ہیں۔ وہ اسے پسند کرتے ہیں یا ناپسند کرتے ہیں۔ بہر حال مدرسین ہر لمحے مختلف

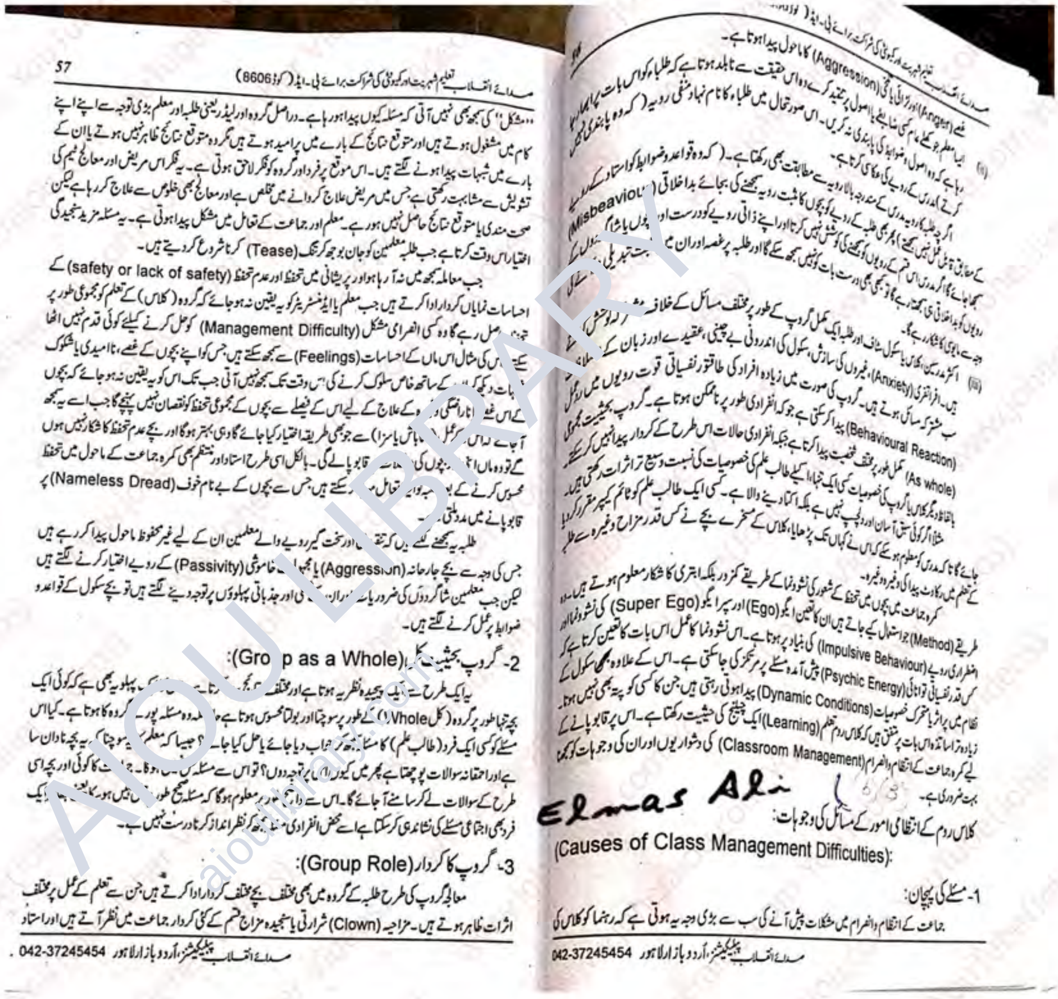

"مشکل" کی سمجھ بھی نہیں آتی کہ مسئلہ کیوں پیدا ہو رہا ہے۔ دراصل گروہ اور لیڈر یعنی طلبہ اور معلم بڑی توجہ سے اپنے کام میں مشغول ہوتے ہیں اور متوقع نتائج کے بارے میں پرامید ہوتے ہیں مگر وہ متوقع نتائج ظاہر نہیں ہوتے یا ان کے بارے میں شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اس موقع پر فرد اور گروہ کو فکر لاحق ہوتی ہے۔ یہ فکر اس مریض اور معالج ٹیم کی تشویش سے مشابہت رکھتی ہے جس میں مریض علاج کروانے میں مخلص ہے اور معالج بھی خلوص سے علاج کر رہا ہے لیکن صحت مندی یا متوقع نتائج حاصل نہیں ہو رہے۔ معلم اور جماعت کے تعامل میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ مزید سنجیدگی اختیار اس وقت کرتا ہے جب طلبہ معلمین کو جان بوجھ کر تنگ (Tease) کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

جب معاملہ سمجھ میں نہ آ رہا ہو اور پریشانی میں تحفظ اور عدم تحفظ (safety or lack of safety) کے احساسات نمایاں کردار ادا کرتے ہیں جب معلم یا ایڈمنسٹریٹر کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ گروہ (کلاس) کے تعلم کو مجموعی طور پر [illegible] حل رہے گا وہ کسی انفرادی مشکل (Management Difficulty) کو حل کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکے۔ اس کی مثال اس ماں کے احساسات (Feelings) سے سمجھ سکتے ہیں جس کو اپنے بچوں کے غصے، ناامیدی یا شکوک [illegible] بات دیکھ کر [illegible] کے ساتھ خاص سلوک کرنے کی اس وقت تک سمجھ نہیں آتی جب تک اس کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ بچوں کے اس غصے، ناراضگی [illegible] کے علاج کے لیے اس کے فیصلے سے بچوں کے مجموعی تحفظ کو نقصان نہیں پہنچے گا جب اسے یہ سمجھ آ جائے کہ اس [illegible] ردعمل [illegible] شاباش یا سزا) سے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے گا وہی بہتر ہوگا اور بچے عدم تحفظ کا شکار نہیں ہوں گے تو وہ ماں [illegible] بچوں کی [illegible] قابو پا لے گی۔ بالکل اسی طرح استاد اور منتظم بھی کمرہ جماعت کے ماحول میں تحفظ محسوس کرنے کے بعد [illegible] تعامل [illegible] سکتے ہیں جس سے بچوں کے بے نام خوف (Nameless Dread) پر قابو پانے میں مدد ملتی [illegible]

طلبہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ تنقید [illegible] اور سخت گیر رویے والے معلمین ان کے لیے غیر محفوظ ماحول پیدا کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بچے جارحانہ (Aggression) یا مجہول [illegible] خاموشی (Passivity) کے رویے اختیار کرنے لگتے ہیں لیکن جب معلمین شاگردوں کی ضروریات [illegible] اور جذباتی پہلوؤں پر توجہ دینے لگتے ہیں تو بچے سکول کے قواعد و ضوابط پر عمل کرنے لگتے ہیں۔

2- گروپ بحیثیت کل (Group as a Whole):

یہ ایک طرح سے ایک پیچیدہ نظریہ ہوتا ہے اور مختلف [illegible] پہلو یہ بھی ہے کہ کوئی ایک بچہ تنہا طور پر گروہ (کل Whole) کے طور پر سوچتا اور بولتا محسوس ہوتا ہے [illegible] وہ مسئلہ پور[illegible] گروہ کا ہوتا ہے۔ کیا اس مسئلے کو کسی ایک فرد (طالب علم) کا مسئلہ [illegible] جواب دیا جائے یا حل کیا جائے؟ جیسا کہ معلم [illegible] سوچتا) یہ بچہ نادان سا ہے اور احمقانہ سوالات پوچھتا ہے پھر میں کیوں [illegible] پر توجہ دوں؟ تو اس سے مسئلہ [illegible] ہوگا۔ جماعت کا کوئی اور بچہ اسی طرح کے سوالات لے کر سامنے آ جائے گا۔ اس سے [illegible] طور پر معلوم ہوگا کہ مسئلہ صحیح طور [illegible] نہیں ہو سکا [illegible] ایک فرد بھی اجتماعی مسئلے کی نشاندہی کر سکتا ہے اسے محض انفرادی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کرنا درست نہیں ہے۔

3- گروپ کا کردار (Group Role):

معالج گروپ کی طرح طلبہ کے گروہ میں بھی مختلف بچے مختلف کردار ادا کرتے ہیں جن سے تعلم کے عمل پر مختلف اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مزاحیہ (Clown) شرارتی یا سنجیدہ مزاج قسم کے کئی کردار جماعت میں نظر آتے ہیں اور استاد

غصہ (Anger) اور بیزاری یا تلخی (Aggression) کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

(ii) ایسا معلم جو کھلے عام کسی ضابطے یا اصول پر تنقید کرے وہ اس حقیقت سے نابلد ہوتا ہے کہ طلباء کو اس بات پر ابھار [illegible] اصول و ضوابط کی پابندی نہ کریں۔ اس صورتحال میں طلباء کا نام نہاد منفی رویہ (کہ وہ پابندی کی [illegible] رہا ہے کہ وہ اصول و ضوابط کی عکاسی کرتا ہے۔ (کہ وہ قواعد و ضوابط کو استاد کے رویے [illegible] کرتے) مدرس کے مندرجہ بالا رویے سے مطابقت بھی رکھتا ہے۔ اگرچہ طلبہ کا رویہ مدرس کے رویے [illegible] بچوں کا مثبت رویہ سمجھنے کی بجائے بداخلاقی (Misbeaviou[illegible] کے مطابق تو عمل نہیں سمجھتے) پھر بھی طلبہ کے رویے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا اور اپنے ذاتی رویے کو درست اور [illegible] سمجھا جائے گا اگر مدرس اس قسم کے رویوں کو [illegible] نہیں سمجھ سکے گا اور طلبہ پر غصہ اور ان میں [illegible] مثبت تبدیلی [illegible] رویوں کو بداخلاقی ہی سمجھتا رہے گا تو کبھی بھی درست بات کو [illegible] جیسے مایوسی کا شکار رہے گا۔

(iii) اکثر مدرسین، کلاس یا سکول سٹاف اور طلبہ ایک مکمل گروپ کے طور پر مختلف مسائل کے خلاف [illegible] ہیں۔ افراتفری (Anxiety)، غیروں کی سازش، سکول کی اندرونی بے چینی، عقیدے اور زبان کے [illegible] مشترکہ مسائل ہوتے ہیں۔ گروپ کی صورت میں زیادہ افراد کی طاقتور نفسیاتی قوت رویوں میں ردعمل (Behavioural Reaction) پیدا کر سکتی ہے جو کہ انفرادی طور پر ناممکن ہوتا ہے۔ گروپ بحیثیت مجموعی (As whole) مکمل طور پر مختلف شخصیت پیدا کرتا ہے جبکہ انفرادی حالات اس طرح کے کردار پیدا نہیں کر سکتے۔ بالفاظ دیگر کلاس یا گروپ کی خصوصیات کسی ایک تنہا اکیلے طالب علم کی خصوصیات کی نسبت وسیع تر اثرات رکھتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی سبق آسان اور دلچسپ نہیں ہے بلکہ اکتا دینے والا ہے۔ کسی ایک طالب علم کو ٹائم کیپر مقرر کر دیا جائے گا تا کہ مدرس کو معلوم ہو سکے کہ اس نے کہاں تک پڑھایا، کلاس کے مسخرے بچے نے کس قدر مزاح وغیرہ سے طلبہ کے تعلم میں رکاوٹ پیدا کی وغیرہ وغیرہ۔

کمرہ جماعت میں بچوں میں تحفظ کے شعور کی نشوونما کے طریقے کمزور بلکہ ابتری کا شکار معلوم ہوتے ہیں [illegible] طریقے (Method) جو استعمال کیے جاتے ہیں ان کا تعین ایگو (Ego) اور سپرایگو (Super Ego) کی نشوونما اور اضطراری رویے (Impulsive Behaviour) کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس نشوونما کا عمل اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کس قدر نفسیاتی توانائی (Psychic Energy) پیش آمدہ مسئلے پر مرتکز کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی سکول کے نظام میں پراثر یا متحرک خصوصیات (Dynamic Conditions) پیدا ہوتی رہتی ہیں جن کا کسی کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ زیادہ تر اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ کلاس روم تعلم (Learning) ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پر قابو پانے کے لیے کمرہ جماعت کے انتظام و انصرام (Classroom Management) کی دشواریوں اور ان کی وجوہات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

Elmas Ali

کلاس روم کے انتظامی امور کے مسائل کی وجوہات:
(Causes of Class Management Difficulties):

1- مسئلے کی پہچان:

جماعت کے انتظام و انصرام میں مشکلات پیش آنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رہنما کو کلاس کی

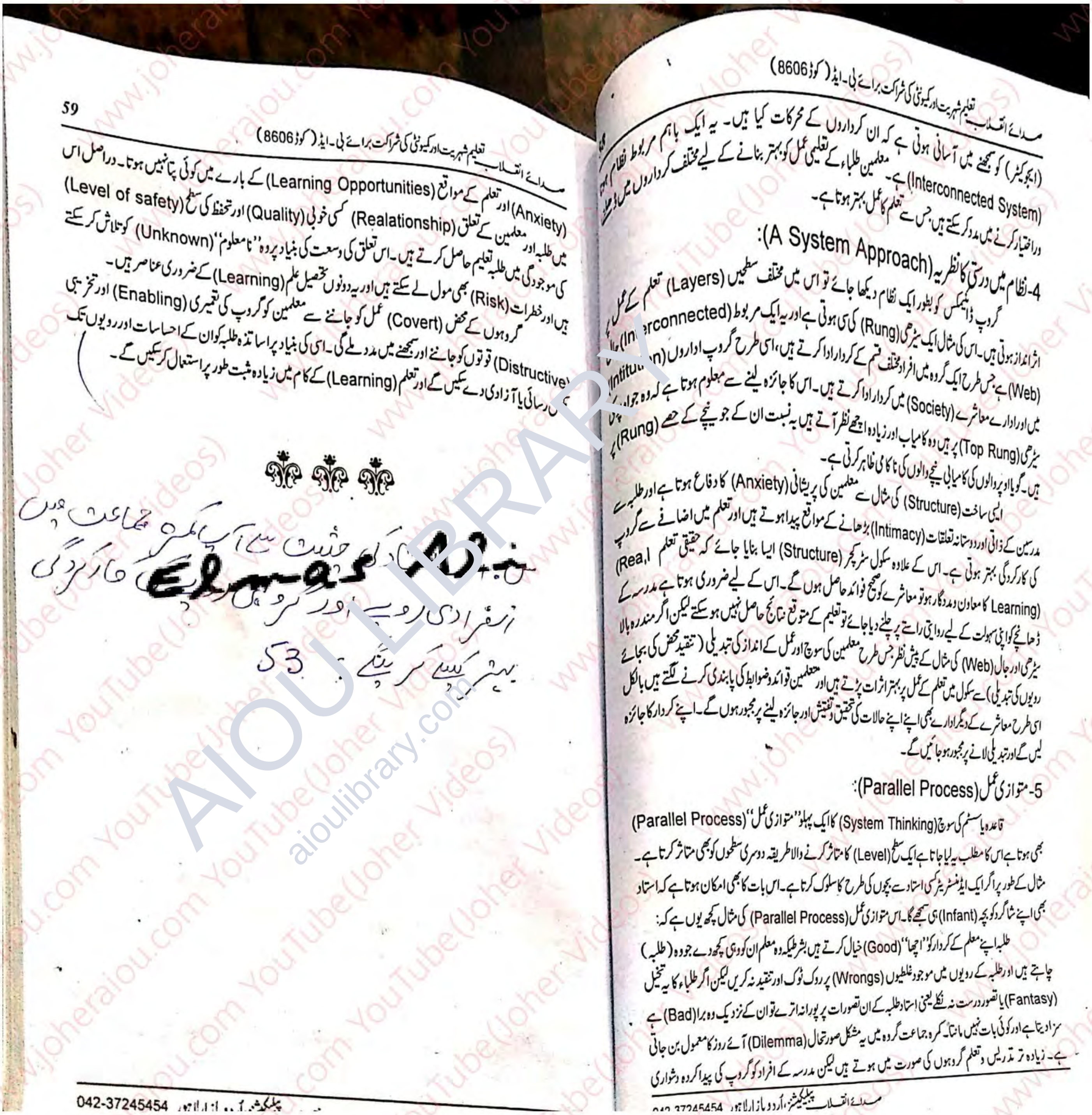

(ایجوکیٹر) کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے کہ ان کرداروں کے محرکات کیا ہیں۔ یہ ایک باہم مربوط نظام (Interconnected System) ہے۔ معلمین طلباء کے تعلیمی عمل کو بہتر بنانے کے لیے مختلف کرداروں میں ڈھلنے اور اختیار کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جس سے تعلم کا عمل بہتر ہوتا ہے۔

4- نظام میں درستی کا نظریہ (A System Approach):

گروپ ڈائنیمکس کو بطور ایک نظام دیکھا جائے تو اس میں مختلف سطحیں (Layers) تعلم کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کی مثال ایک سیڑھی (Rung) کی سی ہوتی ہے اور یہ ایک مربوط (Interconnected) جال (Web) ہے۔ جس طرح ایک گروہ میں افراد مختلف قسم کے کردار ادا کرتے ہیں، اسی طرح گروپ اداروں (Intitution) میں اور ادارے معاشرے (Society) میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو اوپر سیڑھی (Top Rung) پر ہیں وہ کامیاب اور زیادہ اچھے نظر آتے ہیں بہ نسبت ان کے جو نیچے کے حصے (Rung) پر ہیں۔ گویا اوپر والوں کی کامیابی نیچے والوں کی ناکامی ظاہر کرتی ہے۔

ایسی ساخت (Structure) کی مثال سے معلمین کی پریشانی (Anxiety) کا دفاع ہوتا ہے اور طلبہ سے مدرسین کے ذاتی اور دوستانہ تعلقات (Intimacy) بڑھانے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور تعلم میں اضافے سے گروپ کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سکول سٹرکچر (Structure) ایسا بنایا جائے کہ حقیقی تعلم (Rea,l Learning) کا معاون و مددگار ہو تو معاشرے کو صحیح فوائد حاصل ہوں گے۔ اس کے لیے ضروری ہوتا ہے مدرسہ کے ڈھانچے کو اپنی سہولت کے لیے روایتی راستے پر چلنے دیا جائے تو تعلیم کے متوقع نتائج حاصل نہیں ہو سکتے لیکن اگر مندرجہ بالا سیڑھی اور جال (Web) کی مثال کے پیش نظر جس طرح معلمین کی سوچ اور عمل کے انداز کی تبدیلی (تنقید محض کی بجائے رویوں کی تبدیلی) سے سکول میں تعلم کے عمل پر بہتر اثرات پڑتے ہیں اور متعلمین قوائد وضوابط کی پابندی کرنے لگتے ہیں بالکل اسی طرح معاشرے کے دیگر ادارے بھی اپنے اپنے حالات کی تحقیق و تفتیش اور جائزہ لینے پر مجبور ہوں گے۔ اپنے کردار کا جائزہ لیں گے اور تبدیلی لانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

5- متوازی عمل (Parallel Process):

قاعدہ یا سسٹم کی سوچ (System Thinking) کا ایک پہلو "متوازی عمل" (Parallel Process) بھی ہوتا ہے اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے ایک سطح (Level) کا متاثر کرنے والا طریقہ دوسری سطحوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک ایڈمنسٹریٹر کسی استاد سے بچوں کی طرح کا سلوک کرتا ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ استاد بھی اپنے شاگرد کو بچہ (Infant) ہی سمجھے گا۔ اس متوازی عمل (Parallel Process) کی مثال کچھ یوں ہے کہ:

طلبہ اپنے معلم کے کردار کو "اچھا" (Good) خیال کرتے ہیں بشرطیکہ وہ معلم ان کو وہی کچھ دے جو وہ (طلبہ) چاہتے ہیں اور طلبہ کے رویوں میں موجود غلطیوں (Wrongs) پر روک ٹوک اور تنقید نہ کریں لیکن اگر طلباء کا یہ تخیل (Fantasy) یا تصور درست نہ نکلے یعنی استاد طلبہ کے ان تصورات پر پورا نہ اترے تو ان کے نزدیک وہ برا (Bad) ہے سزا دیتا ہے اور کوئی بات نہیں مانتا۔ کمرہ جماعت گروہ میں یہ مشکل صورتحال (Dilemma) آئے روز کا معمول بن جاتی ہے۔ زیادہ تر تدریس و تعلم گروہوں کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن مدرسہ کے افراد کو گروپ کی پیدا کردہ دشواری

(Anxiety) اور تعلم کے مواقع (Learning Opportunities) کے بارے میں کوئی پتا نہیں ہوتا۔ دراصل اس میں طلبہ اور معلمین کے تعلق (Realationship) کی خوبی (Quality) اور تحفظ کی سطح (Level of safety) کی موجودگی میں طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس تعلق کی وسعت کی بنیاد پر وہ "نامعلوم" (Unknown) کو تلاش کر سکتے ہیں اور خطرات (Risk) بھی مول لے سکتے ہیں اور یہ دونوں تحصیل علم (Learning) کے ضروری عناصر ہیں۔

گروہوں کے محض (Covert) عمل کو جاننے سے معلمین کو گروپ کی تعمیری (Enabling) اور تخریبی (Distructive) قوتوں کو جاننے اور سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اسی کی بنیاد پر اساتذہ طلبہ کو ان کے احساسات اور رویوں تک کی رسائی یا آزادی دے سکیں گے اور تعلم (Learning) کے کام میں زیادہ مثبت طور پر استعمال کر سکیں گے۔

* * *

[illegible] کی حیثیت سے آپ کمرہ جماعت میں
Elmas [illegible] کا کردار گی
انفرادی رویے اور گروہی [illegible]
بہتر کیسے کر سکتے 53

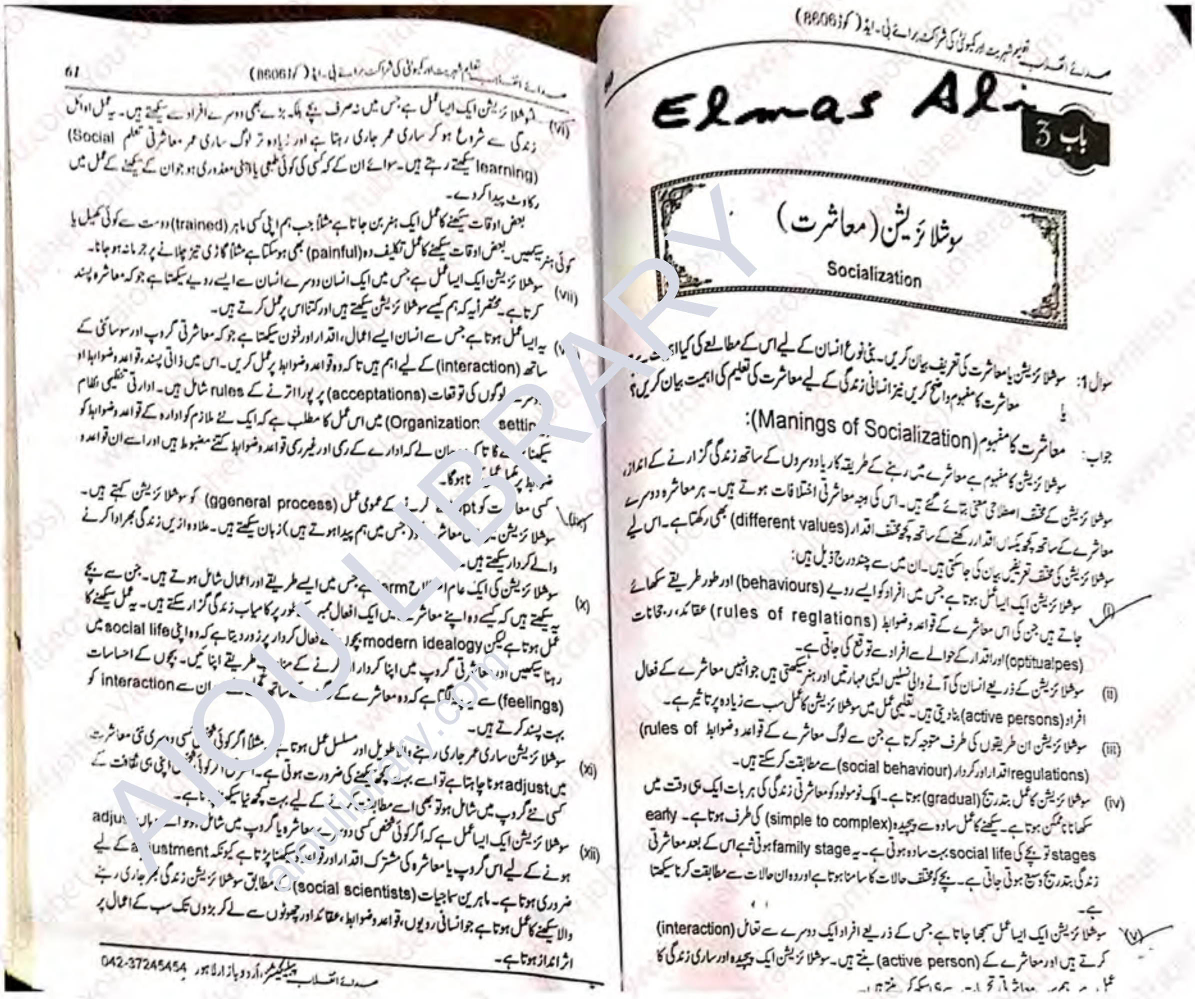

Elmas Ali

باب 3

سوشلائزیشن (معاشرت)

Socialization

سوال 1: سوشلائزیشن یا معاشرت کی تعریف بیان کریں۔ بنی نوع انسان کے لیے اس کے مطالعے کی کیا اہمیت ہے؟
معاشرت کا مفہوم واضح کریں نیز انسانی زندگی کے لیے معاشرت کی تعلیم کی اہمیت بیان کریں؟
یا

جواب: **معاشرت کا مفہوم (Manings of Socialization):**

سوشلائزیشن کا مفہوم ہے معاشرے میں رہنے کے طریقہ کار یا دوسروں کے ساتھ زندگی گزارنے کے انداز، سوشلائزیشن کے مختلف اصطلاحی معنی بتائے گئے ہیں۔ اس کی وجہ معاشرتی اختلافات ہوتے ہیں۔ ہر معاشرہ دوسرے معاشرے کے ساتھ کچھ یکساں اقدار رکھنے کے ساتھ کچھ مختلف اقدار (different values) بھی رکھتا ہے۔ اس لیے سوشلائزیشن کی مختلف تعریفیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(i) سوشلائزیشن ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس میں افراد کو ایسے رویے (behaviours) اور طور طریقے سکھائے جاتے ہیں جن کی اس معاشرے کے قواعد و ضوابط (rules of reglations) عقائد، رجحانات (optitualpes) اور اقدار کے حوالے سے افراد سے توقع کی جاتی ہے۔

(ii) سوشلائزیشن کے ذریعے انسان کی آنے والی نسلیں ایسی مہارتیں اور ہنر سیکھتی ہیں جو انہیں معاشرے کے فعال افراد (active persons) بنا دیتی ہیں۔ تعلیمی عمل میں سوشلائزیشن کا عمل سب سے زیادہ پرتاثیر ہے۔

(iii) سوشلائزیشن ان طریقوں کی طرف متوجہ کرتا ہے جن سے لوگ معاشرے کے قواعد و ضوابط (rules of regulations) اقدار اور کردار (social behaviour) سے مطابقت کر سکتے ہیں۔

(iv) سوشلائزیشن کا عمل بتدریج (gradual) ہوتا ہے۔ ایک نومولود کو معاشرتی زندگی کی ہر بات ایک ہی وقت میں سکھانا ناممکن ہوتا ہے۔ سیکھنے کا عمل سادہ سے پیچیدہ (simple to complex) کی طرف ہوتا ہے۔ early stages تو بچے کی social life بہت سادہ ہوتی ہے۔ یہ family stage ہوتی ہے اس کے بعد معاشرتی زندگی بتدریج وسیع ہوتی جاتی ہے۔ بچے کو مختلف حالات کا سامنا ہوتا ہے اور وہ ان حالات سے مطابقت کرنا سیکھتا ہے۔

(v) سوشلائزیشن ایک ایسا عمل سمجھا جاتا ہے جس کے ذریعے افراد ایک دوسرے سے تعامل (interaction) کرتے ہیں اور معاشرے کے (active person) بنتے ہیں۔ سوشلائزیشن ایک پیچیدہ اور ساری زندگی کا
[illegible]

(vi) سوشلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جس میں نہ صرف بچے بلکہ بڑے بھی دوسرے افراد سے سیکھتے ہیں۔ یہ عمل اوائل زندگی سے شروع ہو کر ساری عمر جاری رہتا ہے اور زیادہ تر لوگ ساری عمر معاشرتی تعلم (Social learning) سیکھتے رہتے ہیں۔ سوائے ان کے کہ کسی کی کوئی طبعی یا ذہنی معذوری نوجوان کے سیکھنے کے عمل میں رکاوٹ پیدا کر دے۔

بعض اوقات سیکھنے کا عمل ایک ہنر بن جاتا ہے مثلاً جب ہم اپنی کسی ماہر (trained) دوست سے کوئی کھیل یا کوئی ہنر سیکھیں۔ بعض اوقات سیکھنے کا عمل تکلیف دہ (painful) بھی ہو سکتا ہے مثلاً گاڑی تیز چلانے پر جرمانہ ہو جانا۔

(vii) سوشلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک انسان دوسرے انسان سے ایسے رویے سیکھتا ہے جو کہ معاشرہ پسند کرتا ہے۔ مختصراً یہ کہ ہم کیسے سوشلائزیشن سیکھتے ہیں اور کتنا اس پر عمل کرتے ہیں۔

(viii) یہ ایسا عمل ہوتا ہے جس سے انسان ایسے اعمال، اقدار اور فنون سیکھتا ہے جو کہ معاشرتی گروپ اور سوسائٹی کے ساتھ (interaction) کے لیے اہم ہیں تاکہ وہ قواعد و ضوابط پر عمل کریں۔ اس میں ذاتی پسند، قواعد و ضوابط اور دوسرے لوگوں کی توقعات (acceptations) پر پورا اترنے کے rules شامل ہیں۔ اداراتی تنظیمی نظام (Organization setting) میں اس عمل کا مطلب ہے کہ ایک نئے ملازم کو ادارہ کے قواعد و ضوابط کو سیکھنا [illegible] جان لے کہ ادارے کے رسمی اور غیر رسمی قواعد و ضوابط کتنے مضبوط ہیں اور اسے ان قواعد و ضوابط پر عمل [illegible] ہوگا۔

کسی معاشرت کو [illegible]pt کرنے کے عمومی عمل (ggeneral process) کو سوشلائزیشن کہتے ہیں۔ سوشلائزیشن [illegible] معاشرہ (جس میں ہم پیدا ہوتے ہیں) زبان سیکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں زندگی بھر ادا کرنے والے کردار سیکھتے ہیں۔

(x) سوشلائزیشن کی ایک عام اصطلاح (term) ہے جس میں ایسے طریقے اور اعمال شامل ہوتے ہیں۔ جن سے بچے یہ سیکھتے ہیں کہ کیسے وہ اپنے معاشرے [illegible] ایک افعال ممبر کے طور پر کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔ یہ عمل سیکھنے کا عمل ہوتا ہے لیکن modern idealogy بچوں [illegible] فعال کردار پر زور دیتا ہے کہ وہ اپنی social life میں رہنا سیکھیں اور معاشرتی گروپ میں اپنا کردار ادا کرنے کے مناسب طریقے اپنائیں۔ بچوں کے احساسات (feelings) سے [illegible] لازم ہے کہ وہ معاشرے کے [illegible] ساتھ [illegible] ان سے interaction کو بہت پسند کرتے ہیں۔

(xi) سوشلائزیشن ساری عمر جاری رہنے والا طویل اور مسلسل عمل ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی دوسری نئی معاشرت میں adjust ہونا چاہتا ہے تو اسے بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ [illegible] اگر کوئی شخص اپنی ہی ثقافت کے کسی نئے گروپ میں شامل ہو تو بھی اسے مطابقت [illegible] کے لیے بہت کچھ نیا سیکھنا ہوتا ہے۔

(xii) سوشلائزیشن ایک ایسا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے معاشرہ یا گروپ میں شامل ہو جائے [illegible] adju[illegible] ہونے کے لیے اس گروپ یا معاشرہ کی مشترک اقدار اور قواعد [illegible] سیکھنا پڑتا ہے کیونکہ adjustment کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ ماہرین سماجیات (social scientists) کے مطابق سوشلائزیشن زندگی بھر جاری رہنے والا سیکھنے کا عمل ہوتا ہے جو انسانی رویوں، قواعد و ضوابط، عقائد اور چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک سب کے اعمال پر اثر انداز ہوتا ہے۔

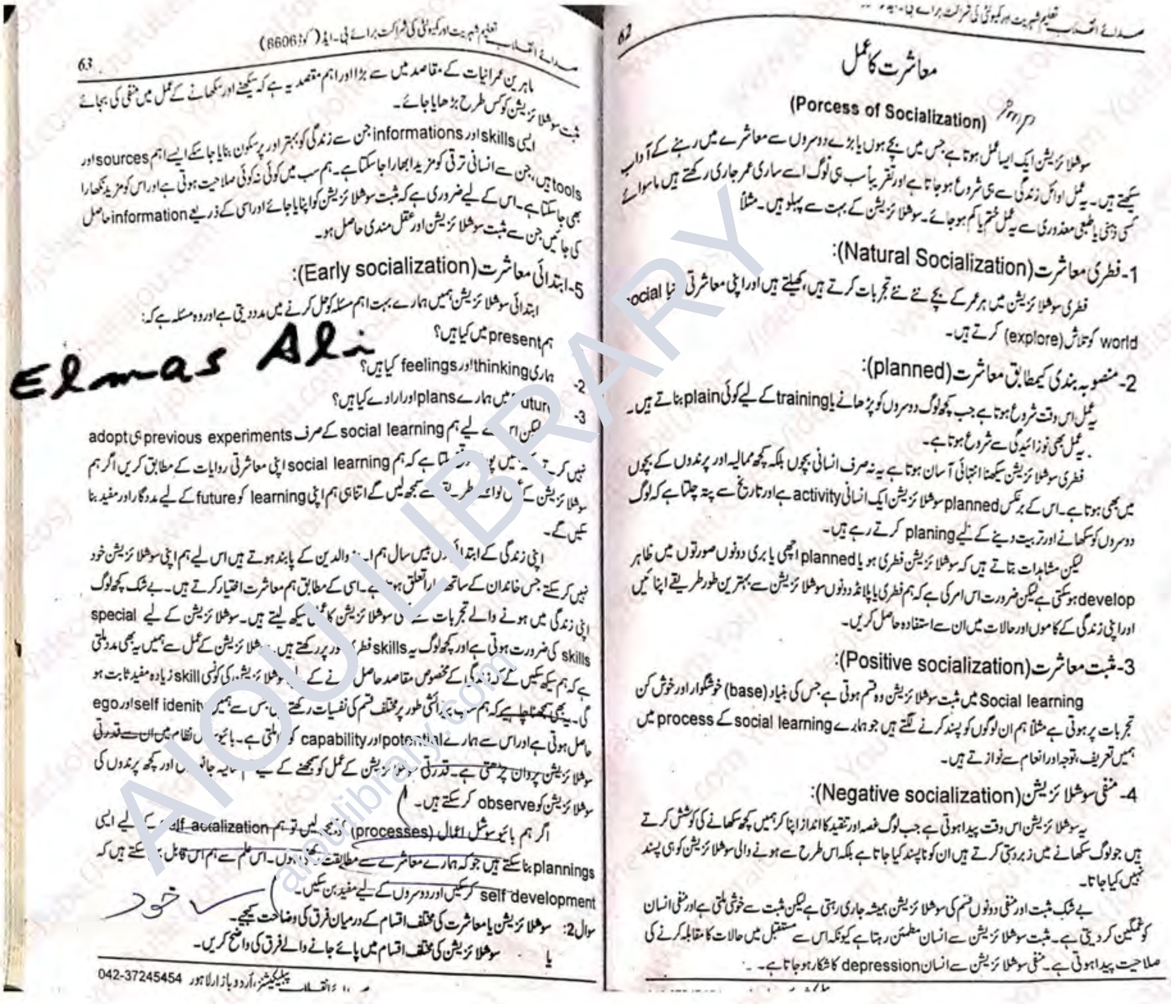

معاشرت کا عمل

(Porcess of Socialization)

سوشلائزیشن ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس میں بچے ہوں یا بڑے دوسروں سے معاشرے میں رہنے کے آداب سیکھتے ہیں۔ یہ عمل اوائل زندگی سے ہی شروع ہوجاتا ہے اور تقریباً سب ہی لوگ اسے ساری عمر جاری رکھتے ہیں ماسوائے کسی ذہنی یا طبعی معذوری سے یہ عمل ختم یا کم ہوجائے۔ سوشلائزیشن کے بہت سے پہلو ہیں۔ مثلاً

1-فطری معاشرت(Natural Socialization):

فطری سوشلائزیشن میں ہر عمر کے بچے نئے نئے تجربات کرتے ہیں، کھیلتے ہیں اور اپنی معاشرتی یا social world کو تلاش(explore) کرتے ہیں۔

2-منصوبہ بندی کیمطابق معاشرت(planned):

یہ عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب کچھ لوگ دوسروں کو پڑھانے یا training کے لیے کوئی plain بناتے ہیں۔

یہ عمل بھی نوزائیدگی سے شروع ہوتا ہے۔

فطری سوشلائزیشن سیکھنا انتہائی آسان ہوتا ہے یہ نہ صرف انسانی بچوں بلکہ کچھ ممالیہ اور پرندوں کے بچوں میں بھی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس planned سوشلائزیشن ایک انسانی activity ہے اور تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ دوسروں کو سکھانے اور تربیت دینے کے لیے planing کرتے رہے ہیں۔

لیکن مشاہدات بتاتے ہیں کہ سوشلائزیشن فطری ہو یا planned اچھی یا بری دونوں صورتوں میں ظاہر develop ہوسکتی ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم فطری یا پلانڈ دونوں سوشلائزیشن سے بہترین طور طریقے اپنائیں اور اپنی زندگی کے کاموں اور حالات میں ان سے استفادہ حاصل کریں۔

3-مثبت معاشرت(Positive socialization):

Social learning میں مثبت سوشلائزیشن وہ قسم ہوتی ہے جس کی بنیاد (base) خوشگوار اور خوش کن تجربات پر ہوتی ہے مثلاً ہم ان لوگوں کو پسند کرنے لگتے ہیں جو ہمارے social learning کے process میں ہمیں تعریف، توجہ اور انعام سے نوازتے ہیں۔

4- منفی سوشلائزیشن(Negative socialization):

یہ سوشلائزیشن اس وقت پیدا ہوتی ہے جب لوگ غصہ اور تنقید کا انداز اپنا کر ہمیں کچھ سکھانے کی کوشش کرتے ہیں جو لوگ سکھانے میں زبردستی کرتے ہیں ان کو ناپسند کیا جاتا ہے بلکہ اس طرح سے ہونے والی سوشلائزیشن کو ہی پسند نہیں کیا جاتا۔

بے شک مثبت اور منفی دونوں قسم کی سوشلائزیشن ہمیشہ جاری رہتی ہے لیکن مثبت سے خوشی ملتی ہے اور منفی انسان کو غمگین کر دیتی ہے۔ مثبت سوشلائزیشن سے انسان مطمئن رہتا ہے کیونکہ اس سے مستقبل میں حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ منفی سوشلائزیشن سے انسان depression کا شکار ہوجاتا ہے۔

ماہرین عمرانیات کے مقاصد میں سے بڑا اور اہم مقصد یہ ہے کہ سیکھنے اور سکھانے کے عمل میں منفی کی بجائے مثبت سوشلائزیشن کو کس طرح بڑھایا جائے۔

ایسی skills اور informations جن سے زندگی کو بہتر اور پرسکون بنایا جا سکے ایسے اہم sources اور tools ہیں، جن سے انسانی ترقی کو مزید ابھارا جا سکتا ہے۔ ہم سب میں کوئی نہ کوئی صلاحیت ہوتی ہے اور اس کو مزید نکھارا بھی جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مثبت سوشلائزیشن کو اپنایا جائے اور اسی کے ذریعے information حاصل کی جائیں جن سے مثبت سوشلائزیشن اور عقل مندی حاصل ہو۔

5-ابتدائی معاشرت(Early socialization):

ابتدائی سوشلائزیشن ہمیں ہمارے بہت اہم مسئلہ کو حل کرنے میں مدد دیتی ہے اور وہ مسئلہ ہے کہ:

ہم present میں کیا ہیں؟
-2 ہماری thinking اور feelings کیا ہیں؟
-3 future میں ہمارے plans اور ارادے کیا ہیں؟

Elmas Ali

لیکن [illegible] کے لیے ہم social learning کے صرف previous experiments ہی adopt نہیں کر[illegible] میں پو[illegible] ملتا ہے کہ ہم social learning اپنی معاشرتی روایات کے مطابق کریں اگر ہم سوشلائزیشن کے [illegible] طریقے سمجھ لیں گے اتنا ہی ہم اپنی learning کو future کے لیے مددگار اور مفید بنا سکیں گے۔

اپنی زندگی کے ابتدائی [illegible] بیس سال ہم اپنے والدین کے پابند ہوتے ہیں اس لیے ہم اپنی سوشلائزیشن خود نہیں کر سکتے جس خاندان کے ساتھ ہمارا تعلق ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق ہم معاشرت اختیار کرتے ہیں۔ بے شک کچھ لوگ اپنی زندگی میں ہونے والے تجربات سے [illegible] سوشلائزیشن کا عمل سیکھ لیتے ہیں۔ سوشلائزیشن کے لیے special skills کی ضرورت ہوتی ہے اور کچھ لوگ یہ skills فطری طور پر رکھتے ہیں۔ سوشلائزیشن کے عمل سے ہمیں یہ بھی مدد ملتی ہے کہ ہم سیکھ سکیں کہ زندگی کے مخصوص مقاصد حاصل کرنے کے لیے سوشلائزیشن کی کونسی skill زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ ہم سب پیدائشی طور پر مختلف قسم کی نفسیات رکھتے ہیں جس سے ہمیں self idenity اور ego حاصل ہوتی ہے اور اس سے ہمارے potential اور capability کو [illegible] ملتی ہے۔ بائیو[illegible] نظام میں ان سے قدرتی سوشلائزیشن پروان چڑھتی ہے۔ قدرتی سوشلائزیشن کے عمل کو سمجھنے کے لیے [illegible] ممالیہ جانوروں اور کچھ پرندوں کی سوشلائزیشن کو observe کر سکتے ہیں۔

اگر ہم بائیو سوشل اعمال (processes) کو سمجھ لیں تو ہم self actualization کے لیے ایسی plannings بنا سکتے ہیں جو کہ ہمارے معاشرے سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اس علم سے ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ self development کر سکیں اور دوسروں کے لیے مفید بن سکیں۔

خود

سوال 2: سوشلائزیشن یا معاشرت کی مختلف اقسام کے درمیان فرق کی وضاحت کیجیے۔

یا

سوشلائزیشن کی مختلف اقسام میں پائے جانے والے فرق کی واضح کریں۔

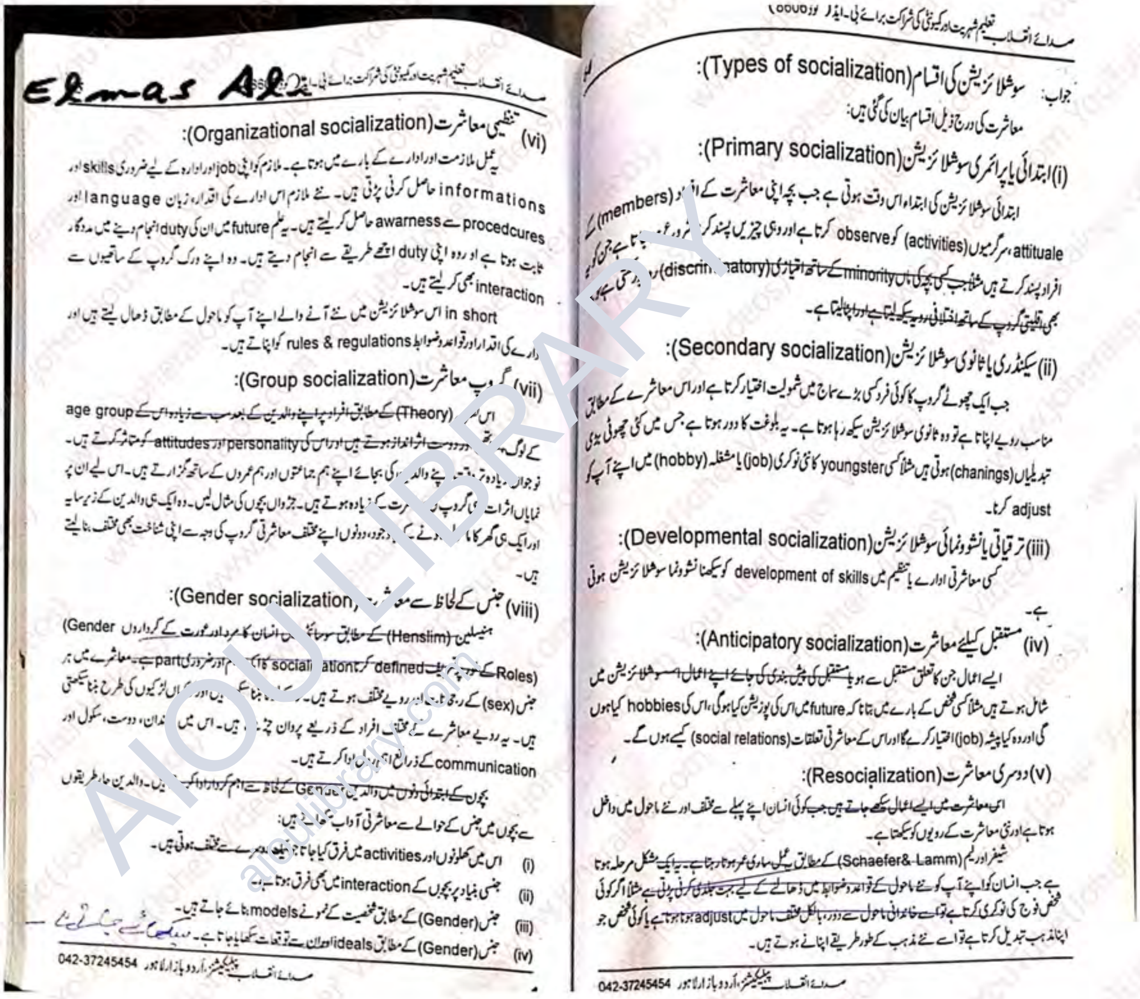

جواب: سوشلائزیشن کی اقسام(Types of socialization):

معاشرت کی درج ذیل اقسام بیان کی گئی ہیں:

(i) ابتدائی یا پرائمری سوشلائزیشن(Primary socialization):

ابتدائی سوشلائزیشن کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب بچہ اپنی معاشرت کے افراد(members) کے attituale، سرگرمیوں(activities) کو observe کرتا ہے اور وہی چیزیں پسند کر[illegible] شروع [illegible] کرتا ہے جن کو یہ افراد پسند کرتے ہیں مثلاً جب کسی بچہ کی ماں minority کے ساتھ امتیازی(discrim[illegible]atory) رویہ رکھتی ہے تو بچہ بھی اقلیتی گروپ کے ساتھ اختلافی رویہ سیکھ لیتا ہے اور اپنا لیتا ہے۔

(ii) سیکنڈری یا ثانوی سوشلائزیشن(Secondary socialization):

جب ایک چھوٹے گروپ کا کوئی فرد کسی بڑے سماج میں شمولیت اختیار کرتا ہے اور اس معاشرے کے مطابق مناسب رویے اپناتا ہے تو وہ ثانوی سوشلائزیشن سیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ بلوغت کا دور ہوتا ہے جس میں کئی چھوٹی بڑی تبدیلیاں(chanings) ہوتی ہیں مثلاً کسی youngster کا نئی نوکری(job) یا مشغلہ(hobby) میں اپنے آپ کو adjust کرنا۔

(iii) ترقیاتی یا نشوونمائی سوشلائزیشن(Developmental socialization):

کسی معاشرتی ادارے یا تنظیم میں development of skills کو سیکھنا نشوونما سوشلائزیشن ہوتی ہے۔

(iv) مستقبل کیلئے معاشرت(Anticipatory socialization):

ایسے اعمال جن کا تعلق مستقبل سے ہو یا مستقبل کی پیش بندی کی جائے اپنے اعمال اس سوشلائزیشن میں شامل ہوتے ہیں مثلاً کسی شخص کے بارے میں بتانا کہ future میں اس کی پوزیشن کیا ہوگی، اس کی hobbies کیا ہوں گی اور وہ کیا پیشہ(job) اختیار کرے گا اور اس کے معاشرتی تعلقات(social relations) کیسے ہوں گے۔

(v) دوسری معاشرت(Resocialization):

اس معاشرت میں ایسے اعمال سیکھے جاتے ہیں جب کوئی انسان اپنے پہلے سے مختلف اور نئے ماحول میں داخل ہوتا ہے اور نئی معاشرت کے رویوں کو سیکھتا ہے۔

شیفر اور لیم(Schaefer& Lamm) کے مطابق یہ عمل ساری عمر ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے جب انسان کو اپنے آپ کو نئے ماحول کے قواعد و ضوابط میں ڈھالنے کے لیے بہت جلدی کرنی پڑتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص فوج کی نوکری کرتا ہے تو اسے خاندانی ماحول سے دور، بالکل مختلف ماحول میں adjust ہونا ہوتا ہے یا کوئی شخص جو اپنا مذہب تبدیل کرتا ہے تو اسے نئے مذہب کے طور طریقے اپنانے ہوتے ہیں۔

Elmas Ali

(vi) تنظیمی معاشرت(Organizational socialization):

یہ عمل ملازمت اور ادارے کے بارے میں ہوتا ہے۔ ملازم کو اپنی job اور ادارہ کے لیے ضروری skills اور informations حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ نئے ملازم اس ادارے کی اقدار، زبان language اور procedcures سے awarness حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ علم future میں ان کی duty انجام دینے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور وہ اپنی duty اچھے طریقے سے انجام دیتے ہیں۔ وہ اپنے ورک گروپ کے ساتھیوں سے interaction بھی کر لیتے ہیں۔

in short اس سوشلائزیشن میں نئے آنے والے اپنے آپ کو ماحول کے مطابق ڈھال لیتے ہیں اور دارے کی اقدار اور قواعد و ضوابط rules & regulations کو اپناتے ہیں۔

(vii) گروپ معاشرت(Group socialization):

اس [illegible] (Theory) کے مطابق افراد پر اپنے والدین کے بعد سب سے زیادہ اس کے age group کے لوگ [illegible] دوست اثر انداز ہوتے ہیں اور اس کی personality اور attitudes کو متاثر کرتے ہیں۔ نوجوان زیادہ تر [illegible] اپنے والدین کی بجائے اپنے ہم جماعتوں اور ہم عمروں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ اس لیے ان پر نمایاں اثرات [illegible] گروپ [illegible] کے زیادہ ہوتے ہیں۔ جڑواں بچوں کی مثال لیں۔ وہ ایک ہی والدین کے زیر سایہ اور ایک ہی گھر کا [illegible] کے [illegible] وجود، دونوں اپنے مختلف معاشرتی گروپ کی وجہ سے اپنی شناخت بھی مختلف بنا لیتے ہیں۔

(viii) جنس کے لحاظ سے معاشرت(Gender socialization):

ہنیسلین(Henslim) کے مطابق سوسائٹی [illegible] انسان کا مرد اور عورت کے کرداروں (Gender Roles) کے طور پر [illegible] defined کرنا socialization کا اہم اور ضروری part ہے۔ معاشرے میں ہر جنس(sex) کے رجحانات اور رویے مختلف ہوتے ہیں۔ [illegible] بننا سیکھتے ہیں اور [illegible] لڑکیوں کی طرح بننا سیکھتی ہیں۔ یہ رویے معاشرے کے مختلف افراد کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں۔ اس میں [illegible] خاندان، دوست، سکول اور communication کے ذرائع اہم رول ادا کرتے ہیں۔

بچوں کے ابتدائی دنوں میں والدین Gender کے لحاظ سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ والدین چار طریقوں سے بچوں میں جنس کے حوالے سے معاشرتی آداب سکھاتے ہیں:

(i) اس میں کھلونوں اور activities میں فرق کیا جاتا ہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔
(ii) جنسی بنیاد پر بچوں کے interaction میں بھی فرق ہوتا ہے۔
(iii) جنس(Gender) کے مطابق شخصیت کے نمونے models بنائے جاتے ہیں۔
(iv) جنس(Gender) کے مطابق ideals اور ان سے توقعات سکھایا جاتا ہے۔

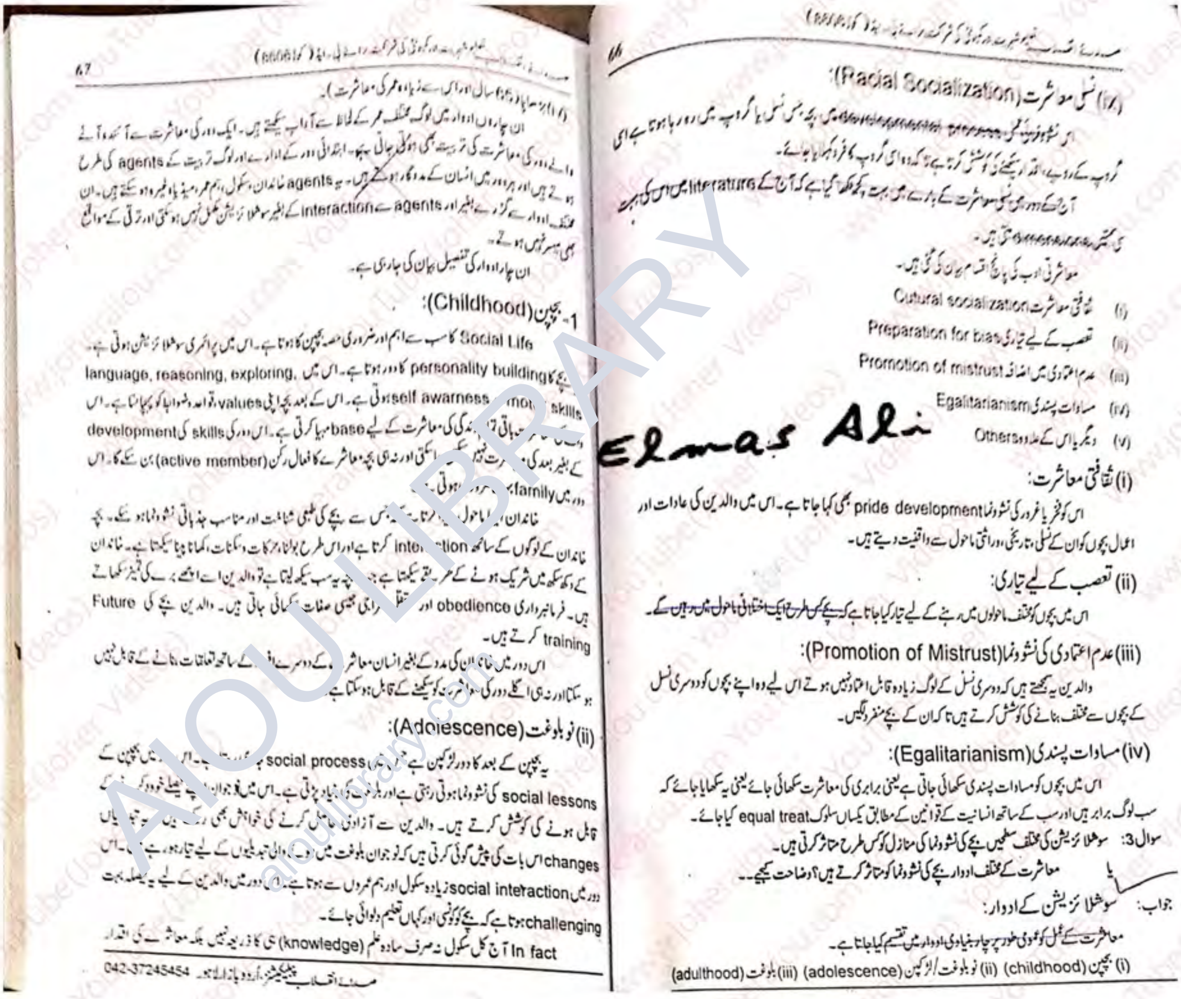

(iv) نسلی معاشرت (Racial Socialization):

ہر نشوونما کی ~~developmental process~~ میں بچہ جس نسل یا گروپ میں رہ رہا ہوتا ہے اسی گروپ کے رویے، اقدار سیکھنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ اسی گروپ کا فرد کہلایا جائے۔

آج کے دور میں نسلی معاشرت کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے کہ آج کے literature میں اس کی بہت سی ~~dimensions~~ کی گئی ہیں۔

معاشرتی ادب کی پانچ اقسام بیان کی گئی ہیں۔

(i) ثقافتی معاشرت Cutural socialization
(ii) تعصب کے لیے تیاری Preparation for bias
(iii) عدم اعتمادی میں اضافہ Promotion of mistrust
(iv) مساوات پسندی Egalitarianism
(v) دیگر یا اس کے علاوہ Others

Elmas Ali

(i) ثقافتی معاشرت:

اس کو فخر یا غرور کی نشوونما pride development بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں والدین کی عادات اور اعمال بچوں کو ان کے نسلی، تاریخی، وراثتی ماحول سے واقفیت دیتے ہیں۔

(ii) تعصب کے لیے تیاری:

اس میں بچوں کو مختلف ماحولوں میں رہنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے کہ ~~بچے کس طرح ایک اختلافی ماحول میں رہیں گے~~۔

(iii) عدم اعتمادی کی نشوونما (Promotion of Mistrust):

والدین یہ سمجھتے ہیں کہ دوسری نسل کے لوگ زیادہ قابل اعتماد نہیں ہوتے اس لیے وہ اپنے بچوں کو دوسری نسل کے بچوں سے مختلف بنانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کے بچے منفرد لگیں۔

(iv) مساوات پسندی (Egalitarianism):

اس میں بچوں کو مساوات پسندی سکھائی جاتی ہے یعنی برابری کی معاشرت سکھائی جائے یعنی یہ سکھایا جائے کہ سب لوگ برابر ہیں اور سب کے ساتھ انسانیت کے قوانین کے مطابق یکساں سلوک equal treat کیا جائے۔

سوال 3: سوشلائزیشن کی مختلف سطحیں بچے کی نشوونما کی منازل کو کس طرح متاثر کرتی ہیں۔
یا
معاشرت کے مختلف ادوار بچے کی نشوونما کو متاثر کرتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: سوشلائزیشن کے ادوار:

معاشرت کے عمل کو عمومی طور پر چار بنیادی ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(i) بچپن (childhood) (ii) نوبلوغت/لڑکپن (adolescence) (iii) بلوغت (adulthood)

(iv) بڑھاپا (65 سال اور اس سے زیادہ عمر کی معاشرت)۔

ان چاروں ادوار میں لوگ مختلف عمر کے لحاظ سے آداب سیکھتے ہیں۔ ایک دور کی معاشرت سے آنے والے دور کی معاشرت کی تربیت بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ ابتدائی دور کے ادارے اور لوگ تربیت کے agents کی طرح ہوتے ہیں اور ہر دور میں انسان کے مددگار ہوتے ہیں۔ یہ agents خاندان، سکول، ہم عمر، میڈیا وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ ان مختلف ادوار سے گزرے بغیر اور agents سے interaction کے بغیر سوشلائزیشن مکمل نہیں ہو سکتی اور ترقی کے مواقع بھی میسر نہیں ہوتے۔

ان چار ادوار کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے۔

1- بچپن (Childhood):

Social Life کا سب سے اہم اور ضروری حصہ بچپن کا ہوتا ہے۔ اس میں پرائمری سوشلائزیشن ہوتی ہے۔ بچے کی personality building کا دور ہوتا ہے۔ اس میں language, reasoning, exploring, motor skills، self awarness ہوتی ہے۔ اس کے بعد بچہ اپنی values، قواعد و ضوابط کو پہچانتا ہے۔ اس دور کی skills کی development آنے والی [illegible] زندگی کی معاشرت کے لیے base مہیا کرتی ہے۔ اس دور کی [illegible] کے بغیر بعد کی معاشرت نہیں سیکھی جا سکتی اور نہ ہی بچہ معاشرے کا فعال رکن (active member) بن سکے گا۔ اس دور میں family بہت ضروری ہوتی ہے۔

خاندان ایسا ماحول مہیا کرتا ہے جس سے بچے کی طبعی شناخت اور مناسب جذباتی نشوونما ہو سکے۔ بچہ خاندان کے لوگوں کے ساتھ interaction کرتا ہے اور اس طرح بولنا، حرکات و سکنات، کھانا پینا سیکھتا ہے۔ خاندان کے دکھ سکھ میں شریک ہونے کے طریقے سیکھتا ہے۔ جب بچہ یہ سب سیکھ لیتا ہے تو والدین اسے اچھے برے کی تمیز سکھاتے ہیں۔ فرمانبرداری obedience اور [illegible] جیسی صفات سکھائی جاتی ہیں۔ والدین بچے کی Future training کرتے ہیں۔

اس دور میں خاندان کی مدد کے بغیر انسان معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ تعلقات بنانے کے قابل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اگلے دور کی معاشرت کو سیکھنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

(ii) نوبلوغت (Adolescence):

یہ بچپن کے بعد کا دور لڑکپن ہے جو [illegible] social process [illegible] اس میں بچپن کے social lessons کی نشوونما ہوتی رہتی ہے اور بلوغت کی [illegible] زیادہ پڑتی ہے۔ اس میں نوجوان اپنے فیصلے خود کرنے کے قابل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین سے آزادی حاصل کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں اس بات کی پیش گوئی کرتی ہیں کہ نوجوان بلوغت میں ہونے والی تبدیلیوں changes کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ اس دور میں social interaction زیادہ سکول اور ہم عمروں سے ہوتا ہے۔ اس دور میں والدین کے لیے یہ فیصلہ بہت challenging ہوتا ہے کہ بچے کو کونسی اور کہاں تعلیم دلوائی جائے۔

In fact آج کل سکول نہ صرف سادہ علم (knowledge) ہی کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشرے کی اقدار

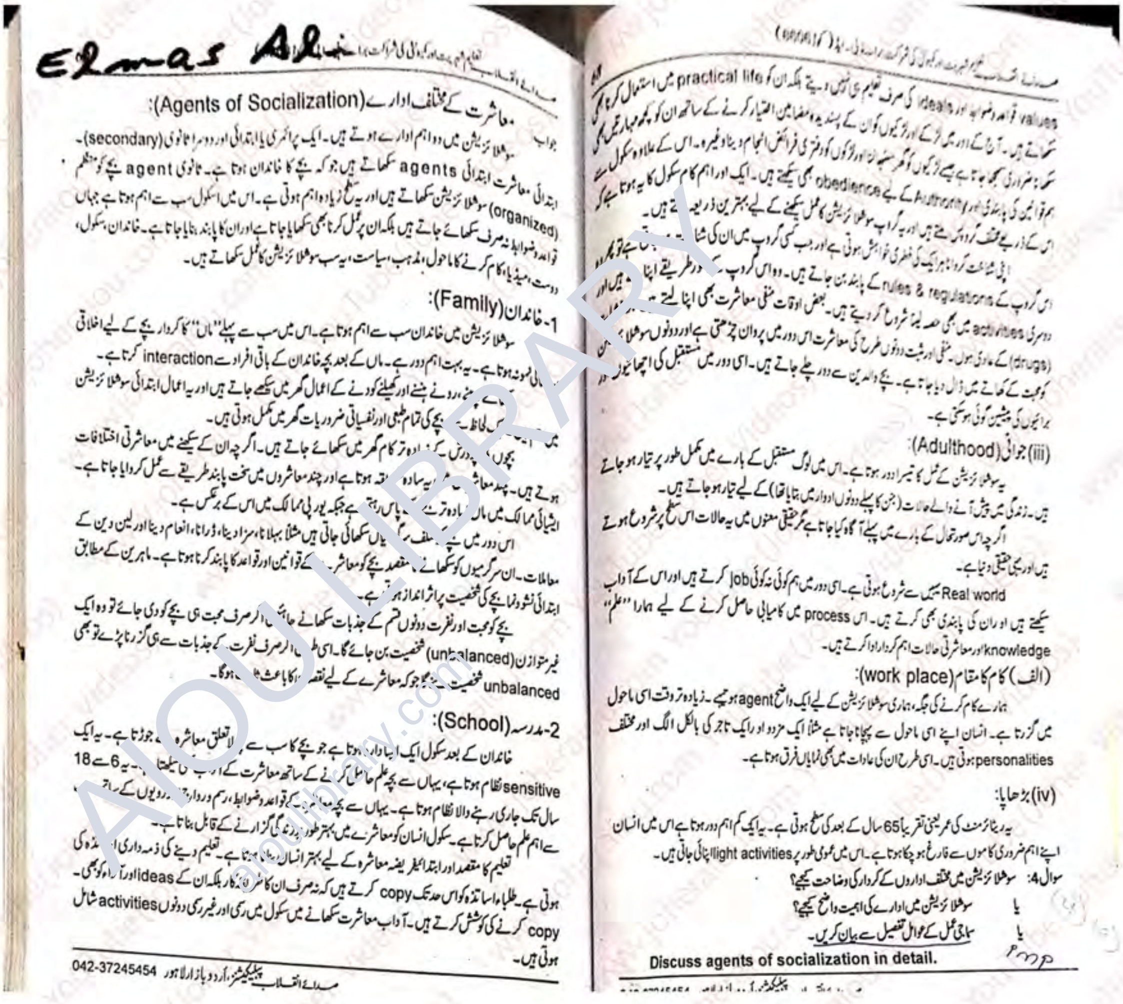

Elmas Ali

معاشرت کے مختلف ادارے (Agents of Socialization):

جواب: سوشلائزیشن میں دو اہم ادارے ہوتے ہیں۔ ایک پرائمری یا ابتدائی اور دوسرا ثانوی (secondary)۔ ابتدائی معاشرت ابتدائی agents سکھاتے ہیں جو کہ بچے کا خاندان ہوتا ہے۔ ثانوی agent بچے کو منظم (organized) سوشلائزیشن سکھاتے ہیں اور یہ سطح زیادہ اہم ہوتی ہے۔ اس میں اسکول سب سے اہم ہوتا ہے جہاں قواعد و ضوابط نہ صرف سکھائے جاتے ہیں بلکہ ان پر عمل کرنا بھی سکھایا جاتا ہے اور ان کا پابند بنایا جاتا ہے۔ خاندان، سکول، دوست، میڈیا، کام کرنے کا ماحول، مذہب، سیاست، یہ سب سوشلائزیشن کا عمل سکھاتے ہیں۔

1- خاندان (Family):

سوشلائزیشن میں خاندان سب سے اہم ہوتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے "ماں" کا کردار بچے کے لیے اخلاقی [illegible] نمونہ ہوتا ہے۔ یہ بہت اہم دور ہے۔ ماں کے بعد بچہ خاندان کے باقی افراد سے interaction کرتا ہے۔ [illegible]، رونے ہنسنے اور کھیلنے کودنے کے اعمال گھر میں سیکھے جاتے ہیں اور یہ اعمال ابتدائی سوشلائزیشن میں [illegible] لحاظ سے بچے کی تمام طبعی اور نفسیاتی ضروریات گھر میں مکمل ہوتی ہیں۔ بچوں کی پرورش [illegible] زیادہ تر کام گھر میں سکھائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کے سیکھنے میں معاشرتی اختلافات ہوتے ہیں۔ چند معاشروں میں یہ سادہ طریقہ ہوتا ہے اور چند معاشروں میں سخت پابند طریقے سے عمل کروایا جاتا ہے۔ ایشیائی ممالک میں [illegible] زیادہ تر [illegible] پاس رہتے ہیں جبکہ یورپی ممالک میں اس کے برعکس ہے۔ اس دور میں بچے [illegible] سرگرمیاں سکھائی جاتی ہیں مثلاً بہلانا، سزا دینا، ڈرانا، انعام دینا اور لین دین کے معاملات۔ ان سرگرمیوں کو سکھانے کا مقصد بچے کو معاشرے کے قوانین اور قواعد کا پابند کرنا ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ابتدائی نشوونما بچے کی شخصیت پر اثرانداز ہوتی ہے۔ بچے کو محبت اور نفرت دونوں قسم کے جذبات سکھانے چاہئیں اگر صرف محبت ہی بچے کو دی جائے تو وہ ایک غیر متوازن (unbalanced) شخصیت بن جائے گا۔ اسی طرح اگر صرف نفرت کے جذبات سے ہی گزرنا پڑے تو بھی unbalanced شخصیت بنے گا جو کہ معاشرے کے لیے نقصان کا باعث ہوگا۔

2- مدرسہ (School):

خاندان کے بعد سکول ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جو بچے کا سب سے [illegible] تعلق معاشرے سے جوڑتا ہے۔ یہ ایک sensitive نظام ہوتا ہے، یہاں سے بچہ علم حاصل کرنے کے ساتھ معاشرت کے آداب بھی سیکھتا ہے۔ یہ 6 سے 18 سال تک جاری رہنے والا نظام ہوتا ہے۔ یہاں سے بچہ معاشرے کے قواعد و ضوابط، رسم و رواج اور رویوں کے ساتھ ساتھ اہم علم حاصل کرتا ہے۔ سکول انسان کو معاشرے میں بہتر طور پر زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ تعلیم کا مقصد اور ابتدائی فریضہ معاشرہ کے لیے بہتر انسان پیدا کرنا ہوتا ہے۔ تعلیم دینے کی ذمہ داری اساتذہ کی ہوتی ہے۔ طلباء اساتذہ کو اس حد تک copy کرتے ہیں کہ نہ صرف ان کا طرز گفتار بلکہ ان کے ideas اور آراء کو بھی copy کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آداب معاشرت سکھانے میں سکول میں رسمی اور غیر رسمی دونوں activities شامل ہوتی ہیں۔

قواعد و ضوابط، values اور ideals کی صرف تعلیم ہی نہیں دیتے بلکہ ان کو practical life میں استعمال کرنا بھی سکھاتے ہیں۔ آج کے دور میں لڑکے اور لڑکیوں کو ان کے پسندیدہ مضامین اختیار کرنے کے ساتھ ان کو کچھ معیار [illegible] بھی سکھانا ضروری سمجھا جاتا ہے جیسے لڑکیوں کو گھر سنبھالنا اور لڑکوں کو دفتری فرائض انجام دینا وغیرہ۔ اس کے علاوہ سکول سے ہم قوانین کی پابندی اور Authority کے لیے obedience بھی سیکھتے ہیں۔ ایک اور اہم کام سکول کا یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے مختلف گروہ بنتے ہیں اور یہ گروپ سوشلائزیشن کا عمل سیکھنے کے لیے بہترین ذریعہ [illegible] ہیں۔ اپنی شناخت کروانا ہر ایک کی فطری خواہش ہوتی ہے اور جب کسی گروپ میں ان کی شناخت [illegible] جاتی ہے تو پھر وہ اس گروپ کے [illegible] طریقے اپنا [illegible] ہیں اور اس گروپ کے rules & regulations کے پابند بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات منفی معاشرت بھی اپنا لیتے [illegible] دوسری activities میں بھی حصہ لینا شروع کر دیتے ہیں۔ منفی اور مثبت دونوں طرح کی معاشرت اس دور میں پروان چڑھتی ہے اور دونوں سوشلائزیشن [illegible] (drugs) کے عادی ہوں۔ اسی دور میں مستقبل کی اچھائیوں [illegible] کو محبت کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ بچے والدین سے دور چلے جاتے ہیں۔ [illegible] برائیوں کی پیشین گوئی ہو سکتی ہے۔

(iii) جوانی (Adulthood):

یہ سوشلائزیشن کے عمل کا تیسرا دور ہوتا ہے۔ اس میں لوگ مستقبل کے بارے میں مکمل طور پر تیار ہو جاتے ہیں۔ زندگی میں پیش آنے والے حالات (جن کا پہلے دونوں ادوار میں بتایا گیا تھا) کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اس صورتحال کے بارے میں پہلے آگاہ کیا جاتا ہے مگر حقیقی معنوں میں یہ حالات اس سطح پر شروع ہوتے ہیں اور یہی حقیقی دنیا ہے۔ Real world یہیں سے شروع ہوتی ہے۔ اسی دور میں ہم کوئی نہ کوئی job کرتے ہیں اور اس کے آداب سیکھتے ہیں اور ان کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ اس process میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہمارا "علم"، knowledge اور معاشرتی حالات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(الف) کام کا مقام (work place):

ہمارے کام کرنے کی جگہ، ہماری سوشلائزیشن کے لیے ایک واضح agent ہو جیسے۔ زیادہ تر وقت اسی ماحول میں گزرتا ہے۔ انسان اپنے اسی ماحول سے پہچانا جاتا ہے مثلاً ایک مزدور اور ایک تاجر کی بالکل الگ اور مختلف personalities ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان کی عادات میں بھی نمایاں فرق ہوتا ہے۔

(iv) بڑھاپا:

یہ ریٹائرمنٹ کی عمر یعنی تقریباً 65 سال کے بعد کی سطح ہوتی ہے۔ یہ ایک کم اہم دور ہوتا ہے اس میں انسان اپنے اہم ضروری کاموں سے فارغ ہو چکا ہوتا ہے۔ اس میں عمومی طور پر light activities اپنائی جاتی ہیں۔

سوال 4: سوشلائزیشن میں مختلف اداروں کے کردار کی وضاحت کیجیے؟

یا سوشلائزیشن میں ادارے کی اہمیت واضح کیجیے؟

یا سماجی عمل کے عوامل تفصیل سے بیان کریں۔

Discuss agents of socialization in detail.

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

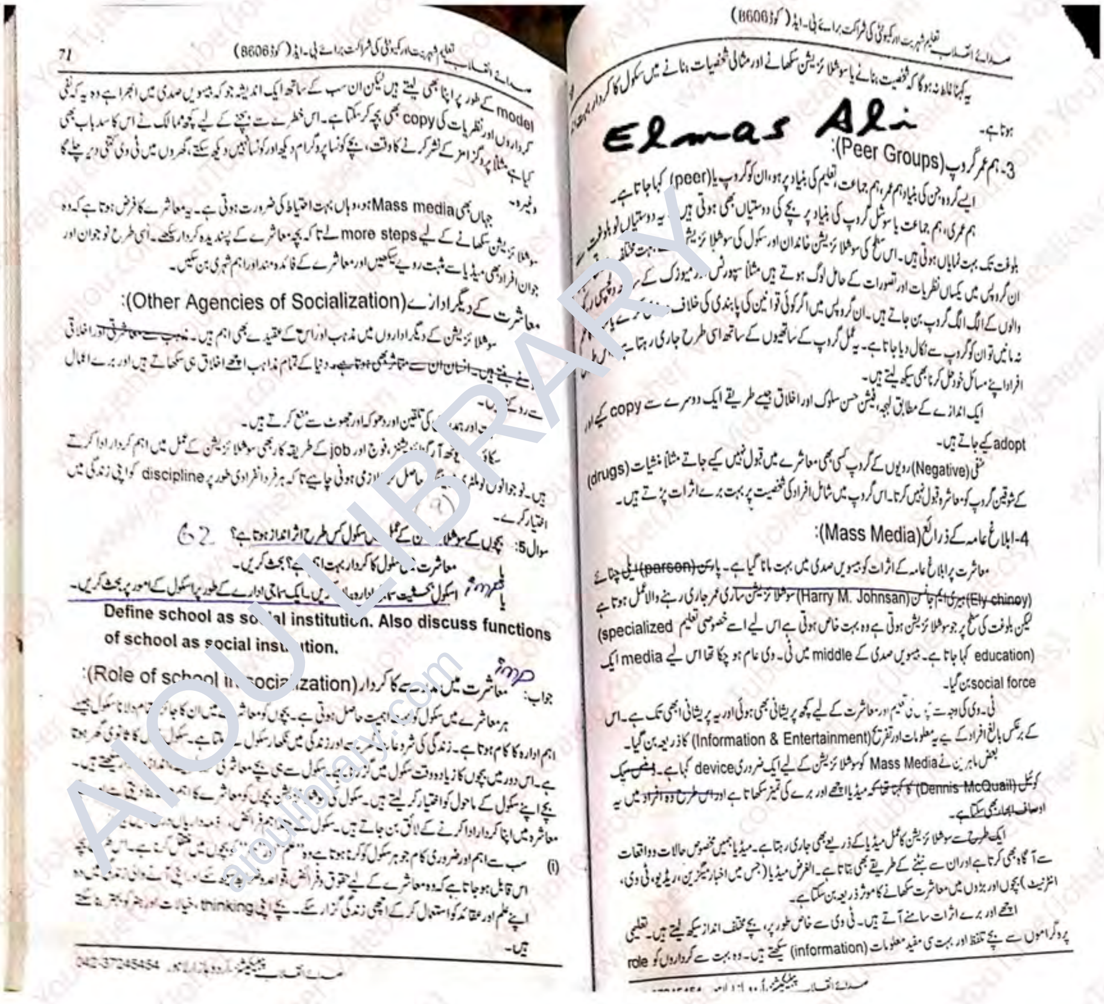

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شخصیت بنانے یا سوشلائزیشن سکھانے اور مثالی شخصیات بنانے میں سکول کا کردار [illegible] ہوتا ہے۔

Elmas Ali

3۔ ہم عمر گروپ (Peer Groups):

ایسے گروہ جن کی بنیاد ہم عمر، ہم جماعت، تعلیم کی بنیاد پر ہو، ان کو گروپ یا (peer) کہا جاتا ہے۔

ہم عمری، ہم جماعت یا سوشل گروپ کی بنیاد پر بچے کی دوستیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ دوستیاں تو بلوغت [illegible] بلوغت تک بہت نمایاں ہوتی ہیں۔ اس سطح کی سوشلائزیشن خاندان اور سکول کی سوشلائزیشن [illegible] بہت مختلف [illegible] ان گروپس میں یکساں نظریات اور تصورات کے حامل لوگ ہوتے ہیں مثلاً سپورٹس اور میوزک کے [illegible] دلچسپی رکھنے والوں کے الگ الگ گروپ بن جاتے ہیں۔ ان گروپس میں اگر کوئی قوانین کی پابندی کی خلاف [illegible] نہ مانیں تو ان کو گروپ سے نکال دیا جاتا ہے۔ یہ عمل گروپ کے ساتھیوں کے ساتھ اسی طرح جاری رہتا ہے [illegible] افراد اپنے مسائل خود حل کرنا بھی سیکھ لیتے ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق لہجہ، فیشن حسن سلوک اور اخلاق جیسے طریقے ایک دوسرے سے copy کیے اور adopt کیے جاتے ہیں۔

منفی (Negative) رویوں کے گروپ کسی بھی معاشرے میں قبول نہیں کیے جاتے مثلاً منشیات (drugs) کے شوقین گروپ کو معاشرہ قبول نہیں کرتا۔ اس گروپ میں شامل افراد کی شخصیت پر بہت برے اثرات پڑتے ہیں۔

4-ابلاغ عامہ کے ذرائع (Mass Media):

معاشرت پر ابلاغ عامہ کے اثرات کو بیسویں صدی میں بہت مانا گیا ہے۔ ~~پارسن (parson) ایلی چنائے (Ely chinoy) ہیری ایم جانسن~~ (Harry M. Johnsan) سوشلائزیشن ساری عمر جاری رہنے والا عمل ہوتا ہے لیکن بلوغت کی سطح پر جو سوشلائزیشن ہوتی ہے وہ بہت خاص ہوتی ہے اس لیے اسے خصوصی تعلیم (specialized education) کہا جاتا ہے۔ بیسویں صدی کے middle میں ٹی۔وی عام ہو چکا تھا اس لیے media ایک social force بن گیا۔

ٹی۔وی کی وجہ سے [illegible] تعلیم اور معاشرت کے لیے کچھ پریشانی بھی ہوئی اور یہ پریشانی ابھی تک ہے۔ اس کے برعکس بالغ افراد کے لیے یہ معلومات اور تفریح (Information & Entertainment) کا ذریعہ بن گیا۔

بعض ماہرین نے Mass Media کو سوشلائزیشن کے لیے ایک ضروری device کہا ہے۔ ~~ڈینس میک کوئیل (Dennis McQuail) کا کہنا تھا کہ~~ میڈیا اچھے اور برے کی تمیز سکھاتا ہے ~~اور اس طرح وہ افراد میں یہ اوصاف ابھار بھی سکتا ہے۔~~

ایک طرح سے سوشلائزیشن کا عمل میڈیا کے ذریعے بھی جاری رہتا ہے۔ میڈیا ہمیں خصوصی حالات و واقعات سے آگاہ بھی کرتا ہے اور ان سے نپٹنے کے طریقے بھی بتاتا ہے۔ الغرض میڈیا (جس میں اخبار، میگزین، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ) بچوں اور بڑوں میں معاشرت سکھانے کا موثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

اچھے اور برے اثرات سامنے آتے ہیں۔ ٹی وی سے خاص طور پر، بچے مختلف انداز سیکھ لیتے ہیں۔ تعلیمی پروگراموں سے بچے تلفظ اور بہت سی مفید معلومات (information) سیکھتے ہیں۔ وہ بہت سے کرداروں کو role

صدائے انقلاب پبلیکیشنز [illegible]

71 صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

model کے طور پر اپنا بھی لیتے ہیں لیکن ان سب کے ساتھ ایک اندیشہ جو کہ بیسویں صدی میں ابھرا ہے وہ یہ کہ نئی کرداروں اور نظریات کی copy بھی بچہ کر سکتا ہے۔ اس خطرے سے بچنے کے لیے کچھ ممالک نے اس کا سد باب بھی کیا ہے مثلاً پروگرامز کے نشر کرنے کا وقت، بچے کونسا پروگرام دیکھیں اور کونسا نہیں دیکھ سکتے، گھروں میں ٹی وی کتنی دیر چلے گا وغیرہ۔

جہاں بھی Mass media ہو وہاں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ معاشرے کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سوشلائزیشن سکھانے کے لیے more steps لے تا کہ بچے معاشرے کے پسندیدہ کردار بنیں۔ اسی طرح نوجوان اور جوان افراد بھی میڈیا سے مثبت رویے سیکھیں اور معاشرے کے فائدہ مند اور اہم شہری بن سکیں۔

معاشرت کے دیگر ادارے (Other Agencies of Socialization):

سوشلائزیشن کے دیگر اداروں میں مذہب اور اس کے عقیدے بھی اہم ہیں۔ ~~مذہب سے معاشرتی اور اخلاقی رشتے بنتے ہیں۔ انسان ان سے معاشرتی بھی ہوتا ہے~~ دنیا کے تمام مذاہب اچھے اخلاق ہی سکھاتے ہیں اور برے اعمال سے روکتے ہیں۔

[illegible] اور ہمدردی کی تلقین اور دھوکہ اور جھوٹ سے منع کرتے ہیں۔

[illegible] آرگنائزیشنز، فوج اور job کے طریقہ کار بھی سوشلائزیشن کے عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو ملٹری [illegible] حاصل کرنا لازمی ہونی چاہیے تا کہ ہر فرد انفرادی طور پر discipline کو اپنی زندگی میں اختیار کرے۔

62

سوال 5: بچوں کے سوشلائزیشن کے عمل میں سکول کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

معاشرت میں سکول کا کردار بہت اہم ہے؟ بحث کریں۔

یا imp سکول کی حیثیت سماجی ادارہ واضح کریں۔ ایک سماجی ادارے کے طور پر سکول کے امور پر بحث کریں۔

Define school as social institution. Also discuss functions of school as social institution.

جواب: imp معاشرت میں مدرسے کا کردار (Role of school in socialization):

ہر معاشرے میں سکول کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ بچوں کو معاشرے میں ان کا جائز مقام دلانا سکول جیسے اہم ادارہ کا کام ہوتا ہے۔ زندگی کی شروعات گھر سے اور زندگی میں نکھار سکول سے ملتا ہے۔ سکول بچوں کا ثانوی گھر ہوتا ہے۔ اس دور میں بچوں کا زیادہ وقت سکول میں گزرتا ہے۔ سکول سے ہی بچے معاشرتی [illegible] سیکھتے ہیں۔ بچے اپنے سکول کے ماحول کو اختیار کر لیتے ہیں۔ سکول کی سوشلائزیشن بچوں کو معاشرے کا اہم [illegible] بنا دیتی ہے۔ معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنے کے لائق بن جاتے ہیں۔ سکول کے چند اہم فرائض، ذمہ داریاں [illegible]

(i) سب سے اہم اور ضروری کام جو ہر سکول کو کرنا ہوتا ہے وہ "علم" [illegible] بچوں میں منتقل کرنا ہے۔ اس [illegible] اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ معاشرے کے لیے حقوق و فرائض، قواعد و ضوابط [illegible] آنے والی زندگی میں اپنے علم اور عقائد کو استعمال کر کے اچھی زندگی گزار سکے۔ بچے اپنی thinking، خیالات [illegible] ہیں۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454

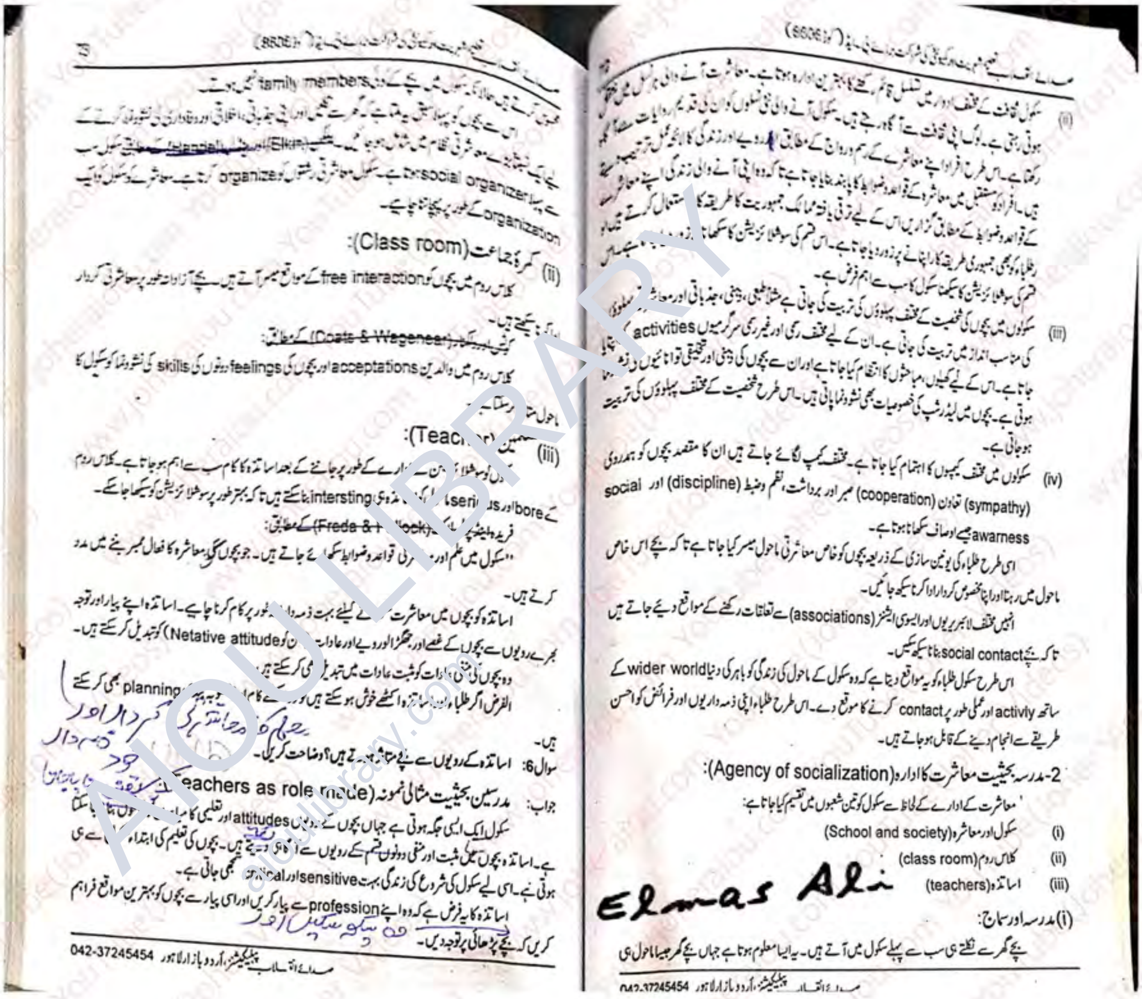

(ii) سکول ثقافت کے مختلف ادوار میں تسلسل قائم رکھنے کا بہترین ادارہ ہوتا ہے۔ معاشرت آنے والی ہر نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ لوگ اپنی ثقافت سے آگاہ رہتے ہیں۔ سکول آنے والی نئی نسلوں کو ان کی قدیم روایات سے آگاہ رکھتا ہے۔ اس طرح افراد اپنے معاشرے کے رسم و رواج کے مطابق رویے اور زندگی کا لائحہ عمل ترتیب دیتے ہیں۔ افراد کو مستقبل میں معاشرہ کے قواعد و ضوابط کا پابند بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی آنے والی زندگی اپنے معاشرے کے قواعد و ضوابط کے مطابق گزاریں اس کے لیے ترقی یافتہ ممالک جمہوریت کا طریقہ کار استعمال کرتے ہیں اور طلباء کو بھی جمہوری طریقہ کار اپنانے پر زور دیا جاتا ہے۔ اس قسم کی سوشلائزیشن کا سکھانا سکول کا سب سے اہم فرض ہے۔

(iii) سکولوں میں بچوں کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی تربیت کی جاتی ہے مثلاً طبعی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی پہلوؤں کی مناسب انداز میں تربیت کی جاتی ہے۔ ان کے لیے مختلف رسمی اور غیر رسمی سرگرمیوں (activities) کا انتظام کیا جاتا ہے اور ان سے بچوں کی ذہنی اور تخلیقی توانائیوں کو ... جاتا ہے۔ اس کے لیے کھیلوں، مباحثوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بچوں میں لیڈرشپ کی خصوصیات بھی نشوونما پاتی ہیں۔ اس طرح شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی تربیت ہو جاتی ہے۔

(iv) سکولوں میں مختلف کیمپوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مختلف کیمپ لگائے جاتے ہیں ان کا مقصد بچوں کو ہمدردی (sympathy) تعاون (cooperation) صبر اور برداشت، نظم و ضبط (discipline) اور social awarness جیسے اوصاف سکھانا ہوتا ہے۔

اسی طرح طلباء کی یونین سازی کے ذریعہ بچوں کو خاص معاشرتی ماحول میسر کیا جاتا ہے تاکہ بچے اس خاص ماحول میں رہنا اور اپنا مخصوص کردار ادا کرنا سیکھ جائیں۔

انہیں مختلف لائبریریوں اور ایسوسی ایشنز (associations) سے تعلقات رکھنے کے مواقع دیے جاتے ہیں تاکہ بچے social contact بنانا سیکھ سکیں۔

اس طرح سکول طلباء کو یہ مواقع دیتا ہے کہ وہ سکول کے ماحول کی زندگی کو باہر کی دنیا wider world کے ساتھ activly اور عملی طور پر contact کرنے کا موقع دے۔ اس طرح طلباء اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو احسن طریقے سے انجام دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

2-مدرسہ بحیثیت معاشرت کا ادارہ (Agency of socialization):

معاشرت کے ادارے کے لحاظ سے سکول کو تین شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(i) سکول اور معاشرہ (School and society)
(ii) کلاس روم (class room)
(iii) اساتذہ (teachers)

Elmas Ali

(i) مدرسہ اور سماج:

بچے گھر سے نکلتے ہی سب سے پہلے سکول میں آتے ہیں۔ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے جہاں بچے گھر جیسا ماحول ہی

محسوس کرتے ہیں علاوہ ازیں سکول میں بچے کے دیگر family members بھی ہوتے ہیں۔ اس سے بچوں کو پہلا سبق یہ ملتا ہے کہ گھر سے نکل کر اپنی جذباتی، اخلاقی اور وفاداری کی تشکیل کرتے ہوئے معاشرتی نظام میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ایلکن ~~(Elkin) اور ہینڈل (Handel) کے مطابق~~ سکول سب سے پہلا social organizer ہے۔ سکول معاشرتی رشتوں کو organize کرتا ہے۔ معاشرے کو سکول کو ایک organization کے طور پر پہچاننا چاہیے۔

(ii) کمرۂ جماعت (Class room):

کلاس روم میں بچوں کو free interaction کے مواقع میسر آتے ہیں۔ بچے آزادانہ طور پر معاشرتی کردار ادا کرنا سیکھتے ہیں۔

~~کوٹس اینڈ ویگنیر (Coats & Wageneer) کے مطابق:~~

کلاس روم میں والدین acceptations اور بچوں کی feelings دونوں کی skills کی نشوونما کو سکول کا ماحول متاثر کرتا ہے۔

(iii) معلمین (Teacher):

... کو سوشلائزیشن کے ادارے کے طور پر جاننے کے بعد اساتذہ کا کام سب سے اہم ہو جاتا ہے۔ کلاس روم کو bore اور serious ... اساتذہ ہی interesting بنا سکتے ہیں تاکہ بہتر طور پر سوشلائزیشن کو سیکھا جا سکے۔

~~فریڈ اینڈ پولاک (Frede & Pollock) کے مطابق:~~

"سکول میں علم اور معاشرتی قواعد و ضوابط سکھائے جاتے ہیں۔ جو بچوں کو معاشرہ کا فعال ممبر بننے میں مدد کرتے ہیں۔

اساتذہ کو بچوں میں معاشرت ... کے لیے بہت ذمہ دارانہ طور پر کام کرنا چاہیے۔ اساتذہ اپنے پیار اور توجہ بھرے رویوں سے بچوں کے غصے اور جھگڑالو رویے اور عادات (Netative attitude) کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ وہ بچوں کی منفی عادات کو مثبت عادات میں تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ الغرض اگر طلباء اور اساتذہ اکٹھے خوش ہو سکتے ہیں ... کام ... planning بھی کر سکتے ہیں۔

بچوں کو معاشرے کا کردار اور ذمہ دار خود

سوال 6: اساتذہ کے رویوں سے بچے متاثر ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: مدرسین بحیثیت مثالی نمونہ (Teachers as role made)

سکول ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں بچوں کے رویوں attitudes اور تعلیمی کا ... بنایا جا سکتا ہے۔ اساتذہ بچوں میں مثبت اور منفی دونوں قسم کے رویوں سے آگاہی دیتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کی ابتداء ... سے ہی ہوتی ہے۔ اسی لیے سکول کی شروع کی زندگی بہت sensitive اور critical سمجھی جاتی ہے۔

اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے profession سے پیار کریں اور اسی پیار سے بچوں کو بہترین مواقع فراہم کریں کہ بچے پڑھائی پر توجہ دیں۔ وہ سیکھ سکیں اور

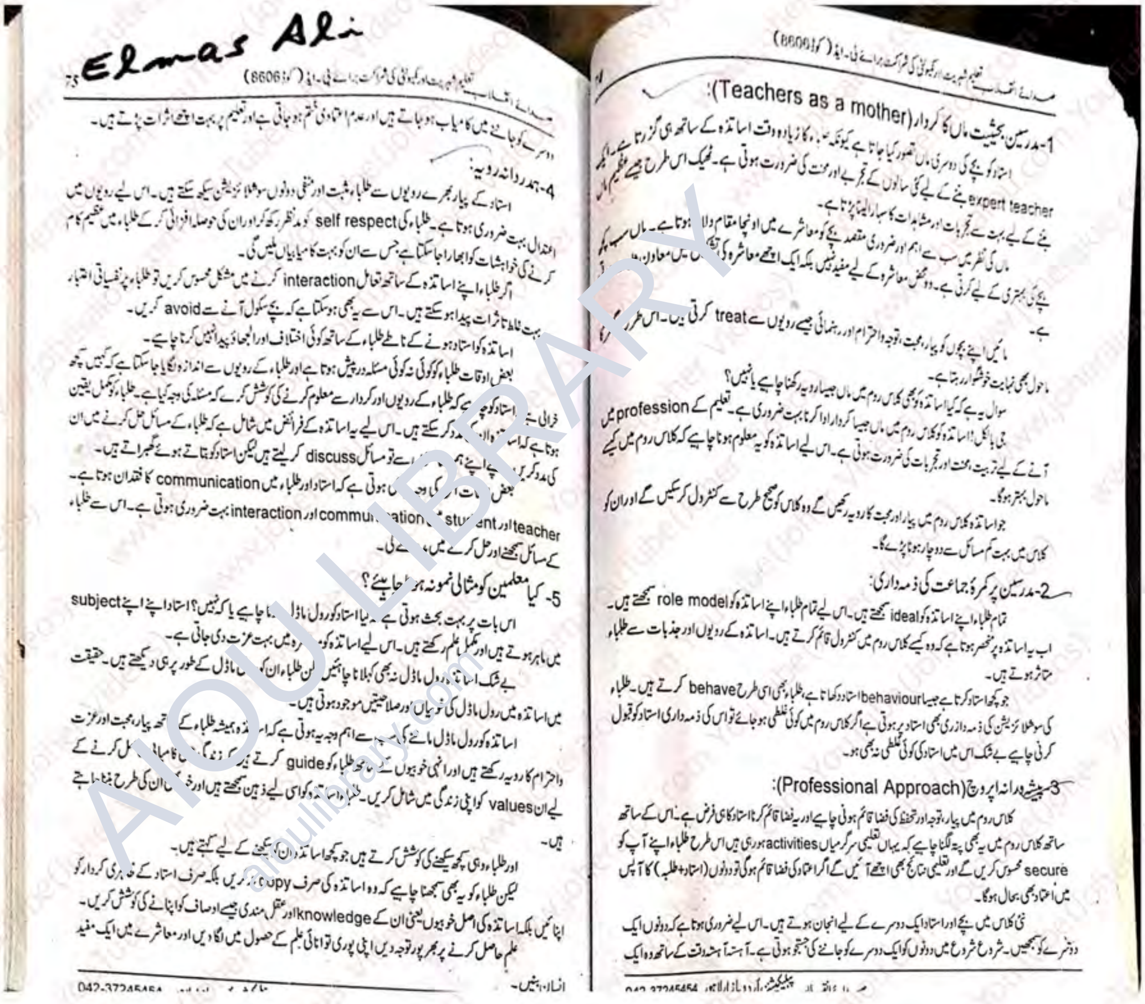

1- مدرسین بحیثیت ماں کا کردار (Teachers as a mother):

استاد کو بچے کی دوسری ماں تصور کیا جاتا ہے کیونکہ بچے کا زیادہ وقت اساتذہ کے ساتھ ہی گزرتا ہے۔ ایک expert teacher بننے کے لیے کئی سالوں کے تجربے اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹھیک اس طرح جیسے عظیم ماں بننے کے لیے بہت سے تجربات اور مشاہدات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

ماں کی نظر میں سب سے اہم اور ضروری مقصد بچے کو معاشرے میں اونچا مقام دلانا ہوتا ہے۔ ماں سب کچھ بچے کی بہتری کے لیے کرتی ہے۔ وہ محض معاشرہ کے لیے مفید نہیں بلکہ ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل میں معاون [illegible] ہے۔

مائیں اپنے بچوں کو پیار، محبت، توجہ و احترام اور رہنمائی جیسے رویوں سے treat کرتی ہیں۔ اس طرح [illegible] ماحول بھی نہایت خوشگوار رہتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا اساتذہ کو بھی کلاس روم میں ماں جیسا رویہ رکھنا چاہیے یا نہیں؟ جی بالکل! اساتذہ کو کلاس روم میں ماں جیسا کردار ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ تعلیم کے profession میں آنے کے لیے تربیت، محنت اور تجربات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے اساتذہ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کلاس روم میں کیسے ماحول بہتر ہوگا۔

جو اساتذہ کلاس روم میں پیار اور محبت کا رویہ رکھیں گے وہ کلاس کو صحیح طرح سے کنٹرول کر سکیں گے اور ان کو کلاس میں بہت کم مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔

2- مدرسین پر کمرۂ جماعت کی ذمہ داری:

تمام طلباء اپنے اساتذہ کو ideal سمجھتے ہیں۔ اس لیے تمام طلباء اپنے اساتذہ کو role model سمجھتے ہیں۔ اب یہ اساتذہ پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کیسے کلاس روم میں کنٹرول قائم کرتے ہیں۔ اساتذہ کے رویوں اور جذبات سے طلباء متاثر ہوتے ہیں۔

جو کچھ استاد کرتا ہے جیسا behaviour استاد دکھاتا ہے، طلباء بھی اسی طرح behave کرتے ہیں۔ طلباء کی سوشلائزیشن کی ذمہ داری بھی استاد پر ہوتی ہے اگر کلاس روم میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کی ذمہ داری استاد کو قبول کرنی چاہیے بے شک اس میں استاد کی کوئی غلطی نہ بھی ہو۔

3- پیشہ ورانہ اپروچ (Professional Approach):

کلاس روم میں پیار، توجہ اور تحفظ کی فضا قائم ہونی چاہیے اور یہ فضا قائم کرنا استاد کا ہی فرض ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کلاس روم میں یہ بھی پتہ لگنا چاہیے کہ یہاں تعلیمی سرگرمیاں activities ہو رہی ہیں اس طرح طلباء اپنے آپ کو secure محسوس کریں گے اور تعلیمی نتائج بھی اچھے آئیں گے اگر اعتماد کی فضا قائم ہوگی تو دونوں (استاد+طلبہ) کا آپس میں اعتماد بھی بحال ہوگا۔

نئی کلاس میں بچے اور استاد ایک دوسرے کے لیے انجان ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھیں۔ شروع شروع میں دونوں کو ایک دوسرے کو جاننے کی جستجو ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ وہ ایک دوسرے کو جاننے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور عدم اعتمادی ختم ہو جاتی ہے اور تعلیم پر بہت اچھے اثرات پڑتے ہیں۔

4- ہمدردانہ رویہ:

استاد کے پیار بھرے رویوں سے طلباء مثبت اور منفی دونوں سوشلائزیشن سیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے رویوں میں اعتدال بہت ضروری ہوتا ہے۔ طلباء کی self respect کو مدنظر رکھ کر اور ان کی حوصلہ افزائی کر کے طلباء میں تعلیم کام کرنے کی خواہشات کو ابھارا جا سکتا ہے جس سے ان کو بہت کامیابیاں ملیں گی۔

اگر طلباء اپنے اساتذہ کے ساتھ تعامل interaction کرنے میں مشکل محسوس کریں تو طلباء پر نفسیاتی اعتبار سے بہت غلط تاثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچے سکول آنے سے avoid کریں۔

اساتذہ کو استاد ہونے کے ناطے طلباء کے ساتھ کوئی اختلاف اور الجھاؤ پیدا نہیں کرنا چاہیے۔

بعض اوقات طلباء کو کوئی نہ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور طلباء کے رویوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کہیں کچھ خرابی ہے۔ استاد کو چاہیے کہ طلباء کے رویوں اور کردار سے معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ مسئلہ کی وجہ کیا ہے۔ طلباء کو مکمل یقین ہوتا ہے کہ [illegible] مدد کر سکتے ہیں۔ اس لیے یہ اساتذہ کے فرائض میں شامل ہے کہ طلباء کے مسائل حل کرنے میں ان کی مدد کریں۔ [illegible] اپنے [illegible] سے تو مسائل discuss کر لیتے ہیں لیکن استاد کو بتاتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ بعض [illegible] کی وجہ [illegible] ہوتی ہے کہ استاد اور طلباء میں communication کا فقدان ہوتا ہے۔ teacher اور student [illegible] communication اور interaction بہت ضروری ہوتی ہے۔ اس سے طلباء کے مسائل سمجھنے اور حل کرنے میں [illegible] گی۔

5- کیا معلمین کو مثالی نمونہ ہونا چاہیے؟

اس بات پر بہت بحث ہوتی ہے کہ کیا استاد کو رول ماڈل [illegible] چاہیے یا کہ نہیں؟ استاد اپنے اپنے subject میں ماہر ہوتے ہیں اور مکمل علم رکھتے ہیں۔ اس لیے اساتذہ کو [illegible] میں بہت عزت دی جاتی ہے۔ بے شک اساتذہ رول ماڈل نہ بھی کہلانا چاہیں [illegible] طلباء ان کو [illegible] ماڈل کے طور پر ہی دیکھتے ہیں۔ حقیقت میں اساتذہ میں رول ماڈل کی خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔

اساتذہ کو رول ماڈل ماننے کی [illegible] سے اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ [illegible] ہمیشہ طلباء کے [illegible] پیار، محبت اور عزت واحترام کا رویہ رکھتے ہیں اور انہی خوبیوں کے [illegible] طلباء کو guide کرتے [illegible] زندگی [illegible] کامیابی حاصل کرنے کے لیے ان values کو اپنی زندگی میں شامل کریں۔ طلباء اساتذہ کو اسی لیے ذہین سمجھتے ہیں اور [illegible] ان کی طرح بننا چاہتے ہیں۔

اور طلباء وہی کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو کچھ اساتذہ ان کو سیکھنے کے لیے کہتے ہیں۔ لیکن طلباء کو یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ اساتذہ کی صرف copy نہ کریں بلکہ صرف استاد کے ظاہری کردار کو اپنائیں بلکہ اساتذہ کی اصل خوبیوں یعنی ان کے knowledge اور عقل مندی جیسے اوصاف کو اپنانے کی کوشش کریں۔ علم حاصل کرنے پر بھرپور توجہ دیں اپنی پوری توانائی علم کے حصول میں لگا دیں اور معاشرے میں ایک مفید انسان بنیں۔

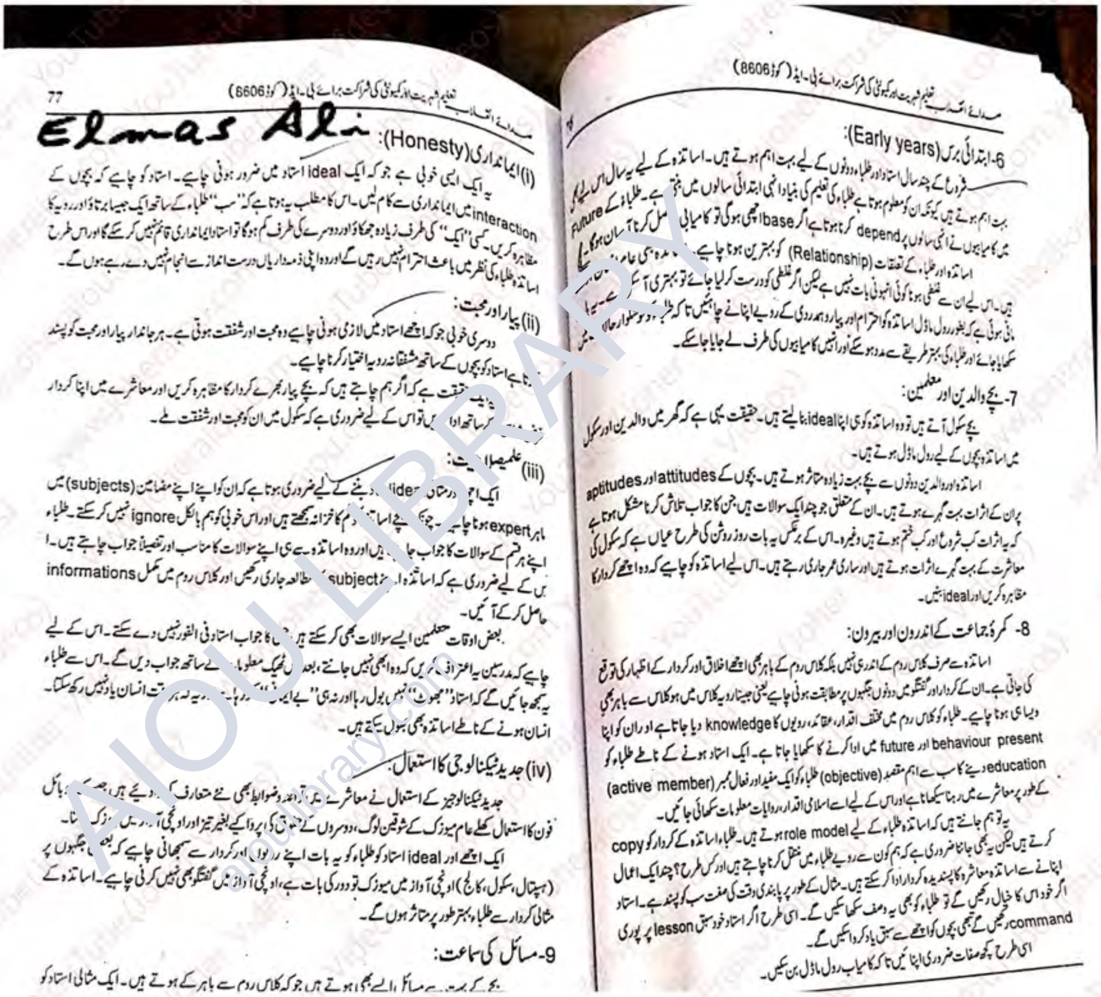

6-ابتدائی برس (Early years):

شروع کے چند سال استاد اور طلباء دونوں کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے یہ سال اس لیے بہت اہم ہوتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہوتا ہے طلباء کی تعلیم کی بنیاد انہی ابتدائی سالوں میں بنتی ہے۔ طلباء کے Future کی کامیابیوں نے انہی سالوں پر depend کرنا ہوتا ہے اگر base اچھی ہوگی تو کامیابی حاصل کرنا آسان ہوگا۔

اساتذہ اور طلباء کے تعلقات (Relationship) کو بہترین ہونا چاہیے۔ [illegible] بھی عام [illegible] ہیں۔ اس لیے ان سے غلطی ہونا کوئی انہونی بات نہیں ہے لیکن اگر غلطی کو درست کرلیا جائے تو بہتری آ [illegible] یہ بات بنی ہوئی ہے کہ بطور رول ماڈل اساتذہ کو احترام اور پیار و ہمدردی کے رویے اپنانے چاہئیں تاکہ طلباء [illegible] سکھایا جائے اور طلباء کی بہتر طریقے سے مدد ہوسکے اور انہیں کامیابیوں کی طرف لے جایا جاسکے۔

7-بچے والدین اور معلمین:

بچے سکول آتے ہیں تو وہ اساتذہ کو ہی اپنا ideal بنا لیتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ گھر میں والدین اور سکول میں اساتذہ بچوں کے لیے رول ماڈل ہوتے ہیں۔

اساتذہ اور والدین دونوں سے بچے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ بچوں کے attitudes اور aptitudes پر ان کے اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق جو چند ایک سوالات ہیں جن کا جواب تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ اثرات کب شروع اور کب ختم ہوتے ہیں وغیرہ۔ اس کے برعکس یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ سکول کی معاشرت کے بہت گہرے اثرات ہوتے ہیں اور ساری عمر جاری رہتے ہیں۔ اس لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اچھے کردار کا مظاہرہ کریں اور ideal بنیں۔

8- کمرۂ جماعت کے اندرون اور بیرون:

اساتذہ سے صرف کلاس روم کے اندر ہی نہیں بلکہ کلاس روم کے باہر بھی اچھے اخلاق اور کردار کے اظہار کی توقع کی جاتی ہے۔ ان کے کردار اور گفتگو میں دونوں جگہوں پر مطابقت ہونی چاہیے یعنی جیسا رویہ کلاس میں ہو کلاس سے باہر بھی ویسا ہی ہونا چاہیے۔ طلباء کو کلاس روم میں مختلف اقدار، عقائد، رویوں کا knowledge دیا جاتا ہے اور ان کو اپنا present behaviour اور future میں ادا کرنے کا سکھایا جاتا ہے۔ ایک استاد ہونے کے ناطے طلباء کو education دینے کا سب سے اہم مقصد (objective) طلباء کو ایک مفید اور فعال ممبر (active member) کے طور پر معاشرے میں رہنا سکھانا ہے اور اس کے لیے اسے اسلامی اقدار روایات معلومات سکھائی جائیں۔

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ اساتذہ طلباء کے لیے role model ہوتے ہیں۔ طلباء اساتذہ کے کردار کو copy کرتے ہیں لیکن یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ہم کون سے رویے طلباء میں منتقل کرنا چاہتے ہیں اور کس طرح؟ چند ایک اعمال اپنانے سے اساتذہ معاشرہ کا پسندیدہ کردار ادا کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر پابندی وقت کی صفت سب کو پسند ہے۔ استاد اگر خود اس کا خیال رکھیں گے تو طلباء کو بھی یہ وصف سکھا سکیں گے۔ اسی طرح اگر استاد خود سبق lesson پر پوری command رکھیں گے تبھی بچوں کو اچھے سے سبق یاد کروا سکیں گے۔

اسی طرح کچھ صفات ضروری اپنائیں تاکہ کامیاب رول ماڈل بن سکیں۔

Elmas Ali

(i) ایمانداری (Honesty):

یہ ایک ایسی خوبی ہے جو کہ ایک ideal استاد میں ضرور ہونی چاہیے۔ استاد کو چاہیے کہ بچوں کے interaction میں ایمانداری سے کام لیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ "سب" طلباء کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ اور رویہ کا مظاہرہ کریں۔ کسی "ایک" کی طرف زیادہ جھکاؤ اور دوسرے کی طرف کم ہوگا تو استاد ایمانداری قائم نہیں کرسکے گا اور اس طرح اساتذہ طلباء کی نظر میں باعث احترام نہیں رہیں گے اور وہ اپنی ذمہ داریاں درست انداز سے انجام نہیں دے رہے ہوں گے۔

(ii) پیار اور محبت:

دوسری خوبی جو کہ اچھے استاد میں لازمی ہونی چاہیے وہ محبت اور شفقت ہوتی ہے۔ ہر جاندار پیار اور محبت کو پسند کرتا ہے استاد کو بچوں کے ساتھ مشفقانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچے پیار بھرے کردار کا مظاہرہ کریں اور معاشرے میں اپنا کردار [illegible] کے ساتھ ادا کریں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ سکول میں ان کو محبت اور شفقت ملے۔

(iii) علمی صلاحیت:

ایک اچھا اور مثالی ideal استاد بننے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ان کو اپنے اپنے مضامین (subjects) میں ماہر expert ہونا چاہیے۔ چونکہ بچے اساتذہ کو علم کا خزانہ سمجھتے ہیں اور اس خوبی کو ہم بالکل ignore نہیں کرسکتے۔ طلباء اپنے ہر قسم کے سوالات کا جواب جاننا چاہتے ہیں اور وہ اساتذہ سے ہی اپنے سوالات کا مناسب اور تفصیلاً جواب چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ اپنے subject کا مطالعہ جاری رکھیں اور کلاس روم میں مکمل informations حاصل کرکے آئیں۔

بعض اوقات متعلمین ایسے سوالات بھی کرسکتے ہیں جن کا جواب استاد فی الفور نہیں دے سکتے۔ اس کے لیے چاہیے کہ مدرسین یہ اعتراف کریں کہ وہ ابھی نہیں جانتے، بعد میں ٹھیک معلومات کے ساتھ جواب دیں گے۔ اس سے طلباء یہ سمجھ جائیں گے کہ استاد "جھوٹ" نہیں بول رہا اور نہ ہی "بے [illegible]" کر رہا ہے۔ [illegible] ہر وقت انسان یاد نہیں رکھ سکتا۔ انسان ہونے کے ناطے اساتذہ بھی بھول سکتے ہیں۔

(iv) جدید ٹیکنالوجی کا استعمال:

جدید ٹیکنالوجیز کے استعمال نے معاشرے میں قواعد وضوابط بھی نئے متعارف کروا دیے ہیں جیسے کہ موبائل فون کا استعمال کھلے عام میوزک کے شوقین لوگ، دوسروں کے حقوق کی پرواہ کیے بغیر تیز اور اونچی آواز میں میوزک [illegible]۔

ایک اچھے اور ideal استاد کو طلباء کو یہ بات اپنے رویے اور کردار سے سمجھانی چاہیے کہ بعض جگہوں پر (ہسپتال، سکول، کالج) اونچی آواز میں میوزک تو دور کی بات ہے، اونچی آواز میں گفتگو بھی نہیں کرنی چاہیے۔ اساتذہ کے مثالی کردار سے طلباء بہتر طور پر متاثر ہوں گے۔

9-مسائل کی سماعت:

بچوں کے بہت سے مسائل ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ کلاس روم سے باہر کے ہوتے ہیں۔ ایک مثالی استاد کو

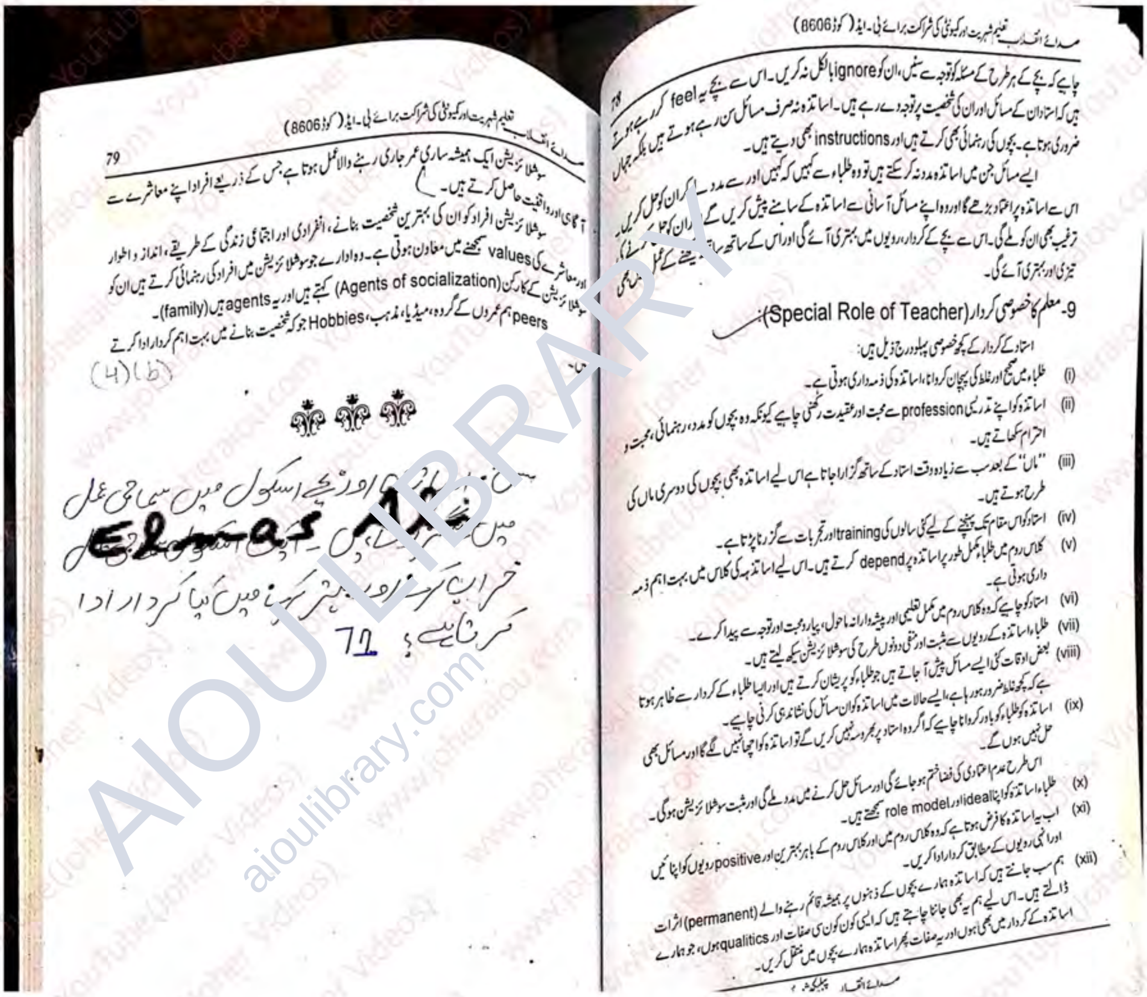

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

78

چاہیے کہ بچے کے ہر طرح کے مسئلہ کو توجہ سے سنیں، ان کو ignore بالکل نہ کریں۔ اس سے بچے یہ feel کر رہے ہوتے ہیں کہ استاد ان کے مسائل اور ان کی شخصیت پر توجہ دے رہے ہیں۔ اساتذہ نہ صرف مسائل سن رہے ہوتے ہیں بلکہ جہاں ضروری ہوتا ہے۔ بچوں کی رہنمائی بھی کرتے ہیں اور instructions بھی دیتے ہیں۔

ایسے مسائل جن میں اساتذہ مدد نہ کر سکتے ہیں تو وہ طلباء سے کہیں کہ کہیں اور سے مدد لے کر ان کو حل کریں۔ اس سے اساتذہ پر اعتماد بڑھے گا اور وہ اپنے مسائل آسانی سے اساتذہ کے سامنے پیش کریں گے اور ان کو حل کرنے کی ترغیب بھی ان کو ملے گی۔ اس سے بچے کے کردار، رویوں میں بہتری آئے گی اور اس کے ساتھ ساتھ سیکھنے کے عمل میں بھی تیزی اور بہتری آئے گی۔

9- معلم کا خصوصی کردار (Special Role of Teacher):

استاد کے کردار کے کچھ خصوصی پہلو درج ذیل ہیں:

(i) طلباء میں صحیح اور غلط کی پہچان کروانا، اساتذہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔
(ii) اساتذہ کو اپنے تدریسی profession سے محبت اور عقیدت رکھنی چاہیے کیونکہ وہ بچوں کو مدد، رہنمائی، محبت و احترام سکھاتے ہیں۔
(iii) "ماں" کے بعد سب سے زیادہ وقت استاد کے ساتھ گزارا جاتا ہے اس لیے اساتذہ بھی بچوں کی دوسری ماں کی طرح ہوتے ہیں۔
(iv) استاد کو اس مقام تک پہنچنے کے لیے کئی سالوں کی training اور تجربات سے گزرنا پڑتا ہے۔
(v) کلاس روم میں طلباء مکمل طور پر اساتذہ پر depend کرتے ہیں۔ اس لیے اساتذہ کی کلاس میں بہت اہم ذمہ داری ہوتی ہے۔
(vi) استاد کو چاہیے کہ وہ کلاس روم میں مکمل تعلیمی اور پیشہ وارانہ ماحول، پیار و محبت اور توجہ سے پیدا کرے۔
(vii) طلباء اساتذہ کے رویوں سے مثبت اور منفی دونوں طرح کی سوشلائزیشن سیکھ لیتے ہیں۔
(viii) بعض اوقات کئی ایسے مسائل پیش آ جاتے ہیں جو طلباء کو پریشان کرتے ہیں اور ایسا طلباء کے کردار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ غلط ضرور ہو رہا ہے، ایسے حالات میں اساتذہ کو ان مسائل کی نشاندہی کرنی چاہیے۔
(ix) اساتذہ کو طلباء کو باور کروانا چاہیے کہ اگر وہ استاد پر بھروسہ نہیں کریں گے تو اساتذہ کو اچھا نہیں لگے گا اور مسائل بھی حل نہیں ہوں گے۔
(x) اس طرح عدم اعتمادی کی فضا ختم ہو جائے گی اور مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی اور مثبت سوشلائزیشن ہو گی۔
(xi) طلباء اساتذہ کو اپنا ideal اور role model سمجھتے ہیں۔ اب یہ اساتذہ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کلاس روم میں اور کلاس روم کے باہر بہترین اور positive رویوں کو اپنائیں اور انہی رویوں کے مطابق کردار ادا کریں۔
(xii) ہم سب جانتے ہیں کہ اساتذہ ہمارے بچوں کے ذہنوں پر ہمیشہ قائم رہنے والے (permanent) اثرات ڈالتے ہیں۔ اس لیے ہم یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ ایسی کون کون سی صفات اور qualitics ہوں، جو ہمارے اساتذہ کے کردار میں بھی ہوں اور یہ صفات پھر اساتذہ ہمارے بچوں میں منتقل کریں۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

79

سوشلائزیشن ایک ہمیشہ ساری عمر جاری رہنے والا عمل ہوتا ہے جس کے ذریعے افراد اپنے معاشرے سے آگاہی اور واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

سوشلائزیشن افراد کو ان کی بہترین شخصیت بنانے، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے طریقے، انداز و اطوار اور معاشرے کی values سمجھنے میں معاون ہوتی ہے۔ وہ ادارے جو سوشلائزیشن میں افراد کی رہنمائی کرتے ہیں ان کو سوشلائزیشن کے کارکن (Agents of socialization) کہتے ہیں اور یہ agents ہیں (family)۔ peers ہم عمروں کے گروہ، میڈیا، مذہب، Hobbies جو کہ شخصیت بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(4)(b)

* * *

سوال: [illegible] اور بچے اسکول میں سماجی عمل میں [illegible] خراب کرنے اور بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟ 7T

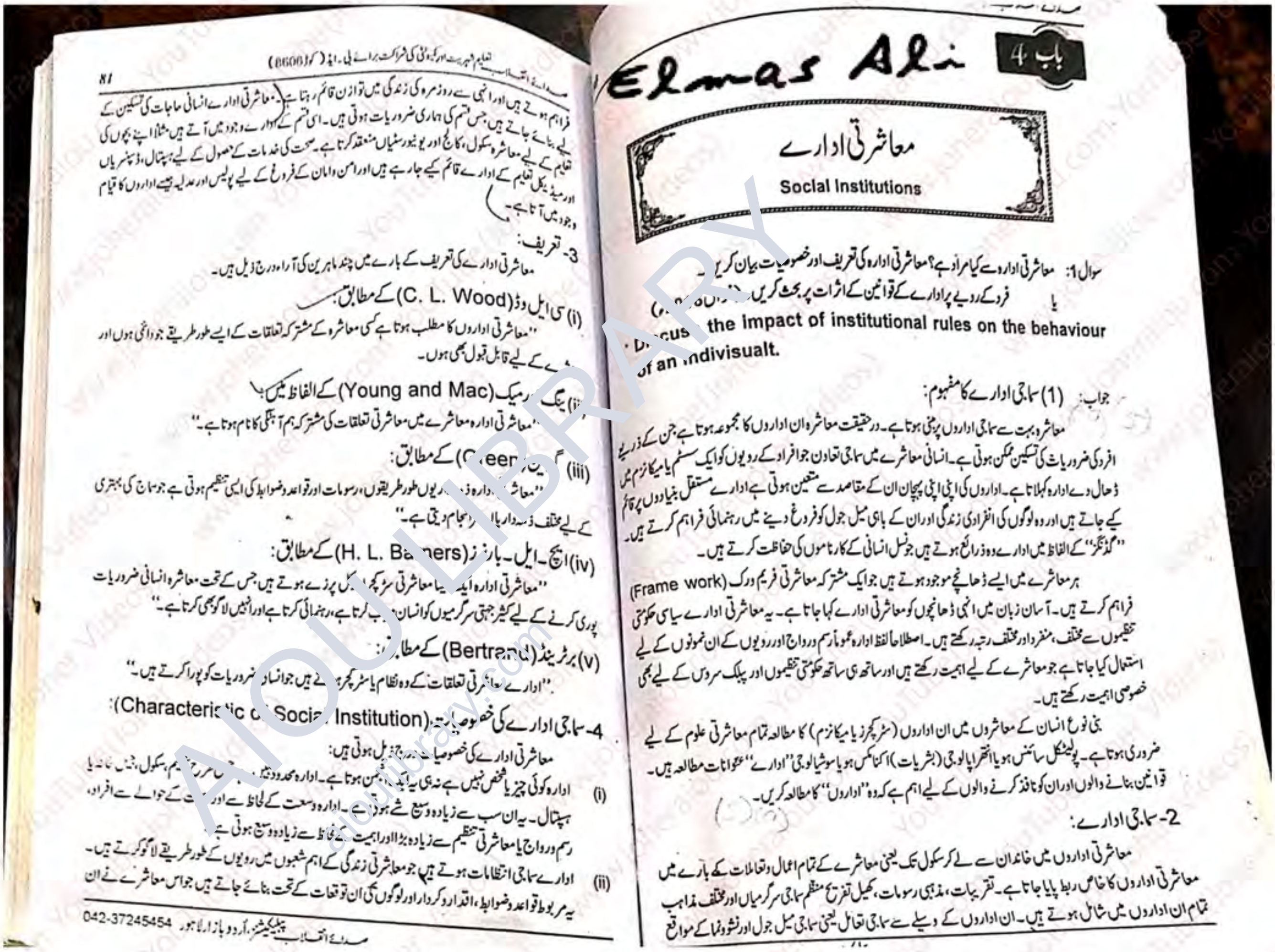

باب 4

Elmas Ali

معاشرتی ادارے
Social Institutions

سوال 1: معاشرتی ادارہ سے کیا مراد ہے؟ معاشرتی ادارہ کی تعریف اور خصوصیات بیان کریں۔

یا

فرد کے رویے پر ادارے کے قوانین کے اثرات پر بحث کریں۔

Discuss the impact of institutional rules on the behaviour of an indivisualt.

جواب: (1) سماجی ادارے کا مفہوم:

معاشرہ بہت سے سماجی اداروں پر مبنی ہوتا ہے۔ درحقیقت معاشرہ ان اداروں کا مجموعہ ہوتا ہے جن کے ذریعے افرد کی ضروریات کی تسکین ممکن ہوتی ہے۔ انسانی معاشرے میں سماجی تعاون جو افراد کے رویوں کو ایک سسٹم یا میکانزم میں ڈھال دے ادارہ کہلاتا ہے۔ اداروں کی اپنی اپنی پہچان ان کے مقاصد سے متعین ہوتی ہے ادارے مستقل بنیادوں پر قائم کیے جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی انفرادی زندگی اور ان کے باہمی میل جول کو فروغ دینے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

"گڈنگز" کے الفاظ میں ادارے وہ ذرائع ہوتے ہیں جو نسل انسانی کے کارناموں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہر معاشرے میں ایسے ڈھانچے موجود ہوتے ہیں جو ایک مشترکہ معاشرتی فریم ورک (Frame work) فراہم کرتے ہیں۔ آسان زبان میں انہی ڈھانچوں کو معاشرتی ادارے کہا جاتا ہے۔ یہ معاشرتی ادارے سیاسی حکومتی تنظیموں سے مختلف، منفرد اور مختلف رتبہ رکھتے ہیں۔ اصطلاحاً لفظ ادارہ عموماً رسم ورواج اور رویوں کے ان نمونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو معاشرے کے لیے اہمیت رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ حکومتی تنظیموں اور پبلک سروس کے لیے بھی خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔

بنی نوع انسان کے معاشروں میں ان اداروں (سٹرکچرز یا میکانزم) کا مطالعہ تمام معاشرتی علوم کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ پولیٹیکل سائنس ہو یا انتھراپالوجی (بشریات) اکنامکس ہو یا سوشیالوجی "ادارے" عنوانات مطالعہ ہیں۔ قوانین بنانے والوں اور ان کو نافذ کرنے والوں کے لیے اہم ہے کہ وہ "اداروں" کا مطالعہ کریں۔

2- سماجی ادارے:

معاشرتی اداروں میں خاندان سے لے کر سکول تک یعنی معاشرے کے تمام اعمال وتعاملات کے بارے میں معاشرتی اداروں کا خاص ربط پایا جاتا ہے۔ تقریبات، مذہبی رسومات، کھیل تفریح منظم سماجی سرگرمیاں اور مختلف مذاہب تمام ان اداروں میں شامل ہوتے ہیں۔ ان اداروں کے وسیلے سے سماجی تعامل یعنی سماجی میل جول اور نشوونما کے مواقع

فراہم ہوتے ہیں اور انہی سے روزمرہ کی زندگی میں توازن قائم رہتا ہے۔ معاشرتی ادارے انسانی حاجات کی تسکین کے لیے بنائے جاتے ہیں جس قسم کی ہماری ضروریات ہوتی ہیں۔ اسی قسم کے ادارے وجود میں آتے ہیں مثلاً اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے معاشرہ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں منعقد کرتا ہے۔ صحت کی خدمات کے حصول کے لیے ہسپتال، ڈسپنسریاں اور میڈیکل تعلیم کے ادارے قائم کیے جا رہے ہیں اور امن وامان کے فروغ کے لیے پولیس اور عدلیہ جیسے اداروں کا قیام وجود میں آتا ہے۔

3- تعریف:

معاشرتی ادارے کی تعریف کے بارے میں چند ماہرین کی آراء درج ذیل ہیں۔

(i) سی ایل وڈ (C. L. Wood) کے مطابق:

"معاشرتی اداروں کا مطلب ہوتا ہے کسی معاشرہ کے مشترکہ تعلقات کے ایسے طور طریقے جو دائمی ہوں اور معاشرے کے لیے قابل قبول بھی ہوں۔"

(ii) ینگ اور میک (Young and Mac) کے الفاظ میں:

"معاشرتی ادارہ معاشرے میں معاشرتی تعلقات کی مشترکہ ہم آہنگی کا نام ہوتا ہے۔"

(iii) گرین (Green) کے مطابق:

"معاشرتی ادارہ ذریعوں طور طریقوں، رسومات اور قواعد وضوابط کی ایسی تنظیم ہوتی ہے جو سماج کی بہتری کے لیے مختلف ذمہ داریاں سرانجام دیتی ہے۔"

(iv) ایچ۔ایل۔بارنز (H. L. Barners) کے مطابق:

"معاشرتی ادارہ ایک ایسا معاشرتی سٹرکچر یا کل پرزے ہوتے ہیں جس کے تحت معاشرہ انسانی ضروریات پوری کرنے کے لیے کثیر جہتی سرگرمیوں کو انسان مرتب کرتا ہے، رہنمائی کرتا ہے اور انہیں لاگو بھی کرتا ہے۔"

(v) برٹرینڈ (Bertrand) کے مطابق:

"ادارے معاشرتی تعلقات کے وہ نظام یا سٹرکچر ہوتے ہیں جو انسانی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔"

4- سماجی ادارے کی خصوصیات (Characteristic of Social Institution):

معاشرتی ادارے کی خصوصیات درج ذیل ہوتی ہیں:

(i) ادارہ کوئی چیز یا شخص نہیں ہے نہ ہی یہ ایک بلڈنگ ہوتا ہے۔ ادارہ محدود تنظیم مثلاً سرکاری تنظیم، سکول، جیل خانہ یا ہسپتال۔ یہ ان سب سے زیادہ وسیع شے ہوتا ہے۔ ادارہ وسعت کے لحاظ سے اور اہمیت کے حوالے سے افراد، رسم ورواج یا معاشرتی تنظیم سے زیادہ بڑا اور اہمیت کے لحاظ سے زیادہ وسیع ہوتی ہے۔

(ii) ادارے سماجی انتظامات ہوتے ہیں جو معاشرتی زندگی کے اہم شعبوں میں رویوں کے طور طریقے لاگو کرتے ہیں۔ یہ مربوط قواعد وضوابط، اقدار و کردار اور لوگوں کی ان توقعات کے تحت بنائے جاتے ہیں جو اس معاشرے نے ان

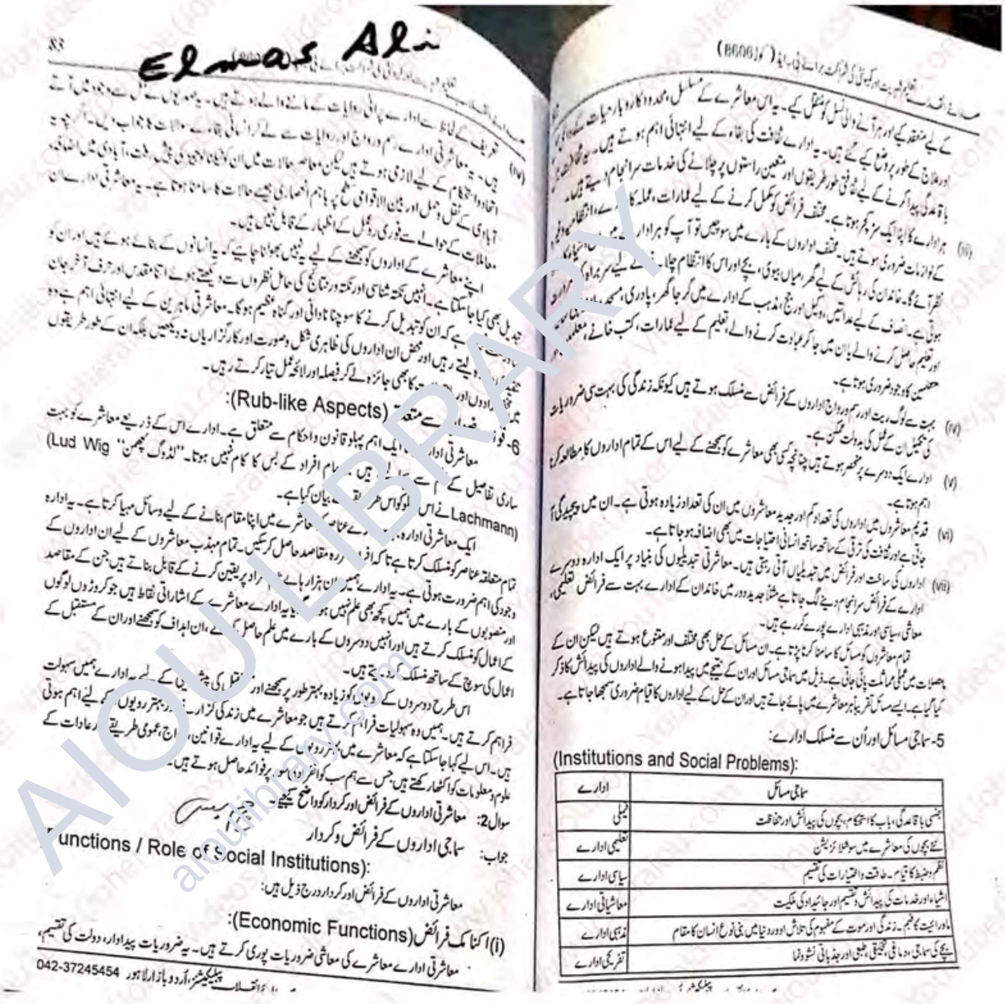

[illegible] کے لیے منعقد کیے اور ہر آنے والی نسل کو منتقل کیے۔ یہ اس معاشرے کے مسلسل، محدود کاروبار حیات [illegible] اور علاج کے طور پر وضع کیے گئے ہیں۔ یہ ادارے ثقافت کی بقاء کے لیے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ [illegible] باقاعدگی پیدا کرنے کے لیے ثقافتی طور طریقوں اور متعین راستوں پر چلانے کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

(iii) ہر ادارے کا اپنا ایک سربراہ ہوتا ہے۔ مختلف فرائض کو مکمل کرنے کے لیے عمارات، عملہ [illegible] کے لوازمات ضروری ہوتے ہیں۔ مختلف اداروں کے بارے میں سوچیں تو آپ کو ہر ادارے میں [illegible] نظر آئے گا۔ خاندان کی رہائش کے لیے گھر، میاں بیوی، بچے اور اس کا انتظام چلانے کے لیے سربراہ [illegible] ہوتی ہے۔ انصاف کے لیے عدالتیں، وکیل اور جج، مذہب کے ادارے میں گرجا گھر، پادری، مسجد [illegible] اور تعلیم حاصل کرنے والے یا ان میں جا کر عبادت کرنے والے، تعلیم کے لیے عمارات، کتب خانے، معلم [illegible] کا وجود ضروری ہوتا ہے۔

(iv) بہت سے لوگ ریت اور رسم و رواج اداروں کے فرائض سے منسلک ہوتے ہیں کیونکہ زندگی کی بہت سی ضروریات کی تکمیل ان کے عمل کی بدولت ممکن ہے۔

(v) ادارے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں چنانچہ کسی بھی معاشرے کو سمجھنے کے لیے اس کے تمام اداروں کا مطالعہ کرنا اہم ہوتا ہے۔

(vi) قدیم معاشروں میں اداروں کی تعداد کم اور جدید معاشروں میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں پیچیدگی [illegible] جاتی ہے اور ثقافت کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانی احتیاجات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

(vii) اداروں کی ساخت اور فرائض میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ معاشرتی تبدیلیوں کی بنیاد پر ایک ادارہ دوسرے ادارے کے فرائض سرانجام دینے لگ جاتا ہے مثلاً جدید دور میں خاندان کے ادارے، بہت سے فرائض تعلیمی، معاشی، سیاسی اور مذہبی ادارے پورے کر رہے ہیں۔

تمام معاشروں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان مسائل کے حل بھی مختلف اور متنوع ہوتے ہیں لیکن ان کے بحصلات میں مکمل مماثلت پائی جاتی ہے۔ ذیل میں سماجی مسائل اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اداروں کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایسے مسائل تقریباً ہر معاشرے میں پائے جاتے ہیں اور ان کے حل کے لیے اداروں کا قیام ضروری سمجھا جاتا ہے۔

5- سماجی مسائل اور اُن سے منسلک ادارے:
(Institutions and Social Problems):

ادارے	سماجی مسائل
فیملی	جنسی باقاعدگی، باپ کا استحکام، بچوں کی پیدائش اور حفاظت
تعلیمی ادارے	نئے بچوں کی معاشرے میں سوشلائزیشن
سیاسی ادارے	نظم و ضبط کا قیام۔ طاقت و اختیارات کی تقسیم
معاشیاتی ادارے	اشیاء اور خدمات کی پیدائش و تقسیم اور جائیداد کی ملکیت
مذہبی ادارے	ماورائیت کا فہم۔ زندگی اور موت کے مفہوم کی تلاش اور دنیا میں بنی نوع انسان کا مقام
تفریحی ادارے	بچے کی سماجی، دماغی، تخلیقی، طبعی اور جذباتی نشوونما

Elmas Ali

[illegible] تعریف کے لحاظ سے ادارے پرانی روایات کے ماننے والے ہوتے ہیں۔ [illegible] ہیں۔ یہ معاشرتی ادارے رسم و رواج اور روایات سے لے کر انسانی بقا کے معاملات کا جواب [illegible]

(iv) اتحاد و استحکام کے لیے لازمی ہوتے ہیں لیکن معاصر حالات میں ان کو نئی ٹیکنالوجی کی پیش رفت، آبادی میں اضافہ، نقل و حمل اور بین الاقوامی سطح پر باہم انحصاری جیسے حالات کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ معاشرتی ادارے ان حالات کے حوالے سے فوری ردعمل کے اظہار کے قابل نہیں ہیں۔

اپنے معاشرے کے اداروں کو سمجھنے کے لیے ہمیں جاننا چاہیے کہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور ان کو تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ انہیں نکتہ شناسی اور نکتہ ور نتائج کی حامل نظروں سے دیکھتے ہوئے انہیں مقدس اور حرف آخر جان [illegible] ہے کہ ان کو تبدیل کرنے کا سوچنا نادانی اور گناہ عظیم ہو گا۔ معاشرتی ماہرین کے لیے انتہائی اہم ہے وہ [illegible] لیتے رہیں اور محض ان اداروں کی ظاہری شکل و صورت اور کارگزاریاں نہ دیکھیں بلکہ ان کے طور طریقوں [illegible] اداروں اور [illegible] کا بھی جائزہ لے کر فیصلہ اور لائحہ عمل تیار کرتے رہیں۔

6- قو[illegible] سے متعلق (Rub-like Aspects):

معاشرتی ادارے [illegible] ایک اہم پہلو قانون و احکام سے متعلق ہے۔ ادارے اس کے ذریعے معاشرے کو بہت [illegible] ہیں۔ [illegible] تمام افراد کے بس کا کام نہیں ہوتا۔ "لڈوگ لچمن" (Lud Wig Lachmann) نے اس [illegible] کو اس طرح [illegible] بیان کیا ہے۔ ساری تفاصیل کے [illegible]

ایک معاشرتی ادارہ [illegible] عناصر [illegible] معاشرے میں اپنا مقام بنانے کے لیے وسائل مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارہ تمام متعلقہ عناصر کو منسلک کرتا ہے تاکہ اف[illegible] مقاصد حاصل کر سکیں۔ تمام مہذب معاشروں کے لیے ان اداروں کے وجود کی اہم ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ادارے ہمیں ان ہزارہا [illegible] افراد پر یقین کرنے کے قابل بناتے ہیں جن کے مقاصد اور منصوبوں کے بارے میں ہمیں کچھ بھی علم نہیں ہو[illegible] یہ ادارے معاشرے کے اشاراتی نقاط ہیں جو کروڑوں لوگوں کے اعمال کو منسلک کرتے ہیں اور انہیں دوسروں کے بارے میں علم حاصل [illegible] ان اہداف کو سمجھنے اور ان کے مستقبل کے اعمال کی سوچ کے ساتھ منسلک کر دیتے ہیں۔ اس طرح دوسروں کے [illegible] کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے اور [illegible] کی پیشین [illegible] کے لیے یہ ادارے ہمیں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ ہمیں وہ سہولیات فراہم کرتے ہیں جو معاشرے میں زندگی گزار[illegible] بہتر رویوں [illegible] کے لیے اہم ہوتی ہیں۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ معاشرے میں بہتر رویوں کے لیے یہ ادارے قوانین، [illegible] عمومی طریقے [illegible] عادات کے علوم و معلومات کو اکٹھا رکھتے ہیں جس سے ہم سب کو انفرادی طور پر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

سوال 2: معاشرتی اداروں کے فرائض اور کردار کو واضح کیجیے۔

جواب: سماجی اداروں کے فرائض و کردار (Functions / Role of Social Institutions):

معاشرتی اداروں کے فرائض اور کردار درج ذیل ہیں:

(i) اکنامک فرائض (Economic Functions):

معاشرتی ادارے معاشرے کی معاشی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ یہ ضروریات پیداوار، دولت کی تقسیم،

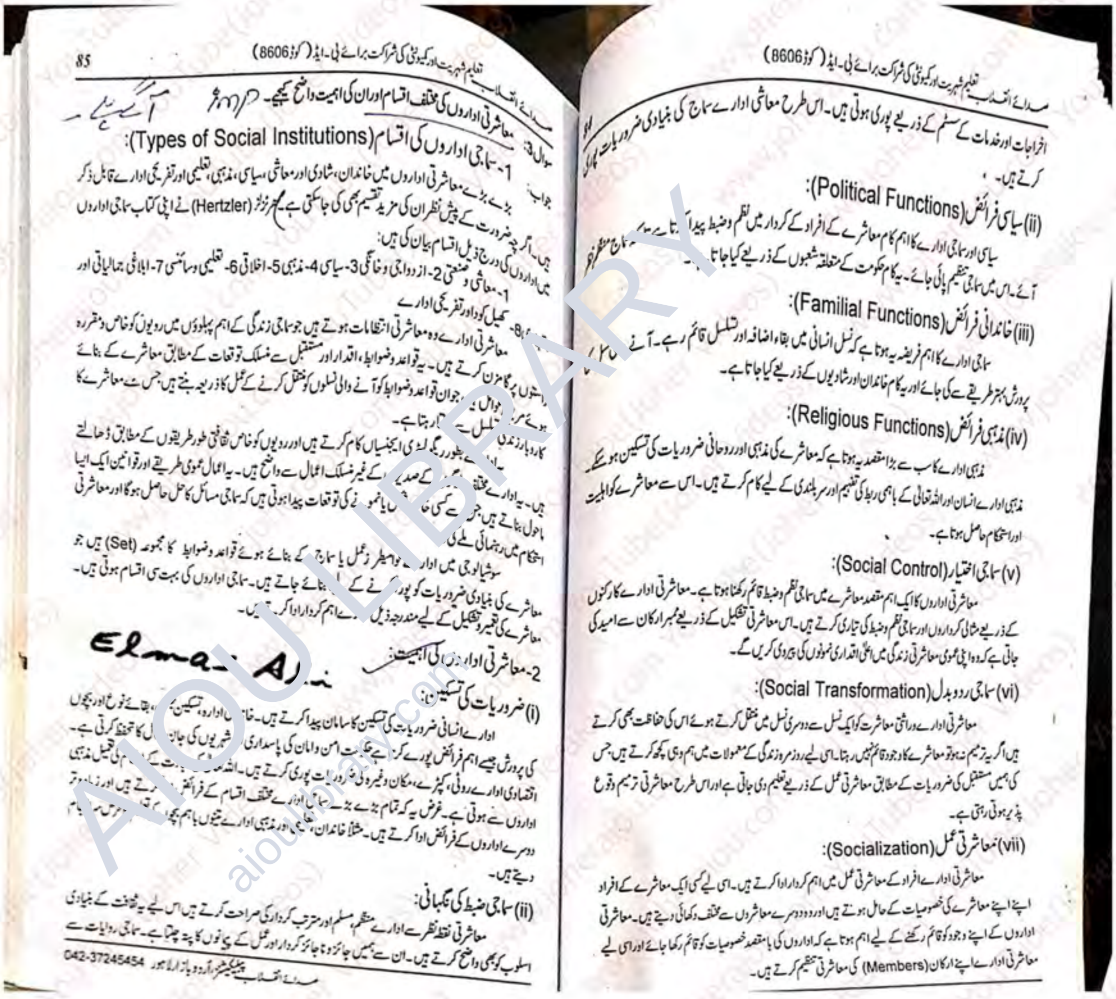

اخراجات اور خدمات کے سسٹم کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ اس طرح معاشی ادارے سماج کی بنیادی ضروریات [illegible] کرتے ہیں۔

(ii) سیاسی فرائض (Political Functions):

سیاسی اور سماجی ادارے کا اہم کام معاشرے کے افراد کے کردار میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے [illegible] سماج منظم ہو آئے۔ اس میں سماجی تنظیم پائی جائے۔ یہ کام حکومت کے متعلقہ شعبوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

(iii) خاندانی فرائض (Familial Functions):

سماجی ادارے کا اہم فریضہ یہ ہوتا ہے کہ نسل انسانی میں بقاء، اضافہ اور تسلسل قائم رہے۔ آنے [illegible] پرورش بہتر طریقے سے کی جائے اور یہ کام خاندان اور شادیوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

(iv) مذہبی فرائض (Religious Functions):

مذہبی ادارے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ معاشرے کی مذہبی اور روحانی ضروریات کی تسکین ہو سکے۔ مذہبی ادارے انسان اور اللہ تعالیٰ کے باہمی ربط کی تفہیم اور سربلندی کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس سے معاشرے کو اہلیت اور استحکام حاصل ہوتا ہے۔

(v) سماجی اختیار (Social Control):

معاشرتی اداروں کا ایک اہم مقصد معاشرے میں سماجی نظم و ضبط قائم رکھنا ہوتا ہے۔ معاشرتی ادارے کارکنوں کے ذریعے مثالی کرداروں اور سماجی نظم و ضبط کی تیاری کرتے ہیں۔ اس معاشرتی تشکیل کے ذریعے ممبر ارکان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی عمومی معاشرتی زندگی میں اعلیٰ اقداری نمونوں کی پیروی کریں گے۔

(vi) سماجی ردوبدل (Social Transformation):

معاشرتی ادارے وراثتی معاشرت کو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرتے ہوئے اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں اگر یہ ترمیم نہ ہو تو معاشرے کا وجود قائم نہیں رہتا۔ اسی لیے روزمرہ زندگی کے معمولات میں ہم وہی کچھ کرتے ہیں جس کی ہمیں مستقبل کی ضروریات کے مطابق معاشرتی عمل کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے اور اس طرح معاشرتی ترمیم وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔

(vii) معاشرتی عمل (Socialization):

معاشرتی ادارے افراد کے معاشرتی عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لیے کسی ایک معاشرے کے افراد اپنے اپنے معاشرے کی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اور وہ دوسرے معاشروں سے مختلف دکھائی دیتے ہیں۔ معاشرتی اداروں کے اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لیے اہم ہوتا ہے کہ اداروں کی بامقصد خصوصیات کو قائم رکھا جائے اور اسی لیے معاشرتی ادارے اپنے ارکان (Members) کی معاشرتی تنظیم کرتے ہیں۔

سوال 3: معاشرتی اداروں کی مختلف اقسام اور ان کی اہمیت واضح کیجیے۔

جواب:

1۔ سماجی اداروں کی اقسام (Types of Social Institutions):

بڑے بڑے معاشرتی اداروں میں خاندان، شادی اور معاشی، سیاسی، مذہبی، تعلیمی اور تفریحی ادارے قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ ضرورت کے پیش نظر ان کی مزید تقسیم بھی کی جا سکتی ہے۔ ہرٹزلر (Hertzler) نے اپنی کتاب سماجی اداروں میں اداروں کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:

1۔ معاشی و صنعتی 2۔ ازدواجی و خانگی 3۔ سیاسی 4۔ مذہبی 5۔ اخلاقی 6۔ تعلیمی و سائنسی 7۔ ابلاغی جمالیاتی اور 8۔ کھیل کود اور تفریحی ادارے

معاشرتی ادارے وہ معاشرتی انتظامات ہوتے ہیں جو سماجی زندگی کے اہم پہلوؤں میں رویوں کو خاص و مقررہ راستوں پر گامزن کرتے ہیں۔ یہ قواعد و ضوابط، اقدار اور مستقبل سے منسلک توقعات کے مطابق معاشرے کے بنائے ہوئے مر[illegible] اصول [illegible] جو ان قواعد و ضوابط کو آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے کے عمل کا ذریعہ بنتے ہیں جس سے معاشرے کا تسلسل [illegible] برقرار رہتا ہے۔

کاروبار زندگی [illegible] ادارے بطور ریگولیٹری ایجنسیاں کام کرتے ہیں اور رویوں کو خاص ثقافتی طور طریقوں کے مطابق ڈھالتے ہیں۔ یہ ادارے مختلف [illegible] کے صدیوں [illegible] کے غیر منسلک اعمال سے واضح ہیں۔ یہ اعمال عمومی طریقے اور قوانین ایک ایسا ماحول بناتے ہیں جس سے کسی خاص [illegible] یا نمونے کی توقعات پیدا ہوتی ہیں کہ سماجی مسائل کا حل حاصل ہوگا اور معاشرتی استحکام میں رہنمائی ملے گی۔

سوشیالوجی میں ادارے [illegible] طرز عمل یا سماج کے بنائے ہوئے قواعد و ضوابط کا مجموعہ (Set) ہیں جو معاشرے کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ سماجی اداروں کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔ معاشرے کی تعمیر و تشکیل کے لیے مندرجہ ذیل [illegible] اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

Elma- Al

2۔ معاشرتی اداروں کی اہمیت:

(i) ضروریات کی تسکین:

ادارے انسانی ضروریات کی تسکین کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ خاندانی ادارہ، تسکین [illegible]، بقائے نوع اور بچوں کی پرورش جیسے اہم فرائض پورے کرتا ہے۔ حکومت امن و امان کی پاسداری اور شہریوں کی جان [illegible] کا تحفظ کرتی ہے۔ اقتصادی ادارے روٹی، کپڑے، مکان وغیرہ کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کے احکام کی تعمیل مذہبی اداروں سے ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ تمام بڑے بڑے سماجی ادارے مختلف اقسام کے فرائض [illegible] کرتے ہیں اور زیادہ تر [illegible] دوسرے اداروں کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ مثلاً خاندان، [illegible] اور مذہبی ادارے تینوں باہم [illegible] سرانجام دیتے ہیں۔

(ii) سماجی ضبط کی نگہبانی:

معاشرتی نقطہ نظر سے ادارے منظم، مسلم اور مرتب کردار کی صراحت کرتے ہیں اس لیے یہ ثقافت کے بنیادی اسلوب کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ان سے ہمیں جائز و ناجائز کردار اور عمل کے پیمانوں کا پتہ چلتا ہے۔ سماجی روایات سے

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

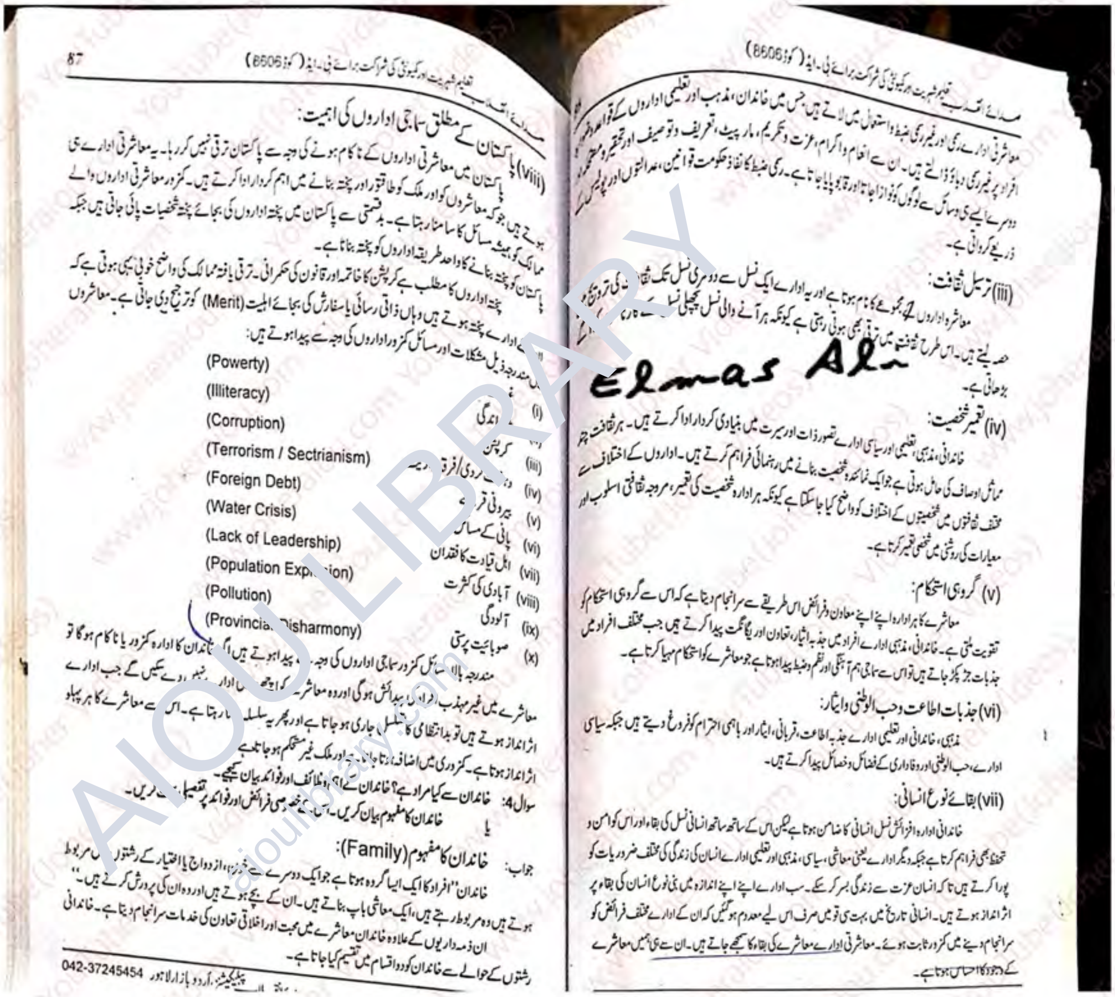

معاشرتی ادارے رسمی اور غیر رسمی ضبط واستعمال میں لاتے ہیں جس میں خاندان، مذہب اور تعلیمی اداروں کے قواعد و [illegible] افراد پر غیر رسمی دباؤ ڈالتے ہیں۔ ان سے انعام واکرام، عزت وتکریم، مار پیٹ، تعریف وتوصیف اور تحقیر و [illegible] دوسرے ایسے ہی وسائل سے لوگوں کو نوازا جاتا اور قابو پایا جاتا ہے۔ رسمی ضبط کا نفاذ حکومت قوانین، عدالتوں اور پولیس کے ذریعے کرواتی ہے۔

(iii) ترسیل ثقافت:

معاشرہ اداروں کے مجموعے کا نام ہوتا ہے اور یہ ادارے ایک نسل سے دوسری نسل تک ثقافت کی ترویج و [illegible] حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح ثقافت میں ترقی بھی ہوتی رہتی ہے کیونکہ ہر آنے والی نسل پچھلی نسل کے [illegible] بڑھ جاتی ہے۔

Elmas Ali

(iv) تعمیر شخصیت:

خاندانی، مذہبی، تعلیمی اور سیاسی ادارے تصورات اور سیرت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہر ثقافت چند مماثل اوصاف کی حامل ہوتی ہے جو ایک نمائندہ شخصیت بنانے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اداروں کے اختلاف سے مختلف ثقافتوں میں شخصیتوں کے اختلاف کو واضح کیا جاسکتا ہے کیونکہ ہر ادارہ شخصیت کی تعمیر، مروجہ ثقافتی اسلوب اور معیارات کی روشنی میں شخصی تعمیر کرتا ہے۔

(v) گروہی استحکام:

معاشرے کا ہر ادارہ اپنے اپنے معاون وفرائض اس طریقے سے سرانجام دیتا ہے کہ اس سے گروہی استحکام کو تقویت ملتی ہے۔ خاندانی، مذہبی ادارے افراد میں جذبہ ایثار، تعاون اور یگانگت پیدا کرتے ہیں جب مختلف افراد میں جذبات جڑ پکڑ جاتے ہیں تو اس سے سماجی ہم آہنگی اور نظم وضبط پیدا ہوتا ہے جو معاشرے کو استحکام مہیا کرتا ہے۔

(vi) جذبات اطاعت وحب الوطنی وایثار:

مذہبی، خاندانی اور تعلیمی ادارے جذبہ اطاعت، قربانی، ایثار اور باہمی احترام کو فروغ دیتے ہیں جبکہ سیاسی ادارے، حب الوطنی اور وفاداری کے فضائل وخصائل پیدا کرتے ہیں۔

(vii) بقائے نوع انسانی:

خاندانی ادارہ افزائش نسل انسانی کا ضامن ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسانی نسل کی بقاء اور اس کو امن و تحفظ بھی فراہم کرتا ہے جبکہ دیگر ادارے یعنی معاشی، سیاسی، مذہبی اور تعلیمی ادارے انسان کی زندگی کی مختلف ضروریات کو پورا کرتے ہیں تا کہ انسان عزت سے زندگی بسر کر سکے۔ سب ادارے اپنے اپنے انداز میں بنی نوع انسان کی بقاء پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ انسانی تاریخ میں بہت سی قومیں صرف اس لیے معدوم ہو گئیں کہ ان کے ادارے مختلف فرائض کو سرانجام دینے میں کمزور ثابت ہوئے۔ معاشرتی ادارے معاشرے کی بقاء کا سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے ہی ہمیں معاشرے کے وجود کا احساس ہوتا ہے۔

(viii) پاکستان کے مطلق سماجی اداروں کی اہمیت:

پاکستان میں معاشرتی اداروں کے ناکام ہونے کی وجہ سے پاکستان ترقی نہیں کر رہا۔ یہ معاشرتی ادارے ہی ہوتے ہیں جو کہ معاشروں کو اور ملک کو طاقتور اور پختہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کمزور معاشرتی اداروں والے ممالک کو ہمیشہ مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں پختہ اداروں کی بجائے پختہ شخصیات پائی جاتی ہیں جبکہ ممالک کو پختہ بنانے کا واحد طریقہ اداروں کو پختہ بناتا ہے۔ پاکستان کو پختہ اداروں کا مطلب ہے کرپشن کا خاتمہ اور قانون کی حکمرانی۔ ترقی یافتہ ممالک کی واضح خوبی یہی ہوتی ہے کہ [illegible] ادارے پختہ ہوتے ہیں وہاں ذاتی رسائی یا سفارش کی بجائے اہلیت (Merit) کو ترجیح دی جاتی ہے۔ معاشروں [illegible] مندرجہ ذیل مشکلات اور مسائل کمزور اداروں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں:

(i) [illegible] (Powerty)
(ii) ناخواندگی (Illiteracy)
(iii) کرپشن (Corruption)
(iv) دہشت گردی/فرقہ واریت (Terrorism / Sectrianism)
(v) بیرونی قرضے (Foreign Debt)
(vi) پانی کے مسائل (Water Crisis)
(vii) اہل قیادت کا فقدان (Lack of Leadership)
(viii) آبادی کی کثرت (Population Expl[illegible]ion)
(ix) آلودگی (Pollution)
(x) صوبائیت پرستی (Provincia[illegible] Disharmony)

مندرجہ بالا مسائل کمزور سماجی اداروں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اگر خاندان کا ادارہ کمزور یا ناکام ہوگا تو معاشرے میں غیر مہذب افراد کی پیدائش ہوگی اور وہ معاشرے کو اچھے [illegible] نہیں دے سکیں گے جب ادارے اثر انداز ہوتے ہیں تو بدانتظامی کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور پھر یہ سلسلہ [illegible] رہتا ہے۔ اس سے معاشرے کا ہر پہلو اثر انداز ہوتا ہے۔ کمزوری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور ملک غیر مستحکم ہو جاتا ہے۔

سوال 4: خاندان سے کیا مراد ہے؟ خاندان کے اہم وظائف اور فوائد بیان کیجیے۔

یا

خاندان کا مفہوم بیان کریں۔ اس کے خصوصی فرائض اور فوائد پر تفصیلاً [illegible] کریں۔

جواب: **خاندان کا مفہوم (Family):**

خاندان ''افراد کا ایک ایسا گروہ ہوتا ہے جو ایک دوسرے سے خون، ازدواج یا اختیار کے رشتوں میں مربوط ہوتے ہیں وہ مربوط رہتے ہیں، ایک معاشی باپ بناتے ہیں۔ ان کے بچے ہوتے ہیں اور وہ ان کی پرورش کرتے ہیں۔'' ان ذمہ داریوں کے علاوہ خاندان معاشرے میں محبت اور اخلاقی تعاون کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔ خاندانی رشتوں کے حوالے سے خاندان کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

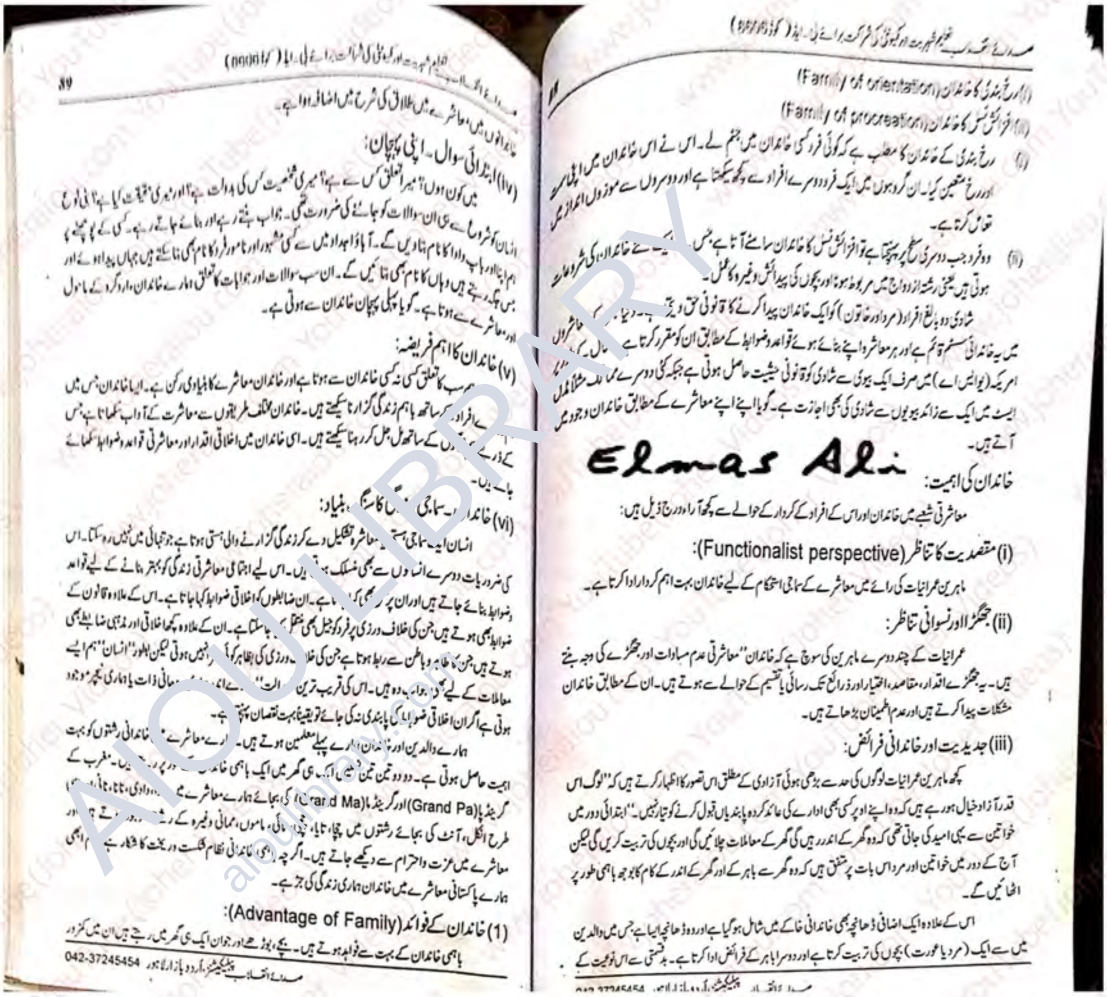

(i) رخ بندی کا خاندان (Family of orientation)

(ii) افزائش نسل کا خاندان (Family of procreation)

(i) رخ بندی کے خاندان کا مطلب ہے کہ کوئی فرد کسی خاندان میں جنم لے۔ اس نے اس خاندان میں اپنی سمت اور رخ متعین کیا۔ ان گروہوں میں ایک فرد دوسرے افراد سے کچھ سیکھتا ہے اور دوسروں سے موزوں انداز میں تعامل کرتا ہے۔

(ii) دو فرد جب دوسری سطح پر پہنچتا ہے تو افزائش نسل کا خاندان سامنے آتا ہے جس [illegible] ایک نئے خاندان کی شروعات ہوتی ہیں یعنی رشتہ ازدواج میں مربوط ہونا اور بچوں کی پیدائش وغیرہ کا عمل۔

شادی دو بالغ افراد (مرد اور خاتون) کو ایک خاندان پیدا کرنے کا قانونی حق دیتی ہے۔ دنیا [illegible] معاشروں میں یہ خاندانی سسٹم قائم ہے اور ہر معاشرہ اپنے بنائے ہوئے قواعد و ضوابط کے مطابق ان کو مقرر کرتا ہے۔ [illegible] امریکہ (یو ایس اے) میں صرف ایک بیوی سے شادی کو قانونی حیثیت حاصل ہوتی ہے جبکہ کئی دوسرے ممالک مثلاً مڈل ایسٹ میں ایک سے زائد بیویوں سے شادی کی بھی اجازت ہے۔ گویا اپنے اپنے معاشرے کے مطابق خاندان وجود میں آتے ہیں۔

Elmas Ali

خاندان کی اہمیت:

معاشرتی شعبے میں خاندان اور اس کے افراد کے کردار کے حوالے سے کچھ آرا درج ذیل ہیں:

(i) مقصدیت کا تناظر (Functionalist perspective):

ماہرین عمرانیات کی رائے میں معاشرے کے سماجی استحکام کے لیے خاندان بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(ii) جھگڑا اور نسوانی تناظر:

عمرانیات کے چند دوسرے ماہرین کی سوچ ہے کہ خاندان "معاشرتی عدم مساوات اور جھگڑے کی وجہ بنتے ہیں۔ یہ جھگڑے اقدار، مقاصد، اختیار اور ذرائع تک رسائی یا تقسیم کے حوالے سے ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق خاندان مشکلات پیدا کرتے ہیں اور عدم اطمینان بڑھاتے ہیں۔

(iii) جدیدیت اور خاندانی فرائض:

کچھ ماہرین عمرانیات لوگوں کی حد سے بڑھی ہوئی آزادی کے متعلق اس تصور کا اظہار کرتے ہیں کہ "لوگ اس قدر آزاد خیال ہو رہے ہیں کہ وہ اپنے اوپر کسی بھی ادارے کی عائد کردہ پابندیاں قبول کرنے کو تیار نہیں۔" ابتدائی دور میں خواتین سے یہی امید کی جاتی تھی کہ وہ گھر کے اندر رہیں گی گھر کے معاملات چلائیں گی اور بچوں کی تربیت کریں گی لیکن آج کے دور میں خواتین اور مرد اس بات پر متفق ہیں کہ وہ گھر سے باہر کے اور گھر کے اندر کے کام کا بوجھ باہمی طور پر اٹھائیں گے۔

اس کے علاوہ ایک اضافی ڈھانچہ بھی خاندانی خاکے میں شامل ہو گیا ہے اور وہ ڈھانچہ ایسا ہے جس میں والدین میں سے ایک (مرد یا عورت) بچوں کی تربیت کرتا ہے اور دوسرا باہر کے فرائض ادا کرتا ہے۔ بدقسمتی سے اس نوعیت کے

خاندانوں میں معاشرے میں طلاق کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔

(iv) ابتدائی سوال۔ اپنی پہچان:

میں کون ہوں؟ میرا تعلق کس سے ہے؟ میری شخصیت کس کی بدولت ہے؟ اور میری حقیقت کیا ہے؟ بنی نوع انسان کو شروع سے ہی ان سوالات کو جاننے کی ضرورت تھی۔ جواب بنتے رہے اور بنائے جاتے رہے۔ کسی کے پوچھنے پر ہم اپنا اور باپ دادا کا نام بتا دیں گے۔ آباؤ اجداد میں سے کسی مشہور اور نامور فرد کا نام بھی بتا سکتے ہیں جہاں پیدا ہوئے اور جس جگہ رہتے ہیں وہاں کا نام بھی بتائیں گے۔ ان سب سوالات اور جوابات کا تعلق ہمارے خاندان، ارد گرد کے ماحول اور معاشرے سے ہوتا ہے۔ گویا پہلی پہچان خاندان سے ہوتی ہے۔

(v) خاندان کا اہم فریضہ:

ہم سب کا تعلق کسی نہ کسی خاندان سے ہوتا ہے اور خاندان معاشرے کا بنیادی رکن ہے۔ ایسا خاندان جس میں [illegible] افراد [illegible] کے ساتھ باہم زندگی گزارنا سیکھتے ہیں۔ خاندان مختلف طریقوں سے معاشرت کے آداب سکھاتا ہے جس کے ذریعے [illegible] کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھتے ہیں۔ اسی خاندان میں اخلاقی اقدار اور معاشرتی قواعد و ضوابط سکھائے جاتے ہیں۔

(vi) خاندان [illegible] سماجی [illegible] کا سنگ بنیاد:

انسان ایک سماجی ہستی [illegible] معاشرہ تشکیل دے کر زندگی گزارنے والی ہستی ہوتا ہے جو تنہائی میں نہیں رہ سکتا۔ اس کی ضروریات دوسرے انسانوں سے بھی منسلک [illegible] ہیں۔ اس لیے اجتماعی معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے قواعد و ضوابط بنائے جاتے ہیں اور ان پر [illegible] بھی کر[illegible] ہے۔ ان ضابطوں کو اخلاقی ضوابط کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قانون کے ضوابط بھی ہوتے ہیں جن کی خلاف ورزی پر فرد کو جیل بھی [illegible] جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ اخلاقی اور مذہبی ضابطے بھی ہوتے ہیں جن کا ظاہر و باطن سے ربط ہوتا ہے جن کی خلاف ورزی کی بظاہر کوئی [illegible] نہیں ہوتی لیکن بطور "انسان" ہم ایسے معاملات کے لیے [illegible] جواب دہ ہیں۔ اس کی قریب ترین [illegible] "[illegible] ذات یا ہماری ضمیر موجود ہوتی ہے اگر ان اخلاقی ضوابط کی پابندی نہ کی جائے تو یقیناً بہت نقصان پہنچتا ہے۔

ہمارے والدین اور خاندان ہمارے پہلے معلمین ہوتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں خاندانی رشتوں کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ دو دو تین تین [illegible] ایک ہی گھر میں ایک باہمی خاندان [illegible] رہتے ہیں۔ مغرب کے گرینڈ پا (Grand Pa) اور گرینڈ ما (Grand Ma) کی بجائے ہمارے معاشرے میں دادا، دادی، نانا، نانی [illegible] طرح انکل، آنٹ کی بجائے رشتوں میں چچا، تایا، چچی، تائی، ماموں، ممانی وغیرہ کے رشتے [illegible] اور معاشرے میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ اگرچہ [illegible] خاندانی نظام شکست و ریخت کا شکار ہے [illegible] ہمارے پاکستانی معاشرے میں خاندان ہماری زندگی کی جڑ ہے۔

(1) خاندان کے فوائد (Advantage of Family):

باہمی خاندان کے بہت سے فوائد ہوتے ہیں۔ بچے، بوڑھے اور جوان ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ان میں کمزور

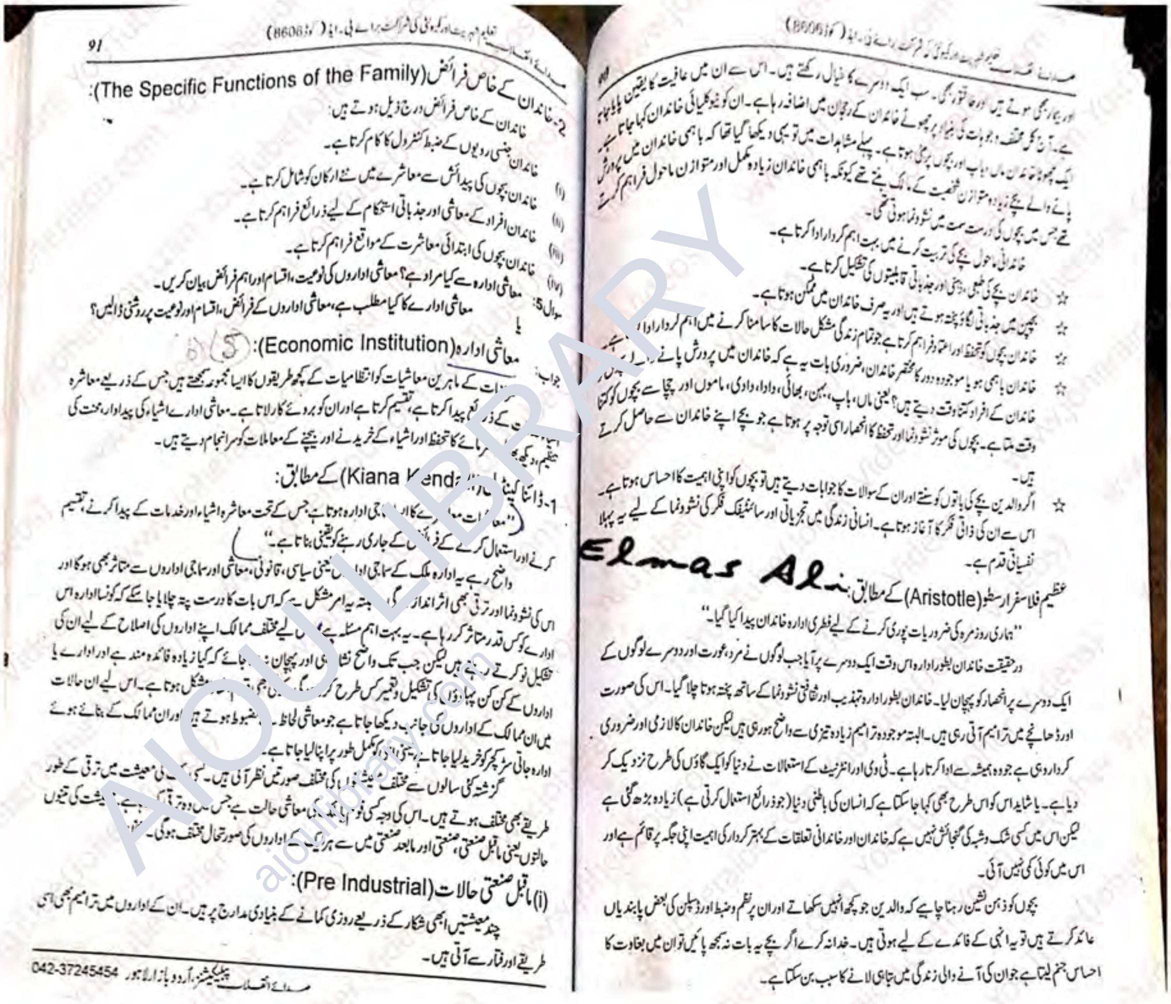

اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور ... سب ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اس سے ان میں عافیت کا یقین پایا جاتا ہے۔ آج کل مختلف وجوہات کی بنیاد پر چھوٹے خاندان کے رجحان میں اضافہ رہا ہے۔ ان کو نیوکلیائی خاندان کہا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا خاندان ماں باپ اور بچوں پر مبنی ہوتا ہے۔ پہلے مشاہدات میں تو یہی دیکھا گیا تھا کہ باہمی خاندان میں پرورش پانے والے بچے زیادہ متوازن شخصیت کے مالک بنتے تھے کیونکہ باہمی خاندان زیادہ مکمل اور متوازن ماحول فراہم کرتے تھے جس میں بچوں کی درست سمت میں نشوونما ہوتی تھی۔

☆ خاندانی ماحول بچے کی تربیت کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆ خاندان بچے کی طبعی، ذہنی اور جذباتی قابلیتوں کی تشکیل کرتا ہے۔

☆ بچپن میں جذباتی لگاؤ پختہ ہوتے ہیں اور یہ صرف خاندان میں ممکن ہوتا ہے۔

☆ خاندان بچوں کو تحفظ اور اعتماد فراہم کرتا ہے جو تمام زندگی مشکل حالات کا سامنا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆ خاندان باہمی ہو یا موجودہ دور کا مختصر خاندان، ضروری بات یہ ہے کہ خاندان میں پرورش پانے والے بچوں کو خاندان کے افراد کتنا وقت دیتے ہیں؟ یعنی ماں، باپ، بہن، بھائی، دادا، دادی، ماموں اور چچا سے بچوں کو کتنا وقت ملتا ہے۔ بچوں کی موثر نشوونما اور تحفظ کا انحصار اسی توجہ پر ہوتا ہے جو بچے اپنے خاندان سے حاصل کرتے ہیں۔

☆ اگر والدین بچے کی باتوں کو سنتے اور ان کے سوالات کا جوابات دیتے ہیں تو بچوں کو اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ اس سے ان کی ذاتی فکر کا آغاز ہوتا ہے۔ انسانی زندگی میں تجزیاتی اور سائنٹیفک فکر کی نشوونما کے لیے یہ پہلا نفسیاتی قدم ہے۔

Elmas Ali

عظیم فلاسفر ارسطو (Aristotle) کے مطابق:

"ہماری روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے فطری ادارہ خاندان پیدا کیا گیا۔"

درحقیقت خاندان بطور ادارہ اس وقت ایک دوسرے پر آیا جب لوگوں نے مرد، عورت اور دوسرے لوگوں کے ایک دوسرے پر انحصار کو پہچان لیا۔ خاندان بطور ادارہ تہذیب اور ثقافتی نشوونما کے ساتھ پختہ ہوتا چلا گیا۔ اس کی صورت اور ڈھانچے میں ترامیم آتی رہی ہیں۔ البتہ موجودہ ترامیم زیادہ تیزی سے واضح ہو رہی ہیں لیکن خاندان کا لازمی اور ضروری کردار وہی ہے جو وہ ہمیشہ سے ادا کرتا رہا ہے۔ ٹی وی اور انٹرنیٹ کے استعمالات نے دنیا کو ایک گاؤں کی طرح نزدیک کر دیا ہے۔ یا شاید اس کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان کی باطنی دنیا (جو ذرائع استعمال کرتی ہے) زیادہ بڑھ گئی ہے لیکن اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ خاندان اور خاندانی تعلقات کے بہتر کردار کی اہمیت اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔

بچوں کو ذہن نشین رہنا چاہیے کہ والدین جو کچھ انہیں سکھاتے اور ان پر نظم وضبط اور ڈسپلن کی بعض پابندیاں عائد کرتے ہیں تو یہ انہی کے فائدے کے لیے ہوتی ہیں۔ خدانہ کرے اگر بچے یہ بات نہ سمجھ پائیں تو ان میں بغاوت کا احساس جنم لیتا ہے جو ان کی آنے والی زندگی میں تباہی لانے کا سبب بن سکتا ہے۔

2۔ خاندان کے خاص فرائض (The Specific Functions of the Family):

خاندان کے خاص فرائض درج ذیل ہوتے ہیں:

(i) خاندان جنسی رویوں کے ضبط کنٹرول کا کام کرتا ہے۔
(ii) خاندان بچوں کی پیدائش سے معاشرے میں نئے ارکان کو شامل کرتا ہے۔
(iii) خاندان افراد کے معاشی اور جذباتی استحکام کے لیے ذرائع فراہم کرتا ہے۔
(iv) خاندان بچوں کی ابتدائی معاشرت کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

سوال 5: معاشی ادارہ سے کیا مراد ہے؟ معاشی اداروں کی نوعیت، اقسام اور اہم فرائض بیان کریں۔

یا

معاشی ادارے کا کیا مطلب ہے، معاشی اداروں کے فرائض، اقسام اور نوعیت پر روشنی ڈالیں؟

معاشی ادارہ (Economic Institution): (5)

جواب: ...ات کے ماہرین معاشیات کو انتظامیات کے کچھ طریقوں کا ایسا مجموعہ سمجھتے ہیں جس کے ذریعے معاشرہ ... کے ذرائع پیدا کرتا ہے، تقسیم کرتا ہے اور ان کو بروئے کار لاتا ہے۔ معاشی ادارے اشیاء کی پیداوار، محنت کی تنظیم، دیکھ بھال ... سرمائے کا تحفظ اور اشیاء کے خریدنے اور بیچنے کے معاملات کو سرانجام دیتے ہیں۔

1۔ ڈائنا کینڈال (Kiana Kendall) کے مطابق:

"معاشیات معاشرے کا ایسا سماجی ادارہ ہوتا ہے جس کے تحت معاشرہ اشیاء اور خدمات کے پیدا کرنے، تقسیم کرنے اور استعمال کرنے کے فرائض کے جاری رہنے کو یقینی بناتا ہے۔"

واضح رہے یہ ادارہ ملک کے سماجی اداروں یعنی سیاسی، قانونی، معاشی اور سماجی اداروں سے متاثر بھی ہوگا اور ان کی نشوونما اور ترقی بھی اثر انداز کرے گا۔ البتہ یہ امر مشکل ہے کہ اس بات کا درست پتہ چلایا جا سکے کہ کونسا ادارہ اس ادارے کو کس قدر متاثر کر رہا ہے۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس لیے مختلف ممالک اپنے اداروں کی اصلاح کے لیے ان کی تشکیل نو کرتے رہتے ہیں لیکن جب تک واضح نشاندہی اور پہچان نہ ہو جائے کہ کیا زیادہ فائدہ مند ہے اور ادارے یا اداروں کے کن کن پہلوؤں کی تشکیل و تعمیر کس طرح کرنی ہوگی [illegible] مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے ان حالات میں ان ممالک کے اداروں کی جانب دیکھا جاتا ہے جو معاشی لحاظ سے مضبوط ہوتے ہیں اور ان ممالک کے بنائے ہوئے ادارہ جاتی سٹرکچر کو خرید لیا جاتا ہے یعنی ان کو مکمل طور پر اپنا لیا جاتا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے مختلف معیشتوں کی مختلف صورتیں نظر آتی ہیں۔ کسی ملک کی معیشت میں ترقی کے طور طریقے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کسی خاص ملک کی معاشی حالت ہے جس میں دو ترقی [illegible] معیشت کی تینوں حالتوں یعنی ماقبل صنعتی، صنعتی اور مابعد صنعتی میں سے ہر ایک کے اداروں کی صورتحال مختلف ہوگی۔

(i) ماقبل صنعتی حالات (Pre Industrial):

چند معیشتیں ابھی شکار کے ذریعے روزی کمانے کے بنیادی مدارج پر ہیں۔ ان کے اداروں میں ترامیم بھی اسی طریقے اور رفتار سے آتی ہیں۔

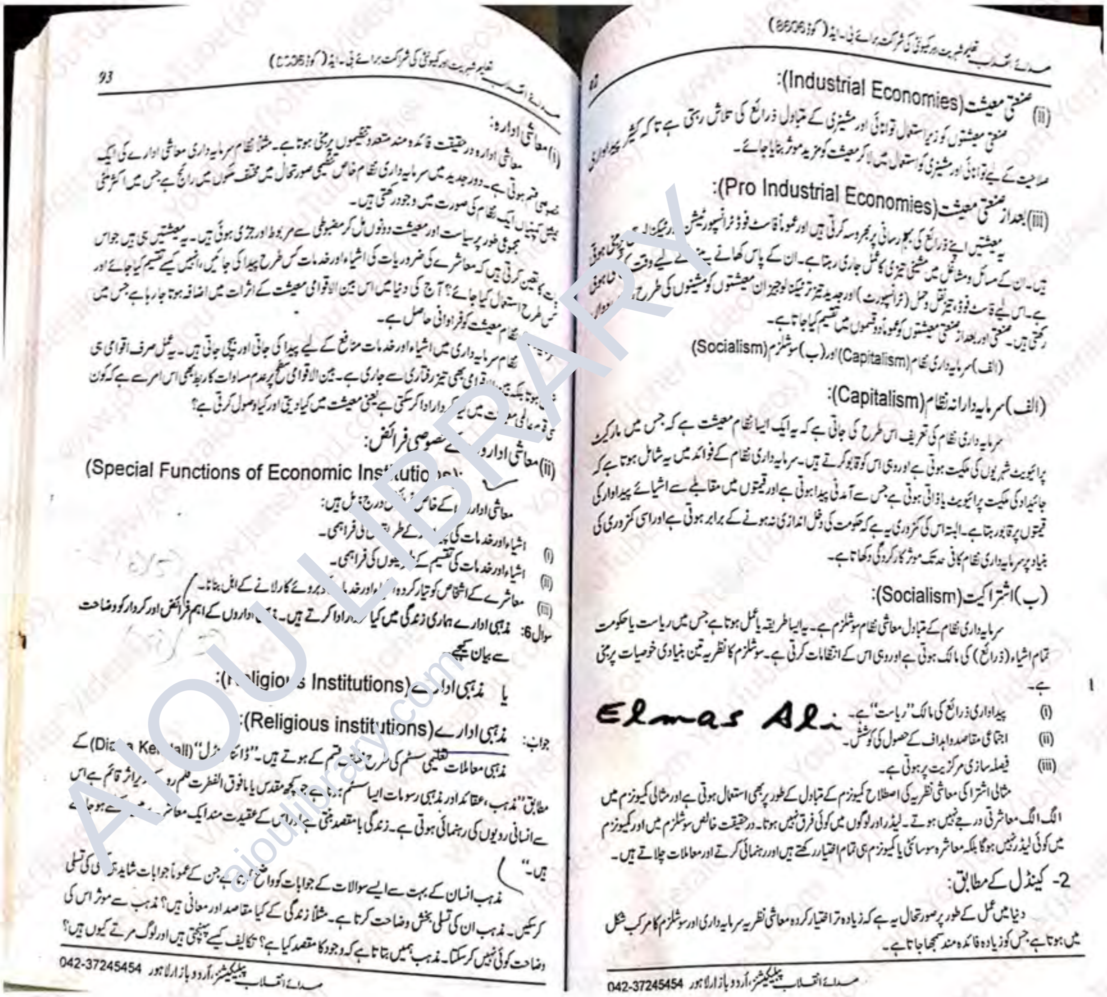

(ii) صنعتی معیشت(Industrial Economies):

صنعتی معیشتوں کو زیرِ استعمال توانائی اور مشینری کے متبادل ذرائع کی تلاش رہتی ہے تاکہ کثیر پیداواری صلاحیت کے لیے توانائی اور مشینری کو استعمال میں لا کر معیشت کو مزید موثر بنایا جائے۔

(iii) بعداز صنعتی معیشت(Pro Industrial Economies):

یہ معیشتیں اپنے ذرائع کی بہم رسانی پر بھروسہ کرتی ہیں اور عموماً فاسٹ فوڈ ٹرانسپورٹیشن [illegible] ہوتی ہیں۔ ان کے مسائل و مشاغل میں مشینی تیزی کا عمل جاری رہتا ہے۔ ان کے پاس کھانے [illegible] کے لیے وقت [illegible] ہے۔ اس لیے فاسٹ فوڈ، تیز نقل و حمل (ٹرانسپورٹ) اور جدید تیز تر ٹیکنالوجیز ان معیشتوں کو مشینوں کی طرح [illegible] رکھتی ہیں۔ صنعتی اور بعداز صنعتی معیشتوں کو عموماً دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) سرمایہ داری نظام(Capitalism) اور (ب) سوشلزم(Socialism)

(الف) سرمایہ دارانہ نظام(Capitalism):

سرمایہ داری نظام کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے کہ یہ ایک ایسا نظامِ معیشت ہے کہ جس میں مارکیٹ پرائیویٹ شہریوں کی ملکیت ہوتی ہے اور وہی اس کو قابو کرتے ہیں۔ سرمایہ داری نظام کے فوائد میں یہ شامل ہوتا ہے کہ جائیداد کی ملکیت پرائیویٹ یا ذاتی ہوتی ہے جس سے آمدنی پیدا ہوتی ہے اور قیمتوں میں مقابلے سے اشیائے پیداوار کی قیمتوں پر قابو رہتا ہے۔ البتہ اس کی کمزوری یہ ہے کہ حکومت کی دخل اندازی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور اسی کمزوری کی بنیاد پر سرمایہ داری نظام کافی حد تک موثر کارکردگی دکھاتا ہے۔

(ب) اشتراکیت(Socialism):

سرمایہ داری نظام کے متبادل معاشی نظام سوشلزم ہے۔ یہ ایسا طریقہ یا عمل ہوتا ہے جس میں ریاست یا حکومت تمام اشیاء (ذرائع) کی مالک ہوتی ہے اور وہی اس کے انتظامات کرتی ہے۔ سوشلزم کا نظریہ تین بنیادی خصوصیات پر مبنی ہے۔

(i) پیداواری ذرائع کی مالک "ریاست" ہے۔
(ii) اجتماعی مقاصد و اہداف کے حصول کی کوشش۔
(iii) فیصلہ سازی مرکزیت پر ہوتی ہے۔

Elmas Ali

مثالی اشتراکی معاشی نظریہ کی اصطلاح کیموزم کے متبادل کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے اور مثالی کیموزم میں الگ الگ معاشرتی درجے نہیں ہوتے۔ لیڈر اور لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ درحقیقت خالص سوشلزم میں اور کیموزم میں کوئی لیڈر نہیں ہوگا بلکہ معاشرہ سوسائٹی یا کیموزم ہی تمام اختیار رکھتے ہیں اور رہنمائی کرتے اور معاملات چلاتے ہیں۔

2- کینڈل کے مطابق:

دنیا میں عمل کے طور پر صورتحال یہ ہے کہ زیادہ تر اختیار کردہ معاشی نظریہ سرمایہ داری اور سوشلزم کا مرکب شکل میں ہوتا ہے جس کو زیادہ فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔

(i) معاشی ادارہ:

معاشی ادارہ درحقیقت فائدہ مند متعدد تنظیموں پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً نظامِ سرمایہ داری معاشی ادارے کی ایک قسم ہوتی ہے۔ دورِ جدید میں سرمایہ داری نظام خاص تخصیصی صورتحال میں مختلف شکلوں میں رائج ہے جس میں اکثر نجی/خصوصی کمپنیاں ایک نظام کی صورت میں وجود رکھتی ہیں۔

مجموعی طور پر سیاست اور معیشت دونوں مل کر مضبوطی سے مربوط اور جڑی ہوئی ہیں۔ یہ معیشتیں ہی ہیں جو اس بات کا تعین کرتی ہیں کہ معاشرے کی ضروریات کی اشیاء اور خدمات کس طرح پیدا کی جائیں، انہیں کیسے تقسیم کیا جائے اور کس طرح استعمال کیا جائے؟ آج کی دنیا میں اس بین الاقوامی معیشت کے اثرات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس میں نظامِ معیشت کو فراوانی حاصل ہے۔

[illegible] نظام سرمایہ داری میں اشیاء اور خدمات منافع کے لیے پیدا کی جاتی اور بیچی جاتی ہیں۔ یہ عمل صرف اقوامی ہی نہیں ہوتا بلکہ بین الاقوامی بھی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ بین الاقوامی سطح پر عدم مساوات کا رجحان بھی اس امر سے ہے کہ کون سی قوم عالمی معیشت میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے یعنی معیشت میں کیا دیتی اور کیا وصول کرتی ہے؟

(ii) معاشی اداروں کے خصوصی فرائض:
(Special Functions of Economic Institutions):

معاشی اداروں کے خاص [illegible] درج ذیل ہیں:

(i) اشیاء اور خدمات کی [illegible] کے طریقوں کی فراہمی۔
(ii) اشیاء اور خدمات کی تقسیم کے ذریعوں کی فراہمی۔
(iii) معاشرے کے اشخاص کو تیار کردہ اشیاء اور خدمات بروئے کار لانے کے اہل بنانا۔

سوال6: مذہبی ادارے ہماری زندگی میں کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ مذہبی اداروں کے اہم فرائض اور کردار کو وضاحت سے بیان کیجیے۔

یا مذہبی ادارے(Religious Institutions):

جواب: **مذہبی ادارے(Religious institutions):**

مذہبی معاملات تعلیمی سسٹم کی طرح مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ "ڈائنا کینڈل" (Diana Kendall) کے مطابق "مذہب، عقائد اور مذہبی رسومات ایسا سسٹم ہوتا ہے جو کچھ مقدس یا مافوق الفطرت علم رو[illegible] قائم ہے اس سے انسانی رویوں کی رہنمائی ہوتی ہے۔ زندگی با مقصد بنتی ہے اور اس کے عقیدت مند ایک معاشرہ [illegible] ہو جاتے ہیں۔"

مذہب انسان کے بہت سے ایسے سوالات کے جوابات کو واضح کرتا ہے جن کے عموماً جوابات شاید [illegible] کی تسلی کر سکیں۔ مذہب ان کی تسلی بخش وضاحت کرتا ہے۔ مثلاً زندگی کے کیا مقاصد اور معانی ہیں؟ مذہب سے موثر اس کی وضاحت کوئی نہیں کر سکتا۔ مذہب ہمیں بتاتا ہے کہ وجود کا مقصد کیا ہے؟ تکالیف کیسے پہنچتی ہیں اور لوگ مرتے کیوں ہیں؟

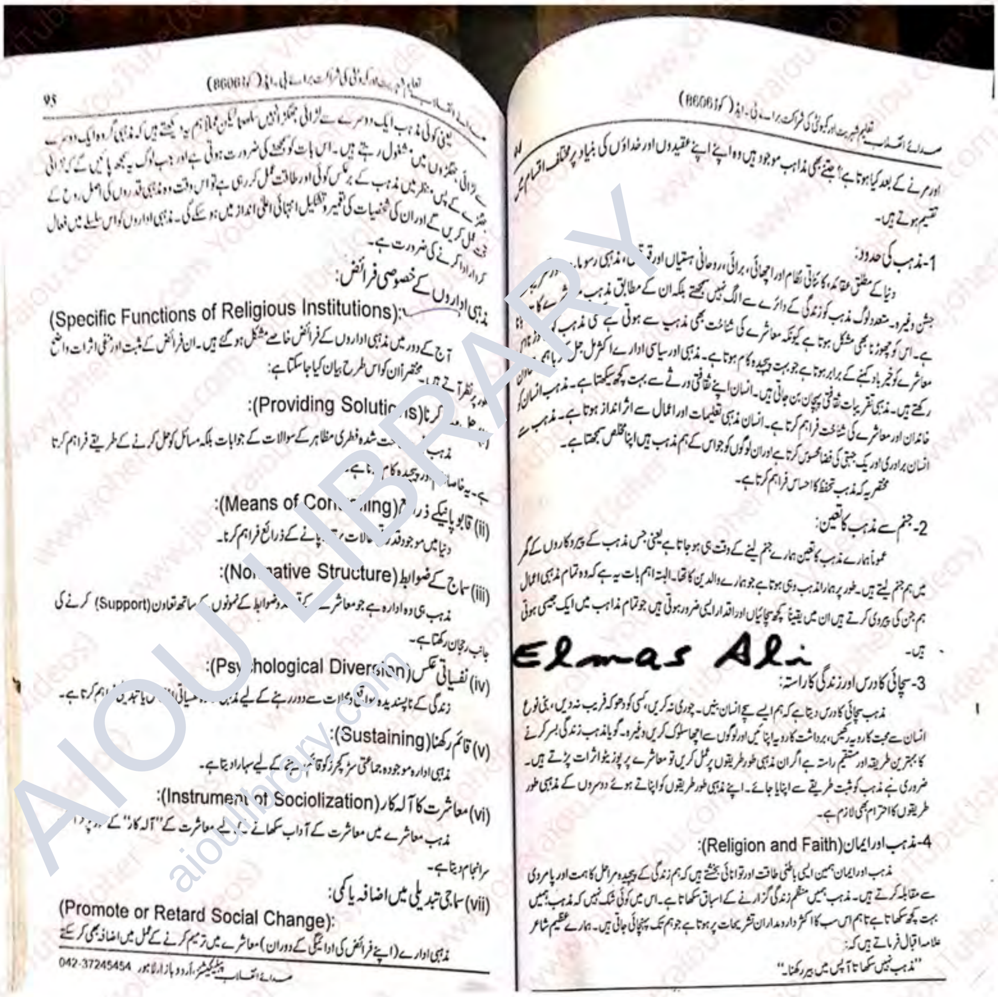

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ ایڈ (8606) 95

یعنی کوئی مذہب ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا نہیں سکھاتا لیکن عموماً ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مذہبی گروہ ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جب لوگ یہ سمجھ پائیں گے کہ لڑائی جھگڑے کے پس منظر میں مذہب کے برعکس کوئی اور طاقت عمل کر رہی ہے تو اس وقت وہ مذہبی قدروں کی اصل روح کے تحت عمل کریں گے اور ان کی شخصیات کی تعمیر و تشکیل انتہائی اعلیٰ انداز میں ہو سکے گی۔ مذہبی اداروں کو اس سلسلے میں فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

مذہبی اداروں کے خصوصی فرائض:
(Specific Functions of Religious Institutions):

آج کے دور میں مذہبی اداروں کے فرائض خاصے مشکل ہو گئے ہیں۔ ان فرائض کے مثبت اور منفی اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ مختصراً ان کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے:

(i) حل [illegible] کرنا(Providing Solutions):

مذہب [illegible] شدہ فطری مظاہر کے سوالات کے جوابات بلکہ مسائل کو حل کرنے کے طریقے فراہم کرتا ہے۔ یہ خاصا [illegible] اور پیچیدہ کام [illegible] ہے۔

(ii) قابو پانیکے ذرائع(Means of Con[illegible]ing):

دنیا میں موجود قدر[illegible] حالات [illegible] پانے کے ذرائع فراہم کرتا۔

(iii) سماج کے ضوابط(Normative Structure):

مذہب ہی وہ ادارہ ہے جو معاشرے [illegible] قواعد و ضوابط کے نمونوں کے ساتھ تعاون (Support) کرنے کی جانب رجحان رکھتا ہے۔

(iv) نفسیاتی عکس(Psychological Diversion):

زندگی کے ناپسندیدہ واقعات و حالات سے دور رہنے کے لیے مذہب [illegible] نفسیاتی [illegible] یا تبدیلی [illegible] فراہم کرتا ہے۔

(v) قائم رکھنا(Sustaining):

مذہبی ادارہ موجودہ جماعتی سٹرکچرز کو قائم [illegible] کے لیے سہارا دیتا ہے۔

(vi) معاشرت کا آلہ کار(Instrument of Sociolization):

مذہب معاشرے میں معاشرت کے آداب سکھانے [illegible] لیے معاشرت کے "آلہ کار" کے [illegible] سرانجام دیتا ہے۔

(vii) سماجی تبدیلی میں اضافہ یا کمی:
(Promote or Retard Social Change):

مذہبی ادارے (اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران) معاشرے میں ترمیم کرنے کے عمل میں اضافہ بھی کر سکتے

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ ایڈ (8606)

اور مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ جتنے بھی مذاہب موجود ہیں وہ اپنے اپنے عقیدوں اور خداؤں کی بنیاد پر مختلف اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں۔

1-مذہب کی حدود:

دنیا کے متعلق عقائد، کائناتی نظام اور اچھائی، برائی، روحانی ہستیاں اور قو[illegible]، مذہبی رسومات [illegible] جشن وغیرہ۔ متعدد لوگ مذہب کو زندگی کے دائرے سے الگ نہیں سمجھتے بلکہ ان کے مطابق مذہب [illegible] ہے۔ اس کو چھوڑنا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ معاشرے کی شناخت بھی مذہب سے ہوتی ہے [illegible] معاشرے کو خیرباد کہنے کے برابر ہوتا ہے جو بہت پیچیدہ کام ہوتا ہے۔ مذہبی اور سیاسی ادارے اکثر مل جل کر [illegible] رکھتے ہیں۔ مذہبی تقریبات ثقافتی پہچان بن جاتی ہیں۔ انسان اپنے ثقافتی ورثے سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ مذہب انسان کو خاندان اور معاشرے کی شناخت فراہم کرتا ہے۔ انسان مذہبی تعلیمات اور اعمال سے اثر انداز ہوتا ہے۔ مذہب سے انسان برادری اور یک جہتی کی فضا محسوس کرتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس کے ہم مذہب ہیں اپنا مخلص سمجھتا ہے۔ مختصر یہ کہ مذہب تحفظ کا احساس فراہم کرتا ہے۔

2- جنم سے مذہب کا تعین:

عموماً ہمارے مذہب کا تعین ہمارے جنم لینے کے وقت ہی ہو جاتا ہے یعنی جس مذہب کے پیروکاروں کے گھر میں ہم جنم لیتے ہیں۔ طور پر ہمارا مذہب وہی ہوتا ہے جو ہمارے والدین کا تھا۔ البتہ اہم بات یہ ہے کہ وہ تمام مذہبی اعمال ہم جن کی پیروی کرتے ہیں ان میں یقیناً کچھ سچائیاں اور اقدار ایسی ضرور ہوتی ہیں جو تمام مذاہب میں ایک جیسی ہوتی ہیں۔

Elmas Ali

3- سچائی کا درس اور زندگی کا راستہ:

مذہب سچائی کا درس دیتا ہے کہ ہم ایسے سچے انسان بنیں۔ چوری نہ کریں، کسی کو دھوکہ فریب نہ دیں، بنی نوع انسان سے محبت کا رویہ رکھیں، برداشت کا رویہ اپنائیں اور لوگوں سے اچھا سلوک کریں وغیرہ۔ گویا مذہب زندگی بسر کرنے کا بہترین طریقہ اور مستقیم راستہ ہے اگر ان مذہبی طور طریقوں پر عمل کریں تو معاشرے پر پوزیٹو اثرات پڑتے ہیں۔ ضروری ہے مذہب کو مثبت طریقے سے اپنایا جائے۔ اپنے مذہبی طور طریقوں کو اپناتے ہوئے دوسروں کے مذہبی طور طریقوں کا احترام بھی لازم ہے۔

4-مذہب اور ایمان(Religion and Faith):

مذہب اور ایمان ہمیں ایسی باطنی طاقت اور توانائی بخشتے ہیں کہ ہم زندگی کے پیچیدہ مراحل کا ہمت اور پامردی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مذہب ہمیں منظم زندگی گزارنے کے اسباق سکھاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مذہب ہمیں بہت کچھ سکھاتا ہے تاہم اس سب کا اکثر دارومدار ان تشریحات پر ہوتا ہے جو ہم تک پہنچائی جاتی ہیں۔ ہمارے عظیم شاعر علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ:

"مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا۔"

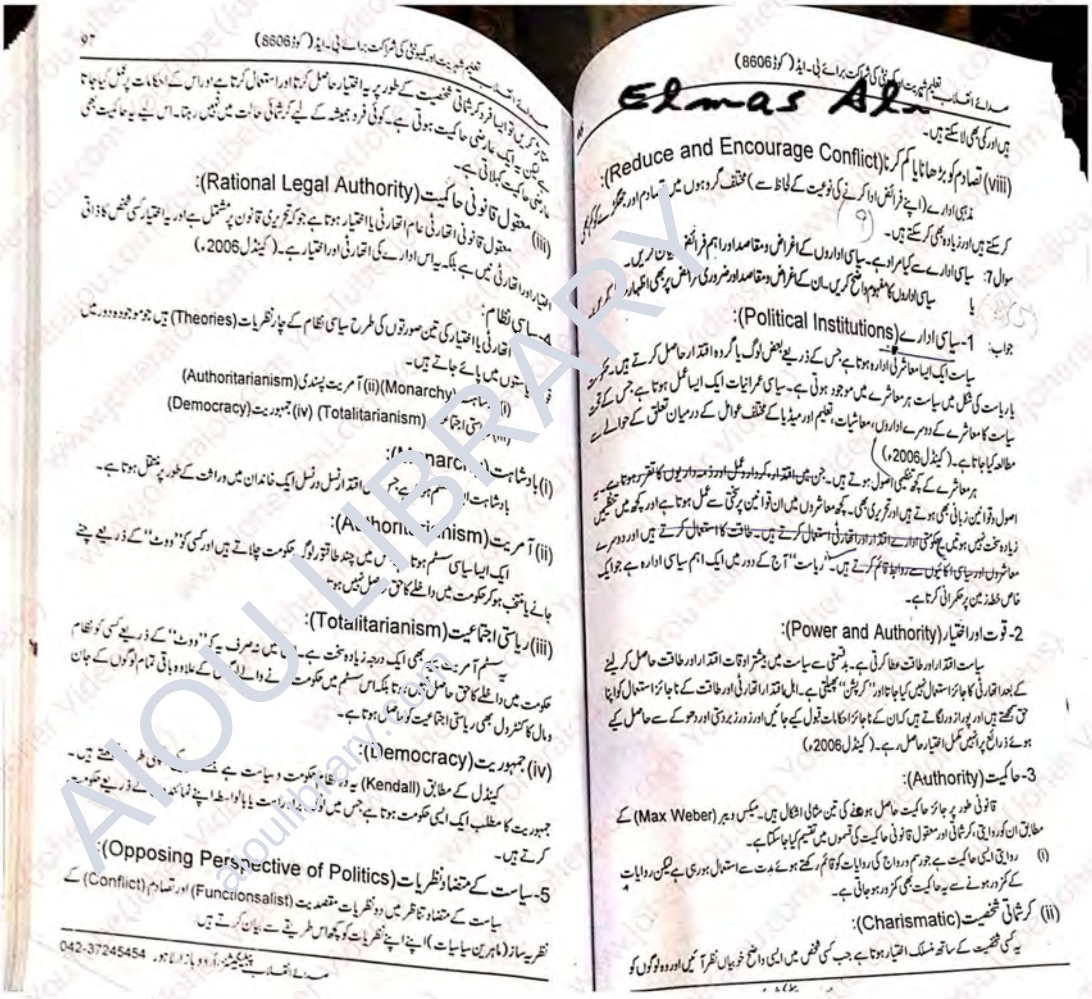

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

Elmas Ali

ہیں اور کمی بھی لا سکتے ہیں۔

(viii) تصادم کو بڑھانا یا کم کرنا (Reduce and Encourage Conflict):

مذہبی ادارے (اپنے فرائض ادا کرنے کی نوعیت کے لحاظ سے) مختلف گروہوں میں تصادم اور جھگڑے کو کم بھی کر سکتے ہیں اور زیادہ بھی کر سکتے ہیں۔

(9)

سوال 7: سیاسی ادارے سے کیا مراد ہے۔ سیاسی اداروں کے اغراض و مقاصد اور اہم فرائض بیان کریں۔

یا

سیاسی اداروں کا مفہوم واضح کریں۔ ان کے اغراض و مقاصد اور ضروری فرائض پر بھی اظہار

جواب: 1-سیاسی ادارے (Political Institutions):

سیاست ایک ایسا معاشرتی ادارہ ہوتا ہے جس کے ذریعے بعض لوگ یا گروہ اقتدار حاصل کرتے ہیں۔ حکومت یا ریاست کی شکل میں سیاست ہر معاشرے میں موجود ہوتی ہے۔ سیاسی عمرانیات ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس کے تحت سیاست کا معاشرے کے دوسرے اداروں، معاشیات، تعلیم اور میڈیا کے مختلف عوامل کے درمیان تعلق کے حوالے سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (کینڈل 2006ء)

ہر معاشرے کے کچھ تنظیمی اصول ہوتے ہیں۔ ~~جن میں اقتدار و کردار و عمل اور ذمہ داریوں کا تقرر ہوتا ہے۔~~ یہ اصول و قوانین زبانی بھی ہوتے ہیں اور تحریری بھی۔ کچھ معاشروں میں ان قوانین پر سختی سے عمل ہوتا ہے اور کچھ میں تنظیمیں زیادہ سخت نہیں ہوتیں۔ ~~حکومتی ادارے اقتدار اور اختیار استعمال کرتے ہیں۔ طاقت کا استعمال کرتے ہیں اور دوسرے معاشروں اور سیاسی اکائیوں سے روابط قائم کرتے ہیں۔~~ "ریاست" آج کے دور میں ایک اہم سیاسی ادارہ ہے جو ایک خاص خطہ زمین پر حکمرانی کرتا ہے۔

2-قوت اور اختیار (Power and Authority):

سیاست اقتدار اور طاقت عطا کرتی ہے۔ بدقسمتی سے سیاست میں بیشتر اوقات اقتدار اور طاقت حاصل کر لینے کے بعد اتھارٹی کا جائز استعمال نہیں کیا جاتا اور "کرپشن" پھیلتی ہے۔ اہل اقتدار اتھارٹی اور طاقت کے ناجائز استعمال کو اپنا حق سمجھتے ہیں اور پورا زور لگاتے ہیں کہ ان کے ناجائز احکامات قبول کیے جائیں اور زور زبردستی اور دھوکے سے حاصل کیے ہوئے ذرائع پر انہیں مکمل اختیار حاصل رہے۔ (کینڈل 2006ء)

3-حاکمیت (Authority):

قانونی طور پر جائز حاکمیت حاصل ہونے کی تین مثالی اشکال ہیں۔ میکس ویبر (Max Weber) کے مطابق ان کو روایتی، کرشماتی اور معقول قانونی حاکمیت کی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(i) روایتی ایسی حاکمیت ہے جو رسم و رواج کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے مدت سے استعمال ہو رہی ہے لیکن روایات کے کمزور ہونے سے یہ حاکمیت بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

(ii) کرشماتی شخصیت (Charismatic):

یہ کسی شخصیت کے ساتھ منسلک اختیار ہوتا ہے جب کسی شخص میں ایسی واضح خوبیاں نظر آئیں اور وہ لوگوں کو

---

97 تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

متاثر کریں تو ایسا فرد کرشماتی شخصیت کے طور پر یہ اختیار حاصل کرتا اور استعمال کرتا ہے اور اس کے احکامات پر عمل کیا جاتا ہے لیکن یہ ایک عارضی حاکمیت ہوتی ہے۔ کوئی فرد ہمیشہ کے لیے کرشماتی حالت میں نہیں رہتا۔ اس لیے یہ حاکمیت بھی عارضی حاکمیت کہلاتی ہے۔

(iii) معقول قانونی حاکمیت (Rational Legal Authority):

معقول قانونی اتھارٹی عام اتھارٹی یا اختیار ہوتا ہے جو کہ تحریری قانون پر مشتمل ہے اور یہ اختیار کسی شخص کا ذاتی اختیار اور اتھارٹی نہیں ہے بلکہ یہ اس ادارے کی اتھارٹی اور اختیار ہے۔ (کینڈل 2006ء)

4-سیاسی نظام:

اتھارٹی یا اختیار کی تین صورتوں کی طرح سیاسی نظام کے چار نظریات (Theories) ہیں جو موجودہ دور میں ریاستوں میں پائے جاتے ہیں۔

(i) بادشاہت (Monarchy) (ii) آمریت پسندی (Authoritarianism)
(iii) ریاستی اجتماعیت (Totalitarianism) (iv) جمہوریت (Democracy)

(i) بادشاہت (Monarchy):

بادشاہت ایسا سسٹم ہوتا ہے جس میں اقتدار نسل در نسل ایک خاندان میں وراثت کے طور پر منتقل ہوتا ہے۔

(ii) آمریت (Authoritarianism):

ایک ایسا سیاسی سسٹم ہوتا ہے جس میں چند طاقتور لوگ حکومت چلاتے ہیں اور کسی کو "ووٹ" کے ذریعے چنے جانے یا منتخب ہو کر حکومت میں داخلے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

(iii) ریاستی اجتماعیت (Totalitarianism):

یہ سسٹم آمریت سے بھی ایک درجہ زیادہ سخت ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ "ووٹ" کے ذریعے کسی کو نظام حکومت میں داخلے کا حق حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس سسٹم میں حکومت کرنے والے لوگوں کے علاوہ باقی تمام لوگوں کے جان و مال کا کنٹرول بھی ریاستی اجتماعیت کو حاصل ہوتا ہے۔

(iv) جمہوریت (Democracy):

کینڈل کے مطابق (Kendall) یہ وہ نظام حکومت و سیاست ہے [illegible] طرح سمجھتے ہیں۔ جمہوریت کا مطلب ایک ایسی حکومت ہوتا ہے جس میں لوگ براہ راست یا بالواسطہ اپنے نمائندوں کے ذریعے حکومت کرتے ہیں۔

5-سیاست کے متضاد نظریات (Opposing Perspective of Politics):

سیاست کے متضاد تناظر میں دو نظریات مقصدیت (Functionsalist) اور تصادم (Conflict) کے نظریہ ساز (ماہرین سیاسیات) اپنے اپنے نظریات کو کچھ اس طرح سے بیان کرتے ہیں

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار، لاہور۔ 042-37245454

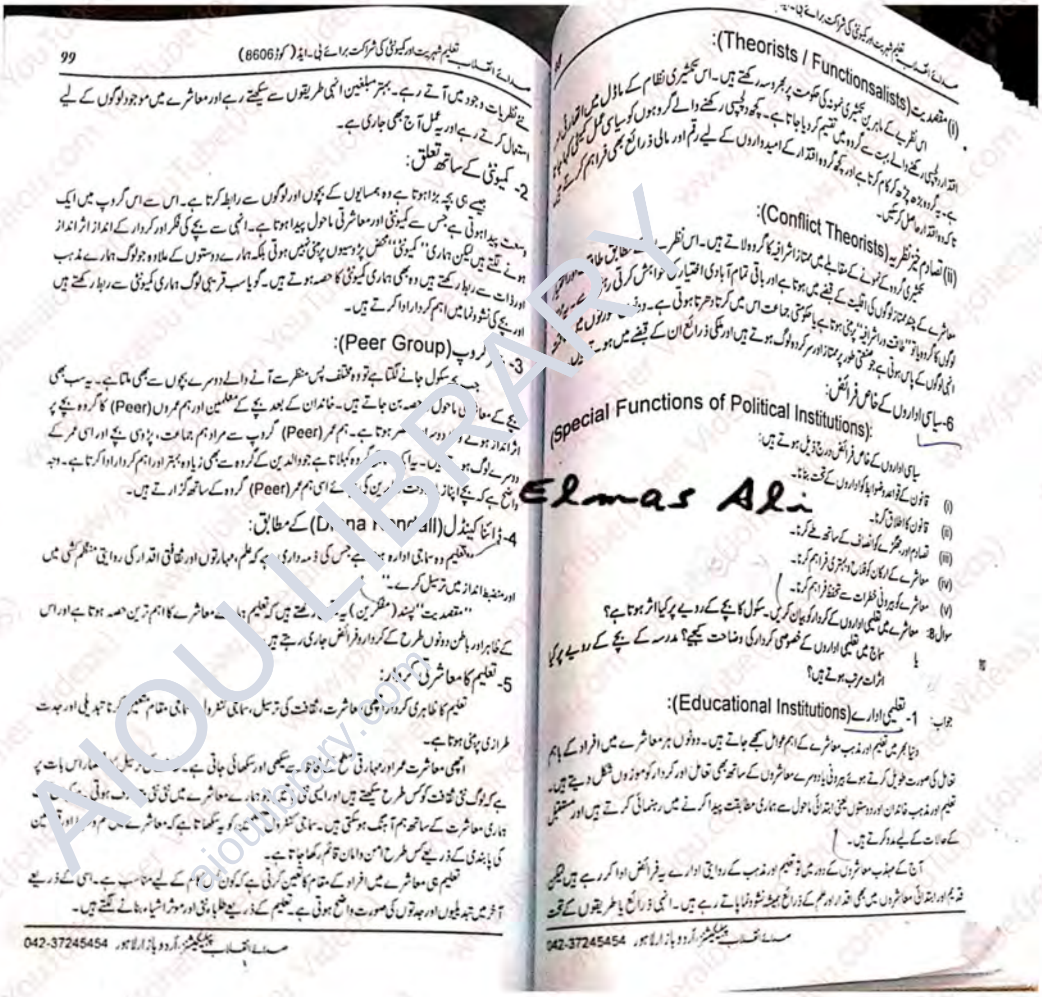

99 صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

نئے نظریات وجود میں آتے رہے۔ بہتر مبلغین انہی طریقوں سے سیکھتے رہے اور معاشرے میں موجود لوگوں کے لیے استعمال کرتے رہے اور یہ عمل آج بھی جاری ہے۔

2- کمیونٹی کے ساتھ تعلق:

جیسے ہی بچہ بڑا ہوتا ہے وہ ہمسایوں کے بچوں اور لوگوں سے رابطہ کرتا ہے۔ اس سے اس گروپ میں ایک وسعت پیدا ہوتی ہے جس سے کمیونٹی اور معاشرتی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ انہی سے بچے کی فکر اور کردار کے انداز اثر انداز ہونے لگتے ہیں لیکن ہماری "کمیونٹی" محض پڑوسیوں پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ ہمارے دوستوں کے علاوہ جو لوگ ہمارے مذہب اور ذات سے ربط رکھتے ہیں وہ بھی ہماری کمیونٹی کا حصہ ہوتے ہیں۔ گویا سب قریبی لوگ ہماری کمیونٹی سے ربط رکھتے ہیں اور بچے کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

3- [illegible] گروپ (Peer Group):

جب بچہ سکول جانے لگتا ہے تو وہ مختلف پس منظر سے آنے والے دوسرے بچوں سے بھی ملتا ہے۔ یہ سب بھی بچے کے معاشرتی ماحول [illegible] حصہ بن جاتے ہیں۔ خاندان کے بعد بچے کے معلمین اور ہم عمروں (Peer) کا گروہ بچے پر اثر انداز ہونے [illegible] دوسرا [illegible] عنصر ہوتا ہے۔ ہم عمر (Peer) گروپ سے مراد ہم جماعت، پڑوسی بچے اور اسی عمر کے دوسرے لوگ ہو[illegible]یں۔ یہ [illegible] گروہ کہلاتا ہے جو والدین کے گروہ سے بھی زیادہ بہتر اور اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وجہ واضح ہے کہ بچے اپنا زیادہ [illegible] ین کی [illegible] ے اسی ہم عمر (Peer) گروہ کے ساتھ گزارتے ہیں۔

4- ڈائنا کینڈل (D[illegible]na [illegible]ndall) کے مطابق:

"تعلیم وہ سماجی ادارہ [illegible] ہے جس کی ذمہ داری [illegible] ہے کہ علم، مہارتوں اور ثقافتی اقدار کی روایتی منظم شکل میں اور منضبط انداز میں ترسیل کرے۔"

"مقصدیت" پسند (مفکرین) یہ [illegible] رکھتے ہیں کہ تعلیم ہما[illegible] معاشرے کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے اور اس کے ظاہر اور باطن دونوں طرح کے کردار و فرائض جاری رہتے ہیں۔

5- تعلیم کا معاشرتی [illegible]:

تعلیم کا ظاہری کردار اچھی معاشرت، ثقافت کی ترسیل، سماجی کنٹرول [illegible] سماجی مقام متعین [illegible] تبدیلی اور جدت طرازی پر مبنی ہوتا ہے۔

اچھی معاشرت عمر اور مہارتی سطح [illegible] سیکھی اور سکھائی جاتی ہے۔ [illegible] ترسیل [illegible] انحصار اس بات پر ہے کہ لوگ نئی ثقافت کو کس طرح سیکھتے ہیں اور ایسی نئی [illegible] جو ہمارے معاشرے میں نئی نئی [illegible] ہوتی [illegible] ہماری معاشرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتی ہیں۔ سماجی کنٹرول [illegible] کو یہ سکھاتا ہے کہ معاشرے [illegible] کی پابندی کے ذریعے کس طرح امن و امان قائم رکھا جاتا ہے۔

تعلیم ہی معاشرے میں افراد کے مقام کا تعین کرتی ہے کہ کون [illegible] کام کے لیے مناسب ہے۔ اسی کے ذریعے آخر میں تبدیلیوں اور جدتوں کی صورت واضح ہوتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے طلبا نئی اور موثر اشیاء بنانے لگتے ہیں۔

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

صدائے انقلاب تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ

(i) مقصدیت (Theorists / Functionsalists):

اس نظریے کے ماہرین تکثیری نمونہ کی حکومت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس تکثیری نظام کے ماڈل میں اقتدار [illegible] اقتدار دلچسپی رکھنے والے بہت سے گروہ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ کچھ دلچسپی رکھنے والے گروہوں کو سیاسی عمل یکساں [illegible] ہے۔ یہ گروہ بڑھ چڑھ کر کام کرتا ہے اور کچھ گروہ اقتدار کے امیدواروں کے لیے رقم اور مالی ذرائع بھی فراہم کرتے [illegible] تاکہ وہ اقتدار حاصل کر سکیں۔

(ii) تصادم خیز نظریہ (Conflict Theorists):

تکثیری گروہ کے نمونے کے مقابلے میں ممتاز اشرافیہ کا گروہ لاتے ہیں۔ اس نظریے کے مطابق طا[illegible] معاشرے کے چند ممتاز لوگوں کی اقلیت کے قبضے میں ہوتا ہے اور باقی تمام آبادی اختیار کی خواہش کرتی ر[illegible] لوگوں کا گروہ یا تو "طاقت ور اشرافیہ" پر مبنی ہوتا ہے یا حکومتی جماعت اس میں کرتا دھرتا ہوتی ہے۔ وہ [illegible] انہی لوگوں کے پاس ہوتی ہے جو صنعتی طور پر ممتاز اور سرکردہ لوگ ہوتے ہیں اور ملکی ذرائع ان کے قبضے میں ہوتے [illegible]

6- سیاسی اداروں کے خاص فرائض (Special Functions of Political Institutions):

سیاسی اداروں کے خاص فرائض درج ذیل ہوتے ہیں:

(i) قانون کے قواعد و ضوابط کو اداروں کے تحت بنانا۔
(ii) قانون کا اطلاق کرنا۔
(iii) تصادم اور جھگڑے کو انصاف کے ساتھ طے کرنا۔
(iv) معاشرے کے ارکان کو فلاح و بہتری فراہم کرنا۔
(v) معاشرے کو بیرونی خطرات سے تحفظ فراہم کرنا۔

Elmas Ali

سوال 8: معاشرے میں تعلیمی اداروں کے کردار کو بیان کریں۔ سکول کا بچے کے رویے پر کیا اثر ہوتا ہے؟

یا

سماج میں تعلیمی اداروں کے خصوصی کردار کی وضاحت کیجیے؟ مدرسہ کے بچے کے رویے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: **1- تعلیمی ادارے (Educational Institutions):**

دنیا بھر میں تعلیم اور مذہب معاشرے کے اہم عوامل سمجھے جاتے ہیں۔ دونوں ہر معاشرے میں افراد کے باہم تعامل کی صورت طویل کرتے ہوئے بیرونی یا دوسرے معاشروں کے ساتھ بھی تعامل اور کردار کو موزوں شکل دیتے ہیں۔ تعلیم اور مذہب خاندان اور دوستوں یعنی ابتدائی ماحول سے ہماری مطابقت پیدا کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں اور مستقبل کے حالات کے لیے مدد کرتے ہیں۔

آج کے مہذب معاشروں کے دور میں تو تعلیم اور مذہب کے روایتی ادارے یہ فرائض ادا کر رہے ہیں لیکن قدیم اور ابتدائی معاشروں میں بھی اقدار اور علم کے ذرائع ہمیشہ نشوونما پاتے رہے ہیں۔ انہی ذرائع یا طریقوں کے تحت

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

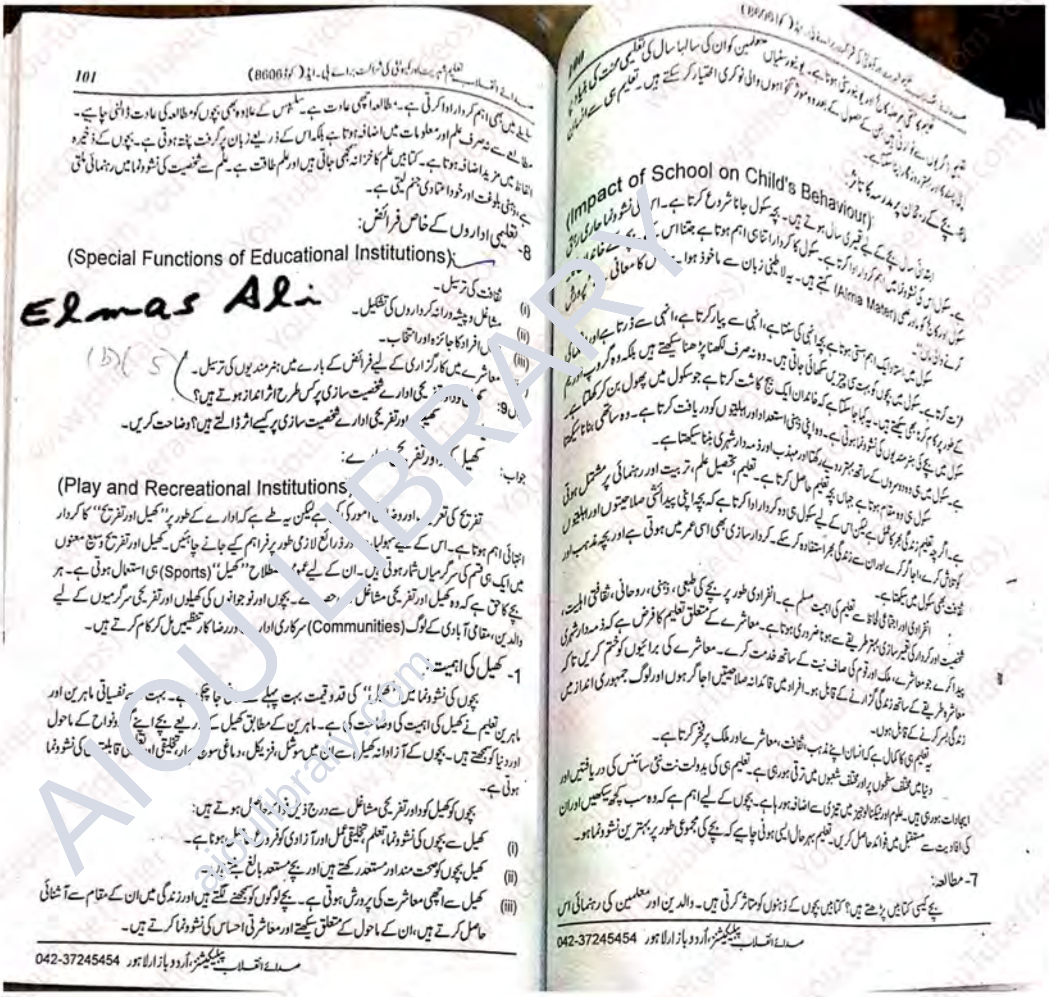

[illegible] کالج اور یونیورسٹی ہوتا ہے۔ یونیورسٹیاں متعلمین کو ان کی سالہا سال کی تعلیمی محنت کی بنیاد پر [illegible] ہیں جن کے حصول کے بعد وہ موزوں تنخواہوں والی نوکری اختیار کر سکتے ہیں۔ تعلیم ہی سے انسان [illegible] سکتا ہے۔

[illegible] بچے کے رجحان پر مدرسہ کا تاثر:

(Impact of School on Child's Behaviour)

بچہ سکول جانا شروع کرتا ہے۔ اس کی نشوونما جاری رہتی [illegible] ابتدائی سال بچے کے لیے تعمیری سال ہوتے ہیں۔ سکول کا کردار اتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا اس [illegible] خاندان [illegible] ہے۔ سکول اس کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سکول اور کالج کو اسی لیے (Alma Mater) کہتے ہیں۔ یہ لاطینی زبان سے ماخوذ ہوا۔ [illegible] کا معانی [illegible] پرورش کرنے والی ماں"۔

سکول میں استاد ایک اہم ہستی ہوتا ہے بچہ انہی کی سنتا ہے، انہی سے پیار کرتا ہے، انہی سے ڈرتا ہے اور [illegible] سکول میں بچوں کو بہت سی چیزیں سکھائی جاتی ہیں۔ وہ نہ صرف لکھنا پڑھنا سیکھتے ہیں بلکہ وہ گروپ اور ٹیم کے طور پر کام کرنا بھی سیکھتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ خاندان ایک بیج کاشت کرتا ہے جو سکول میں پھول بن کر کھلتا ہے۔ سکول میں بچے کی ہنرمندیوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ وہ اپنی ذہنی استعداد اور اہلیتوں کو دریافت کرتا ہے۔ وہ ساتھی بنانا سیکھتا ہے، دوسروں کے ساتھ بہتر رویے رکھنا اور مہذب اور ذمہ دار شہری بننا سیکھتا ہے۔

سکول ہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں بچہ تعلیم حاصل کرتا ہے۔ تعلیم، تحصیل علم، تربیت اور رہنمائی پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگرچہ تعلیم زندگی بھر کا عمل ہے لیکن اس کے لیے سکول ہی وہ کردار ادا کرتا ہے کہ بچہ اپنی پیدائشی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو تلاش کرے، اجاگر کرے اور ان سے زندگی بھر استفادہ کر سکے۔ کردار سازی بھی اسی عمر میں ہوتی ہے اور بچہ مذہب اور ثقافت بھی سکول میں سیکھتا ہے۔

انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے تعلیم کی اہمیت مسلم ہے۔ انفرادی طور پر بچے کی طبعی، ذہنی، روحانی، ثقافتی اہلیت، شخصیت اور کردار کی تعمیر سازی بہتر طریقے سے ہونا ضروری ہوتا ہے۔ معاشرے کے متعلق تعلیم کا فرض ہے کہ ذمہ دار شہری پیدا کرے جو معاشرے، ملک اور قوم کی صاف نیت کے ساتھ خدمت کرے۔ معاشرے کی برائیوں کو ختم کریں تاکہ معاشرہ طریقے کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل ہو۔ افراد میں قائدانہ صلاحیتیں اجاگر ہوں اور لوگ جمہوری انداز میں زندگی بسر کرنے کے قابل ہوں۔

یہ تعلیم ہی کا کمال ہے کہ انسان اپنے مذہب، ثقافت، معاشرے اور ملک پر فخر کرتا ہے۔ دنیا میں مختلف سطحوں پر اور مختلف شعبوں میں ترقی ہو رہی ہے۔ تعلیم ہی کی بدولت نت نئی سائنس کی دریافتیں اور ایجادات ہو رہی ہیں۔ علوم اور ٹیکنالوجیز میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ بچوں کے لیے اہم ہے کہ وہ سب کچھ سیکھیں اور ان کی افادیت سے مستقبل میں فوائد حاصل کریں۔ تعلیم بہرحال ایسی ہونی چاہیے کہ بچے کی مجموعی طور پر بہترین نشوونما ہو۔

7- مطالعہ:

بچے کیسی کتابیں پڑھتے ہیں؟ کتابیں بچوں کے ذہنوں کو متاثر کرتی ہیں۔ والدین اور معلمین کی رہنمائی اس

سلسلے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مطالعہ اچھی عادت ہے۔ سکول کے علاوہ بھی بچوں کو مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہیے۔ مطالعے سے نہ صرف علم اور معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کے ذریعے زبان پر گرفت پختہ ہوتی ہے۔ بچوں کے ذخیرہ الفاظ میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ کتابیں علم کا خزانہ سمجھی جاتی ہیں اور علم طاقت ہے۔ علم سے شخصیت کی نشوونما میں رہنمائی ملتی ہے، ذہنی بلوغت اور خود اعتمادی جنم لیتی ہے۔

8- تعلیمی اداروں کے خاص فرائض:

(Special Functions of Educational Institutions)

Elmas Ali

(b)(5

- (i) ثقافت کی ترسیل۔
- (ii) مشاغل و پیشہ ورانہ کرداروں کی تشکیل۔
- (iii) افراد کا جائزہ اور انتخاب۔
- [illegible] معاشرے میں کارگزاری کے لیے فرائض کے بارے میں ہنرمندیوں کی ترسیل۔

سوال 9: کھیل کود اور تفریحی ادارے شخصیت سازی پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟
کھیل کود اور تفریحی ادارے شخصیت سازی پر کیسے اثر ڈالتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: کھیل کود اور تفریحی ادارے:

(Play and Recreational Institutions)

تفریح کی تعریف [illegible] اور وضاحت [illegible] امور کی [illegible] ہے لیکن یہ طے ہے کہ ادارے کے طور پر "کھیل اور تفریح" کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اس کے لیے سہولیات اور ذرائع لازمی طور پر فراہم کیے جانے چاہئیں۔ کھیل اور تفریح وسیع معنوں میں ایک ہی قسم کی سرگرمیاں شمار ہوتی ہیں۔ ان کے لیے عموماً اصطلاح "کھیل" (Sports) ہی استعمال ہوتی ہے۔ ہر بچے کا حق ہے کہ وہ کھیل اور تفریحی مشاغل میں حصہ لے۔ بچوں اور نوجوانوں کی کھیلوں اور تفریحی سرگرمیوں کے لیے والدین، مقامی آبادی کے لوگ (Communities) سرکاری ادارے اور رضاکار تنظیمیں مل کر کام کرتے ہیں۔

1- کھیل کی اہمیت:

بچوں کی نشوونما میں "کھیل" کی قدر و قیمت بہت پہلے سے [illegible] جا چکی ہے۔ بہت سے نفسیاتی ماہرین اور ماہرین تعلیم نے کھیل کی اہمیت کی وضاحت کی ہے۔ ماہرین کے مطابق کھیل کے ذریعے بچے اپنے گرد و نواح کے ماحول اور دنیا کو سمجھتے ہیں۔ بچوں کے آزادانہ کھیل [illegible] سے ان میں سوشل، فزیکل، دماغی سوچ بچار، تخلیقی اور [illegible] قابلیت کی نشوونما ہوتی ہے۔

بچوں کو کھیل کود اور تفریحی مشاغل سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

- (i) کھیل سے بچوں کی نشوونما، تعلم، تخلیقی عمل اور آزادی کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔
- (ii) کھیل بچوں کو صحت مند اور مستعد رکھتے ہیں اور بچے مستعد بالغ بنتے ہیں۔
- (iii) کھیل سے اچھی معاشرت کی پرورش ہوتی ہے۔ بچے لوگوں کو سمجھنے لگتے ہیں اور زندگی میں ان کے مقام سے آشنائی حاصل کرتے ہیں، ان کے ماحول کے متعلق سیکھتے اور معاشرتی احساس کی نشوونما کرتے ہیں۔

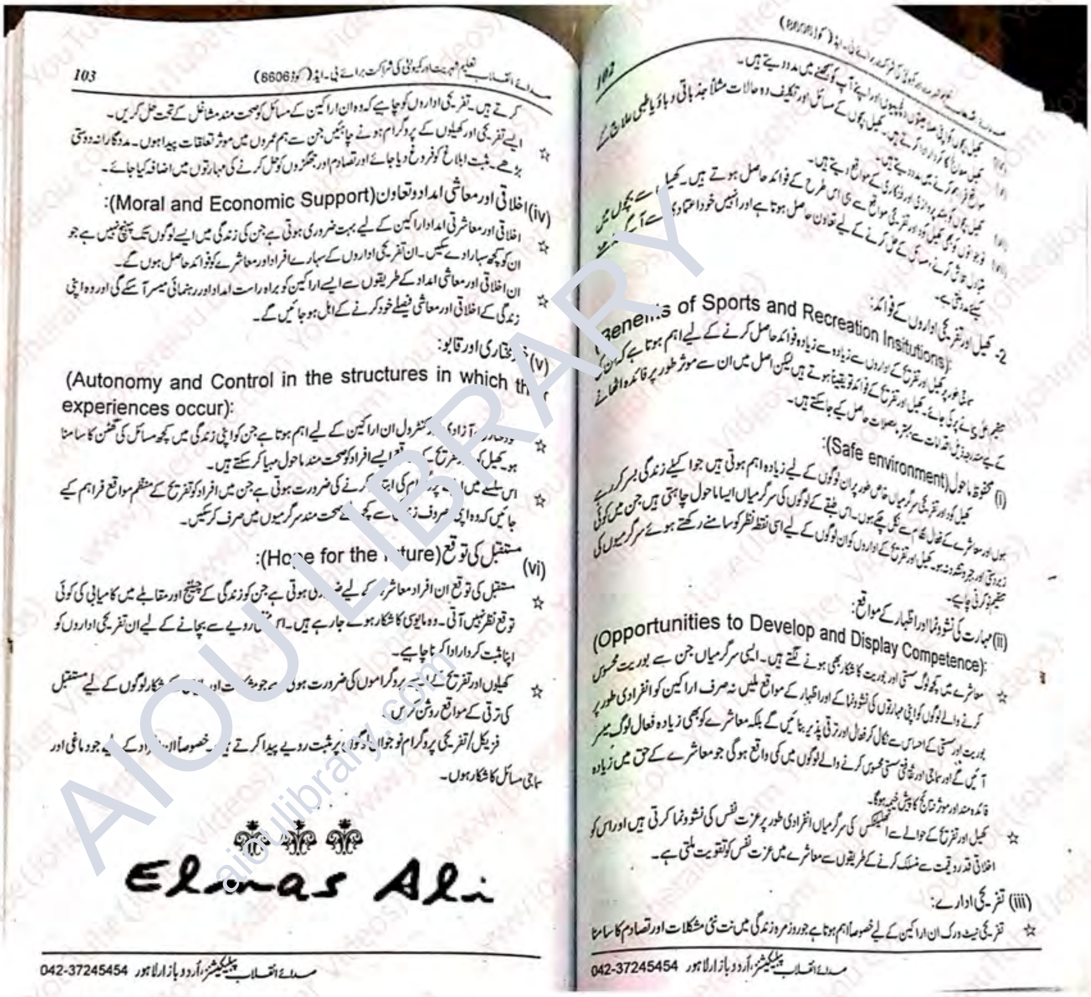

کھیل بچوں کو اپنی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور اپنے آپ کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

کھیل بچوں کا کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیل بچوں کے مسائل اور تکلیف دہ حالات مثلاً جذباتی دباؤ یا طبی علاج کے [illegible]

کھیل [illegible] میں مدد دیتے ہیں۔

[illegible] پروازی اور فنکاری کے مواقع دیتے ہیں۔

کھیل بچوں کو بھی کھیل کود اور تفریحی مواقع سے ہی اس طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ کھیل [illegible] سے بچوں میں [illegible]

نوجوانوں کو بھی [illegible] مسائل کے حل کرنے کے لیے تعاون حاصل ہوتا ہے اور انہیں خود اعتمادی [illegible] سے آگے [illegible]

[illegible] خوش کرنے [illegible] کیلئے مدد دیتی ہے۔

2- کھیل اور تفریحی اداروں کے فوائد:
(Benefits of Sports and Recreation Insitutions):

عملی طور پر کھیل اور تفریح کے اداروں سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لیے اہم ہوتا ہے کہ ان [illegible] پوری کی جائے۔ کھیل اور تفریح کے فوائد تو یقیناً ہوتے ہیں لیکن اصل میں ان سے مؤثر طور پر فائدہ اٹھانے کے لیے منصوبہ بندی، اقدامات سے بہتر حصولات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

(i) محفوظ ماحول (Safe environment):

کھیل کود اور تفریحی سرگرمیاں خاص طور پر ان لوگوں کے لیے زیادہ اہم ہوتی ہیں جو اکیلے زندگی بسر کر رہے ہوں اور معاشرے کے خیال کے مطابق [illegible] سے تنگ بچے ہوں۔ اس طبقے کے لوگوں کی سرگرمیاں ایسا ماحول چاہتی ہیں جس میں کوئی زبردستی اور جبر و تشدد نہ ہو۔ کھیل اور تفریح کے اداروں کو ان لوگوں کے لیے اسی نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے سرگرمیوں کی تنظیم کرنی چاہیے۔

(ii) مہارت کی نشوونما اور اظہار کے مواقع:
(Opportunities to Develop and Display Competence):

☆ معاشرے میں کچھ لوگ سستی اور بوریت کا شکار بھی ہونے لگتے ہیں۔ ایسی سرگرمیاں جن سے بوریت محسوس کرنے والے لوگوں کو اپنی مہارتوں کی نشوونما کے اور اظہار کے مواقع ملیں نہ صرف اراکین کو انفرادی طور پر بوریت اور سستی کے احساس سے نکال کر فعال اور ترقی پذیر بنائیں گے بلکہ معاشرے کو بھی زیادہ فعال لوگ میسر آئیں گے اور سماجی اور ثقافتی سستی محسوس کرنے والے لوگوں میں کمی واقع ہوگی جو معاشرے کے حق میں زیادہ فائدہ مند اور مؤثر نتائج کا پیش خیمہ ہوگا۔

☆ کھیل اور تفریح کے حوالے سے اتھلیٹکس کی سرگرمیاں انفرادی طور پر عزت نفس کی نشوونما کرتی ہیں اور اس کو اخلاقی قدر و قیمت سے منسلک کرنے کے طریقوں سے معاشرے میں عزت نفس کو تقویت ملتی ہے۔

(iii) تفریحی ادارے:

☆ تفریحی نیٹ ورک ان اراکین کے لیے خصوصاً اہم ہوتا ہے جو روزمرہ زندگی میں نت نئی مشکلات اور تصادم کا سامنا

کرتے ہیں۔ تفریحی اداروں کو چاہیے کہ وہ ان اراکین کے مسائل کو صحت مند مشاغل کے تحت حل کریں۔

☆ ایسے تفریحی اور کھیلوں کے پروگرام ہونے چاہئیں جن سے ہم عمروں میں مؤثر تعلقات پیدا ہوں۔ مددگارانہ دوستی بڑھے۔ مثبت ابلاغ کو فروغ دیا جائے اور تصادم اور جھگڑوں کو حل کرنے کی مہارتوں میں اضافہ کیا جائے۔

(iv) اخلاقی اور معاشی امداد و تعاون (Moral and Economic Support):

☆ اخلاقی اور معاشرتی امداد اراکین کے لیے بہت ضروری ہوتی ہے جن کی زندگی میں ایسے لوگوں تک پہنچ نہیں ہے جو ان کو کچھ سہارا دے سکیں۔ ان تفریحی اداروں کے سہارے افراد اور معاشرے کو فوائد حاصل ہوں گے۔

☆ ان اخلاقی اور معاشی امداد کے طریقوں سے ایسے اراکین کو براہ راست امداد اور رہنمائی میسر آ سکے گی اور وہ اپنی زندگی کے اخلاقی اور معاشی فیصلے خود کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔

(v) خود مختاری اور قابو:
(Autonomy and Control in the structures in which their experiences occur):

☆ خود مختاری، آزادی اور کنٹرول ان اراکین کے لیے اہم ہوتا ہے جن کو اپنی زندگی میں کچھ مسائل کی گھٹن کا سامنا ہو۔ کھیل کود اور تفریح کے ذریعے ایسے افراد کو صحت مند ماحول مہیا کر سکتے ہیں۔

☆ اس سلسلے میں ایسے پروگرام کی ابتدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جن میں افراد کو تفریح کے منظم مواقع فراہم کیے جائیں کہ وہ اپنا [illegible] صحت مند سرگرمیوں میں صرف کر سکیں۔

(vi) مستقبل کی توقع (Hope for the Future):

☆ مستقبل کی توقع ان افراد معاشرہ کے لیے ضروری ہوتی ہے جن کو زندگی کے چیلنج اور مقابلے میں کامیابی کی کوئی توقع نظر نہیں آتی۔ وہ مایوسی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کو منفی رویے سے بچانے کے لیے ان تفریحی اداروں کو اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔

☆ کھیلوں اور تفریح کے ایسے پروگراموں کی ضرورت ہوتی ہے جو مشکلات اور [illegible] کے شکار لوگوں کے لیے مستقبل کی ترقی کے مواقع روشن کریں۔

فزیکل/تفریحی پروگرام نوجوان لوگوں پر مثبت رویے پیدا کرتے ہیں۔ خصوصاً ان افراد کے لیے جو دماغی اور سماجی مسائل کا شکار ہوں۔

* * *

Elias Ali

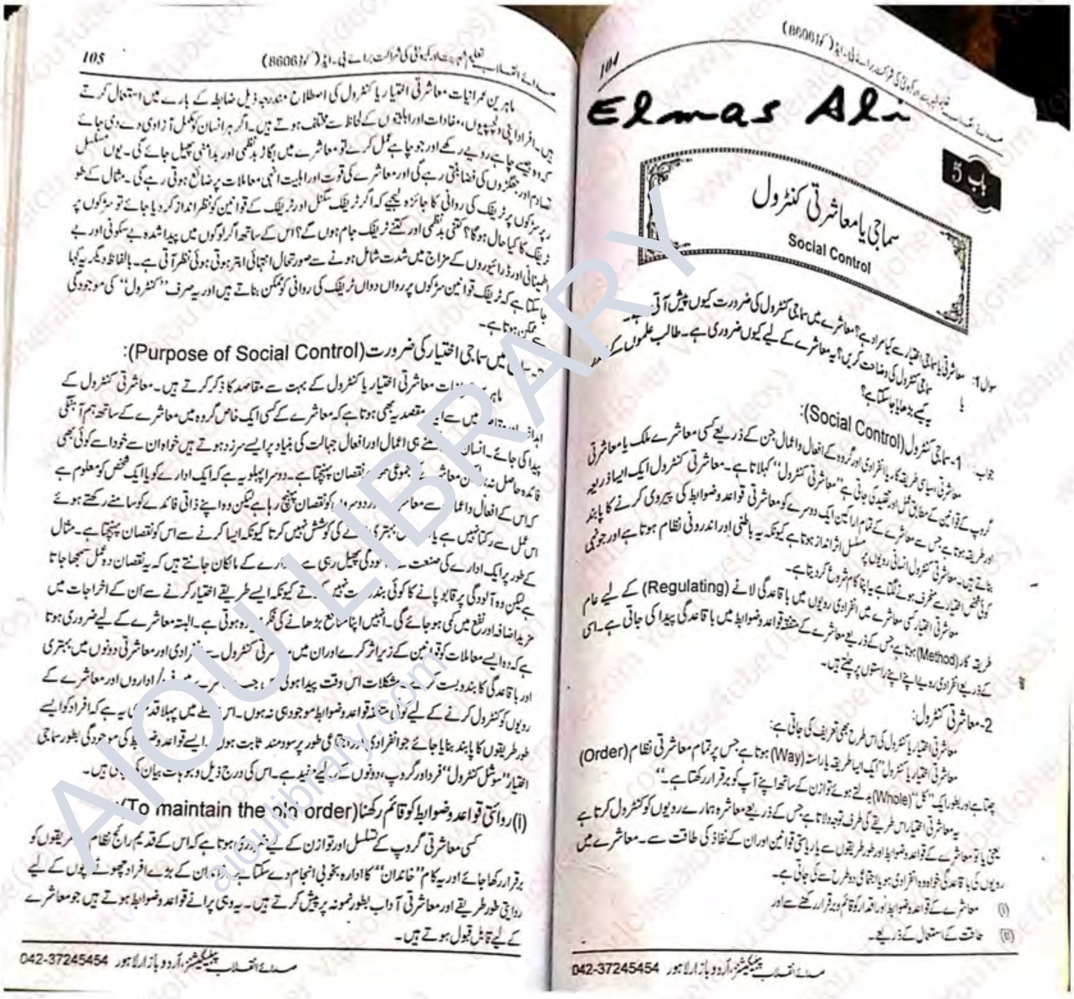

Elmas Ali

باب 5

سماجی یا معاشرتی کنٹرول

Social Control

سوال 1: معاشرتی یا سماجی اختیار سے کیا مراد ہے؟ معاشرے میں سماجی کنٹرول کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ یا سماجی کنٹرول کی وضاحت کریں؟ یہ معاشرے کے لیے کیوں ضروری ہے۔ طالب علموں کے [illegible] کیسے بڑھایا جا سکتا ہے؟

جواب: 1۔ سماجی کنٹرول(Social Control):

معاشرتی سیاسی طریقہ کار، یا انفرادی اور گروہ کے افعال و اعمال جن کے ذریعے کسی معاشرے ملک یا معاشرتی گروپ کے قوانین کے مطابق عمل اور تحدید کی جاتی ہے "معاشرتی کنٹرول" کہلاتا ہے۔ معاشرتی کنٹرول ایک ایسا ذریعہ اور طریقہ ہوتا ہے جس سے معاشرے کے تمام اراکین ایک دوسرے کو معاشرتی قواعد و ضوابط کی پیروی کرنے کا پابند بناتے ہیں۔ معاشرتی کنٹرول انسانی رویوں پر مسلسل اثرانداز ہوتا ہے کیونکہ یہ باطنی اور اندرونی نظام ہوتا ہے اور جونہی کوئی شخص اختیار سے منحرف ہونے لگتا ہے یہ اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ معاشرتی اختیار کسی معاشرے میں انفرادی رویوں میں باقاعدگی لانے (Regulating) کے لیے عام طریقہ کار (Method) ہوتا ہے، جس کے ذریعے معاشرے کے مختلف قواعد و ضوابط میں باقاعدگی پیدا کی جاتی ہے۔ اسی کے ذریعے انفرادی رویے اپنے اپنے راستوں پر چلتے ہیں۔

2۔ معاشرتی کنٹرول:

معاشرتی اختیار یا کنٹرول کی اس طرح بھی تعریف کی جاتی ہے:

معاشرتی اختیار یا کنٹرول "ایک ایسا طریقہ یا راستہ (Way) ہوتا ہے، جس پر تمام معاشرتی نظام (Order) چلتا ہے اور بطور ایک "کل" (Whole) بدلتے ہوئے توازن کے ساتھ اپنے آپ کو برقرار رکھتا ہے۔"

یہ معاشرتی اختیار اس طریقے کی طرف توجہ دلاتا ہے جس کے ذریعے معاشرہ ہمارے رویوں کو کنٹرول کرتا ہے یعنی یا تو معاشرے کے قواعد و ضوابط اور طور طریقوں سے یا ریاستی قوانین اور ان کے نفاذ کی طاقت سے۔ معاشرے میں رویوں کی باقاعدگی خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی دو طرح سے کی جاتی ہے۔

(i) معاشرے کے قواعد و ضوابط اور اقدار کو قائم و برقرار رکھنے سے اور
(ii) طاقت کے استعمال کے ذریعے۔

ماہرین عمرانیات معاشرتی اختیار یا کنٹرول کی اصطلاح مندرجہ ذیل ضابطہ کے بارے میں استعمال کرتے ہیں۔ افراد اپنی دلچسپیوں، مفادات اور اہلیت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اگر ہر انسان کو مکمل آزادی دے دی جائے کہ وہ جیسے چاہے رویے رکھے اور جو چاہے عمل کرے تو معاشرے میں بگاڑ بدنظمی اور بدامنی پھیل جائے گی۔ یوں مسلسل تصادم اور جھگڑوں کی فضا قائم رہے گی اور معاشرے کی قوت اور اہلیت انہی معاملات پر ضائع ہوتی رہے گی۔ مثال کے طور پر سڑکوں پر ٹریفک کی روانی کا جائزہ لیجیے کہ اگر ٹریفک سگنل اور ٹریفک کے قوانین کو نظرانداز کر دیا جائے تو سڑکوں پر ٹریفک کا کیا حال ہوگا؟ کتنی بدنظمی اور کتنے ٹریفک جام ہوں گے؟ اس کے ساتھ اگر لوگوں میں پیدا شدہ بے سکونی اور بے اطمینانی اور ڈرائیوروں کے مزاج میں شدت شامل ہونے سے صورتحال انتہائی ابتر ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ بالفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹریفک قوانین سڑکوں پر رواں دواں ٹریفک کی روانی کو ممکن بناتے ہیں اور یہ صرف "کنٹرول" کی موجودگی سے ممکن ہوتا ہے۔

[illegible] میں سماجی اختیار کی ضرورت(Purpose of Social Control):

ماہرین [illegible] معاشرتی اختیار یا کنٹرول کے بہت سے مقاصد کا ذکر کرتے ہیں۔ معاشرتی کنٹرول کے [illegible] میں سے ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ معاشرے کے کسی ایک خاص گروہ میں معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ انسان [illegible] ہی اعمال اور افعال جہالت کی بنیاد پر ایسے سرزد ہوتے ہیں خواہ ان سے خود اسے کوئی بھی فائدہ حاصل نہ [illegible] معاشرے کو مجموعی [illegible] نقصان پہنچتا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک ادارے کو یا ایک شخص کو معلوم ہے کہ اس کے افعال و اعمال سے معاشرے [illegible] دوسروں کو نقصان پہنچ رہا ہے لیکن وہ اپنے ذاتی فائدے کو سامنے رکھتے ہوئے اس عمل سے رکتا نہیں ہے یا [illegible] بہتری [illegible] کی کوشش نہیں کرتا کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو نقصان پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ادارے کی صنعت [illegible] آلودگی پھیل رہی ہے [illegible] ادارے کے مالکان جانتے ہیں کہ یہ نقصان دہ عمل سمجھا جاتا ہے لیکن وہ آلودگی پر قابو پانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے کیونکہ ایسے طریقے اختیار کرنے سے ان کے اخراجات میں مزید اضافہ اور نفع میں کمی ہو جائے گی۔ انہیں اپنا منافع بڑھانے کی فکر [illegible] ہوتی ہے۔ البتہ معاشرے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ایسے معاملات کو قوانین کے زیر اثر کرے اور ان میں [illegible] کنٹرول سے [illegible] انفرادی اور معاشرتی دونوں میں بہتری اور باقاعدگی کا بندوبست کرے۔ [illegible] مشکلات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب [illegible] افراد/اداروں اور معاشرے کے رویوں کو کنٹرول کرنے کے لیے کوئی [illegible] قواعد و ضوابط موجود ہی نہ ہوں۔ اس [illegible] میں پہلا قدم [illegible] یہ ہے کہ افراد کو ایسے طور طریقوں کا پابند بنایا جائے جو انفرادی اور اجتماعی طور پر سودمند ثابت ہوں۔ ایسے قواعد و ضوابط کی موجودگی بطور سماجی اختیار "سوشل کنٹرول" فرد اور گروپ، دونوں کے لیے مفید ہے۔ اس کی درج ذیل وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔

(i) روایتی قواعد و ضوابط کو قائم رکھنا(To maintain the old order):

کسی معاشرتی گروپ کے تسلسل اور توازن کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے قدیم رائج نظام [illegible] طریقوں کو برقرار رکھا جائے اور یہ کام "خاندان" کا ادارہ بخوبی انجام دے سکتا ہے [illegible] ان کے بڑے افراد چھوٹے بچوں کے لیے روایتی طور طریقے اور معاشرتی آداب بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ یہ وہی پرانے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں جو معاشرے کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں۔

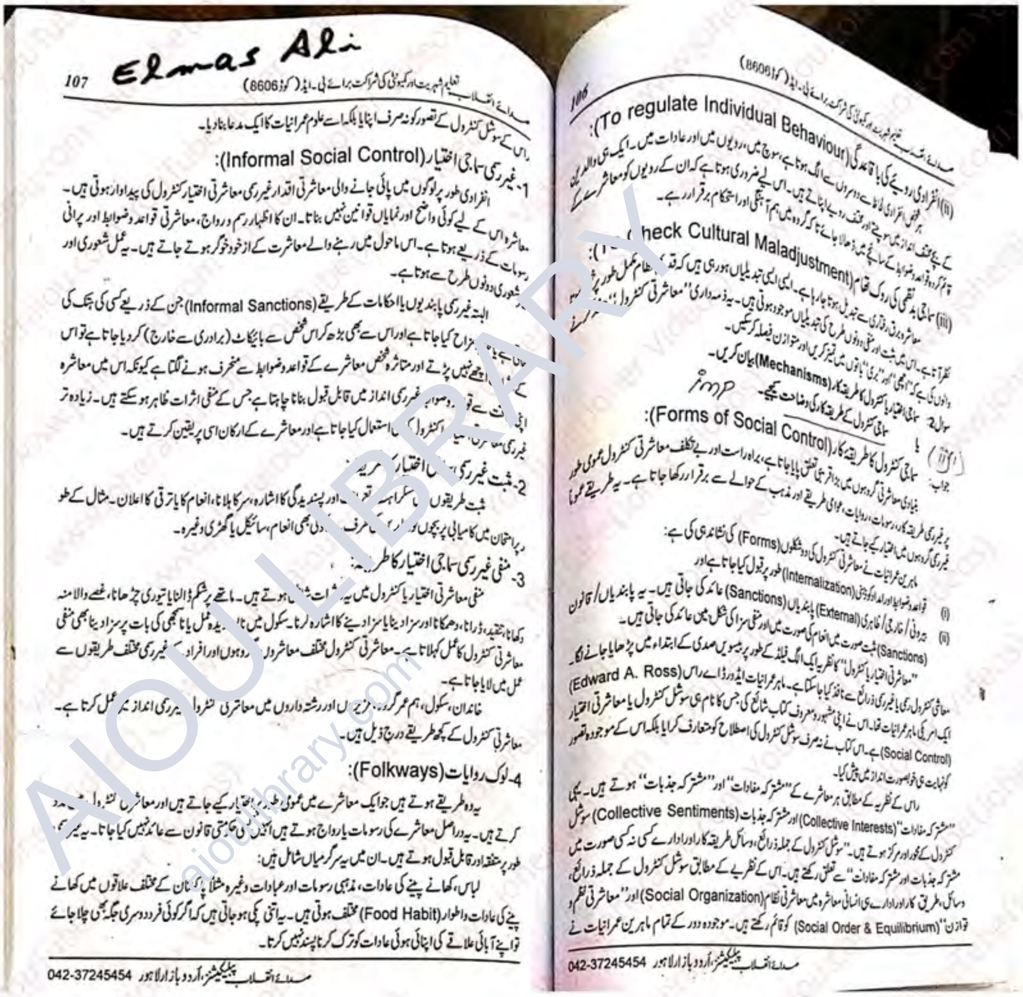

(ii) انفرادی رویے کی باقاعدگی (To regulate Individual Behaviour):

ہر شخص انفرادی لحاظ سے دوسروں سے الگ ہوتا ہے، سوچ میں، رویوں میں اور عادات میں۔ ایک ہی والدین کے بچے مختلف انداز میں سوچتے اور مختلف رویے اپناتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ ان کے رویوں کو معاشرے کے قائم کردہ قواعد وضوابط کے سانچے میں ڈھالا جائے تاکہ گروہ میں ہم آہنگی اور استحکام برقرار رہے۔

(iii) سماجی بدنظمی کی روک تھام (To Check Cultural Maladjustment):

معاشرہ برق رفتاری سے تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ ایسی ایسی تبدیلیاں ہو رہی ہیں کہ قدیم نظام مکمل طور پر [illegible] نظر آتا ہے۔ اس میں مثبت اور منفی دونوں طرح کی تبدیلیاں موجود ہوتی ہیں۔ یہ ذمہ داری "معاشرتی کنٹرول" [illegible] والوں کی ہے کہ "اچھی" اور "بری" باتوں میں تمیز کریں اور متوازن فیصلہ کر سکیں۔

سوال 2۔ سماجی اختیار یا کنٹرول کا طریقہ کار (Mechanisms) بیان کریں۔ imp

یا

سماجی کنٹرول کے طریقہ کار کی وضاحت کیجیے۔

سماجی کنٹرول کے طریقہ کار (Forms of Social Control):

جواب: سماجی کنٹرول کا طریقہ کار بنیادی معاشرتی گروہوں میں بڑا قریبی تعلق پایا جاتا ہے، براہ راست اور بے تکلف معاشرتی کنٹرول عموماً طور پر رسومات، روایات، عوامی طریقے اور مذہب کے حوالے سے برقرار رکھا جاتا ہے۔ یہ طریقے عموماً غیر رسمی طریقہ کار پر غیر رسمی گروہوں میں اختیار کیے جاتے ہیں۔

ماہرین عمرانیات نے معاشرتی کنٹرول کی دو شکلوں (Forms) کی نشاندہی کی ہے:

(i) قواعد وضوابط اور اقدار کو ذہنی (Internalization) طور پر قبول کیا جاتا ہے اور

(ii) بیرونی / خارجی / ظاہری (External) پابندیاں (Sanctions) عائد کی جاتی ہیں۔ یہ پابندیاں / قانون (Sanctions) مثبت صورت میں انعام کی صورت میں اور منفی سزا کی شکل میں عائد کی جاتی ہیں۔

"معاشرتی اختیار یا کنٹرول" کا نظریہ ایک الگ فیلڈ کے طور پر بیسویں صدی کے ابتداء میں پڑھایا جانے لگا۔ معاشی کنٹرول رسمی یا غیر رسمی ذرائع سے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ ماہر عمرانیات ایڈورڈ اے راس (Edward A. Ross) ایک امریکی ماہر عمرانیات تھا۔ اس نے اپنی مشہور و معروف کتاب شائع کی جس کا نام ہی سوشل کنٹرول یا معاشرتی اختیار (Social Control) ہے۔ اس کتاب نے نہ صرف سوشل کنٹرول کی اصطلاح کو متعارف کرایا بلکہ اس کے موجودہ تصور کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا۔

راس کے نظریہ کے مطابق ہر معاشرے کے "مشترکہ مفادات" اور "مشترکہ جذبات" ہوتے ہیں۔ یہی "مشترکہ مفادات" (Collective Interests) اور مشترکہ جذبات (Collective Sentiments) سوشل کنٹرول کے محور اور مرکز ہوتے ہیں۔ "سوشل کنٹرول کے جملہ ذرائع، وسائل طریقہ کار اور ادارے کسی نہ کسی صورت میں مشترکہ جذبات اور مشترکہ مفادات" سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے نظریے کے مطابق سوشل کنٹرول کے جملہ ذرائع، وسائل، طریق کار اور ادارے ہی انسانی معاشرہ میں معاشرتی نظام (Social Organization) اور "معاشرتی نظم و توازن" (Social Order & Equilibrium) کو قائم رکھتے ہیں۔ موجودہ دور کے تمام ماہرین عمرانیات نے

Elmas Ali

راس کے سوشل کنٹرول کے تصور کو نہ صرف اپنایا بلکہ اسے علوم عمرانیات کا ایک مدعا بنا دیا۔

1۔ غیر رسمی سماجی اختیار (Informal Social Control):

انفرادی طور پر لوگوں میں پائی جانے والی معاشرتی اقدار غیر رسمی معاشرتی اختیار کنٹرول کی پیداوار ہوتی ہیں۔ معاشرہ اس کے لیے کوئی واضح اور نمایاں قوانین نہیں بناتا۔ ان کا اظہار رسم و رواج، معاشرتی قواعد وضوابط اور پرانی رسومات کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس ماحول میں رہنے والے معاشرت کے از خود خوگر ہوتے جاتے ہیں۔ یہ عمل شعوری اور غیر شعوری دونوں طرح سے ہوتا ہے۔

البتہ غیر رسمی پابندیوں یا احکامات کے طریقے (Informal Sanctions) جن کے ذریعے کسی کی ہتک کی جاتی ہے یا [illegible] مزاح کیا جاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اس شخص سے بائیکاٹ (برادری سے خارج) کر دیا جاتا ہے تو اس کے [illegible] اچھے نہیں پڑتے اور متاثرہ شخص معاشرے کے قواعد وضوابط سے منحرف ہونے لگتا ہے کیونکہ اس میں معاشرہ اپنی [illegible] سے قواعد وضوابط غیر رسمی انداز میں قابل قبول بنانا چاہتا ہے جس کے منفی اثرات ظاہر ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تر غیر رسمی معاشرتی اختیار (کنٹرول) کا استعمال کیا جاتا ہے اور معاشرے کے ارکان اسی پر یقین کرتے ہیں۔

2۔ مثبت غیر رسمی سماجی اختیار کا طریقہ:

مثبت طریقوں میں مسکراہٹ، تعریف اور پسندیدگی کا اشارہ، سر کا ہلانا، انعام کا یا ترقی کا اعلان۔ مثال کے طور پر امتحان میں کامیابی پر بچوں [illegible] کی طرف سے کوئی بھی انعام، سائیکل یا گھڑی وغیرہ۔

3۔ منفی غیر رسمی سماجی اختیار کا طریقہ:

منفی معاشرتی اختیار یا کنٹرول میں یہ اشارات شامل ہوتے ہیں۔ ماتھے پر شکن ڈالنا یا تیوری چڑھانا، غصے والا منہ دکھانا، تنقید، ڈرانا، دھمکانا اور سزا دینا یا سزا دینے کا اشارہ کرنا۔ سکول میں ناپسندیدہ عمل یا نا سمجھی کی بات پر سزا دینا بھی منفی معاشرتی کنٹرول کا عمل کہلاتا ہے۔ معاشرتی کنٹرول مختلف معاشروں گروہوں اور افراد کے غیر رسمی مختلف طریقوں سے عمل میں لایا جاتا ہے۔

خاندان، سکول، ہم عمر گروہ، عزیزوں اور رشتہ داروں میں معاشرتی کنٹرول غیر رسمی انداز میں عمل کرتا ہے۔ معاشرتی کنٹرول کے کچھ طریقے درج ذیل ہیں۔

4۔ لوک روایات (Folkways):

یہ وہ طریقے ہوتے ہیں جو ایک معاشرے میں عمومی طور پر اختیار کیے جاتے ہیں اور معاشرتی کنٹرول میں مدد کرتے ہیں۔ یہ دراصل معاشرے کی رسومات یا رواج ہوتے ہیں انہیں کسی حکومتی قانون سے عائد نہیں کیا جاتا۔ یہ غیر رسمی طور پر متفقہ اور قابل قبول ہوتے ہیں۔ ان میں یہ سرگرمیاں شامل ہیں:

لباس، کھانے پینے کی عادات، مذہبی رسومات اور عبادات وغیرہ مثلاً پاکستان کے مختلف علاقوں میں کھانے پینے کی عادات واطوار (Food Habit) مختلف ہوتی ہیں۔ یہ اتنی پکی ہو جاتی ہیں کہ اگر کوئی فرد دوسری جگہ بھی چلا جائے تو اپنے آبائی علاقے کی اپنائی ہوئی عادات کو ترک کرنا پسند نہیں کرتا۔

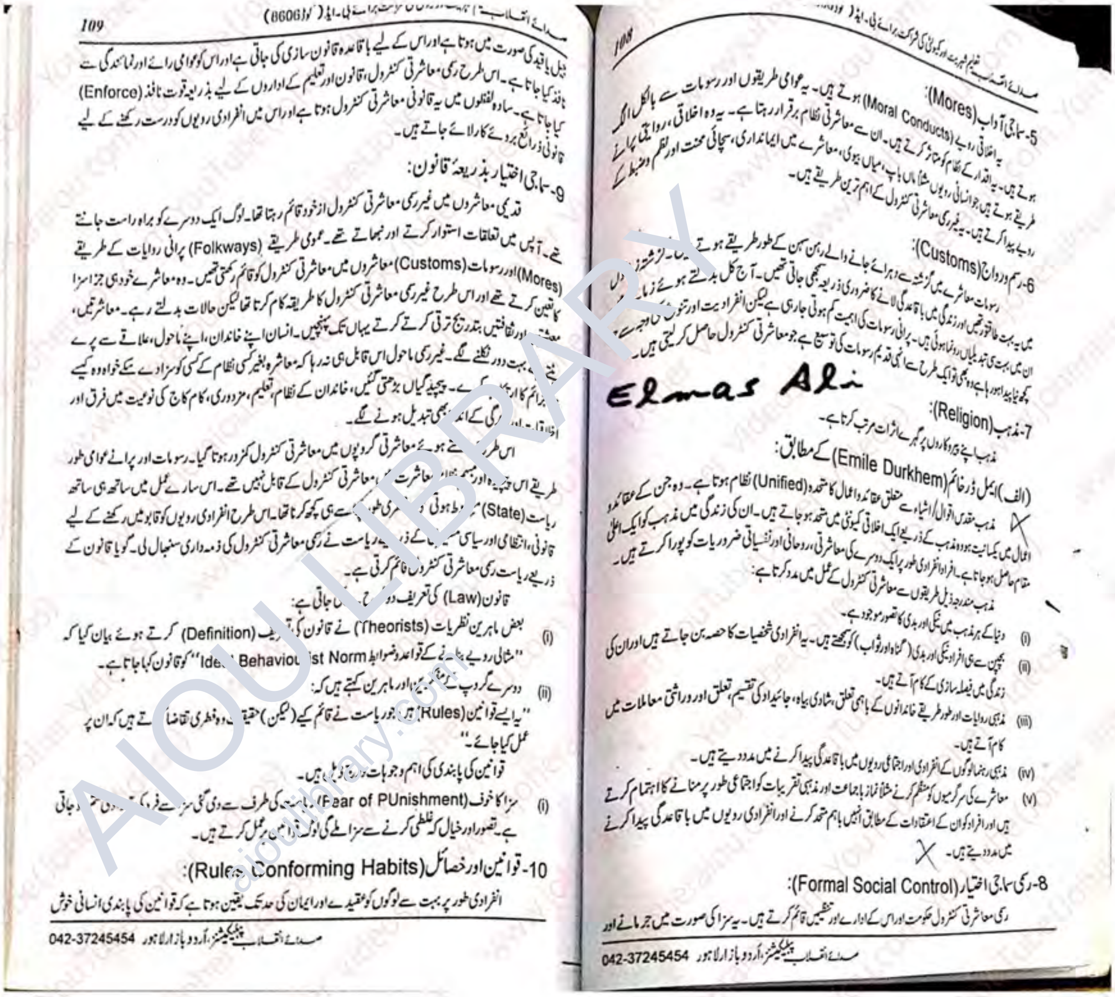

5- سماجی آداب(Mores):

اخلاقی رویے(Moral Conducts) ہوتے ہیں۔ یہ عوامی طریقوں اور رسومات سے بالکل الگ ہوتے ہیں۔ یہ اقدار کے نظام کو متاثر کرتے ہیں۔ ان سے معاشرتی نظام برقرار رہتا ہے۔ یہ وہ اخلاقی، روایتی پیمانے طریقے ہوتے ہیں جو انسانی رویوں مثلاً ماں باپ، میاں بیوی، معاشرے میں ایمانداری، سچائی محنت اور نظم وضبط کے رویے پیدا کرتے ہیں۔ یہ غیر رسمی معاشرتی کنٹرول کے اہم ترین طریقے ہیں۔

6- رسم ورواج(Customs):

رسومات معاشرے میں گزشتہ سے دہرائے جانے والے رہن سہن کے طور طریقے ہوتے ہیں۔ گزشتہ زمانے میں یہ بہت طاقتور تھیں اور زندگی میں باقاعدگی لانے کا ضروری ذریعہ سمجھی جاتی تھیں۔ آج کل بدلتے ہوئے زمانے [illegible] ان میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ پرانی رسومات کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے لیکن انفرادیت اور تنوع کی وجہ سے کچھ نیا پیدا ہورہا ہے وہ بھی تو ایک طرح سے انہی قدیم رسومات کی توسیع ہے جو معاشرتی کنٹرول حاصل کرلیتی ہیں۔

Elmas Ali

7- مذہب(Religion):

مذہب اپنے پیروکاروں پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

(الف) ایمل ڈرخائم(Emile Durkhem) کے مطابق: مذہب مقدس اقوال/اشیاء سے متعلق عقائد واعمال کا متحدہ(Unified) نظام ہوتا ہے۔ وہ جن کے عقائد و اعمال میں یکسانیت ہو وہ مذہب کے ذریعے ایک اخلاقی کمیونٹی میں متحد ہوجاتے ہیں۔ ان کی زندگی میں مذہب کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہوجاتا ہے۔ افراد انفرادی طور پر ایک دوسرے کی معاشرتی، روحانی اور نفسیاتی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

مذہب مندرجہ ذیل طریقوں سے معاشرتی کنٹرول کے عمل میں مدد کرتا ہے:

(i) دنیا کے ہر مذہب میں نیکی اور بدی کا تصور موجود ہے۔

(ii) بچپن سے ہی افراد نیکی اور بدی (گناہ اور ثواب) کو سمجھتے ہیں۔ یہ انفرادی شخصیات کا حصہ بن جاتے ہیں اور ان کی زندگی میں فیصلہ سازی کے کام آتے ہیں۔

(iii) مذہبی روایات اور طور طریقے خاندانوں کے باہمی تعلق، شادی بیاہ، جائیداد کی تقسیم، تعلق اور وراثتی معاملات میں کام آتے ہیں۔

(iv) مذہبی رہنما لوگوں کے انفرادی اور اجتماعی رویوں میں باقاعدگی پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

(v) معاشرے کی سرگرمیوں کو منظم کرنے مثلاً نماز باجماعت اور مذہبی تقریبات کو اجتماعی طور پر منانے کا اہتمام کرتے ہیں اور افراد کو ان کے اعتقادات کے مطابق انہیں باہم متحد کرنے اور انفرادی رویوں میں باقاعدگی پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

8- رسمی سماجی اختیار(Formal Social Control):

رسمی معاشرتی کنٹرول حکومت اور اس کے ادارے اور تنظیمیں قائم کرتے ہیں۔ یہ سزا کی صورت میں جرمانے اور

جیل یا قید کی صورت میں ہوتا ہے اور اس کے لیے باقاعدہ قانون سازی کی جاتی ہے اور اس کو عوامی رائے اور نمائندگی سے نافذ کیا جاتا ہے۔ اس طرح رسمی معاشرتی کنٹرول، قانون اور تعلیم کے اداروں کے لیے بذریعہ قوت نافذ (Enforce) کیا جاتا ہے۔ سادہ لفظوں میں یہ قانونی معاشرتی کنٹرول ہوتا ہے اور اس میں انفرادی رویوں کو درست رکھنے کے لیے قانونی ذرائع بروئے کار لائے جاتے ہیں۔

9- سماجی اختیار بذریعۂ قانون:

قدیم معاشروں میں غیر رسمی معاشرتی کنٹرول از خود قائم رہتا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کو براہ راست جانتے تھے۔ آپس میں تعلقات استوار کرتے اور نبھاتے تھے۔ عمومی طریقے (Folkways) پرانی روایات کے طریقے (Mores) اور رسومات(Customs) معاشروں میں معاشرتی کنٹرول کو قائم رکھتی تھیں۔ وہ معاشرے خود ہی جزا سزا کا تعین کرتے تھے اور اس طرح غیر رسمی معاشرتی کنٹرول کا طریقہ کام کرتا تھا لیکن حالات بدلتے رہے۔ معاشرتیں، معیشتیں اور ثقافتیں بتدریج ترقی کرتے کرتے یہاں تک پہنچیں۔ انسان اپنے خاندان، اپنے ماحول، علاقے سے پرے نئے [illegible] بہت دور نکلنے لگے۔ غیر رسمی ماحول اس قابل ہی نہ رہا کہ معاشرہ بغیر کسی نظام کے کسی کو سزا دے سکے خواہ وہ کیسے جرائم کا ارتکاب کرے۔ پیچیدگیاں بڑھتی گئیں، خاندان کے نظام، تعلیم، مزدوری، کام کاج کی نوعیت میں فرق اور اخلاقیات اور زندگی کے اندر بھی تبدیل ہونے لگے۔

اس طرح [illegible] ہوئے معاشرتی گروپوں میں معاشرتی کنٹرول کمزور ہوتا گیا۔ رسومات اور پرانے عوامی طور طریقے اس پیچیدہ اور مبہم [illegible] معاشرت [illegible] معاشرتی کنٹرول کے قابل نہیں تھے۔ اس سارے عمل میں ساتھ ہی ساتھ ریاست(State) مضبوط ہوتی [illegible] رسمی طور [illegible] سے ہی کچھ کرتا تھا۔ اس طرح انفرادی رویوں کو قابو میں رکھنے کے لیے قانونی، انتظامی اور سیاسی [illegible] کے ذریعے ریاست نے رسمی معاشرتی کنٹرول کی ذمہ داری سنبھال لی۔ گویا قانون کے ذریعے ریاست رسمی معاشرتی کنٹرول قائم کرتی ہے۔

قانون(Law) کی تعریف دو طرح سے کی جاتی ہے:

(i) بعض ماہرین نظریات (Theorists) نے قانون کی تعریف (Definition) کرتے ہوئے بیان کیا کہ "مثالی رویے بنانے کے قواعد وضوابط Ideal Behaviourist Norm" کو قانون کہا جاتا ہے۔

(ii) دوسرے گروپ کے [illegible] اور ماہرین کہتے ہیں کہ: "یہ ایسے قوانین (Rules) ہیں جو ریاست نے قائم کیے (لیکن) حقیقت [illegible] فطری تقاضا کرتے ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔"

قوانین کی پابندی کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

(i) سزا کا خوف(Fear of PUnishment): ریاست کی طرف سے دی گئی سزا سے فرد [illegible] جاتی ہے۔ تصور اور خیال کہ غلطی کرنے سے سزا ملے گی لوگ قوانین پر عمل کرتے ہیں۔

10- قوانین اور خصائل(Rules Conforming Habits):

انفرادی طور پر بہت سے لوگوں کو عقیدے اور ایمان کی حد تک یقین ہوتا ہے کہ قوانین کی پابندی انسانی خوش

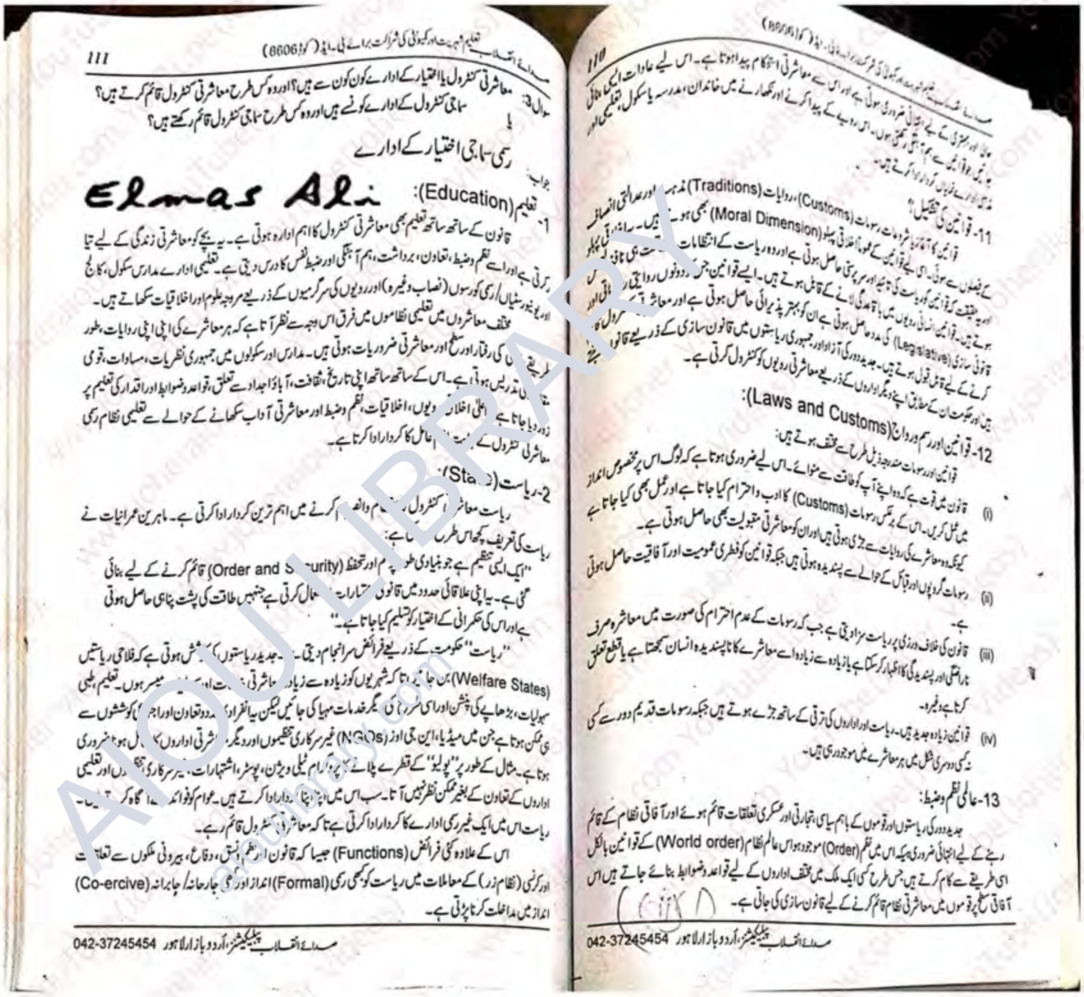

[illegible] اور بہتری کے لیے انتہائی ضروری ہوتی ہے اور اس سے معاشرتی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے عادات ایک [illegible] جو قوانین سے ہم آہنگی رکھتی ہوں۔ اس رویے کے پیدا کرنے اور نکھارنے میں خاندان، مدرسہ یا سکول، تعلیمی اور مذہبی ادارے نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

11- قوانین کی تشکیل:

قوانین کا آغاز یا تشکیل رسومات (Customs)، روایات (Traditions) مذہب اور عدالتی انصاف کے فیصلوں سے ہوئی۔ اسی لیے قوانین کے عموماً اخلاقی پہلو (Moral Dimension) بھی ہوتے ہیں۔ [illegible] پہلو اور یہ حقیقت کہ قوانین کو ریاست کی تائید اور سرپرستی حاصل ہوتی ہے اور وہ ریاست کے انتظامات [illegible] ہی نافذ ہوتے ہیں۔ قوانین انسانی رویوں میں باقاعدگی لانے کے قابل ہوتے ہیں۔ ایسے قوانین جن کو دونوں روایتی [illegible] اور قانونی سازی (Legislative) کی مدد حاصل ہوتی ہے ان کو بہتر پذیرائی حاصل ہوتی ہے اور معاشرہ [illegible] کنٹرول کرنے کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں۔ جدید دور کی آزاد اور جمہوری ریاستوں میں قانون سازی کے ذریعے قانون [illegible] ہیں اور حکومت ان کے مطابق اپنے دیگر اداروں کے ذریعے معاشرتی رویوں کو کنٹرول کرتی ہے۔

12- قوانین اور رسم و رواج (Laws and Customs):

قوانین اور رسومات مندرجہ ذیل طرح سے مختلف ہوتے ہیں:

(i) قانون میں قوت ہے کہ وہ اپنے آپ کو طاقت سے منوائے۔ اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ لوگ اس پر مخصوص انداز میں عمل کریں۔ اس کے برعکس رسومات (Customs) کا ادب و احترام کیا جاتا ہے اور عمل بھی کیا جاتا ہے کیونکہ وہ معاشرے کی روایات سے جڑی ہوتی ہیں اور ان کو معاشرتی مقبولیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

(ii) رسومات گروہوں اور قبائل کے حوالے سے پسندیدہ ہوتی ہیں جبکہ قوانین کو فطری عمومیت اور آفاقیت حاصل ہوتی ہے۔

(iii) قانون کی خلاف ورزی پر ریاست سزا دیتی ہے جب کہ رسومات کے عدم احترام کی صورت میں معاشرہ صرف ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کر سکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ اسے معاشرے کا ناپسندیدہ انسان سمجھتا ہے یا قطع تعلق کرتا ہے وغیرہ۔

(iv) قوانین زیادہ جدید ہیں۔ ریاست اور اداروں کی ترقی کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں جبکہ رسومات قدیم دور سے کسی نہ کسی دوسری شکل میں ہر معاشرے میں موجود رہی ہیں۔

13- عالمی نظم و ضبط:

جدید دور کی ریاستوں اور قوموں کے باہم سیاسی، تجارتی اور عسکری تعلقات قائم ہوئے اور آفاقی نظام کے قائم رہنے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ اس میں نظم (Order) موجود ہو۔ اس عالم نظام (World order) کے قوانین بالکل اسی طریقے سے کام کرتے ہیں جس طرح کسی ایک ملک میں مختلف اداروں کے لیے قواعد و ضوابط بنائے جاتے ہیں اس آفاقی سطح پر قوموں میں معاشرتی نظام قائم کرنے کے لیے قانون سازی کی جاتی ہے۔

سوال 3: معاشرتی کنٹرول یا اختیار کے ادارے کون کون سے ہیں؟ اور وہ کس طرح معاشرتی کنٹرول قائم کرتے ہیں؟

یا

سماجی کنٹرول کے ادارے کونسے ہیں اور وہ کس طرح سماجی کنٹرول قائم رکھتے ہیں؟

جواب:

رسمی۔سماجی اختیار کے ادارے

Elmas Ali

1- تعلیم (Education):

قانون کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی معاشرتی کنٹرول کا اہم ادارہ ہوتی ہے۔ یہ بچے کو معاشرتی زندگی کے لیے تیار کرتی ہے اور اسے نظم و ضبط، تعاون، برداشت، ہم آہنگی اور ضبط نفس کا درس دیتی ہے۔ تعلیمی ادارے مدارس سکول، کالج اور یونیورسٹیاں/ رسمی کورسوں (نصاب وغیرہ) اور رویوں کی سرگرمیوں کے ذریعے مروجہ علوم اور اخلاقیات سکھاتے ہیں۔

مختلف معاشروں میں تعلیمی نظاموں میں فرق اس وجہ سے نظر آتا ہے کہ ہر معاشرے کی اپنی اپنی روایات، طور طریقے، [illegible] کی رفتار اور سطح اور معاشرتی ضروریات ہوتی ہیں۔ مدارس اور سکولوں میں جمہوری نظریات، مساوات، قومی [illegible] تدریس ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی تاریخ، ثقافت، آباؤ اجداد سے تعلق، قواعد و ضوابط اور اقدار کی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ اخلاقی رویوں، اخلاقیات، نظم و ضبط اور معاشرتی آداب سکھانے کے حوالے سے تعلیمی نظام رسمی معاشرتی کنٹرول کے [illegible] عامل کا کردار ادا کرتا ہے۔

2- ریاست (State):

ریاست معاشرتی کنٹرول [illegible] نظام وانصرام کرنے میں اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ ماہرین عمرانیات نے ریاست کی تعریف کچھ اس طرح [illegible] ہے:

"ایک ایسی تنظیم ہے جو بنیادی طور پر [illegible] اور تحفظ (Order and Security) قائم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ یہ اپنی علاقائی حدود میں قانونی [illegible] استعمال کرتی ہے جنہیں طاقت کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے اور اس کی حکمرانی کے اختیار کو تسلیم کیا جاتا ہے۔"

"ریاست" حکومت کے ذریعے فرائض سرانجام دیتی [illegible] جدید ریاستوں کی کوشش ہوتی ہے کہ فلاحی ریاستیں (Welfare States) بن جائیں تاکہ شہریوں کو زیادہ سے زیادہ معاشرتی [illegible] میسر ہوں۔ تعلیم، طبی سہولیات، بڑھاپے کی پنشن اور اسی طرح کی دیگر خدمات مہیا کی جائیں لیکن یہ انفرادی [illegible] تعاون اور اجتماعی کوششوں سے ہی ممکن ہوتا ہے جن میں میڈیا، این جی اوز (NGOs) غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر معاشرتی اداروں کا [illegible] ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر "پولیو" کے قطرے پلانے کے پروگرام ٹیلی ویژن، پوسٹر، اشتہارات، غیر سرکاری [illegible] اور تعلیمی اداروں کے تعاون کے بغیر ممکن نظر نہیں آتا۔ سب اس میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ عوام کو فوائد [illegible] آگاہ کرتے ہیں۔ ریاست اس میں ایک غیر رسمی ادارے کا کردار ادا کرتی ہے تاکہ معاشرتی کنٹرول قائم رہے۔

اس کے علاوہ کئی فرائض (Functions) جیسا کہ قانون اور نظم و نسق، دفاع، بیرونی ملکوں سے تعلقات اور کرنسی (نظام زر) کے معاملات میں ریاست کو بھی رسمی (Formal) انداز اور جارحانہ/ جابرانہ (Co-ercive) انداز میں مداخلت کرنا پڑتی ہے۔

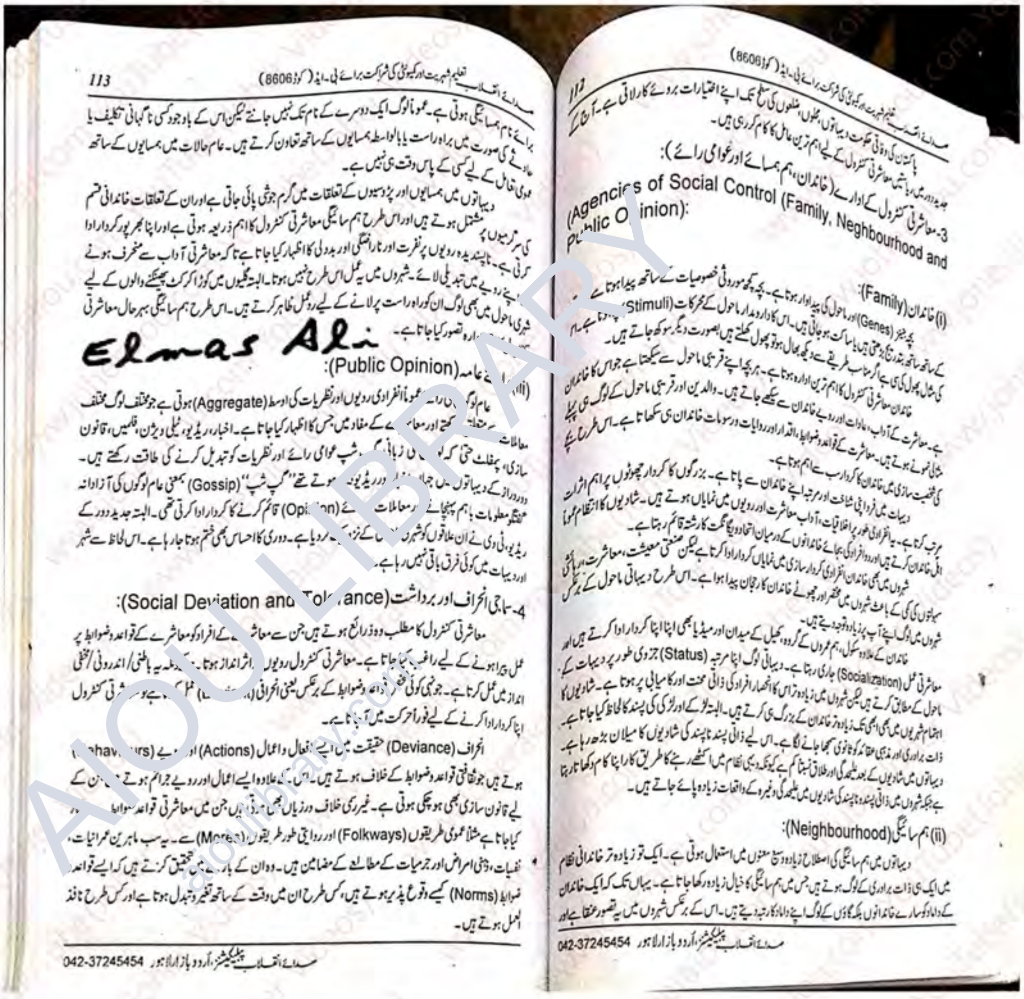

پاکستان کی وفاقی حکومت دیہاتوں، محلوں، ضلعوں کی سطح تک اپنے اختیارات بروئے کار لاتی ہے۔ آج کے جدید دور میں ریاستیں معاشرتی کنٹرول کے لیے اہم ترین عامل کا کام کر رہی ہیں۔

3-معاشرتی کنٹرول کے ادارے (خاندان، ہم ہمسائے اور عوامی رائے): (Agencies of Social Control (Family, Neghbourhood and Public Opinion):

(i) خاندان (Family):

بچہ جینز (Genes) اور ماحول کی پیداوار ہوتا ہے۔ بچہ کچھ موروثی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جو ماحول کے ساتھ ساتھ بتدریج بڑھتی ہیں یا ساکت ہو جاتی ہیں۔ اس کا دارومدار ماحول کے محرکات (Stimuli) پر ہوتا ہے۔ اس کی مثال پھول کی سی ہے اگر مناسب طریقے سے دیکھ بھال ہو تو پھول کھلتے ہیں بصورت دیگر سوکھ جاتے ہیں۔

خاندان معاشرتی کنٹرول کا اہم ترین ادارہ ہوتا ہے۔ ہر بچہ اپنے قریبی ماحول سے سیکھتا ہے جو اس کا خاندان ہے۔ معاشرت کے آداب، عادات اور رویے خاندان سے سیکھے جاتے ہیں۔ والدین اور قریبی ماحول کے لوگ ہی پہلے مثالی نمونے ہوتے ہیں۔ معاشرت کے قواعد وضوابط، اقدار اور روایات و رسومات خاندان ہی سکھاتا ہے۔ اس طرح بچے کی شخصیت سازی میں خاندان کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے۔

دیہات میں فرد اپنی شناخت اور مرتبہ اپنے خاندان سے پاتا ہے۔ بزرگوں کا کردار چھوٹوں پر اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ انفرادی طور پر اخلاقیات، آداب معاشرت اور رویوں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ شادیوں کا انتظام عموماً اہل خاندان کرتے ہیں اور وہ افراد کی بجائے خاندانوں کے درمیان اتحاد و یگانگت کا رشتہ قائم رہتا ہے۔ شہروں میں بھی خاندان انفرادی کردار سازی میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے لیکن صنعتی معیشت، معاشرت، رہائشی سہولتوں کی کمی کے باعث شہروں میں مختصر اور چھوٹے خاندان کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ اس طرح دیہاتی ماحول کے برعکس شہروں میں لوگ اپنے آپ پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔

خاندان کے علاوہ سکول، ہم عمروں کے گروہ، کھیل کے میدان اور میڈیا بھی اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور معاشرتی عمل (Socialization) جاری رہتا ہے۔ دیہاتی لوگ اپنا مرتبہ (Status) جزوی طور پر دیہات کے ماحول کے مطابق کرتے ہیں لیکن شہروں میں زیادہ تر اس کا انحصار افراد کی ذاتی محنت اور کامیابی پر ہوتا ہے۔ شادیوں کا اہتمام شہریوں میں بھی ابھی تک زیادہ تر خاندان کے بزرگ ہی کرتے ہیں۔ البتہ لڑکے اور لڑکی کی پسند کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ ذات برادری اور مذہبی عقائد کو ثانوی سمجھا جانے لگا ہے۔ اس لیے ذاتی پسند ناپسند کی شادیوں کا میلان بڑھ رہا ہے۔ دیہاتوں میں شادیوں کے بعد علیحدگی اور طلاق نسبتاً کم ہے کیونکہ دیہی نظام میں اکٹھے رہنے کا طریق کار اپنا کام دکھاتا رہتا ہے جبکہ شہروں میں ذاتی پسند و ناپسند کی شادیوں میں علیحدگی وغیرہ کے واقعات زیادہ پائے جاتے ہیں۔

(ii) ہم سائیگی (Neighbourhood):

دیہاتوں میں ہم سائیگی کی اصطلاح زیادہ وسیع معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔ ایک تو زیادہ تر خاندانی نظام میں ایک ہی ذات برادری کے لوگ ہوتے ہیں جس میں ہم سائیگی کا خیال زیادہ رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک خاندان کے داماد کو سارے خاندانوں بلکہ گاؤں کے لوگ اپنے داماد کا رتبہ دیتے ہیں۔ اس کے برعکس شہروں میں یہ تصور عنقا ہے اور

برائے نام ہمسائیگی ہوتی ہے۔ عموماً لوگ ایک دوسرے کے نام تک نہیں جانتے لیکن اس کے باوجود کسی ناگہانی تکلیف یا حادثے کی صورت میں براہ راست یا بالواسطہ ہمسایوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ عام حالات میں ہمسایوں کے ساتھ موی تعامل کے لیے کسی کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔

دیہاتوں میں ہمسایوں اور پڑوسیوں کے تعلقات میں گرم جوشی پائی جاتی ہے اور ان کے تعلقات خاندانی قسم کی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور اس طرح ہم سائیگی معاشرتی کنٹرول کا اہم ذریعہ ہوتی ہے اور اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہے۔ ناپسندیدہ رویوں پر نفرت اور ناراضگی اور بددلی کا اظہار کیا جاتا ہے تاکہ معاشرتی آداب سے منحرف ہونے اپنے رویے میں تبدیلی لائے۔ شہروں میں یہ عمل اس طرح نہیں ہوتا۔ البتہ گلیوں میں کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کے لیے شہری ماحول میں بھی لوگ ان کو راہ راست پر لانے کے لیے ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرح ہم سائیگی بہرحال معاشرتی [illegible] ادارہ تصور کیا جاتا ہے۔

Elmas Ali

(iii) رائے عامہ (Public Opinion):

عام لوگوں کی رائے عموماً انفرادی رویوں اور نظریات کی اوسط (Aggregate) ہوتی ہے جو مختلف لوگ مختلف معاملات پر رکھتے اور معاشرے کے مفاد میں جس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلمیں، قانون سازی، پمفلٹ حتیٰ کہ لوگوں کی زبانی گپ شپ عوامی رائے اور نظریات کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ دور دراز کے دیہاتوں میں جہاں [illegible] اور ریڈیو نہیں ہوتے تھے "گپ شپ" (Gossip) بمعنی عام لوگوں کی آزادانہ گفتگو معلومات باہم پہنچانے اور معاملات [illegible] رائے (Opinion) قائم کرنے کا کردار ادا کرتی تھی۔ البتہ جدید دور کے ریڈیو، ٹی وی نے ان علاقوں کو شہروں [illegible] کے نزدیک کر دیا ہے۔ دوری کا احساس بھی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اس لحاظ سے شہر اور دیہات میں کوئی فرق باقی نہیں رہا ہے۔

4- سماجی انحراف اور برداشت (Social Deviation and Tolerance):

معاشرتی کنٹرول کا مطلب وہ ذرائع ہوتے ہیں جن سے معاشرے کے افراد کو معاشرے کے قواعد وضوابط پر عمل پیرا ہونے کے لیے راغب کیا جاتا ہے۔ معاشرتی کنٹرول رویوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ [illegible] یہ باطنی/ اندرونی/ مخفی انداز میں عمل کرتا ہے۔ جونہی کوئی فرد قواعد وضوابط کے برعکس یعنی انحرافی [illegible] عمل کرتا ہے تو معاشرتی کنٹرول اپنا کردار ادا کرنے کے لیے فوراً حرکت میں آ جاتا ہے۔

انحراف (Deviance) حقیقت میں ایسے افعال و اعمال (Actions) اور رویے (Behaviours) ہوتے ہیں جو ثقافتی قواعد وضوابط کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے اعمال اور رویے جرائم ہوتے ہیں جن کے لیے قانون سازی بھی ہو چکی ہوتی ہے۔ غیر رسمی خلاف ورزیاں بھی ہوتی ہیں جن میں معاشرتی قواعد وضوابط [illegible] کیا جاتا ہے مثلاً عمومی طریقوں (Folkways) اور روایتی طور طریقوں (Mores) سے۔ یہ سب ماہرین عمرانیات، نفسیات، ذہنی امراض اور جرمیات کے مطالعے کے مضامین ہیں۔ وہ ان کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں کہ ایسے قواعد وضوابط (Norms) کیسے وقوع پذیر ہوتے ہیں، کس طرح ان میں وقت کے ساتھ تغیر و تبدل ہوتا ہے اور کس طرح نافذ العمل ہوتے ہیں۔

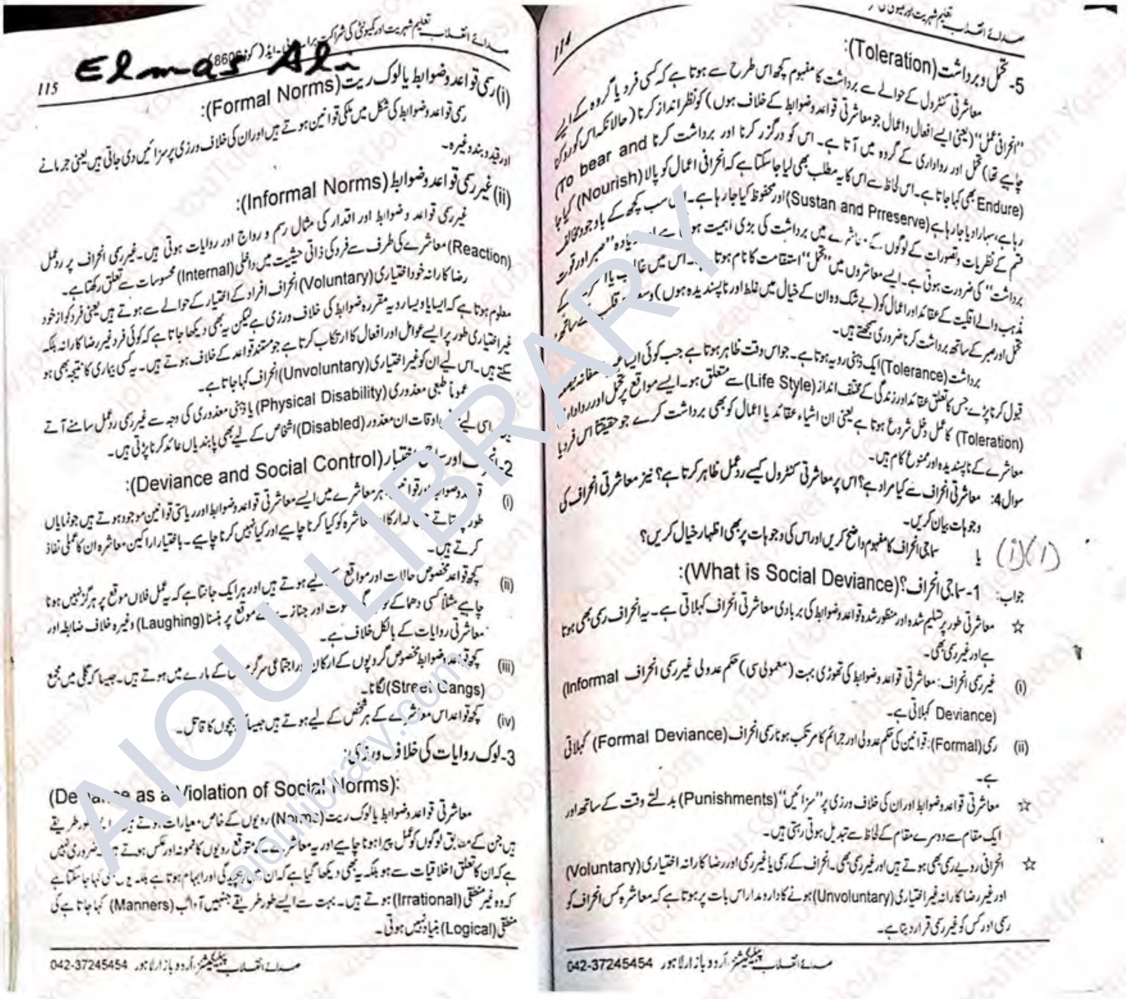

5- تحمل وبرداشت(Toleration):

معاشرتی کنٹرول کے حوالے سے برداشت کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہوتا ہے کہ کسی فرد یا گروہ کے ایسے "انحرافی عمل" (یعنی ایسے افعال واعمال جو معاشرتی قواعد وضوابط کے خلاف ہوں) کو نظرانداز کرنا (حالانکہ اس کو روکنا چاہیے تھا) تحمل اور رواداری کے گروہ میں آتا ہے۔ اس کو درگزر کرنا اور برداشت کرنا (To bear and Endure) بھی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا یہ مطلب بھی لیا جاسکتا ہے کہ انحرافی اعمال کو پالا (Nourish) کیا جا رہا ہے، سہارا دیا جارہا ہے (Sustan and Prreserve) اور محفوظ کیا جارہا ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود مخالف قسم کے نظریات وتصورات کے لوگوں کے، معاشرے میں برداشت کی بڑی اہمیت ہو[illegible] زیادہ "صبر اور قوت برداشت" کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے معاشروں میں "تحمل" استقامت کا نام ہوتا ہے۔ اس میں غا[illegible] یا [illegible] کے مذہب والے اقلیت کے عقائد اور اعمال کو (بے شک وہ ان کے خیال میں غلط اور ناپسندیدہ ہوں) وسعت قلب کے ساتھ تحمل اور صبر کے ساتھ برداشت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

برداشت (Tolerance) ایک ذہنی رویہ ہوتا ہے۔ جو اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب کوئی ایسا عو[illegible] معاشرے [illegible] قبول کرنا پڑے، جس کا تعلق عقائد اور زندگی کے مختلف انداز (Life Style) سے متعلق ہو۔ ایسے مواقع پر تحمل اور رواداری (Toleration) کا عمل دخل شروع ہوتا ہے یعنی ان اشیاء، عقائد یا اعمال کو بھی برداشت کرے جو حقیقتاً اس فرد یا معاشرے کے ناپسندیدہ اور ممنوع کام ہیں۔

سوال4: معاشرتی انحراف سے کیا مراد ہے؟ اس پر معاشرتی کنٹرول کیسے ردعمل ظاہر کرتا ہے؟ نیز معاشرتی انحراف کی وجوہات بیان کریں۔

یا سماجی انحراف کا مفہوم واضح کریں اور اس کی وجوہات پر بھی اظہار خیال کریں؟ (i)(1)

جواب: 1- سماجی انحراف؟(What is Social Deviance):

☆ معاشرتی طور پر تسلیم شدہ اور منظور شدہ قواعد وضوابط کی بربادی معاشرتی انحراف کہلاتی ہے۔ یہ انحراف رسمی بھی ہوتا ہے اور غیر رسمی بھی۔

(i) غیر رسمی انحراف: معاشرتی قواعد وضوابط کی تھوڑی بہت (معمولی سی) حکم عدولی غیر رسمی انحراف (Informal Deviance) کہلاتی ہے۔

(ii) رسمی (Formal): قوانین کی حکم عدولی اور جرائم کا مرتکب ہونا رسمی انحراف (Formal Deviance) کہلاتی ہے۔

☆ معاشرتی قواعد وضوابط اور ان کی خلاف ورزی پر "سزائیں" (Punishments) بدلتے وقت کے ساتھ اور ایک مقام سے دوسرے مقام کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

☆ انحرافی رویے رسمی بھی ہوتے ہیں اور غیر رسمی بھی۔ انحراف کے رسمی یا غیر رسمی اور رضا کارانہ اختیاری (Voluntary) اور غیر رضا کارانہ غیر اختیاری (Unvoluntary) ہونے کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ معاشرہ کس انحراف کو رسمی اور کس کو غیر رسمی قرار دیتا ہے۔

Elmas Ali

(i) رسمی قواعد وضوابط یا لوک ریت (Formal Norms):

رسمی قواعد وضوابط کی شکل میں ملکی قوانین ہوتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر سزائیں دی جاتی ہیں یعنی جرمانے اور قید وبند وغیرہ۔

(ii) غیر رسمی قواعد وضوابط (Informal Norms):

غیر رسمی قواعد وضوابط اور اقدار کی مثال رسم و رواج اور روایات ہوتی ہیں۔ غیر رسمی انحراف پر ردعمل (Reaction) معاشرے کی طرف سے فرد کی ذاتی حیثیت میں داخلی (Internal) محسوسات سے تعلق رکھتا ہے۔

رضا کارانہ خود اختیاری (Voluntary) انحراف افراد کے اختیار کے حوالے سے ہوتے ہیں یعنی فرد کو از خود معلوم ہوتا ہے کہ ایسا یا ویسا رویہ مقررہ ضوابط کی خلاف ورزی ہے لیکن یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کوئی فرد غیر رضا کارانہ بلکہ غیر اختیاری طور پر ایسے عوامل اور افعال کا ارتکاب کرتا ہے جو مستند قواعد کے خلاف ہوتے ہیں۔ یہ کسی بیماری کا نتیجہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ان کو غیر اختیاری (Unvoluntary) انحراف کہا جاتا ہے۔

عموماً طبعی معذوری (Physical Disability) یا ذہنی معذوری کی وجہ سے غیر رسمی ردعمل سامنے آتے ہیں۔ اسی لیے بعض اوقات ان معذور (Disabled) اشخاص کے لیے بھی پابندیاں عائد کرنا پڑتی ہیں۔

2- انحراف اور سماجی اختیار (Deviance and Social Control):

(i) قواعد وضوابط اور قوانین: ہر معاشرے میں ایسے معاشرتی قواعد وضوابط اور ریاستی قوانین موجود ہوتے ہیں جو نمایاں طور پر بتاتے [illegible] کہ ارکان معاشرہ کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔ با اختیار اراکین معاشرہ ان کا عملی نفاذ کرتے ہیں۔

(ii) کچھ قواعد مخصوص حالات اور مواقع کے لیے ہوتے ہیں اور ہر ایک جانتا ہے کہ یہ عمل فلاں موقع پر ہرگز نہیں ہونا چاہیے مثلاً کسی دھماکے [illegible] موت اور جنازے کے موقع پر ہنسنا (Laughing) وغیرہ خلاف ضابطہ اور معاشرتی روایات کے بالکل خلاف ہے۔

(iii) کچھ قواعد وضوابط مخصوص گروپوں کے ارکان اور اجتماعی سرگرمیوں کے بارے میں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گلی میں مجمع لگانا (Street Gangs)۔

(iv) کچھ قواعد اس معاشرے کے ہر شخص کے لیے ہوتے ہیں جیسا کہ بچوں کا قتل۔

3- لوک روایات کی خلاف ورزی:

(Deviance as a Violation of Social Norms):

معاشرتی قواعد وضوابط یا لوک ریت (Norms) رویوں کے خاص معیارات ہوتے ہیں [illegible] طور طریقے ہیں جن کے مطابق لوگوں کو عمل پیرا ہونا چاہیے اور یہ معاشرے کے متوقع رویوں کا نمونہ اور عکس ہوتے ہیں۔ [illegible] ضروری نہیں ہے کہ ان کا تعلق اخلاقیات سے ہو بلکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان میں پیچیدگی اور ابہام ہوتا ہے بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ غیر منطقی (Irrational) ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے طور طریقے جنہیں آداب (Manners) کہا جاتا ہے کی منطقی (Logical) بنیاد نہیں ہوتی۔

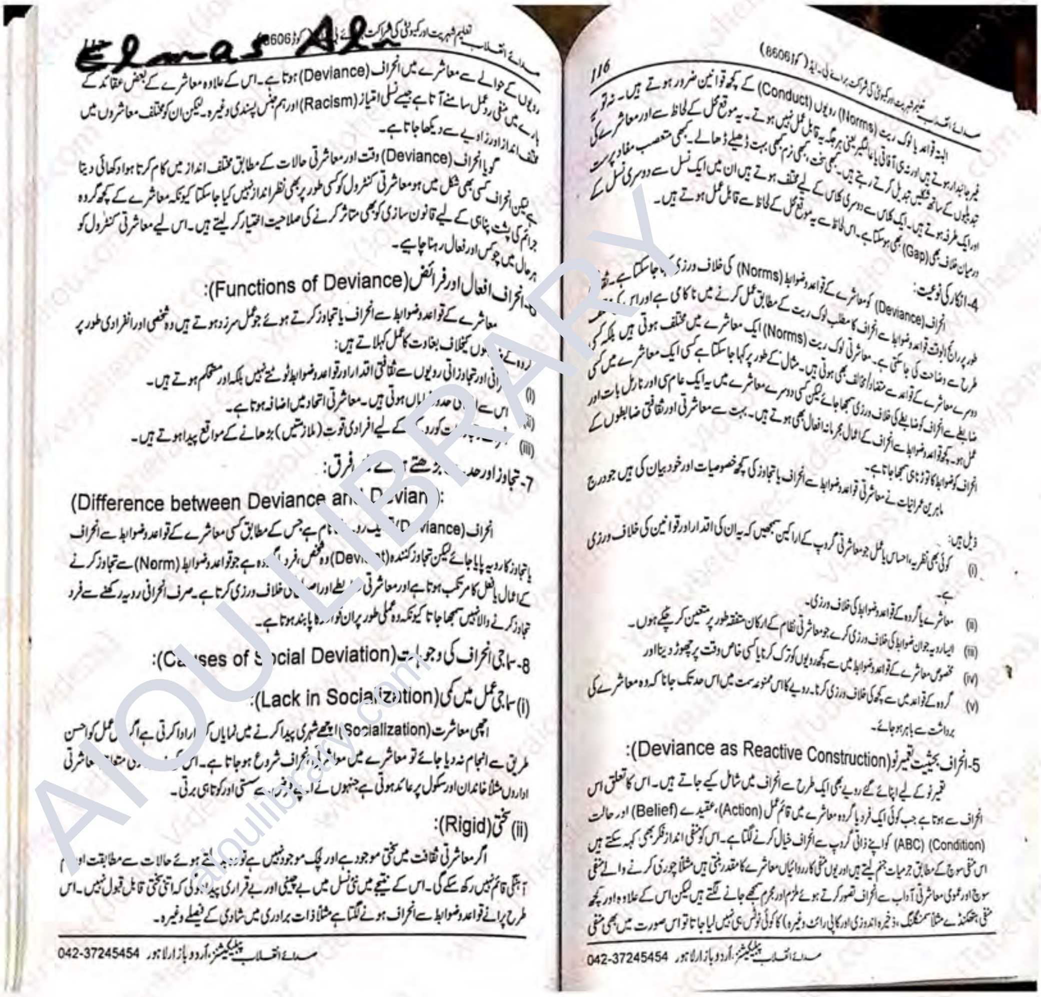

البتہ قواعد یا لوک ریت (Norms) رویوں (Conduct) کے کچھ قوانین ضرور ہوتے ہیں۔ نہ تو یہ غیر جانبدار ہوتے ہیں اور نہ ہی آفاقی یا عالمگیر یعنی ہر جگہ یہ قابل عمل نہیں ہوتے۔ یہ موقع محل کے لحاظ سے اور معاشرے کی تبدیلیوں کے ساتھ شکلیں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ کبھی سخت، کبھی نرم، کبھی بہت ڈھیلے ڈھالے۔ کبھی متعصب مفاد پرست اور ایک طرفہ ہوتے ہیں۔ ایک کلاس سے دوسری کلاس کے لیے مختلف ہوتے ہیں ان میں ایک نسل سے دوسری نسل کے درمیان خلاف بھی (Gap) بھی ہوسکتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ موقع محل کے لحاظ سے قابل عمل ہوتے ہیں۔

4۔ انکار کی نوعیت:

انحراف (Deviance) کو معاشرے کے قواعد وضوابط (Norms) کی خلاف ورزی کہا جاسکتا ہے۔ عمومی طور پر رائج الوقت قواعد وضوابط سے انحراف کا مطلب لوک ریت کے مطابق عمل کرنے میں ناکامی ہے اور اس کی [illegible] طرح سے وضاحت کی جاسکتی ہے۔ معاشرتی لوک ریت (Norms) ایک معاشرے میں مختلف ہوتی ہیں بلکہ کئی دوسرے معاشرے کے قواعد سے متضاد/مخالف بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر کہا جاسکتا ہے کسی ایک معاشرے میں کسی ضابطے سے انحراف کو ضابطے کی خلاف ورزی سمجھا جائے لیکن کسی دوسرے معاشرے میں یہ ایک عام سی اور نارمل بات اور عمل ہو۔ کچھ قواعد وضوابط سے انحراف کے اعمال مجرمانہ افعال بھی ہوتے ہیں۔ بہت سے معاشرتی اور ثقافتی ضابطوں کے انحراف کو ضوابط کا توڑنا ہی سمجھا جاتا ہے۔

ماہرین عمرانیات نے معاشرتی قواعد وضوابط سے انحراف یا تجاوز کی کچھ خصوصیات اور خود بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(i) کوئی بھی نظریہ، احساس یا عمل جو معاشرتی گروپ کے اراکین سمجھیں کہ یہ ان کی اقدار اور قوانین کی خلاف ورزی ہے۔
(ii) معاشرے یا گروہ کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی۔
(iii) ایسا رویہ جو ان ضوابط کی خلاف ورزی کرے جو معاشرتی نظام کے ارکان متفقہ طور پر متعین کر چکے ہوں۔
(iv) مخصوص معاشرے کے قواعد وضوابط میں سے کچھ رویوں کو ترک کرنا یا کسی خاص وقت پر چھوڑ دینا اور
(v) گروہ کے قواعد میں سے کچھ کی خلاف ورزی کرنا۔ رویے کا اس ممنوعہ سمت میں اس حد تک جانا کہ وہ معاشرے کی برداشت سے باہر ہو جائے۔

5۔ انحراف بحیثیت تعمیر نو (Deviance as Reactive Construction):

تعمیر نو کے لیے اپنائے گئے رویے بھی ایک طرح سے انحراف میں شامل کیے جاتے ہیں۔ اس کا تعلق اس انحراف سے ہوتا ہے جب کوئی ایک فرد یا گروہ معاشرے میں قائم عمل (Action)، عقیدے (Belief) اور حالت (Condition) (ABC) کو اپنے ذاتی گروپ سے انحراف خیال کرنے لگتا ہے۔ اس کو منفی انداز فکر بھی کہہ سکتے ہیں اس منفی سوچ کے مطابق جرمیات جنم لیتے ہیں اور یوں منفی کاروائیاں معاشرے کا مقدر بنتی ہیں مثلاً چوری کرنے والے منفی سوچ اور عمومی معاشرتی آداب سے انحراف تصور کرتے ہوئے ملزم اور مجرم سمجھے جانے لگتے ہیں لیکن اس کے علاوہ اور کچھ منفی ہتھکنڈے مثلاً سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی اور کاپی رائٹ وغیرہ) کا کوئی نوٹس ہی نہیں لیا جاتا تو اس صورت میں بھی منفی

Elmas Ali

رویوں کے حوالے سے معاشرے میں انحراف (Deviance) ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ معاشرے کے بعض عقائد کے بارے میں منفی ردعمل سامنے آتا ہے جیسے نسلی امتیاز (Racism) اور ہم جنس پسندی وغیرہ۔ لیکن ان کو مختلف معاشروں میں مختلف انداز اور زاویے سے دیکھا جاتا ہے۔

گویا انحراف (Deviance) وقت اور معاشرتی حالات کے مطابق مختلف انداز میں کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن انحراف کسی بھی شکل میں ہو معاشرتی کنٹرول کو کسی طور پر بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ معاشرے کے کچھ گروہ جرائم کی پشت پناہی کے لیے قانون سازی کو بھی متاثر کرنے کی صلاحیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لیے معاشرتی کنٹرول کو ہر حال میں چوکس اور فعال رہنا چاہیے۔

6۔ انحراف افعال اور فرائض (Functions of Deviance):

معاشرے کے قواعد وضوابط سے انحراف یا تجاوز کرتے ہوئے جو عمل سرزد ہوتے ہیں وہ شخصی اور انفرادی طور پر [illegible] کیخلاف بغاوت کا عمل کہلاتے ہیں:

(i) [illegible] اور تجاوزاتی رویوں سے ثقافتی اقدار اور قواعد وضوابط ٹوٹتے نہیں بلکہ اور مستحکم ہوتے ہیں۔
(ii) اس سے [illegible] حدود نمایاں ہوتی ہیں۔ معاشرتی اتحاد میں اضافہ ہوتا ہے۔
(iii) [illegible] تجاوزات کو روکنے کے لیے افرادی قوت (ملازمتیں) بڑھانے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

7۔ تجاوز اور حد سے بڑھتے ہوئے [illegible] فرق:

(Difference between Deviance and Deviant):

انحراف (Deviance) ایک رویے کا نام ہے جس کے مطابق کسی معاشرے کے قواعد وضوابط سے انحراف یا تجاوز کا رویہ پایا جائے لیکن تجاوز کنندہ (Deviant) وہ شخص، فرد یا گروہ ہے جو قواعد وضوابط (Norm) سے تجاوز کرنے کے اعمال یا فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور معاشرتی ضابطے اور اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ صرف انحرافی رویہ رکھنے سے فرد تجاوز کرنے والا نہیں سمجھا جاتا کیونکہ وہ عملی طور پر ان قواعد کا پابند ہوتا ہے۔

8۔ سماجی انحراف کی وجوہات (Causes of Social Deviation):

(i) سماجی عمل میں کمی (Lack in Socialization):

اچھی معاشرت (Socialization) اچھے شہری پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے اگر اس عمل کو احسن طریق سے انجام نہ دیا جائے تو معاشرے میں معاشرتی انحراف شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی [illegible] متعلقہ معاشرتی اداروں مثلاً خاندان اور سکول پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنے فرائض سے سستی اور کوتاہی برتی۔

(ii) سختی (Rigid):

اگر معاشرتی ثقافت میں سختی موجود ہے اور لچک موجود نہیں ہے تو بدلتے ہوئے حالات سے مطابقت اور آہنگی قائم نہیں رکھ سکے گی۔ اس کے نتیجے میں نئی نسل میں بے چینی اور بے قراری پیدا ہوگی کہ اتنی سختی قابل قبول نہیں۔ اس طرح پرانے قواعد وضوابط سے انحراف ہونے لگتا ہے مثلاً ذات برادری میں شادی کے فیصلے وغیرہ۔

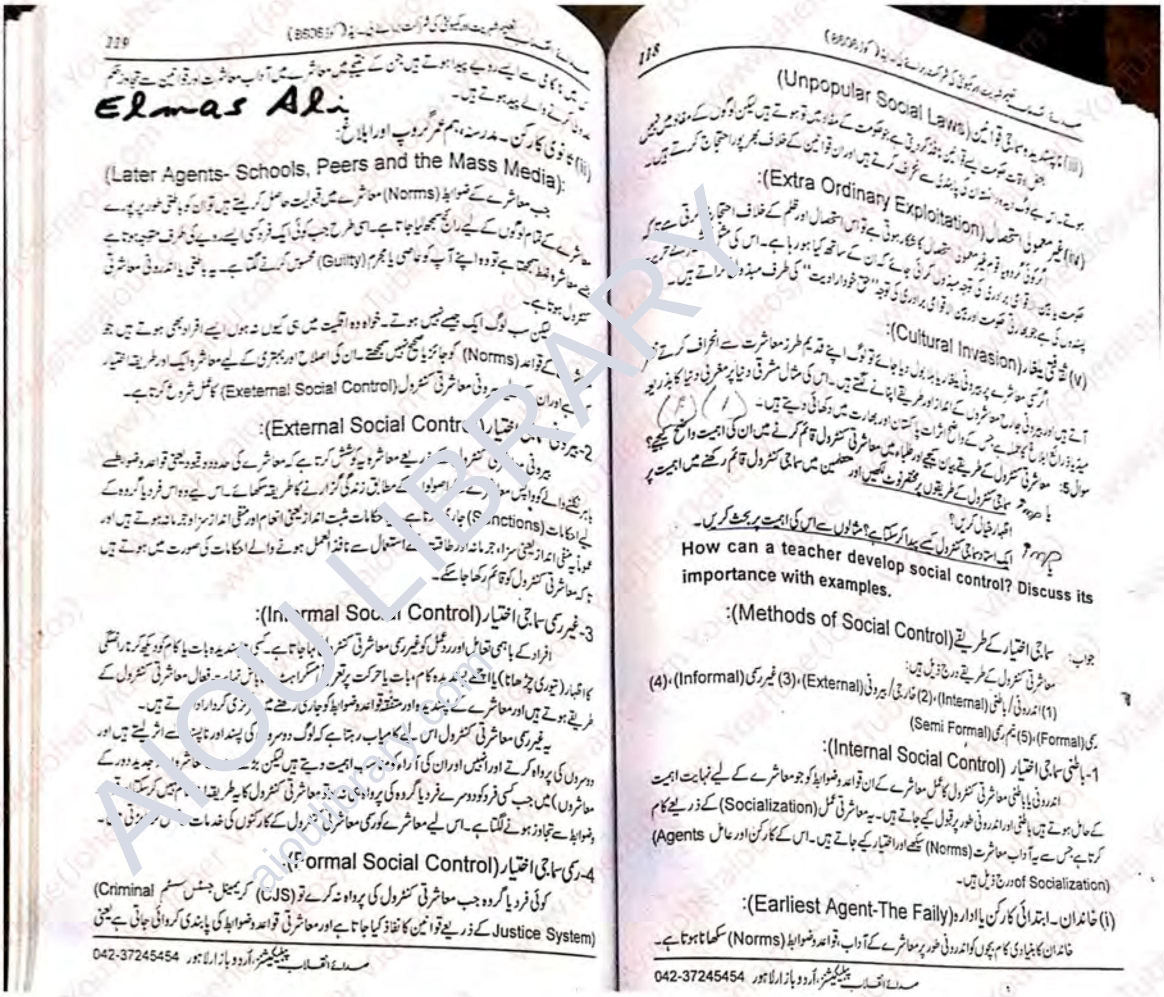

(iii) ناپسندیدہ سماجی قوانین (Unpopular Social Laws):

بعض اوقات حکومت ایسے قوانین نافذ کرتی ہے جو حکومت کے مفاد میں تو ہوتے ہیں لیکن لوگوں کے مفاد میں نہیں ہوتے۔ تو ایسے لوگ [illegible] ان کی ناپسندیدگی سے انحراف کرتے ہیں اور ان قوانین کے خلاف بھرپور احتجاج کرتے ہیں۔

(iv) غیر معمولی استحصال (Extra Ordinary Exploitation):

اگر کوئی گروہ یا قوم غیر معمولی استحصال کا شکار ہوتی ہے تو اس استحصال اور ظلم کے خلاف احتجاج [illegible] اس کی [illegible] حکومت یا [illegible] قومی برادری کی توجہ مبذول کرائی جائے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ [illegible] پسندوں کی ہے جو بھارتی حکومت اور دیگر اقوامی برادری کی توجہ "حق خود ارادیت" کی طرف مبذول کراتے ہیں۔

(v) ثقافتی یلغار (Cultural Invasion):

اگر کسی معاشرے پر بیرونی یلغار یا ہلہ بول دیا جائے تو لوگ اپنے قدیم طرز معاشرت سے انحراف کرتے ہیں اور بیرونی جارح معاشروں کے انداز اور طریقے اپنانے لگتے ہیں۔ اس کی مثال مشرقی دنیا پر مغربی دنیا کا بذریعہ میڈیا ذرائع ابلاغ کا حملہ ہے جس کے واضح اثرات پاکستان اور بھارت میں دکھائی دیتے ہیں۔

(F) (1)

سوال 5: معاشرتی کنٹرول کے طریقے بیان کیجیے اور طلباء میں معاشرتی کنٹرول قائم کرنے میں ان کی اہمیت واضح کیجیے؟
یا سماجی کنٹرول کے طریقوں پر مختصر نوٹ لکھیں اور معلمین میں سماجی کنٹرول قائم رکھنے میں اہمیت پر اظہار خیال کریں؟
imp یا ایک استاد سماجی کنٹرول کیسے پیدا کر سکتا ہے؟ مثالوں سے اس کی اہمیت پر بحث کریں۔

How can a teacher develop social control? Discuss its importance with examples.

جواب: سماجی اختیار کے طریقے (Methods of Social Control):

معاشرتی کنٹرول کے طریقے درج ذیل ہیں:
(1) اندرونی/ باطنی (Internal)، (2) خارجی/ بیرونی (External)، (3) غیر رسمی (Informal)، (4) رسمی (Formal)، (5) نیم رسمی (Semi Formal)

1- باطنی سماجی اختیار (Internal Social Control):

اندرونی یا باطنی معاشرتی کنٹرول کا عمل معاشرے کے ان قواعد و ضوابط کو جو معاشرے کے لیے نہایت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں باطنی اور اندرونی طور پر قبول کیے جاتے ہیں۔ یہ معاشرتی عمل (Socialization) کے ذریعے کام کرتا ہے جس سے یہ آداب معاشرت (Norms) سیکھے اور اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس کے کارکن اور عامل (Agents of Socialization) درج ذیل ہیں۔

(i) خاندان۔ ابتدائی کارکن یا ادارہ (Earliest Agent-The Faily):

خاندان کا بنیادی کام بچوں کو اندرونی طور پر معاشرے کے آداب، قواعد و ضوابط (Norms) سکھانا ہوتا ہے۔

[illegible] ناکامی سے ایسے رویے پیدا ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں معاشرے میں آداب معاشرت اور قوانین سے تجاوز کرنے والے پیدا ہوتے ہیں۔

Elmas Ali

(ii) ثانوی کارکن۔ مدرسہ، ہم عمر گروپ اور ابلاغ:
(Later Agents- Schools, Peers and the Mass Media):

جب معاشرے کے ضوابط (Norms) معاشرے میں قبولیت حاصل کر لیتے ہیں تو ان کو باطنی طور پر پورے معاشرے کے تمام لوگوں کے لیے رائج سمجھ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی ایک فرد کسی ایسے رویے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جسے معاشرہ غلط سمجھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو عاصی یا مجرم (Guilty) محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ باطنی یا اندرونی معاشرتی کنٹرول ہوتا ہے۔

لیکن سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ خواہ وہ اقلیت میں ہی کیوں نہ ہوں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو معاشرے کے قواعد (Norms) کو جائز یا صحیح نہیں سمجھتے۔ ان کی اصلاح اور بہتری کے لیے معاشرہ ایک اور طریقہ اختیار کرتا ہے اور ان [illegible] بیرونی معاشرتی کنٹرول (Exeternal Social Control) کا عمل شروع کرتا ہے۔

2- بیرونی سماجی اختیار (External Social Control):

بیرونی معاشرتی کنٹرول کے ذریعے معاشرہ یہ کوشش کرتا ہے کہ معاشرے کی حدود و قیود یعنی قواعد و ضوابط سے باہر نکلنے والے کو واپس معاشرے کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ سکھائے۔ اس لیے وہ اس فرد یا گروہ کے لیے احکامات (Sanctions) جاری کرتا ہے۔ یہ احکامات مثبت انداز یعنی انعام اور منفی انداز سزا و جرمانہ ہوتے ہیں اور عموماً یہ منفی انداز یعنی سزا، جرمانہ اور طاقت کے استعمال سے نافذ العمل ہونے والے احکامات کی صورت میں ہوتے ہیں تاکہ معاشرتی کنٹرول کو قائم رکھا جا سکے۔

3- غیر رسمی سماجی اختیار (Informal Social Control):

افراد کے باہمی تعامل اور ردعمل کو غیر رسمی معاشرتی کنٹرول کہا جاتا ہے۔ کسی ناپسندیدہ بات یا کام کو دیکھ کر ناراضگی کا اظہار (تیوری چڑھانا) یا اچھے پسندیدہ کام، بات یا حرکت پر تعریف، مسکراہٹ، شاباش وغیرہ۔ فعال معاشرتی کنٹرول کے طریقے ہوتے ہیں اور معاشرے کے پسندیدہ اور متفقہ قواعد و ضوابط کو جاری رکھنے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔

یہ غیر رسمی معاشرتی کنٹرول اس لیے کامیاب رہتا ہے کہ لوگ دوسروں کی پسند اور ناپسند سے اثر لیتے ہیں اور دوسروں کی پرواہ کرتے اور انہیں اور ان کی آراء کو مناسب اہمیت دیتے ہیں لیکن بڑے [illegible] معاشروں یا جدید دور کے معاشروں) میں جب کسی فرد کو دوسرے فرد یا گروہ کی پرواہ نہیں ہوتی تو معاشرتی کنٹرول کا یہ طریقہ کام نہیں کر سکتا اور قواعد و ضوابط سے تجاوز ہونے لگتا ہے۔ اس لیے معاشرے کو رسمی معاشرتی کنٹرول کے کارکنوں کی خدمات [illegible]

4- رسمی سماجی اختیار (Formal Social Control):

کوئی فرد یا گروہ جب معاشرتی کنٹرول کی پرواہ نہ کرے تو (CJS) کریمنل جسٹس سسٹم (Criminal Justice System) کے ذریعے قوانین کا نفاذ کیا جاتا ہے اور معاشرتی قواعد و ضوابط کی پابندی کروائی جاتی ہے یعنی

]

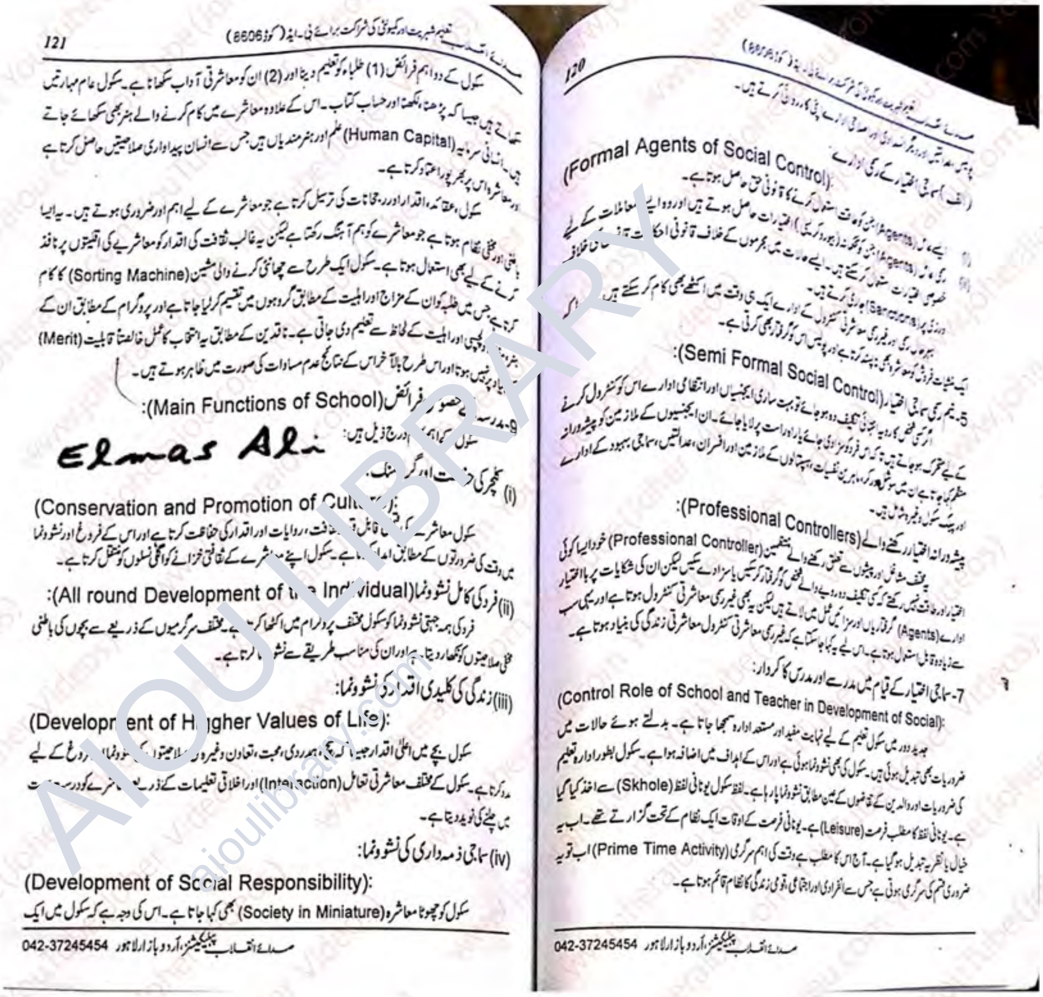

پولیس، عدالتیں اور جرمانے اور معاشی ادارے اپنی کارروائی کرتے ہیں۔

(الف) سماجی اختیار کے رسمی ادارے (Formal Agents of Social Control):

ایسے رسمی ادارے (Agents) جن کو حکومت استعمال کرنے کا قانونی حق حاصل ہوتا ہے۔

(i) ایسے رسمی (Agents) جن کو حکومت (بیوروکریسی) اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور وہ ایسے معاملات کے لیے

(ii) رسمی ادارے (Agents) جن کو حکومت ایسے حالات میں مجرموں کے خلاف قانونی احکامات کی خلاف

خصوصی اختیارات استعمال کرسکتے ہیں۔ ورزی پر (Sanctions) جاری کرتے ہیں۔ رسمی اور غیر رسمی معاشرتی کنٹرول کے ادارے ایک ہی وقت میں اکٹھے بھی کام کرسکتے ہیں۔ ایک منشیات فروش کو معاشرہ بھی ناپسند کرتا ہے اور پولیس اس کو گرفتار بھی کرتی ہے۔

5۔ نیم رسمی سماجی اختیار (Semi Formal Social Control):

اگر کسی شخص کا رویہ اخلاقی تکلیف دہ ہو جائے تو بہت ساری ایجنسیاں اور انتظامی ادارے اس کو کنٹرول کرنے کے لیے متحرک ہو جاتے ہیں تاکہ اس فرد کو سزا دی جائے یا اداروں پر لایا جائے۔ ان ایجنسیوں کے ملازمین کو پیشہ ورانہ منتظم کہا جاتا ہے ان میں سوشل ورکر، ماہرین نفسیات، ہسپتالوں کے ملازمین اور افسران، عدالتیں، سماجی بہبود کے ادارے اور پبلک سکول وغیرہ شامل ہیں۔

6۔ پیشہ ورانہ اختیار رکھنے والے (Professional Controllers):

مختلف مشاغل اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے منتظمین (Professional Controller) خود ایسا کوئی اختیار اور طاقت نہیں رکھتے کہ کسی تکلیف دہ رویے والے شخص کو گرفتار کرسکیں یا سزا دے سکیں لیکن ان کی شکایات پر بااختیار ادارے (Agents) گرفتاریاں اور سزائیں عمل میں لاتے ہیں لیکن یہ بھی غیر رسمی معاشرتی کنٹرول ہوتا ہے اور یہی سب سے زیادہ قابل استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ غیر رسمی معاشرتی کنٹرول معاشرتی زندگی کی بنیاد ہوتا ہے۔

7۔ سماجی اختیار کے قیام میں مدرسے اور مدرس کا کردار:
(Control Role of School and Teacher in Development of Social):

جدید دور میں سکول تعلیم کے لیے نہایت مفید اور مستعد ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ بدلتے ہوئے حالات میں ضروریات بھی تبدیل ہوئی ہیں۔ سکول کی بھی نشوونما ہوئی ہے اور اس کے اہداف میں اضافہ ہوا ہے۔ سکول بطور ادارہ تعلیم کی ضروریات اور والدین کی توقعات کے عین مطابق نشوونما پا رہا ہے۔ لفظ سکول یونانی لفظ (Skhole) سے اخذ کیا گیا ہے۔ یونانی لفظ کا مطلب فرصت (Leisure) ہے۔ یونانی فرصت کے اوقات ایک نظام کے تحت گزارتے تھے۔ اب یہ خیال یا نظریہ تبدیل ہو گیا ہے۔ آج اس کا مطلب ہے وقت کی اہم سرگرمی (Prime Time Activity) اب تو یہ ضروری قسم کی سرگرمی ہوتی ہے جس سے انفرادی اور اجتماعی، قومی زندگی کا نظام قائم ہوتا ہے۔

سکول کے دو اہم فرائض (1) طلباء کو تعلیم دینا اور (2) ان کو معاشرتی آداب سکھانا ہے۔ سکول عام مہارتیں سکھاتے ہیں جیسا کہ پڑھنا، لکھنا اور حساب کتاب۔ اس کے علاوہ معاشرے میں کام کرنے والے ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔ انسانی سرمایہ (Human Capital) علم اور ہنرمندیاں ہیں جس سے انسان پیداواری صلاحیتیں حاصل کرتا ہے اور معاشرہ اس پر بھرپور اعتماد کرتا ہے۔

سکول، عقائد، اقدار اور رجحانات کی ترسیل کرتا ہے جو معاشرے کے لیے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ یہ ایسا باطنی اور مخفی نظام ہوتا ہے جو معاشرے کو ہم آہنگ رکھتا ہے لیکن یہ غالب ثقافت کی اقدار کو معاشرے کی اقلیتوں پر نافذ کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ سکول ایک طرح سے چھانٹی کرنے والی مشین (Sorting Machine) کا کام کرتا ہے جس میں طلبہ کو ان کے مزاج اور اہلیت کے مطابق گروہوں میں تقسیم کرلیا جاتا ہے اور پروگرام کے مطابق ان کے دلچسپی اور اہلیت کے لحاظ سے تعلیم دی جاتی ہے۔ ناقدین کے مطابق یہ انتخاب کا عمل خالصتاً قابلیت (Merit) کی بنیاد پر نہیں ہوتا اور اس طرح بالآخر اس کے نتائج عدم مساوات کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

9۔ مدرسے کے خصوصی فرائض (Main Functions of School):

سکول کے اہم فرائض درج ذیل ہیں:

Elmas Ali

(i) کلچر کی حفاظت اور گرومنگ
(Conservation and Promotion of Culture):

سکول معاشرے کی قابل قدر ثقافت، روایات اور اقدار کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے فروغ اور نشوونما میں وقت کی ضرورتوں کے مطابق ادا کرتا ہے۔ سکول اپنے معاشرے کے ثقافتی خزانے کو اگلی نسلوں کو منتقل کرتا ہے۔

(ii) فرد کی کامل نشوونما (All round Development of the Individual):

فرد کی ہمہ جہتی نشوونما کو سکول مختلف پروگرام میں اکٹھا کرتا ہے۔ مختلف سرگرمیوں کے ذریعے سے بچوں کی باطنی مخفی صلاحیتوں کو نکھار دیتا ہے اور ان کی مناسب طریقے سے نشوونما کرتا ہے۔

(iii) زندگی کی کلیدی اقدار کی نشوونما:
(Development of Higher Values of Life):

سکول بچے میں اعلیٰ اقدار جیسا کہ سچ، ہمدردی، محبت، تعاون وغیرہ کی صلاحیتوں کی نشوونما اور فروغ کے لیے مدد کرتا ہے۔ سکول کے مختلف معاشرتی تعامل (Interaction) اور اخلاقی تعلیمات کے ذریعے معاشرے کو درست سمت میں چلنے کی نوید دیتا ہے۔

(iv) سماجی ذمہ داری کی نشوونما:
(Development of Social Responsibility):

سکول کو چھوٹا معاشرہ (Society in Miniature) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ سکول میں ایک

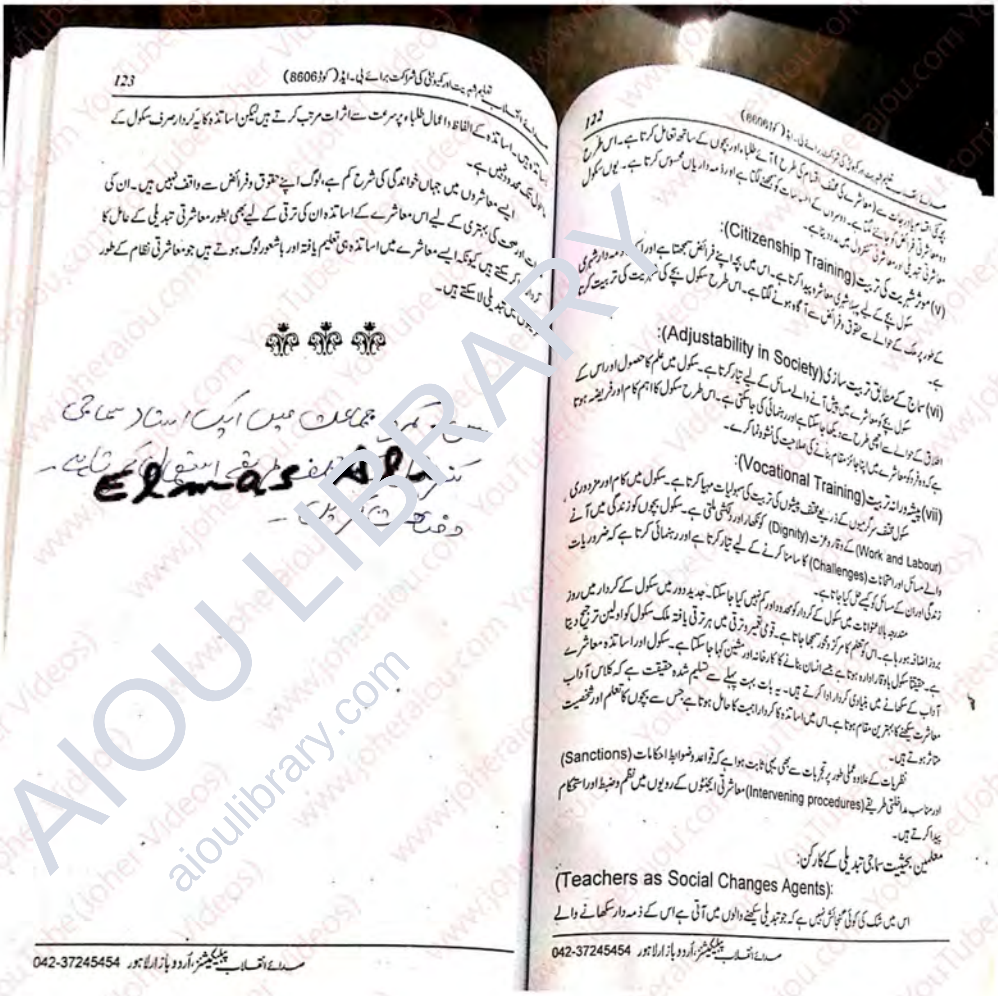

بچے کی اقدار و روایات سے (معاشرے کی مختلف اقسام کی طرح) آئے طلباء اور بچوں کے ساتھ تعامل کرتا ہے۔ اس طرح وہ معاشرتی فرائض کو جاننے لگتا ہے۔ دوسروں کے احساسات کو سمجھنے لگتا ہے اور ذمہ داریاں محسوس کرتا ہے۔ یوں سکول معاشرتی تبدیلی اور معاشرتی سکول میں مدد دیتا ہے۔

(v) موثر شہریت کی تربیت (Citizenship Training):

سکول بچے کے لیے پہلا شہری معاشرہ پیدا کرتا ہے۔ اس میں بچہ اپنے فرائض سمجھتا ہے اور ایک ذمہ دار شہری کے طور پر ملک کے حوالے سے حقوق و فرائض سے آگاہ ہونے لگتا ہے۔ اس طرح سکول بچے کی شہریت کی تربیت کرتا ہے۔

(vi) سماج کے مطابق تربیت سازی (Adjustability in Society):

سکول بچے کو معاشرے میں پیش آنے والے مسائل کے لیے تیار کرتا ہے۔ سکول میں علم کا حصول اور اس کے اخلاق کے حوالے سے اچھی طرح سے دیکھا جا سکتا ہے اور رہنمائی کی جا سکتی ہے۔ اس طرح سکول کا اہم کام اور فریضہ ہوتا ہے کہ وہ فرد کو معاشرے میں اپنا جائز مقام بنانے کی صلاحیت کی نشوونما کرے۔

(vii) پیشہ ورانہ تربیت (Vocational Training):

سکول مختلف سرگرمیوں کے ذریعے مختلف پیشوں کی تربیت کی سہولیات مہیا کرتا ہے۔ سکول میں کام اور مزدوری (Work and Labour) کے وقار و عزت (Dignity) کو نکھار اور دلکشی ملتی ہے۔ سکول بچوں کو زندگی میں آنے والے مسائل اور امتحانات (Challenges) کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے اور رہنمائی کرتا ہے کہ ضروریات زندگی اور ان کے مسائل کو کیسے حل کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا عنوانات میں سکول کے کردار کو محدود اور کم نہیں کیا جا سکتا۔ جدید دور میں سکول کے کردار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کو تعلیم کا مرکز و محور سمجھا جاتا ہے۔ قومی تعمیر و ترقی میں ہر ترقی یافتہ ملک سکول کو اولین ترجیح دیتا ہے۔ حقیقتاً سکول باوقار ادارہ ہوتا ہے جسے انسان بنانے کا کارخانہ اور مشین کہا جا سکتا ہے۔ سکول اور اساتذہ معاشرے آداب کے سکھانے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بات بہت پہلے سے تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کلاس آداب معاشرت سیکھنے کا بہترین مقام ہوتا ہے۔ اس میں اساتذہ کا کردار اہمیت کا حامل ہوتا ہے جس سے بچوں کا تعلم اور شخصیت متاثر ہوتے ہیں۔

نظریات کے علاوہ عملی طور پر تجربات سے بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ قواعد و ضوابط احکامات (Sanctions) اور مناسب مداخلتی طریقے (Intervening procedures) معاشرتی ایجنٹوں کے رویوں میں نظم و ضبط اور استحکام پیدا کرتے ہیں۔

معلمین بحیثیت سماجی تبدیلی کے کارکن:
(Teachers as Social Changes Agents):

اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جو تبدیلی سیکھنے والوں میں آتی ہے اس کے ذمہ دار سکھانے والے

اساتذہ ہی ہیں۔ اساتذہ کے الفاظ و اعمال طلباء پر سرعت سے اثرات مرتب کرتے ہیں لیکن اساتذہ کا یہ کردار صرف سکول کے ماحول تک محدود نہیں ہے۔

ایسے معاشروں میں جہاں خواندگی کی شرح کم ہے، لوگ اپنے حقوق و فرائض سے واقف نہیں ہیں۔ ان کی [illegible] ات اور صحت کی بہتری کے لیے اس معاشرے کے اساتذہ ان کی ترقی کے لیے بھی بطور معاشرتی تبدیلی کے عامل کا کردار ادا کر سکتے ہیں کیونکہ ایسے معاشرے میں اساتذہ ہی تعلیم یافتہ اور باشعور لوگ ہوتے ہیں جو معاشرتی نظام کے طور طریقوں میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔

* * *

[illegible] جماعت میں ایک استاد سماجی
[illegible] طریقے استعمال کر سکتا ہے۔
وضاحت کریں۔

Elmas Ali

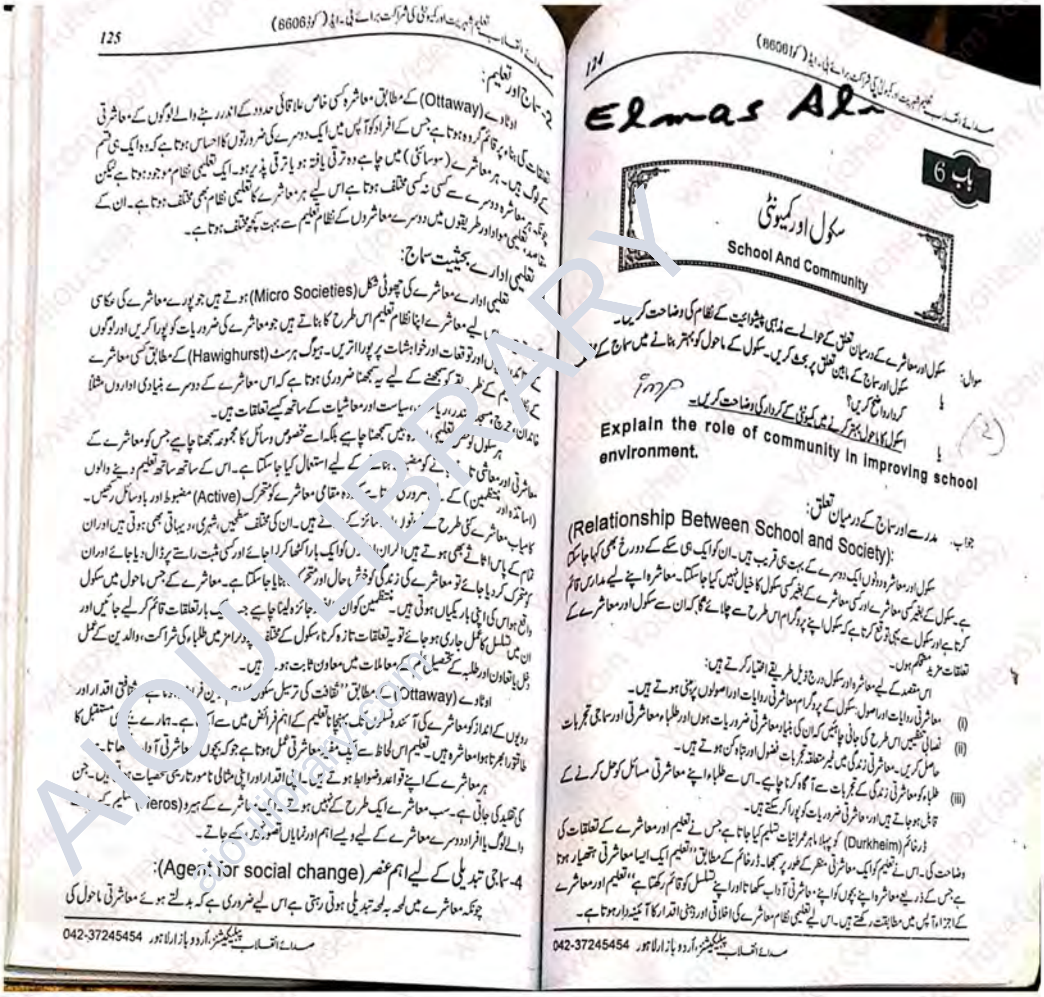

Elmas Al

باب 6

سکول اور کمیونٹی

School And Community

سوال: سکول اور معاشرے کے درمیان تعلق کے حوالے سے مذہبی پیشوائیت کے نظام کی وضاحت کریں۔

یا

سکول اور سماج کے مابین تعلق پر بحث کریں۔ سکول کے ماحول کو بہتر بنانے میں سماج کے کردار واضح کریں؟

یا

اسکول کا ماحول بہتر کرنے میں کمیونٹی کے کردار کی وضاحت کریں۔

Explain the role of community in improving school environment.

(2)

جواب: **مدرسے اور سماج کے درمیان تعلق: (Relationship Between School and Society):**

سکول اور معاشرہ دونوں ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہیں۔ ان کو ایک ہی سکے کے دو رخ بھی کہا جا سکتا ہے۔ سکول کے بغیر کسی معاشرے اور کسی معاشرے کے بغیر کسی سکول کا خیال نہیں کیا جا سکتا۔ معاشرہ اپنے لیے مدارس قائم کرتا ہے اور سکول سے یہی توقع کرتا ہے کہ سکول اپنے پروگرام اس طرح سے چلائے گا کہ ان سے سکول اور معاشرے کے تعلقات مزید مستحکم ہوں۔

اس مقصد کے لیے معاشرہ اور سکول درج ذیل طریقے اختیار کرتے ہیں:

(i) معاشرتی روایات اور اصول: سکول کے پروگرام معاشرتی روایات اور اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

(ii) نصابی تنظیمیں اس طرح کی جانی چاہئیں کہ ان کی بنیاد معاشرتی ضروریات ہوں اور طلباء معاشرتی اور سماجی تجربات حاصل کریں۔ معاشرتی زندگی میں غیر متعلقہ تجربات فضول اور تباہ کن ہوتے ہیں۔

(iii) طلباء کو معاشرتی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اس سے طلباء اپنے معاشرتی مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور معاشرتی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔

ڈرخائم (Durkheim) کو پہلا ماہر عمرانیات تسلیم کیا جاتا ہے جس نے تعلیم اور معاشرے کے تعلقات کی وضاحت کی۔ اس نے تعلیم کو ایک معاشرتی منظر کے طور پر سمجھا۔ ڈرخائم کے مطابق ''تعلیم ایک ایسا معاشرتی ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعے معاشرہ اپنے بچوں کو اپنے معاشرتی آداب سکھاتا اور اپنے تسلسل کو قائم رکھتا ہے'' تعلیم اور معاشرے کے اجزاء آپس میں مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لیے تعلیمی نظام معاشرے کی اخلاقی اور ذہنی اقدار کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

2۔ سماج اور تعلیم:

اوٹاوے (Ottaway) کے مطابق معاشرہ کسی خاص علاقائی حدود کے اندر رہنے والے لوگوں کے معاشرتی تعلقات کی بناء پر قائم گروہ ہوتا ہے جس کے افراد کو آپس میں ایک دوسرے کی ضرورتوں کا احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی قسم کے لوگ ہیں۔ ہر معاشرے (سوسائٹی) میں چاہے وہ ترقی یافتہ ہو یا ترقی پذیر ہو۔ ایک تعلیمی نظام موجود ہوتا ہے لیکن چونکہ ہر معاشرہ دوسرے سے کسی نہ کسی مختلف ہوتا ہے اس لیے ہر معاشرے کا تعلیمی نظام بھی مختلف ہوتا ہے۔ ان کے مقاصد، تعلیمی مواد اور طریقوں میں دوسرے معاشروں کے نظام تعلیم سے بہت کچھ مختلف ہوتا ہے۔

تعلیمی ادارے بحیثیت سماج:

تعلیمی ادارے معاشرے کی چھوٹی شکل (Micro Societies) ہوتے ہیں جو پورے معاشرے کی عکاسی [illegible] لیے معاشرے اپنا نظام تعلیم اس طرح کا بناتے ہیں جو معاشرے کی ضروریات کو پورا کریں اور لوگوں [illegible] اور توقعات اور خواہشات پر پورا اتریں۔ ہیوگ ہرسٹ (Hawighurst) کے مطابق کسی معاشرے کے [illegible] کو سمجھنے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس معاشرے کے دوسرے بنیادی اداروں مثلاً خاندان، چرچ، مسجد، مندر، ریاست، سیاست اور معاشیات کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں۔

ہر سکول کو صرف تعلیمی [illegible] نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اسے مخصوص وسائل کا مجموعہ سمجھنا چاہیے جس کو معاشرے کے معاشرتی اور معاشی [illegible] کو مضبوط بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیم دینے والوں (اساتذہ اور منتظمین) کے [illegible] ضروری [illegible] مقامی معاشرے کو متحرک (Active) مضبوط اور باوسائل رکھیں۔

کامیاب معاشرے کئی طرح کے [illegible] سائز کے [illegible] ہیں۔ ان کی مختلف سطحیں، شہری، دیہاتی بھی ہوتی ہیں اور ان تمام کے پاس اثاثے بھی ہوتے ہیں اگر ان [illegible] کو ایک بار اکٹھا کر لیا جائے اور کسی مثبت راستے پر ڈال دیا جائے اور ان کو متحرک کر دیا جائے تو معاشرے کی زندگی کو خوش حال اور [illegible] بنایا جا سکتا ہے۔ معاشرے کے جس ماحول میں سکول واقع ہو اس کی اپنی باریکیاں ہوتی ہیں۔ منتظمین کو ان [illegible] جائزہ لینا چاہیے جب [illegible] بار تعلقات قائم کر لیے جائیں اور ان میں تسلسل کا عمل جاری ہو جائے تو یہ تعلقات تازہ کرنا، سکول کے مختلف [illegible] پروگرامز میں طلباء کی شراکت، والدین کے عمل دخل یا تعاون اور طلبہ کے تحصیل [illegible] کے معاملات میں معاون ثابت ہو [illegible] ہیں۔

اوٹاوے (Ottaway) کے مطابق ''ثقافت کی ترسیل سکول [illegible] ثقافتی اقدار اور رویوں کے انداز کو معاشرے کی آئندہ نسلوں تک پہنچانا تعلیم کے اہم فرائض میں سے [illegible] ہے۔ ہمارے [illegible] مستقبل کا طاقتور ابھرتا ہوا معاشرہ ہیں۔ تعلیم اس لحاظ سے ایک مفید معاشرتی عمل ہوتا ہے جو کہ بچوں [illegible] معاشرتی [illegible]

ہر معاشرے کے اپنے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ اپنی اقدار اور اپنی مثالی نامور تاریخی شخصیات [illegible] ہیں۔ جن کی تقلید کی جاتی ہے۔ سب معاشرے ایک طرح کے نہیں ہوتے [illegible] معاشرے کے ہیرو ([illegible]) [illegible] تسلیم [illegible] والے لوگ یا افراد دوسرے معاشرے کے لیے ویسے اہم اور نمایاں تصور [illegible] کیے جاتے۔

4۔ سماجی تبدیلی کے لیے اہم عنصر (Agent for social change):

چونکہ معاشرے میں لحہ بہ لحہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ بدلتے ہوئے معاشرتی ماحول کی

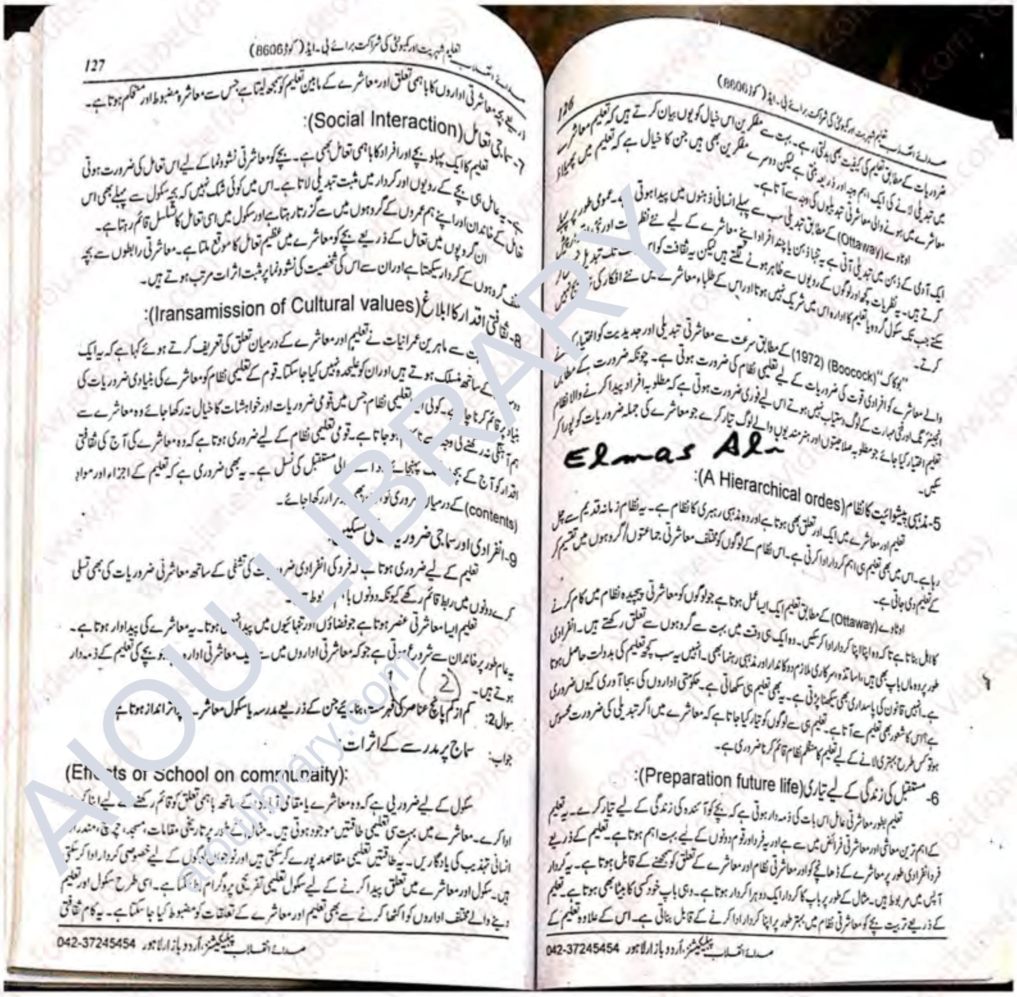

ضروریات کے مطابق تعلیم کی کیفیت بھی بدلتی رہی ہے۔ بہت سے مفکرین اس خیال کو یوں بیان کرتے ہیں کہ تعلیم معاشرے میں تبدیلی لانے کی ایک اہم وجہ اور ذریعہ بنتی ہے لیکن دوسرے مفکرین بھی ہیں جن کا خیال ہے کہ تعلیم میں پھیلاؤ معاشرے میں ہونے والی معاشرتی تبدیلیوں کی وجہ سے آتا ہے۔

اوٹاوے (Ottaway) کے مطابق تبدیلی سب سے پہلے انسانی ذہنوں میں پیدا ہوتی ہے۔ عمومی طور پر پہلے ایک آدمی کے ذہن میں تبدیلی آتی ہے یہ تنہا ذہن یا چند افراد اپنے معاشرے کے لیے نئے نظریات اور [illegible] کرتے ہیں۔ یہ نظریات کچھ اور لوگوں کے رویوں سے ظاہر ہونے لگتے ہیں لیکن یہ ثقافت کو [illegible] تک تبدیل [illegible] سکتے جب تک سکول گروہ یا تعلیم کا ادارہ اس میں شریک نہیں ہوتا اور اس کے طلباء معاشرے میں نئے افکار کی [illegible] کرتے۔

"بوکاک" (Boocock) (1972) کے مطابق سرعت سے معاشرتی تبدیلی اور جدیدیت کو اختیار [illegible] والے معاشرے کو افرادی قوت کی ضروریات کے لیے تعلیمی نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ ضرورت کے مطابق انجینئرنگ اور فنی مہارت کے لوگ دستیاب نہیں ہوتے اس لیے فوری ضرورت ہوتی ہے کہ مطلوبہ افراد پیدا کرنے والا نظام تعلیم اختیار کیا جائے جو مطلوبہ صلاحیتوں اور ہنرمندیوں والے لوگ تیار کرے جو معاشرے کی جملہ ضروریات کو پورا کر سکیں۔

Elmas Ali

5- مذہبی پیشوائیت کا نظام (A Hierarchical ordes):

تعلیم اور معاشرے میں ایک اور تعلق بھی ہوتا ہے اور وہ مذہبی رہبری کا نظام ہے۔ یہ نظام زمانہ قدیم سے چل رہا ہے۔ اس میں بھی تعلیم ہی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس نظام کے لوگوں کو مختلف معاشرتی جماعتوں / گروہوں میں تقسیم کر کے تعلیم دی جاتی ہے۔

اوٹاوے (Ottaway) کے مطابق تعلیم ایک ایسا عمل ہوتا ہے جو لوگوں کو معاشرتی پیچیدہ نظام میں کام کرنے کا اہل بناتا ہے تاکہ وہ اپنا اپنا کردار ادا کر سکیں۔ وہ ایک ہی وقت میں بہت سے گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی طور پر وہ ماں باپ بھی ہیں، اساتذہ، سرکاری ملازم، دوکاندار اور مذہبی رہنما بھی۔ انہیں یہ سب کچھ تعلیم کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ انہیں قانون کی پاسداری بھی سیکھنا پڑتی ہے۔ یہ بھی تعلیم ہی سکھاتی ہے۔ حکومتی اداروں کی بجا آوری کیوں ضروری ہے؟ اس کا شعور بھی تعلیم سے آتا ہے۔ تعلیم ہی سے لوگوں کو تیار کیا جاتا ہے کہ معاشرے میں اگر تبدیلی کی ضرورت محسوس ہو تو کس طرح بہتری لانے کے لیے تعلیم کا منظم نظام قائم کرنا ضروری ہے۔

6- مستقبل کی زندگی کے لیے تیاری (Preparation future life):

تعلیم بطور معاشرتی عامل اس بات کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ بچے کو آئندہ کی زندگی کے لیے تیار کرے۔ یہ تعلیم کے اہم ترین معاشی اور معاشرتی فرائض میں سے ہے اور یہ فرد اور قوم دونوں کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے فرد انفرادی طور پر معاشرے کے ڈھانچے کو اور معاشرتی نظام اور معاشرے کے تعلق کو سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ یہ کردار آپس میں مربوط ہیں۔ مثال کے طور پر باپ کا کردار ایک دوہرا کردار ہوتا ہے۔ وہی باپ خود کسی کا بیٹا بھی ہوتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے تربیت بچے کو معاشرتی نظام میں بہتر طور پر اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم کے

ذریعے بچہ معاشرتی اداروں کا باہمی تعلق اور معاشرے کے مابین تعلیم کو سمجھ لیتا ہے جس سے معاشرہ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔

7- سماجی تعامل (Social Interaction):

تعلیم کا ایک پہلو بچے اور افراد کا باہمی تعامل بھی ہے۔ بچے کو معاشرتی نشوونما کے لیے اس تعامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تعامل ہی بچے کے رویوں اور کردار میں مثبت تبدیلی لاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بچہ سکول سے پہلے بھی اس تعامل کے خاندان اور اپنے ہم عمروں کے گروہوں میں سے گزرتا رہتا ہے اور سکول میں اسی تعامل کا تسلسل قائم رہتا ہے۔ ان گروپوں میں تعامل کے ذریعے بچے کو معاشرے میں عظیم تعامل کا موقع ملتا ہے۔ معاشرتی رابطوں سے بچہ مختلف گروہوں کے کردار سیکھتا ہے اور ان سے اس کی شخصیت کی نشوونما پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

8- ثقافتی اقدار کا ابلاغ (Iransamission of Cultural values):

بہت سے ماہرین عمرانیات نے تعلیم اور معاشرے کے درمیان تعلق کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور ان کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ قوم کے تعلیمی نظام کو معاشرے کی بنیادی ضروریات کی بنیاد پر قائم کرنا چاہیے۔ کوئی ایسا تعلیمی نظام جس میں قومی ضروریات اور خواہشات کا خیال نہ رکھا جائے وہ معاشرے سے ہم آہنگی نہ رکھنے کی وجہ سے [illegible] ہو جاتا ہے۔ قومی تعلیمی نظام کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ معاشرے کی آج کی ثقافتی اقدار کو آج کے بچے [illegible] پہنچائے [illegible] مستقبل کی نسل ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیم کے اجزاء اور مواد (contents) کے درمیان [illegible] برقرار رکھا جائے۔

9- انفرادی اور سماجی ضروریات [illegible]

تعلیم کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ فرد کی انفرادی ضروریات کی تشفی کے ساتھ معاشرتی ضروریات کی بھی تسلی کرے دونوں میں ربط قائم رکھے کیونکہ دونوں [illegible] ہیں۔

تعلیم ایسا معاشرتی عنصر ہوتا ہے جو فضاؤں اور تنہائیوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ یہ معاشرے کی پیداوار ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر خاندان سے شروع ہوتی ہے جو کہ معاشرتی اداروں میں سے ایک معاشرتی ادارہ ہے جو بچے کی تعلیم کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

(2)

سوال 2: کم از کم پانچ عناصر کی فہرست بنائیے جن کے ذریعے مدرسہ یا سکول معاشرے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جواب: سماج پر مدرسے کے اثرات (Effects of School on communaity):

سکول کے لیے ضروری ہے کہ وہ معاشرے یا مقامی [illegible] کے ساتھ باہمی تعلق کو قائم رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ معاشرے میں بہت سی تعلیمی طاقتیں موجود ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر تاریخی مقامات، مسجد، چرچ، مندر، انسانی تہذیب کی یادگاریں۔ یہ طاقتیں تعلیمی مقاصد پورے کر سکتی ہیں اور نوجوان لوگوں کے لیے خصوصی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ سکول اور معاشرے میں تعلق پیدا کرنے کے لیے سکول تعلیمی تفریحی پروگرام [illegible] کر سکتا ہے۔ اسی طرح سکول اور تعلیم دینے والے مختلف اداروں کو اکٹھا کرنے سے بھی تعلیم اور معاشرے کے تعلقات کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ یہ کام ثقافتی

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

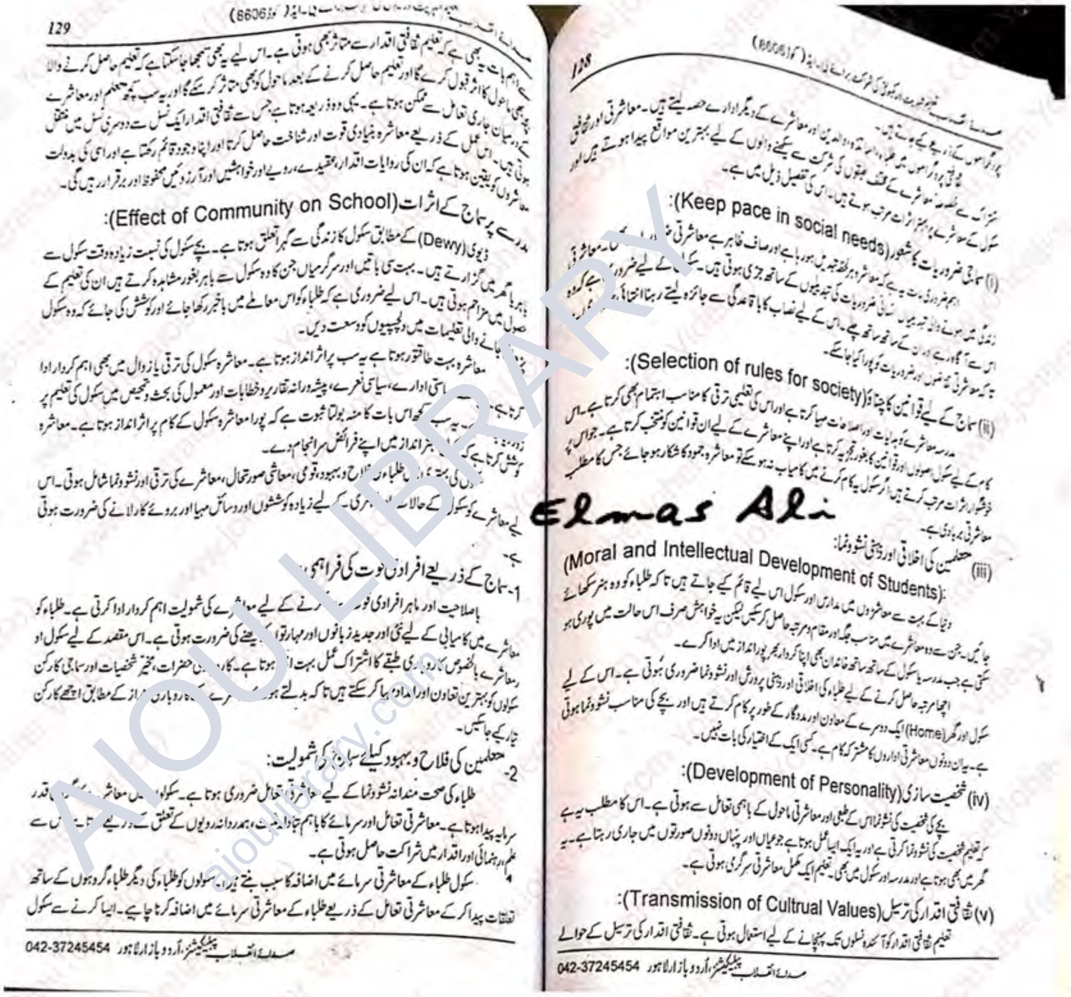

پروگراموں کے ذریعے کیے ہوتے ہیں۔ ہم نصابی پروگراموں میں طلباء، اساتذہ، والدین اور معاشرے کے دیگر ادارے حصہ لیتے ہیں۔ معاشرتی اور ثقافتی [illegible] معاشرے کے مختلف طبقوں کی شرکت سے سیکھنے والوں کے لیے بہترین مواقع پیدا ہوتے ہیں اور سکول کے معاشرے پر بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

(i) سماجی ضروریات کا شعور(Keep pace in social needs):

اہم ضروری بات یہ ہے کہ معاشرہ ہر لحظہ تبدیل ہو رہا ہے اور صاف ظاہر ہے معاشرتی [illegible] معاشرتی زندگی میں ہونے والی تبدیلیاں انسانی ضروریات کی تبدیلیوں کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔ سکول [illegible] کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے آگے رہے اور ان کے ساتھ ساتھ چلے۔ اس کے لیے نصاب کا باقاعدگی سے جائزہ لیتے رہنا انتہائی [illegible] تاکہ معاشرتی تبدیلیوں اور ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

(ii) سماج کے لیے قوانین کا چناؤ(Selection of rules for society):

مدرسہ معاشرے کو ہدایات اور اصلاحات مہیا کرتا ہے اور اس کی تعلیمی ترقی کا مناسب اہتمام بھی کرتا ہے۔ اس کام کے لیے سکول اصولوں اور قوانین کا بغور تجزیہ کرتا ہے اور اپنے معاشرے کے لیے ان قوانین کو منتخب کرتا ہے۔ جو اس پر خوشگوار اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اگر سکول یہ کام کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو معاشرہ جمود کا شکار ہو جائے جس کا مطلب معاشرتی بربادی ہے۔

Elmas Ali

(iii) متعلمین کی اخلاقی اور ذہنی نشوونما(Moral and Intellectual Development of Students):

دنیا کے بہت سے معاشروں میں مدارس اور سکول اس لیے قائم کیے جاتے ہیں تاکہ طلباء کو وہ ہنر سکھائے جائیں۔ جن سے وہ معاشرے میں مناسب جگہ اور مقام و مرتبہ حاصل کر سکیں لیکن یہ خواہش صرف اس حالت میں پوری ہو سکتی ہے جب مدرسہ یا سکول کے ساتھ ساتھ خاندان بھی اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کرے۔ اچھا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے طلباء کی اخلاقی اور ذہنی پرورش اور نشوونما ضروری ہوتی ہے۔ اس کے لیے سکول اور گھر(Home) ایک دوسرے کے معاون اور مددگار کے طور پر کام کرتے ہیں اور بچے کی مناسب نشوونما ہوتی ہے۔ یہ ان دونوں معاشرتی اداروں کا مشترکہ کام ہے۔ کسی ایک کے اختیار کی بات نہیں۔

(iv) شخصیت سازی(Development of Personality):

بچے کی شخصیت کی نشوونما اس کے طبعی اور معاشرتی ماحول کے باہمی تعامل سے ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیم شخصیت کی نشوونما کرتی ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہوتا ہے جو عیاں اور پنہاں دونوں صورتوں میں جاری رہتا ہے۔ یہ گھر میں بھی ہوتا ہے اور مدرسہ اور سکول میں بھی۔ تعلیم ایک مکمل معاشرتی سرگرمی ہوتی ہے۔

(v) ثقافتی اقدار کی ترسیل(Transmission of Cultrual Values):

تعلیم ثقافتی اقدار کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ثقافتی اقدار کی ترسیل کے حوالے

سے اہم بات یہ بھی ہے کہ تعلیم ثقافتی اقدار سے متاثر بھی ہوتی ہے۔ اس لیے یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے والا بچہ بھی ماحول کا اثر قبول کرے گا اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد ماحول کو بھی متاثر کر سکے گا اور یہ سب کچھ معلم اور معاشرے کے درمیان جاری تعامل سے ممکن ہوتا ہے۔ یہی وہ ذریعہ ہوتا ہے جس سے ثقافتی اقدار ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہیں۔ اس عمل کے ذریعے معاشرہ بنیادی قوت اور شناخت حاصل کرتا اور اپنا وجود قائم رکھتا ہے اور اسی کی بدولت معاشروں کو یقین ہوتا ہے کہ ان کی روایات، اقدار، عقیدے، رویے اور خواہشیں اور آرزوئیں محفوظ اور برقرار رہیں گی۔

مدرسے پر سماج کے اثرات(Effect of Community on School):

ڈیوی(Dewry) کے مطابق سکول کا زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بچے سکول کی نسبت زیادہ وقت سکول سے باہر یا گھر میں گزارتے ہیں۔ بہت سی باتیں اور سرگرمیاں جن کا وہ سکول سے باہر بغور مشاہدہ کرتے ہیں ان کی تعلیم کے حصول میں مزاحم ہوتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ طلباء کو اس معاملے میں باخبر رکھا جائے اور کوشش کی جائے کہ وہ سکول میں پڑھائی جانے والی تعلیمات میں دلچسپیوں کو وسعت دیں۔

معاشرہ بہت طاقتور ہوتا ہے یہ سب پر اثر انداز ہوتا ہے۔ معاشرہ سکول کی ترقی یا زوال میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ [illegible] سیاستی ادارے، سیاسی نعرے، پیشہ ورانہ تقاریر و خطابات اور معمول کی بحث و تمحیص میں سکول کی تعلیم پر [illegible] یہ سب کچھ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ پورا معاشرہ سکول کے کام پر اثر انداز ہوتا ہے۔ معاشرہ زور [illegible] کوشش کرتا ہے کہ [illegible] بہتر انداز میں اپنے فرائض سرانجام دے۔ [illegible] کی بہت [illegible] طلباء [illegible] فلاح و بہبود، قومی، معاشی صورتحال، معاشرے کی ترقی اور نشوونما شامل ہوتی۔ اس لیے معاشرے کو سکول کے حالات [illegible] کے لیے زیادہ کوششوں اور وسائل مہیا اور بروئے کار لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1- سماج کے ذریعے افرادی قوت کی فراہمی:

باصلاحیت اور ماہر افرادی قوت [illegible] کرنے کے لیے معاشرے کی شمولیت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ طلباء کو معاشرے میں کامیابی کے لیے نئی اور جدید زبانوں اور مہارتوں [illegible] سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے سکول اور معاشرے بالخصوص کاروباری طبقے کا اشتراک عمل بہت اہم ہوتا ہے۔ کاروباری حضرات، مخیر شخصیات اور سماجی کارکن سکولوں کو بہترین تعاون اور امداد مہیا کر سکتے ہیں تاکہ بدلتے ہوئے [illegible] کاروباری [illegible] کے مطابق اچھے کارکن تیار کیے جا سکیں۔

2- متعلمین کی فلاح و بہبود کیلئے سماج کی شمولیت:

طلباء کی صحت مندانہ نشوونما کے لیے معاشرتی تعامل ضروری ہوتا ہے۔ سکول [illegible] معاشرے [illegible] قدر سرمایہ پیدا ہوتا ہے۔ معاشرتی تعامل اور سرمائے کا باہم تبادلہ [illegible] ہمدردانہ رویوں کے تعلق کے ذریعے [illegible] سے علم، رہنمائی اور اقدار میں شراکت حاصل ہوتی ہے۔

سکول طلباء کے معاشرتی سرمائے میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔ سکولوں کو طلباء کی دیگر طلباء گروہوں کے ساتھ تعلقات پیدا کر کے معاشرتی تعامل کے ذریعے طلباء کے معاشرتی سرمائے میں اضافہ کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے سکول

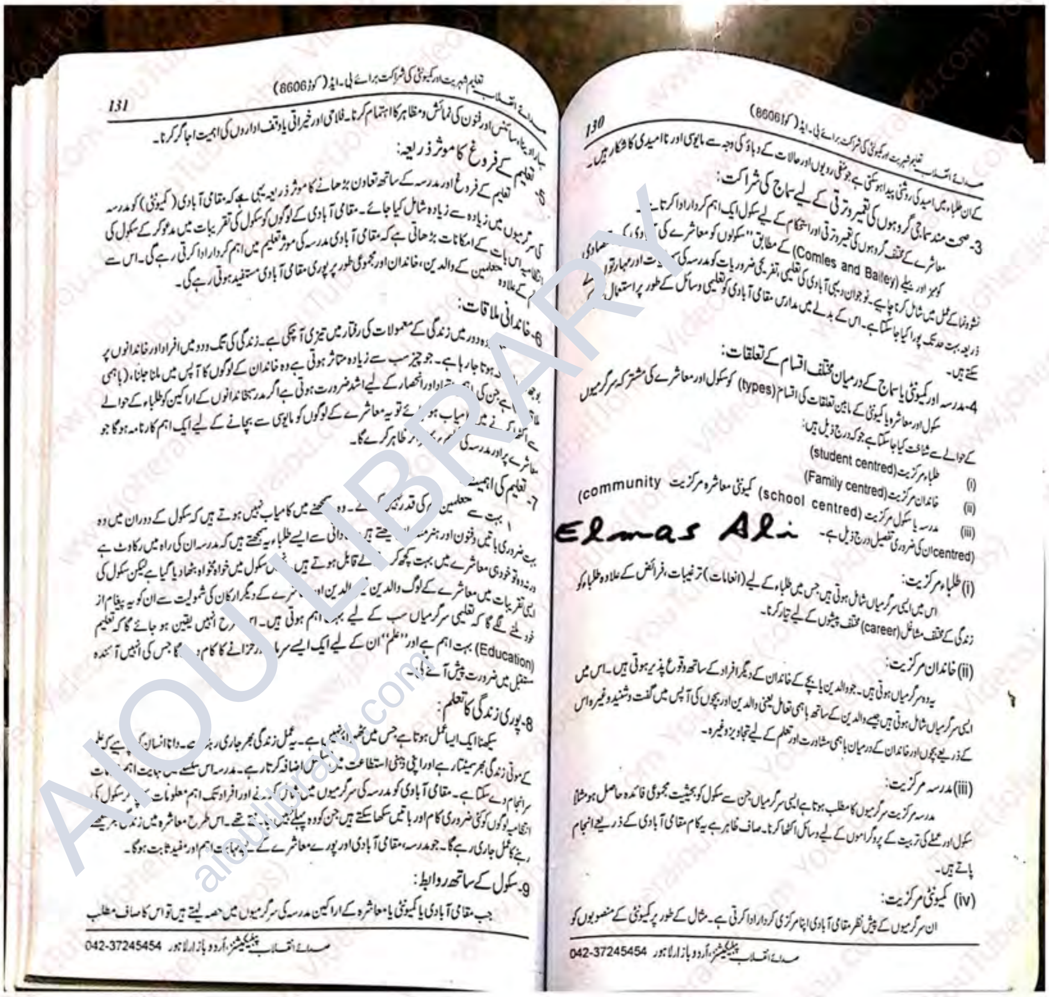

کے ان طلباء میں امید کی روشنی پیدا ہوسکتی ہے جو منفی رویوں اور حالات کے دباؤ کی وجہ سے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہیں۔

3۔ صحت مند سماجی گروہوں کی تعمیر وترقی کے لیے سماج کی شراکت:

معاشرے کے مختلف گروہوں کی تعمیر وترقی اور استحکام کے لیے سکول ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کومبز اور بیلے (Comles and Bailey) کے مطابق ''سکولوں کو معاشرے کی [illegible] معاشی نشوونما کے عمل میں شامل کرنا چاہیے۔ نوجوان دیہی آبادی کی تعلیمی، تفریحی ضروریات کو مدرسہ کی [illegible] اور مہارتوں [illegible] ذریعہ بہت حد تک پورا کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بدلے میں مدارس مقامی آبادی کو تعلیمی وسائل کے طور پر استعمال [illegible] سکتے ہیں۔

4۔ مدرسہ اور کمیونٹی یا سماج کے درمیان مختلف اقسام کے تعلقات:

سکول اور معاشرہ یا کمیونٹی کے مابین تعلقات کی اقسام (types) کو سکول اور معاشرے کی مشترکہ سرگرمیوں کے حوالے سے شناخت کیا جاسکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

(i) طلباء مرکزیت (student centred)
(ii) خاندان مرکزیت (Family centred)
(iii) مدرسہ یا سکول مرکزیت (school centred)
کمیونٹی معاشرہ مرکزیت (community centred)

Elmas Ali

ان کی ضروری تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) طلباء مرکزیت:

اس میں ایسی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جس میں طلباء کے لیے (انعامات) ترغیبات، فرائض کے علاوہ طلباء کو زندگی کے مختلف مشاغل (career) مختلف پیشوں کے لیے تیار کرنا۔

(ii) خاندان مرکزیت:

یہ وہ سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ جو والدین یا بچے کے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اس میں ایسی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جیسے والدین کے ساتھ باہمی تعامل یعنی والدین اور بچوں کی آپس میں گفت وشنید وغیرہ اس کے ذریعے بچوں اور خاندان کے درمیان باہمی مشاورت اور تعلم کے لیے تجاویز وغیرہ۔

(iii) مدرسہ مرکزیت:

مدرسہ مرکزیت سرگرمیوں کا مطلب ہوتا ہے ایسی سرگرمیاں جن سے سکول کو بحیثیت مجموعی فائدہ حاصل ہو مثلاً سکول اور عملے کی تربیت کے پروگراموں کے لیے وسائل اکٹھا کرنا۔ صاف ظاہر ہے یہ کام مقامی آبادی کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔

(iv) کمیونٹی مرکزیت:

ان سرگرمیوں کے پیش نظر مقامی آبادی اپنا مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر کمیونٹی کے منصوبوں کو

[illegible] بار اور بیا، سائنس اور فنون کی نمائش ومظاہر کا اہتمام کرنا۔ فلاحی اور خیراتی یا وقف اداروں کی اہمیت اجاگر کرنا۔

5۔ تعلیم کے فروغ کا موثر ذریعہ:

تعلیم کے فروغ اور مدرسہ کے ساتھ تعاون بڑھانے کا موثر ذریعہ یہی ہے کہ مقامی آبادی (کمیونٹی) کو مدرسہ کی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے۔ مقامی آبادی کے لوگوں کو سکول کی تقریبات میں مدعو کرکے سکول کی انتظامیہ اس بات کے امکانات بڑھاتی ہے کہ مقامی آبادی مدرسہ کی موثر تعلیم میں اہم کردار ادا کرتی رہے گی۔ اس سے [illegible] کے علاوہ متعلمین کے والدین، خاندان اور مجموعی طور پر پوری مقامی آبادی مستفید ہوتی رہے گی۔

6۔ خاندانی ملاقات:

[illegible] دور میں زندگی کے معمولات کی رفتار میں تیزی آچکی ہے۔ زندگی کی تگ ودو میں افراد اور خاندانوں پر بوجھ [illegible] ہوتا جارہا ہے۔ جو چیز سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہے وہ خاندان کے لوگوں کا آپس میں ملنا جلنا، (باہمی [illegible]) ہے جن کی [illegible] اور انحصار کے لیے اشد ضرورت ہوتی ہے اگر مدرسہ خاندانوں کے اراکین کو طلباء کے حوالے ملا[illegible] کرنے میں [illegible] میاب ہو[illegible] ئے تو یہ معاشرے کے لوگوں کو مایوسی سے بچانے کے لیے ایک اہم کارنامہ ہوگا جو معاشرے پر اور مدرسہ کی [illegible] ظاہر کرے گا۔

7۔ تعلیم کی اہمیت:

بہت سے متعلمین [illegible] کی قدر [illegible]۔ وہ [illegible] سمجھنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں کہ سکول کے دوران میں وہ بہت ضروری باتیں، فنون اور ہنر [illegible] سیکھتے ہیں [illegible] سے ایسے طلباء یہ سمجھتے ہیں کہ مدرسہ ان کی راہ میں رکاوٹ ہے ورنہ وہ تو خود ہی معاشرے میں بہت کچھ کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ [illegible] سکول میں خواہ مخواہ بٹھا دیا گیا ہے لیکن سکول کی ایسی تقریبات میں معاشرے کے لوگ والدین [illegible] والدین اور معاشرے کے دیگر ارکان کی شمولیت سے ان کو یہ پیغام از خود ملنے لگے گا کہ تعلیمی سرگرمیاں سب کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں۔ اس طرح انہیں یقین ہو جائے گا کہ تعلیم (Education) بہت اہم ہے اور ''علم'' ان کے لیے ایک ایسے سرمایہ [illegible] خزانے کا کام [illegible] گا جس کی انہیں آئندہ مستقبل میں ضرورت پیش آئے گی۔

8۔ پوری زندگی کا تعلم:

سیکھنا ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس میں [illegible] ہے۔ یہ عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ دانا انسان [illegible] کے موتی زندگی بھر سمیٹتا رہے اور اپنی ذہنی استطاعت میں [illegible] اضافہ کرتا رہے۔ مدرسہ اس سلسلے میں نہایت اہم [illegible] سرانجام دے سکتا ہے۔ مقامی آبادی کو مدرسہ کی سرگرمیوں میں شامل کرنے اور افراد تک اہم معلومات [illegible] سکول کی انتظامیہ لوگوں کو کئی ضروری کام اور باتیں سکھا سکتے ہیں جن کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے۔ اس طرح معاشرہ میں زندگی بھر سیکھتے رہنے کا عمل جاری رہے گا۔ جو مدرسہ، مقامی آبادی اور پورے معاشرے کے لیے نہایت اہم اور مفید ثابت ہوگا۔

9۔ سکول کے ساتھ روابط:

جب مقامی آبادی یا کمیونٹی یا معاشرہ کے اراکین مدرسہ کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں تو اس کا صاف مطلب

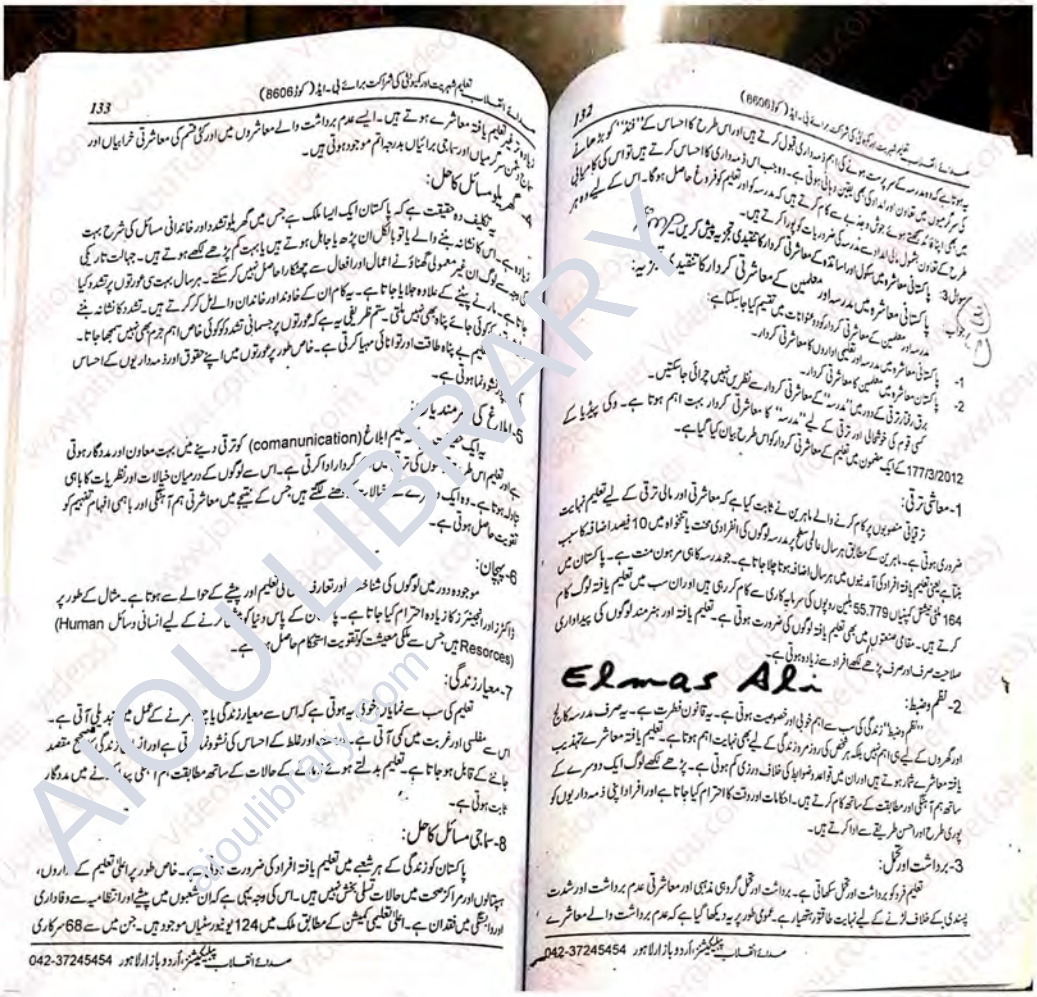

یہ ہوتا ہے کہ وہ مدرسہ کے سرپرست ہونے کی اہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور اس طرح کا احساس کے "فنڈ" کو بڑھانے کی سرگرمیوں میں تعاون اور امداد کی بھی یقین دہانی ہوتی ہے۔ وہ جب اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہیں تو اس کی کامیابی میں بھی اپنا فائدہ سمجھتے ہوئے جوش و جذبے سے کام کرتے ہیں کہ مدرسہ کو اور تعلیم کو فروغ حاصل ہوگا۔ اس کے لیے وہ ہر طرح کے تعاون بشمول مالی امداد سے مدرسہ کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

سوال 3: پاکستانی معاشرہ میں سکول اور اساتذہ کے معاشرتی کردار کا تنقیدی تجزیہ پیش کریں۔ Imp

پاکستانی معاشرہ میں مدرسہ اور معلمین کے معاشرتی کردار کا تنقیدی تجزیہ:

جواب: پاکستانی معاشرہ میں مدرسہ اور معلمین کے معاشرتی کردار کو دو عنوانات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

-1 پاکستانی معاشرہ میں مدرسہ اور تعلیمی اداروں کا معاشرتی کردار۔
-2 پاکستان معاشرہ میں معلمین کا معاشرتی کردار۔

پاکستان معاشرہ میں "مدرسہ" کے معاشرتی کردار سے نظریں نہیں چرائی جاسکتیں۔ برق رفتار ترقی کے دور میں کسی قوم کی خوشحالی اور ترقی کے لیے "مدرسہ" کا معاشرتی کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ وکی پیڈیا کے 177/3/2012 کے ایک مضمون میں تعلیم کے معاشرتی کردار کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

1- معاشی ترقی:

ترقیاتی منصوبوں پر کام کرنے والے ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ معاشرتی اور مالی ترقی کے لیے تعلیم نہایت ضروری ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق ہر سال عالمی سطح پر مدرسہ لوگوں کی انفرادی محنت یا تنخواہ میں 10 فیصد اضافہ کا سبب بنتا ہے یعنی تعلیم یافتہ افراد کی آمدنیوں میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو مدرسہ کا ہی مرہون منت ہے۔ پاکستان میں 164 ملٹی نیشنل کمپنیاں 55.779 بلین روپوں کی سرمایہ کاری سے کام کر رہی ہیں اور ان سب میں تعلیم یافتہ لوگ کام کرتے ہیں۔ مقامی صنعتوں میں بھی تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ اور ہنر مند لوگوں کی پیداواری صلاحیت صرف اور صرف پڑھے لکھے افراد سے زیادہ ہوتی ہے۔

Elmas Ali

2- نظم وضبط:

"نظم وضبط" زندگی کی سب سے اہم خوبی اور خصوصیت ہوتی ہے۔ یہ قانون فطرت ہے۔ یہ صرف مدرسہ کالج اور گھروں کے لیے ہی اہم نہیں بلکہ ہر شخص کی روز مرہ زندگی کے لیے بھی نہایت اہم ہوتا ہے۔ تعلیم یافتہ معاشرے تہذیب یافتہ معاشرے شمار ہوتے ہیں اور ان میں قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کم ہوتی ہے۔ پڑھے لکھے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی اور مطابقت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ احکامات اور وقت کا احترام کیا جاتا ہے اور افراد اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح اور احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

3- برداشت اور تحمل:

تعلیم فرد کو برداشت اور تحمل سکھاتی ہے۔ برداشت اور تحمل گروہی مذہبی اور معاشرتی عدم برداشت اور شدت پسندی کے خلاف لڑنے کے لیے نہایت طاقتور ہتھیار ہے۔ عمومی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ عدم برداشت والے معاشرے

زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ معاشرے ہوتے ہیں۔ ایسے عدم برداشت والے معاشروں میں اور کئی قسم کی معاشرتی خرابیاں اور جارح دشمن سرگرمیاں اور سماجی برائیاں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔

4- گھریلو مسائل کا حل:

یہ تکلیف دہ حقیقت ہے کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں گھریلو تشدد اور خاندانی مسائل کی شرح بہت زیادہ ہے۔ اس کا نشانہ بننے والے یا تو بالکل ان پڑھ یا جاہل ہوتے ہیں یا بہت کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ جہالت تاریکی کی وجہ سے لوگ ان غیر معمولی گھناؤنے اعمال اور افعال سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر سال بہت سی عورتوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔ مارنے پیٹنے کے علاوہ جلایا جاتا ہے۔ یہ کام ان کے خاوند اور خاندان والے مل کر کرتے ہیں۔ تشدد کا نشانہ بننے [illegible] کو کوئی جائے پناہ بھی نہیں ملتی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ عورتوں پر جسمانی تشدد کو کوئی خاص اہم جرم بھی نہیں سمجھا جاتا۔ [illegible]لیم بے پناہ طاقت اور توانائی مہیا کرتی ہے۔ خاص طور پر عورتوں میں اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے احساس [illegible] نشوونما ہوتی ہے۔

5- ابلاغ کی ہنرمندیاں:

یہ ایک حقیقت [illegible] تعلیم ابلاغ (comanunication) کو ترقی دینے میں بہت معاون اور مددگار ہوتی ہے اور تعلیم اس طرح [illegible] لوگوں کی ترقی میں [illegible] کردار ادا کرتی ہے۔ اس سے لوگوں کے درمیان خیالات اور نظریات کا باہمی تبادلہ ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے خیالات [illegible] لگتے ہیں جس کے نتیجے میں معاشرتی ہم آہنگی اور باہمی افہام تفہیم کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

6- پہچان:

موجودہ دور میں لوگوں کی شناخت اور تعارف [illegible] کی تعلیم اور پیشے کے حوالے سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹرز اور انجینئرز کا زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔ پا[illegible] ان کے پاس دنیا کو [illegible] کرنے کے لیے انسانی وسائل (Human Resorces) ہیں جس سے ملکی معیشت کو تقویت استحکام حاصل [illegible] ہے۔

7- معیار زندگی:

تعلیم کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس سے معیار زندگی یا ج[illegible] کرنے کے عمل میں تبدیلی آتی ہے۔ اس سے مفلسی اور غربت میں کمی آتی ہے۔ [illegible] اور غلط کے احساس کی نشوونما [illegible] تی ہے اور ا[illegible] زندگی [illegible] صحیح مقصد جاننے کے قابل ہو جاتا ہے۔ تعلیم بدلتے ہوئے زمانے کے حالات کے ساتھ مطابقت ہم آ[illegible] پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

8- سماجی مسائل کا حل:

پاکستان کو زندگی کے ہر شعبے میں تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت [illegible]۔ خاص طور پر اعلیٰ تعلیم کے اداروں، ہسپتالوں اور مراکز صحت میں حالات تسلی بخش نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان شعبوں میں پیشے اور انتظامیہ سے وفاداری اور وابستگی میں فقدان ہے۔ اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے مطابق ملک میں 124 یونیورسٹیاں موجود ہیں۔ جن میں سے 68 سرکاری

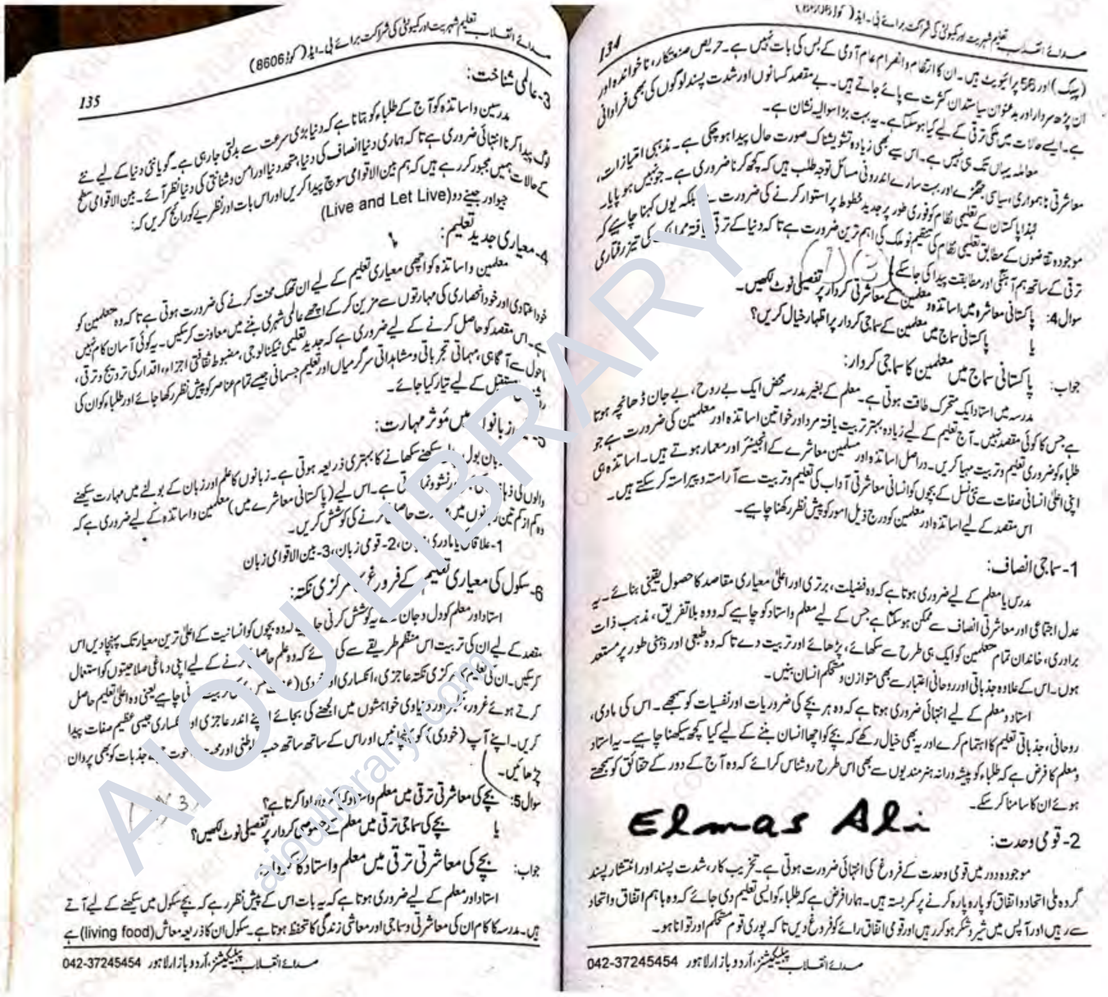

(پیک) اور 55 پرائیویٹ ہیں۔ ان کا انتظام و انصرام عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ حریص صنعتکار، ناخواندہ و ان پڑھ سردار اور بدعنوان سیاستدان کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بے مقصد کسانوں اور شدت پسند لوگوں کی بھی فراوانی ہے۔ ایسے حالات میں ملکی ترقی کے لیے کیا ہو سکتا ہے۔ یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔

معاملہ یہاں تک ہی نہیں ہے۔ اس سے بھی زیادہ تشویشناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ مذہبی امتیازات، معاشرتی ناہمواری، سیاسی جھگڑے اور بہت سارے اندرونی مسائل توجہ طلب ہیں کہ کچھ کرنا ضروری ہے۔ جو نہیں ہو پا رہا۔

لہٰذا پاکستان کے تعلیمی نظام کو فوری طور پر جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ موجودہ تقاضوں کے مطابق تعلیمی نظام کی تنظیم نو ملک کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی تیز رفتاری ترقی کے ساتھ ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کی جا سکے۔

سوال 4: پاکستانی معاشرہ میں اساتذہ و معلمین کے معاشرتی کردار پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

یا

پاکستانی سماج میں معلمین کے سماجی کردار پر اظہار خیال کریں؟

جواب: **پاکستانی سماج میں معلمین کا سماجی کردار:**

معلم کے بغیر مدرسہ محض ایک بے روح، بے جان ڈھانچہ ہوتا ہے جس کا کوئی مقصد نہیں۔ مدرسہ میں استاد ایک متحرک طاقت ہوتی ہے۔ آج تعلیم کے لیے زیادہ بہتر تربیت یافتہ مرد اور خواتین اساتذہ اور معلمین کی ضرورت ہے جو طلباء کو ضروری تعلیم و تربیت مہیا کریں۔ دراصل اساتذہ و اور مسلمین معاشرے کے انجینئر اور معمار ہوتے ہیں۔ اساتذہ ہی اپنی اعلیٰ انسانی صفات سے نئی نسل کے بچوں کو انسانی معاشرتی آداب کی تعلیم و تربیت سے آراستہ و پیراستہ کر سکتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے اساتذہ اور معلمین کو درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

1- سماجی انصاف:

مدرس یا معلم کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ فضیلت، برتری اور اعلیٰ معیاری مقاصد کا حصول یقینی بنائے۔ یہ عدل اجتماعی اور معاشرتی انصاف سے ممکن ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے معلم و استاد کو چاہیے کہ وہ بلا تفریق، مذہب ذات برادری، خاندان تمام متعلمین کو ایک ہی طرح سے سکھائے، پڑھائے اور تربیت دے تاکہ وہ طبعی اور ذہنی طور پر مستعد ہوں۔ اس کے علاوہ جذباتی اور روحانی اعتبار سے بھی متوازن و مستحکم انسان بنیں۔

استاد و معلم کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ وہ ہر بچے کی ضروریات اور نفسیات کو سمجھے۔ اس کی مادی، روحانی، جذباتی تعلیم کا اہتمام کرے اور یہ بھی خیال رکھے کہ بچے کو اچھا انسان بننے کے لیے کیا کچھ سیکھنا چاہیے۔ یہ استاد و معلم کا فرض ہے کہ طلباء کو پیشہ ورانہ ہنرمندیوں سے بھی اس طرح روشناس کرائے کہ وہ آج کے دور کے حقائق کو سمجھتے ہوئے ان کا سامنا کر سکے۔

Elmas Ali

2- قومی وحدت:

موجودہ دور میں قومی وحدت کے فروغ کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔ تخریب کار، شدت پسند اور انتشار پسند گروہ ملی اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ طلباء کو ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ باہم اتفاق و اتحاد سے رہیں اور آپس میں شیر و شکر ہو کر رہیں اور قومی اتفاق رائے کو فروغ دیں تاکہ پوری قوم مستحکم اور توانا ہو۔

3- عالمی شناخت:

مدرسین و اساتذہ کو آج کے طلباء کو بتانا ہے کہ دنیا بڑی سرعت سے بدلتی جا رہی ہے۔ گویا نئی دنیا کے لیے نئے لوگ پیدا کرنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہماری دنیا انصاف کی دنیا، متحدہ دنیا اور امن و شانتی کی دنیا نظر آئے۔ بین الاقوامی سطح کے حالات ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم بین الاقوامی سوچ پیدا کریں اور اس بات اور نظریے کو رائج کریں کہ:

جیو اور جینے دو (Live and Let Live)

4- معیاری جدید تعلیم:

معلمین و اساتذہ کو اچھی معیاری تعلیم کے لیے ان تھک محنت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ متعلمین کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کی مہارتوں سے مزین کر کے اچھے عالمی شہری بننے میں معاونت کر سکیں۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جدید تعلیمی ٹیکنالوجی، مضبوط ثقافتی اجزاء، اقدار کی ترویج و ترقی، ماحول سے آگاہی، مہماتی تجرباتی و مشاہداتی سرگرمیاں اور تعلیم جسمانی جیسے تمام عناصر کو پیش نظر رکھا جائے اور طلباء کو ان کی روشن مستقبل کے لیے تیار کیا جائے۔

5- [illegible] زبانوں میں مؤثر مہارت:

زبان بول[illegible] سیکھنے سکھانے کا بہتری ذریعہ ہوتی ہے۔ زبانوں کا علم اور زبان کے بولنے میں مہارت سیکھنے والوں کی ذہانت [illegible] نشوونما [illegible] ہے۔ اس لیے (پاکستانی معاشرے میں) معلمین و اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم از کم تین زبانوں میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

1- علاقائی یا مادری زبان، 2- قومی زبان، 3- بین الاقوامی زبان

6- سکول کی معیاری تعلیم کے فروغ [illegible] مرکزی نکتہ:

استاد اور معلم کو دل و جان سے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ بچوں کو انسانیت کے اعلیٰ ترین معیار تک پہنچا دیں اس مقصد کے لیے ان کی تربیت اس منظم طریقے سے کی جائے کہ وہ علم حاصل کرنے کے لیے اپنی دماغی صلاحیتوں کو استعمال کر سکیں۔ ان کی تعلیم کا مرکزی نکتہ عاجزی، انکساری اور خودی (عزت [illegible]) [illegible] تربیت [illegible] چاہیے یعنی وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہوئے غرور، تکبر اور دنیاوی خواہشوں میں الجھنے کی بجائے اپنے اندر عاجزی اور انکساری جیسی عظیم صفات پیدا کریں۔ اپنے آپ (خودی) کو پہچانیں اور اس کے ساتھ ساتھ حب الوطنی اور محبت [illegible] جذبات کو بھی پروان چڑھائیں۔

سوال 5: بچے کی معاشرتی ترقی میں معلم و استاد کیا کردار ادا کرتا ہے؟

یا

بچے کی سماجی ترقی میں معلم کے خصوصی کردار پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: **بچے کی معاشرتی ترقی میں معلم و استاد کا کردار:**

استاد اور معلم کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ یہ بات اس کے پیش نظر رہے کہ بچے سکول میں سیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ مدرسہ کا کام ان کی معاشرتی و سماجی اور معاشی زندگی کا تحفظ ہوتا ہے۔ سکول ان کا ذریعہ معاش (living food) ہے

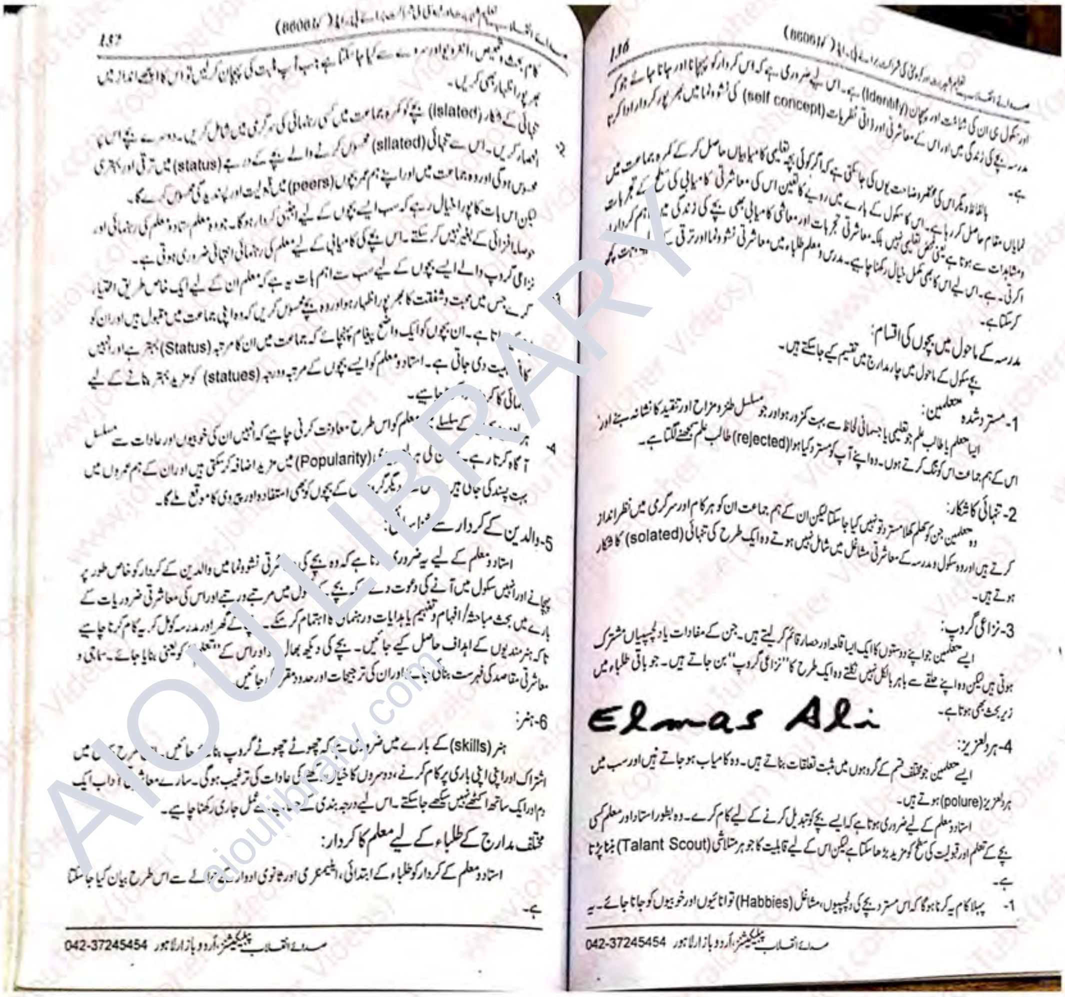

اور سکول ہی ان کی شناخت اور پہچان (Identify) ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کردار کو پہچانا اور جانا جائے جو کہ مدرسہ بچے کی زندگی میں اور اس کے معاشرتی اور ذاتی نظریات (self concept) کی نشوونما میں بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔

بالخصوص اس کی مزید وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی بچہ تعلیمی کامیابیاں حاصل کر کے کمرہ جماعت میں نمایاں مقام حاصل کر رہا ہے۔ اس کا سکول کے بارے میں رویے کا تعین اس کی معاشرتی کامیابی کی سطح کے تجربات ومشاہدات سے ہوتا ہے یعنی محض تعلیمی نہیں بلکہ معاشرتی تجربات اور معاشی کامیابی بھی بچے کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے اس کا بھی مکمل خیال رکھنا چاہیے۔ مدرس و معلم طلباء میں معاشرتی نشوونما اور ترقی کے لیے بہت کچھ کر سکتا ہے۔

مدرسہ کے ماحول میں بچوں کی اقسام:

بچے سکول کے ماحول میں چار مدارج میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

1- مسترد شدہ متعلمین:

ایسا متعلم یا طالب علم جو تعلیمی یا جسمانی لحاظ سے بہت کمزور ہو اور جو مسلسل طنز و مزاح اور تنقید کا نشانہ بنے اور اس کے ہم جماعت اس کو تنگ کرتے ہوں۔ وہ اپنے آپ کو مسترد کیا ہوا (rejected) طالب علم سمجھنے لگتا ہے۔

2- تنہائی کا شکار:

وہ متعلمین جن کو کھلم کھلا مسترد تو نہیں کیا جا سکتا لیکن ان کے ہم جماعت ان کو ہر کام اور سرگرمی میں نظر انداز کرتے ہیں اور وہ سکول و مدرسہ کے معاشرتی مشاغل میں شامل نہیں ہوتے وہ ایک طرح کی تنہائی (solated) کا شکار ہوتے ہیں۔

3- نزاعی گروپ:

ایسے متعلمین جو اپنے دوستوں کا ایک ایسا قلعہ اور حصار قائم کر لیتے ہیں۔ جن کے مفادات یا دلچسپیاں مشترک ہوتی ہیں لیکن وہ اپنے حلقے سے باہر بالکل نہیں نکلتے وہ ایک طرح کا ''نزاعی گروپ'' بن جاتے ہیں۔ جو باقی طلباء میں زیر بحث بھی ہوتا ہے۔

Elmas Ali

4- ہردلعزیز:

ایسے متعلمین جو مختلف قسم کے گروہوں میں مثبت تعلقات بناتے ہیں۔ وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور سب میں ہردلعزیز (polure) ہوتے ہیں۔

استاد و معلم کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ایسے بچے کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرے۔ وہ بطور استاد اور معلم کسی بچے کے تعلم اور قبولیت کی سطح کو مزید بڑھا سکتا ہے لیکن اس کے لیے قابلیت کا جوہر شناش (Talant Scout) بننا پڑتا ہے۔

1- پہلا کام یہ کرنا ہوگا کہ اس مسترد بچے کی دلچسپیوں، مشاغل (Habbies) توانائیوں اور خوبیوں کو جانا جائے۔ یہ

کام، بحث، تقسیم، انٹرویو اور [illegible] سے کیا جا سکتا ہے جب آپ بات کی پہچان کر لیں تو اس کا اچھے انداز میں بھرپور اظہار بھی کریں۔

2 تنہائی کے شکار (islated) بچے کو کمرہ جماعت میں کسی راہنمائی کی سرگرمی میں شامل کریں۔ دوسرے بچے اس کا انحصار کریں۔ اس سے تنہائی (sllated) محسوس کرنے والے بچے کے درجے (status) میں ترقی اور بہتری محسوس ہوگی اور وہ جماعت میں اور اپنے ہم عمر بچوں (peers) میں اہمیت اور پسندیدگی محسوس کرے گا۔

لیکن اس بات کا پورا خیال رہے کہ سب ایسے بچوں کے لیے انجن کردار ہوگا۔ جو وہ معلم استاد و معلم کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی کے بغیر نہیں کر سکتے۔ اس بچے کی کامیابی کے لیے معلم کی راہنمائی انتہائی ضروری ہوتی ہے۔

3 نزاعی گروپ والے ایسے بچوں کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ معلم ان کے لیے ایک خاص طریق اختیار کرے جس میں محبت و شفقت کا بھرپور اظہار ہو اور وہ بچے محسوس کریں کہ وہ اپنی جماعت میں مقبول ہیں اور ان کو [illegible] ہے۔ ان بچوں کو ایک واضح پیغام پہنچائے کہ جماعت میں ان کا مرتبہ (Status) بہتر ہے اور انہیں کافی اہمیت دی جاتی ہے۔ استاد و معلم کو ایسے بچوں کے مرتبہ درجہ (statues) کو مزید بہتر بنانے کے لیے راہنمائی کا کردار [illegible] چاہیے۔

4 ہردلعزیز [illegible] کے سلسلے میں معلم کو اس طرح معاونت کرنی چاہیے کہ انہیں ان کی خوبیوں اور عادات سے مسلسل آگاہ کرتا رہے۔ [illegible] ان کی ہردلعزیزی (Popularity) میں مزید اضافہ کر سکتی ہیں اور ان کے ہم عمروں میں بہت پسند کی جاتی ہیں [illegible] دیگر گروہوں کے بچوں کو بھی استفادہ اور رہبری کا موقع ملے گا۔

5- والدین کے کردار سے شناسائی:

استاد و معلم کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ بچے کی معاشرتی نشوونما میں والدین کے کردار کو خاص طور پر پہچانے اور انہیں سکول میں آنے کی دعوت دے کہ بچے کے سکول میں مرتبے و درجے اور اس کی معاشرتی ضروریات کے بارے میں بحث مباحثہ/ افہام و تفہیم یا ہدایات و رہنمائی کا اہتمام کر سکے۔ بچے کے گھر اور مدرسہ کو مل کر یہ کام کرنا چاہیے تاکہ ہنرمندیوں کے اہداف حاصل کیے جائیں۔ بچے کی دیکھ بھال [illegible] اور اس کے ''تعلم'' کو یقینی بنایا جائے۔ سماجی و معاشرتی مقاصد کی فہرست بنائی جائے اور ان کی ترجیحات اور حدود مقرر کی جائیں۔

6- ہنر:

ہنر (skills) کے بارے میں ضروری ہے کہ چھوٹے چھوٹے گروپ بنائے جائیں۔ [illegible] اشتراک اور اپنی اپنی باری پر کام کرنے، دوسروں کا خیال رکھنے کی عادات کی ترغیب ہوگی۔ سارے معاشرتی آداب ایک دم اور ایک ساتھ اکٹھے نہیں سیکھے جا سکتے۔ اس لیے درجہ بندی کے حساب سے عمل جاری رکھنا چاہیے۔

مختلف مدارج کے طلباء کے لیے معلم کا کردار:

استاد و معلم کے کردار کو طلباء کے ابتدائی، ایلیمنٹری اور ثانوی ادوار کے حوالے سے اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

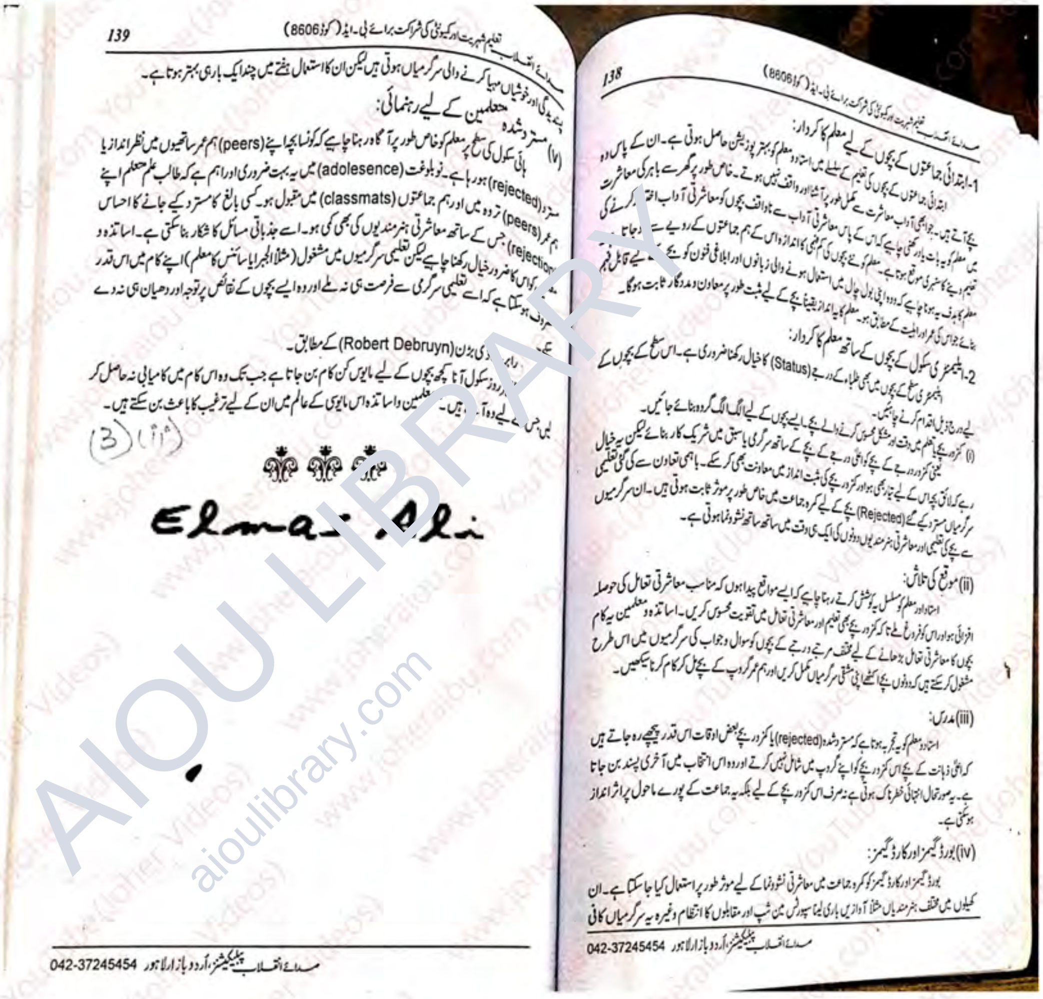

1-ابتدائی جماعتوں کے بچوں کے لیے معلم کا کردار:

ابتدائی جماعتوں کے بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں استاد و معلم کو بہتر پوزیشن حاصل ہوتی ہے۔ ان کے پاس وہ بچے آتے ہیں۔ جو ابھی آداب معاشرت سے مکمل طور پر آشنا اور واقف نہیں ہوتے۔ خاص طور پر گھر سے باہر کی معاشرت میں معلم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اس کے پاس معاشرتی آداب سے ناواقف بچوں کو معاشرتی آداب اختیار کرنے کی تعلیم دینے کا سنہری موقع ہوتا ہے۔ معلم کو نئے بچوں کی کم فہمی کا اندازہ اس کے ہم جماعتوں کے رویے سے [illegible] جانا [illegible] معلم کا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنی بول چال میں استعمال ہونے والی زبانوں اور ابلاغی فنون کو بچے [illegible] لیے قابل فہم بنائے جو اس کی عمر اور اہلیت کے مطابق ہو۔ معلم کا یہ انداز یقیناً بچے کے لیے مثبت طور پر معاون و مددگار ثابت ہوگا۔

2-ایلیمنٹری سکول کے بچوں کے ساتھ معلم کا کردار:

ایلیمنٹری سطح کے بچوں میں بھی طلباء کے درجے (Status) کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس سطح کے بچوں کے لیے درج ذیل اقدام کرنے چاہئیں۔

(i) کمزور بچے یا تعلم میں دقت اور مشکل محسوس کرنے والے بچے۔ ایسے بچوں کے لیے الگ الگ گروہ بنائے جائیں۔ یعنی کمزور درجے کے بچے کو اعلیٰ درجے کے بچے کے ساتھ سرگرمی یا سبق میں شریک کار بنائے لیکن یہ خیال رہے کہ لائق بچہ اس کے لیے تیار بھی ہو اور کمزور بچے کی مثبت انداز میں معاونت بھی کر سکے۔ باہمی تعاون سے کی گئی تعلیمی سرگرمیاں مسترد کیے گئے (Rejected) بچے کے لیے کمرہ جماعت میں خاص طور پر موثر ثابت ہوتی ہیں۔ ان سرگرمیوں سے بچے کی تعلیمی اور معاشرتی ہنرمندیوں دونوں کی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ نشوونما ہوتی ہے۔

(ii) موقع کی تلاش:

استاد اور معلم کو مسلسل یہ کوشش کرتے رہنا چاہیے کہ ایسے مواقع پیدا ہوں کہ مناسب معاشرتی تعامل کی حوصلہ افزائی ہو اور اس کو فروغ ملے تاکہ کمزور بچے بھی تعلیم اور معاشرتی تعامل میں تقویت محسوس کریں۔ اساتذہ و معلمین یہ کام بچوں کا معاشرتی تعامل بڑھانے کے لیے مختلف مرتبے و درجے کے بچوں کو سوال و جواب کی سرگرمیوں میں اس طرح مشغول کر سکتے ہیں کہ دونوں بچے اکٹھے اپنی مشقی سرگرمیاں مکمل کریں اور ہم عمر گروپ کے بچے مل کر کام کرنا سیکھیں۔

(iii) مدرس:

استاد و معلم کو یہ تجربہ ہوتا ہے کہ مسترد شدہ (rejected) یا کمزور بچے بعض اوقات اس قدر پیچھے رہ جاتے ہیں کہ اعلیٰ ذہانت کے بچے اس کمزور بچے کو اپنے گروپ میں شامل نہیں کرتے اور وہ اس انتخاب میں آخری پسند بن جاتا ہے۔ یہ صورتحال انتہائی خطرناک ہوتی ہے نہ صرف اس کمزور بچے کے لیے بلکہ یہ جماعت کے پورے ماحول پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

(iv) بورڈ گیمز اور کارڈ گیمز:

بورڈ گیمز اور کارڈ گیمز کو کمرہ جماعت میں معاشرتی نشوونما کے لیے موثر طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان کھیلوں میں مختلف ہنرمندیاں مثلاً آوازیں باری لینا سپورٹس مین شپ اور مقابلوں کا انتظام وغیرہ یہ سرگرمیاں کافی

پسندیدگی اور خوشیاں مہیا کرنے والی سرگرمیاں ہوتی ہیں لیکن ان کا استعمال ہفتے میں چند ایک بار ہی بہتر ہوتا ہے۔

(v) مسترد شدہ متعلمین کے لیے رہنمائی:

ہائی سکول کی سطح پر معلم کو خاص طور پر آگاہ رہنا چاہیے کہ کونسا بچہ اپنے (peers) ہم عمر ساتھیوں میں نظر انداز یا مسترد (rejected) ہو رہا ہے۔ نو بلوغت (adolesence) میں یہ بہت ضروری اور اہم ہے کہ طالب علم متعلم اپنے ہم عمر (peers) گروہ میں اور ہم جماعتوں (classmats) میں مقبول ہو۔ کسی بالغ کا مسترد کیے جانے کا احساس (rejection) جس کے ساتھ معاشرتی ہنرمندیوں کی بھی کمی ہو۔ اسے جذباتی مسائل کا شکار بنا سکتی ہے۔ اساتذہ و معلم کو اس کا ضرور خیال رکھنا چاہیے لیکن تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول (مثلاً الجبرا یا سائنس کا معلم) اپنے کام میں اس قدر مصروف ہو سکتا ہے کہ اسے تعلیمی سرگرمی سے فرصت ہی نہ ملے اور وہ ایسے بچوں کے نقائص پر توجہ اور دھیان ہی نہ دے۔

رابرٹ ڈی برن (Robert Debruyn) کے مطابق۔

روز روز سکول آنا کچھ بچوں کے لیے مایوس کن کام بن جاتا ہے جب تک وہ اس کام میں کامیابی نہ حاصل کر لیں جس کے لیے وہ آتے ہیں۔ متعلمین و اساتذہ اس مایوسی کے عالم میں ان کے لیے ترغیب کا باعث بن سکتے ہیں۔

(3) (iii)

* * *

Elmai Ali

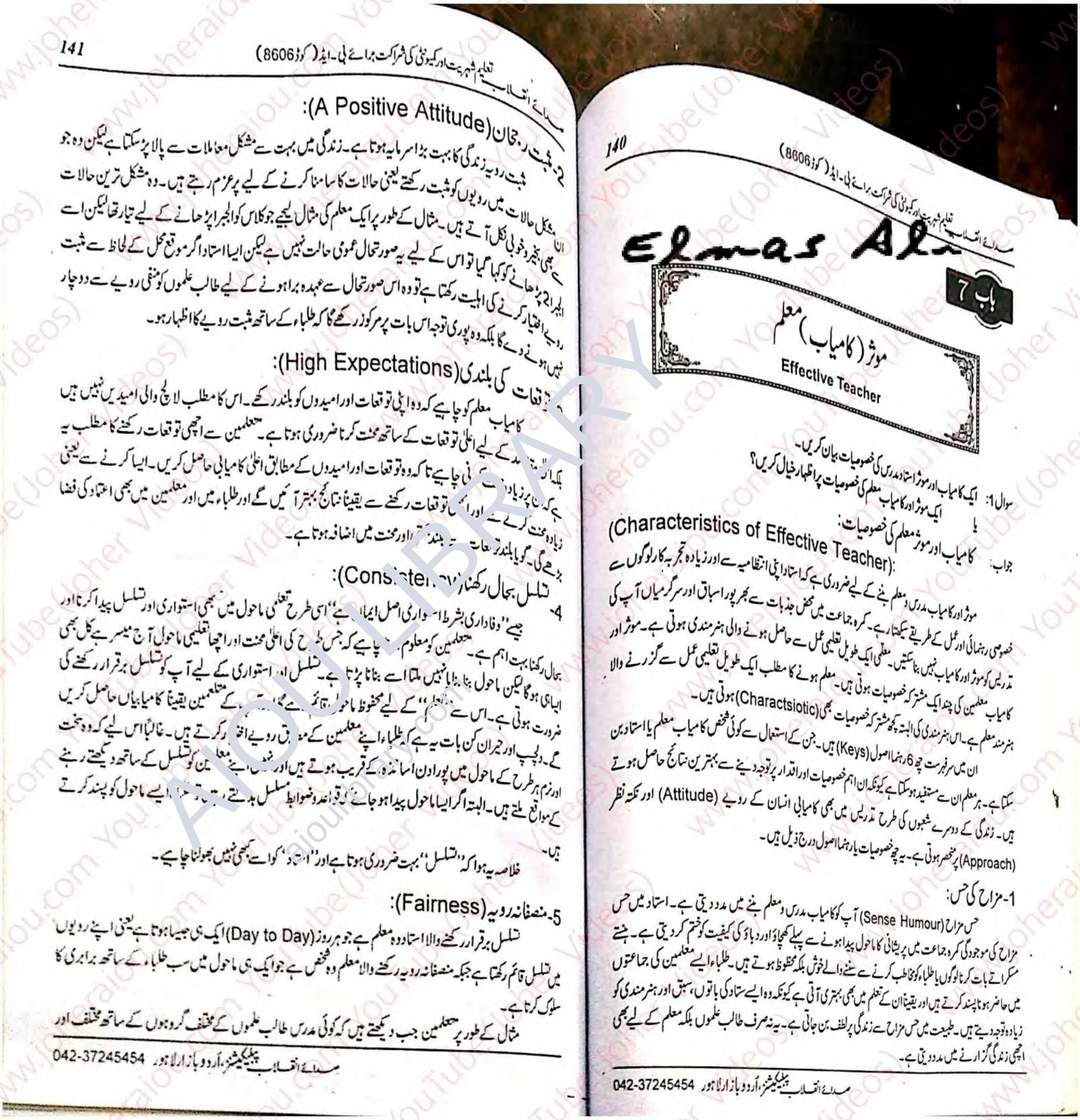

Elmas Ali

باب 7

مؤثر (کامیاب) معلم

Effective Teacher

سوال 1: ایک کامیاب اور موثر استاد مدرس کی خصوصیات بیان کریں۔
یا ایک موثر اور کامیاب معلم کی خصوصیات پر اظہار خیال کریں؟

جواب: **کامیاب اور موثر معلم کی خصوصیات (Characteristics of Effective Teacher):**

موثر اور کامیاب مدرس و معلم بننے کے لیے ضروری ہے کہ استاد اپنی انتظامیہ سے اور زیادہ تجربہ کار لوگوں سے خصوصی رہنمائی اور عمل کے طریقے سیکھتا رہے۔ کمرہ جماعت میں محض جذبات سے بھرپور اسباق اور سرگرمیاں آپ کی تدریس کو موثر اور کامیاب نہیں بنا سکتیں۔ معلمی ایک طویل تعلیمی عمل سے حاصل ہونے والی ہنرمندی ہوتی ہے۔ موثر اور کامیاب معلمین کی چند ایک مشترکہ خصوصیات ہوتی ہیں۔ معلم ہونے کا مطلب ایک طویل تعلیمی عمل سے گزرنے والا ہنرمند معلم ہے۔ اس ہنرمندی کی البتہ کچھ مشترکہ خصوصیات بھی (Charactsiotic) ہوتی ہیں۔

ان میں سرفہرست چھ 6 رہنما اصول (Keys) ہیں۔ جن کے استعمال سے کوئی شخص کامیاب معلم یا استاد بن سکتا ہے۔ ہر معلم ان سے مستفید ہو سکتا ہے کیونکہ ان اہم خصوصیات اور اقدار پر توجہ دینے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح تدریس میں بھی کامیابی انسان کے رویے (Attitude) اور نکتہ نظر (Approach) پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ چھ خصوصیات یا رہنما اصول درج ذیل ہیں۔

1- مزاح کی حس:

حس مزاح (Sense Humour) آپ کو کامیاب مدرس و معلم بننے میں مدد دیتی ہے۔ استاد میں حس مزاح کی موجودگی کمرہ جماعت میں پریشانی کا ماحول پیدا ہونے سے پہلے کھچاؤ اور دباؤ کی کیفیت کو ختم کر دیتی ہے۔ ہنستے مسکراتے بات کرنا لوگوں یا طلباء کو مخاطب کرنے سے سننے والے خوش بلکہ محظوظ ہوتے ہیں۔ طلباء ایسے معلمین کی جماعتوں میں حاضر ہونا پسند کرتے ہیں اور یقیناً ان کے تعلم میں بھی بہتری آتی ہے کیونکہ وہ ایسے ستاد کی باتوں، سبق اور ہنرمندی کو زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ طبیعت میں حس مزاح سے زندگی پر لطف بن جاتی ہے۔ یہ نہ صرف طالب علموں بلکہ معلم کے لیے بھی اچھی زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے۔

2- مثبت رجحان (A Positive Attitude):

مثبت رویہ زندگی کا بہت بڑا سرمایہ ہوتا ہے۔ زندگی میں بہت سے مشکل معاملات سے پالا پڑ سکتا ہے لیکن وہ جو مشکل حالات میں رویوں کو مثبت رکھتے یعنی حالات کا سامنا کرنے کے لیے پر عزم رہتے ہیں۔ وہ مشکل ترین حالات ان سے بھی بخیر و خوبی نکل آتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک معلم کی مثال لیجیے جو کلاس کو الجبرا پڑھانے کے لیے تیار تھا لیکن اسے الجبرا 2 پڑھانے کو کہا گیا تو اس کے لیے یہ صورتحال عمومی حالت نہیں ہے لیکن ایسا استاد اگر موقع محل کے لحاظ سے مثبت رویے اختیار کرنے کی اہلیت رکھتا ہے تو وہ اس صورتحال سے عہدہ براہ ہونے کے لیے طالب علموں کو منفی رویے سے دوچار نہیں ہونے دے گا بلکہ وہ پوری توجہ اس بات پر مرکوز رکھے گا کہ طلباء کے ساتھ مثبت رویے کا اظہار ہو۔

3- توقعات کی بلندی (High Expectations):

کامیاب معلم کو چاہیے کہ وہ اپنی توقعات اور امیدوں کو بلند رکھے۔ اس کا مطلب لالچ والی امیدیں نہیں ہیں بلکہ [illegible] مقصد کے لیے اعلیٰ توقعات کے ساتھ محنت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ متعلمین سے اچھی توقعات رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر زیادہ [illegible] کرنی چاہیے تاکہ وہ توقعات اور امیدوں کے مطابق اعلیٰ کامیابی حاصل کریں۔ ایسا کرنے سے یعنی زیادہ محنت کرنے سے اور اعلیٰ توقعات رکھنے سے یقیناً نتائج بہتر آئیں گے اور طلباء میں اور معلمین میں بھی اعتماد کی فضا بڑھے گی۔ گویا بلند توقعات سے بلند [illegible] اور محنت میں اضافہ ہوتا ہے۔

4- تسلسل بحال رکھنا (Consistency):

جیسے "وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے" اسی طرح تعلیمی ماحول میں بھی استواری اور تسلسل پیدا کرنا اور بحال رکھنا بہت اہم ہے۔ متعلمین کو معلوم [illegible] چاہیے کہ جس طرح کی اعلیٰ محنت اور اچھا تعلیمی ماحول آج میسر ہے کل بھی ایسا ہی ہوگا لیکن ماحول بنا بنایا نہیں ملتا اسے بنانا پڑتا ہے۔ تسلسل اور استواری کے لیے آپ کو تسلسل برقرار رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے "[illegible]" کے لیے محفوظ ماحول قائم [illegible] کے متعلمین یقیناً کامیابیاں حاصل کریں گے۔ دلچسپ اور حیران کن بات یہ ہے کہ طلباء اپنے معلمین کے مطابق رویے اختیار کرتے ہیں۔ غالباً اس لیے کہ وہ سخت اور نرم ہر طرح کے ماحول میں پورا دن اساتذہ کے قریب ہوتے ہیں اور [illegible] معلمین کو تسلسل کے ساتھ دیکھتے رہنے کے مواقع ملتے ہیں۔ البتہ اگر ایسا ماحول پیدا ہو جائے کہ قواعد و ضوابط مسلسل بدلتے رہتے [illegible] ایسے ماحول کو پسند کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ "تسلسل" بہت ضروری ہوتا ہے اور "استاد" کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

5- منصفانہ رویہ (Fairness):

تسلسل برقرار رکھنے والا استاد وہ معلم ہے جو ہر روز (Day to Day) ایک ہی جیسا ہوتا ہے یعنی اپنے رویوں میں تسلسل قائم رکھتا ہے جبکہ منصفانہ رویہ رکھنے والا معلم وہ شخص ہے جو ایک ہی ماحول میں سب طلباء کے ساتھ برابری کا سلوک کرتا ہے۔

مثال کے طور پر متعلمین جب دیکھتے ہیں کہ کوئی مدرس طالب علموں کے مختلف گروہوں کے ساتھ مختلف اور

AIOU LIBRARY
www.joheraiou.com YouTube(Joher Videos)

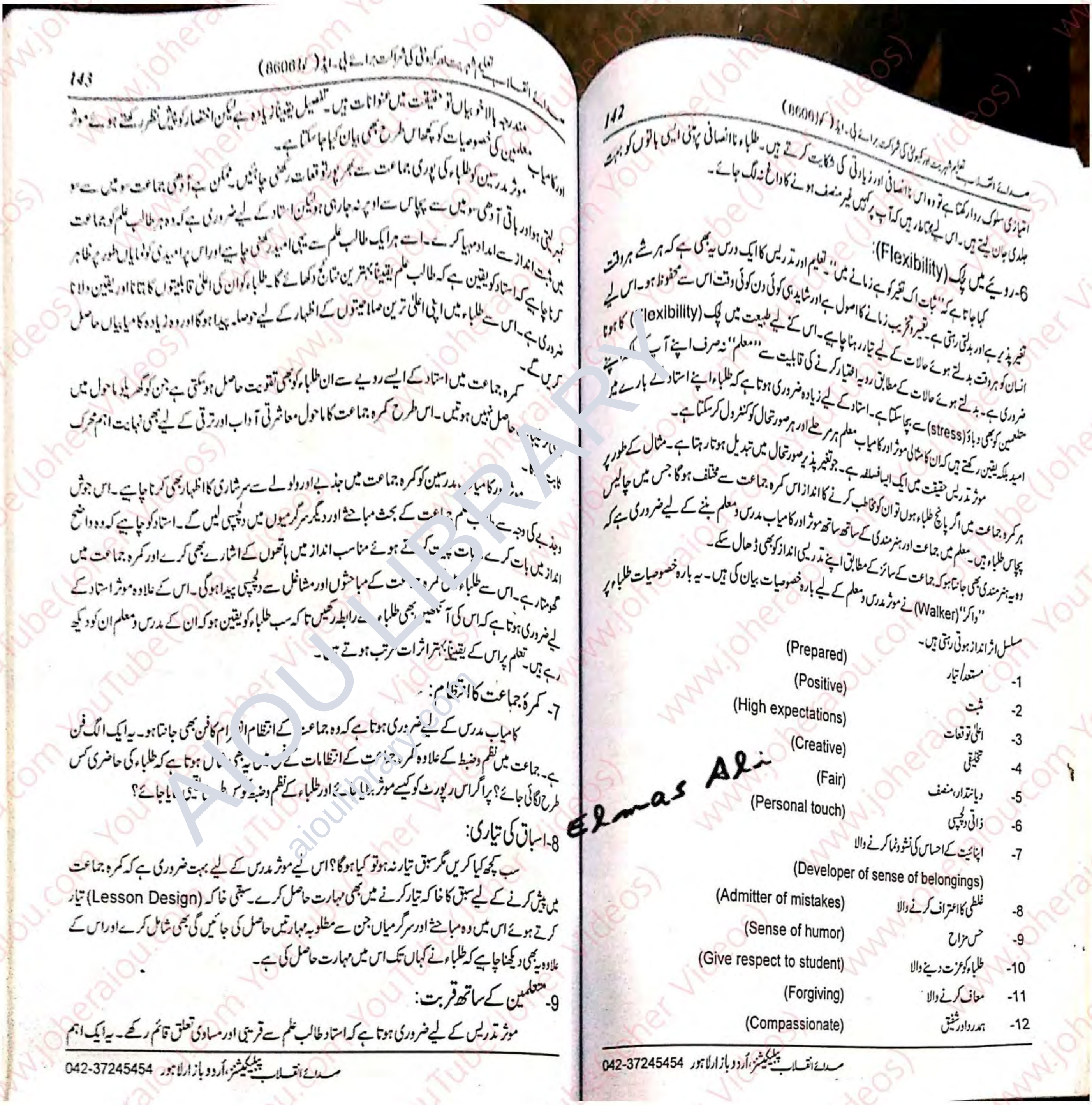

امتیازی سلوک روا رکھتا ہے تو وہ اس ناانصافی اور زیادتی کی شکایت کرتے ہیں۔ طلباء ناانصافی پر مبنی ایسی باتوں کو بہت جلدی جان لیتے ہیں۔ اس لیے [illegible] ہیں کہ آپ پر کہیں غیر منصف ہونے کا داغ نہ لگ جائے۔

6۔ رویے میں لچک (Flexibility):

تعلیم اور تدریس کا ایک درس یہ بھی ہے کہ ہر شے ہر وقت تغیر پذیر ہے اور بدلتی رہتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں"۔ تغیر و تخریب زمانے کا اصول ہے اور شاید ہی کوئی دن کوئی وقت اس سے محفوظ ہو۔ اس لیے انسان کو ہر وقت بدلتے ہوئے حالات کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس کے لیے طبیعت میں لچک (Flexibility) کا ہونا ضروری ہے۔ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق رویہ اختیار کرنے کی قابلیت سے "معلم" نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے متعلمین کو بھی دباؤ (stress) سے بچا سکتا ہے۔ استاد کے لیے زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ طلباء اپنے استاد کے بارے میں امید بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کا مثالی موثر اور کامیاب معلم ہر مرحلے اور ہر صورتحال کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ موثر تدریس حقیقت میں ایک ایسا فسلفہ ہے۔ جو تغیر پذیر صورتحال میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر ہر کمرہ جماعت میں اگر پانچ طلباء ہوں تو ان کو مخاطب کرنے کا انداز اس کمرہ جماعت سے مختلف ہوگا جس میں چالیس پچاس طلباء ہیں۔ معلم میں جماعت اور ہنرمندی کے ساتھ ساتھ موثر اور کامیاب مدرس و معلم بننے کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ ہنرمندی بھی جانتا ہو کہ جماعت کے سائز کے مطابق اپنے تدریسی انداز کو بھی ڈھال سکے۔

"واکر" (Walker) نے موثر مدرس و معلم کے لیے بارہ خصوصیات بیان کی ہیں۔ یہ بارہ خصوصیات طلباء پر مسلسل اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔

1- مستعد/تیار (Prepared)
2- مثبت (Positive)
3- اعلیٰ توقعات (High expectations)
4- تخلیقی (Creative)
5- دیانتدار، منصف (Fair)
6- ذاتی دلچسپی (Personal touch)
7- اپنائیت کے احساس کی نشوونما کرنے والا (Developer of sense of belongings)
8- غلطی کا اعتراف کرنے والا (Admitter of mistakes)
9- حس مزاح (Sense of humor)
10- طلباء کو عزت دینے والا (Give respect to student)
11- معاف کرنے والا (Forgiving)
12- ہمدرد اور شفیق (Compassionate)

Elmas Ali

مندرجہ بالا خوبیاں تو حقیقت میں عنوانات ہیں۔ تفصیل یقیناً زیادہ ہے لیکن اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے موثر معلمین کی خصوصیات کو کچھ اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

موثر اور کامیاب مدرسین کو طلباء کی پوری جماعت سے بھرپور توقعات رکھنی چاہئیں۔ ممکن ہے آدھی جماعت سو میں سے سو لیتی ہو اور باقی آدھی سو میں سے پچاس سے اوپر نہ جا رہی ہو لیکن استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر طالب علم کو جماعت میں مثبت انداز سے امداد مہیا کرے۔ اسے ہر ایک طالب علم سے یہی امید رکھنی چاہیے اور اس امید کو نمایاں طور پر ظاہر کرنا چاہیے کہ استاد کو یقین ہے کہ طالب علم یقیناً بہترین نتائج دکھائے گا۔ طلباء کو ان کی اعلیٰ قابلیتوں کا بتانا اور یقین دلانا ضروری ہے۔ اس سے طلباء میں اپنی اعلیٰ ترین صلاحیتوں کے اظہار کے لیے حوصلہ پیدا ہوگا اور وہ زیادہ کامیابیاں حاصل کریں گے۔

کمرہ جماعت میں استاد کے ایسے رویے سے ان طلباء کو بھی تقویت حاصل ہو سکتی ہے جن کو گھریلو ماحول میں حاصل نہیں ہوتیں۔ اس طرح کمرہ جماعت کا ماحول معاشرتی آداب اور ترقی کے لیے بھی نہایت اہم محرک ثابت ہوگا۔

موثر اور کامیاب مدرسین کو کمرہ جماعت میں جذبے اور ولولے سے سرشاری کا اظہار بھی کرنا چاہیے۔ اس جوش و جذبے کی وجہ سے طالب علم جماعت کے بحث مباحثے اور دیگر سرگرمیوں میں دلچسپی لیں گے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ واضح انداز میں بات کرے۔ بات چیت کرتے ہوئے مناسب انداز میں ہاتھوں کے اشارے بھی کرے اور کمرہ جماعت میں گھومتا رہے۔ اس سے طلباء میں کمرہ جماعت کے مباحثوں اور مشاغل سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ موثر استاد کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی طلباء سے رابطہ رکھیں تاکہ سب طلباء کو یقین ہو کہ ان کے مدرس و معلم ان کو دیکھ رہے ہیں۔ تعلم پر اس کے یقیناً بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

7- کمرۂ جماعت کا انتظام:

کامیاب مدرس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جماعت کے انتظام و انصرام کا فن بھی جانتا ہو۔ یہ ایک الگ فن ہے۔ جماعت میں نظم و ضبط کے علاوہ کمرہ جماعت کے انتظامات کے [illegible] یہ بھی [illegible] ہوتا ہے کہ طلباء کی حاضری کس طرح لگائی جائے؟ پراگرس رپورٹ کو کیسے موثر بنایا جائے اور طلباء کے نظم و ضبط کو [illegible] جائے؟

8-اسباق کی تیاری:

سب کچھ کیا کریں مگر سبق تیار نہ ہو تو کیا ہوگا؟ اس لیے موثر مدرس کے لیے بہت ضروری ہے کہ کمرہ جماعت میں پیش کرنے کے لیے سبق کا خاکہ تیار کرنے میں بھی مہارت حاصل کرے۔ سبقی خاکہ (Lesson Design) تیار کرتے ہوئے اس میں وہ مباحثے اور سرگرمیاں جن سے مطلوبہ مہارتیں حاصل کی جائیں گی بھی شامل کرے اور اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ طلباء نے کہاں تک اس میں مہارت حاصل کی ہے۔

9- متعلمین کے ساتھ قربت:

موثر تدریس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ استاد طالب علم سے قریبی اور مساوی تعلق قائم رکھے۔ یہ ایک اہم

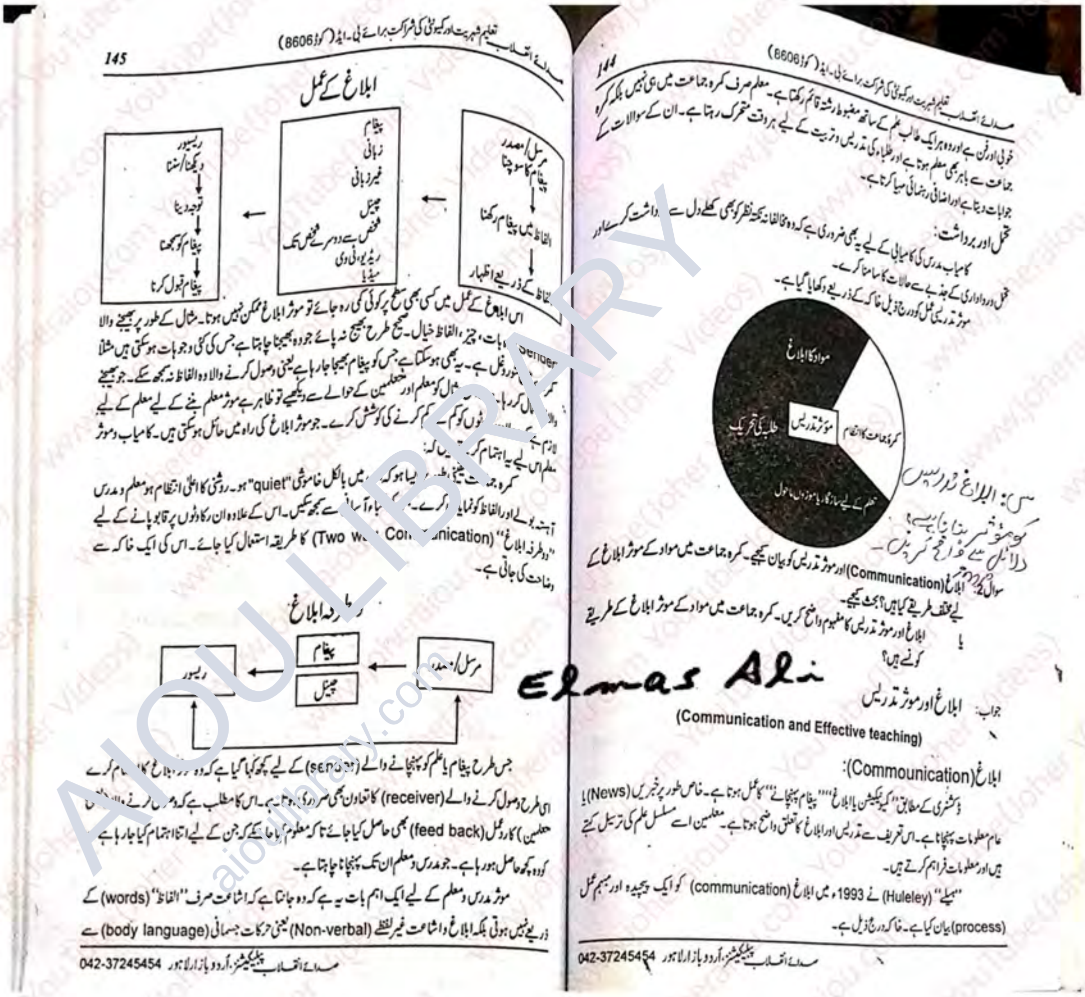

خوبی اور فن ہے اور وہ ہر ایک طالب علم کے ساتھ مضبوط رشتہ قائم رکھتا ہے۔ معلم صرف کمرہ جماعت میں ہی نہیں بلکہ کمرہ جماعت سے باہر بھی معلم ہوتا ہے اور طلباء کی تدریس و تربیت کے لیے ہر وقت متحرک رہتا ہے۔ ان کے سوالات کے جوابات دیتا ہے اور اضافی رہنمائی مہیا کرتا ہے۔

تحمل اور برداشت: کامیاب مدرس کی کامیابی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مخالفانہ نقطہ نظر کو بھی کھلے دل سے [illegible]داشت کرے اور تحمل و رواداری کے جذبے سے حالات کا سامنا کرے۔

موثر تدریسی عمل کو درج ذیل خاکہ کے ذریعے دکھایا گیا ہے۔

س: ابلاغ [illegible] کو موثر بنانا ہے؟ دلائل سے وضاحت کریں۔

سوال 2: 2023 ابلاغ (Communication) اور موثر تدریس کو بیان کیجیے۔ کمرہ جماعت میں مواد کے موثر ابلاغ کے لیے مختلف طریقے کیا ہیں؟ بحث کیجیے۔

یا

ابلاغ اور موثر تدریس کا مفہوم واضح کریں۔ کمرہ جماعت میں مواد کے موثر ابلاغ کے طریقے کونسے ہیں؟

Elmas Ali

جواب: **ابلاغ اور موثر تدریس**

(Communication and Effective teaching)

ابلاغ (Commounication):

ڈکشنری کے مطابق ''کمیونیکیشن یا ابلاغ'''' پیغام پہنچانے'' کا عمل ہوتا ہے۔ خاص طور پر خبریں (News) یا عام معلومات پہنچانا ہے۔ اس تعریف سے تدریس اور ابلاغ کا تعلق واضح ہوتا ہے۔ معلمین اسے مسلسل علم کی ترسیل کہتے ہیں اور معلومات فراہم کرتے ہیں۔

''ہیلے'' (Huleley) نے 1993ء میں ابلاغ (communication) کو ایک پیچیدہ اور مبہم عمل (process) بیان کیا ہے۔ خاکہ درج ذیل ہے۔

ابلاغ کے عمل

اس ابلاغ کے عمل میں کسی بھی سطح پر کوئی کمی رہ جائے تو موثر ابلاغ ممکن نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر بھیجنے والا (Sender) [illegible] بات، چیز، الفاظ خیال۔ صحیح طرح بھیج نہ پائے جو وہ بھیجنا چاہتا ہے جس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً [illegible] شور و غل ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے جس کو پیغام بھیجا جا رہا ہے یعنی وصول کرنے والا وہ الفاظ نہ سمجھ سکے۔ جو بھیجنے [illegible]ال کر رہا [illegible]ال کو معلم اور متعلمین کے حوالے سے دیکھیے تو ظاہر ہے موثر معلم بننے کے لیے معلم کے لیے لازم ہے [illegible]ٹوں کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ جو موثر ابلاغ کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ کامیاب و موثر معلم اس لیے یہ اہتمام کر[illegible] کہ:

کمرہ جما[illegible] ایسا ہو کہ [illegible] میں بالکل خاموشی "quiet" ہو۔ روشنی کا اعلیٰ انتظام ہو معلم و مدرس آہستہ بولے اور الفاظ کو نمایاں کرے۔ [illegible] آسانی سے سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ ان رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے ''دو طرفہ ابلاغ'' (Two w[illegible] Com[illegible]nication) کا طریقہ استعمال کیا جائے۔ اس کی ایک خاکہ سے وضاحت کی جاتی ہے۔

د[illegible]طرفہ ابلاغ

جس طرح پیغام یا علم کو پہنچانے والے (sender) کے لیے کچھ کہا گیا ہے کہ وہ [illegible] ابلاغ کا [illegible]مام کرے اسی طرح وصول کرنے والے (receiver) کا تعاون بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وصول کرنے والے (متعلمین) کا ردعمل (feed back) بھی حاصل کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ جن کے لیے اتنا اہتمام کیا جا رہا ہے کو وہ کچھ حاصل ہو رہا ہے۔ جو مدرس و معلم ان تک پہنچانا چاہتا ہے۔

موثر مدرس و معلم کے لیے ایک اہم بات یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اشاعت صرف ''الفاظ'' (words) کے ذریعے نہیں ہوتی بلکہ ابلاغ و اشاعت غیر لفظی (Non-verbal) یعنی حرکات جسمانی (body language) سے

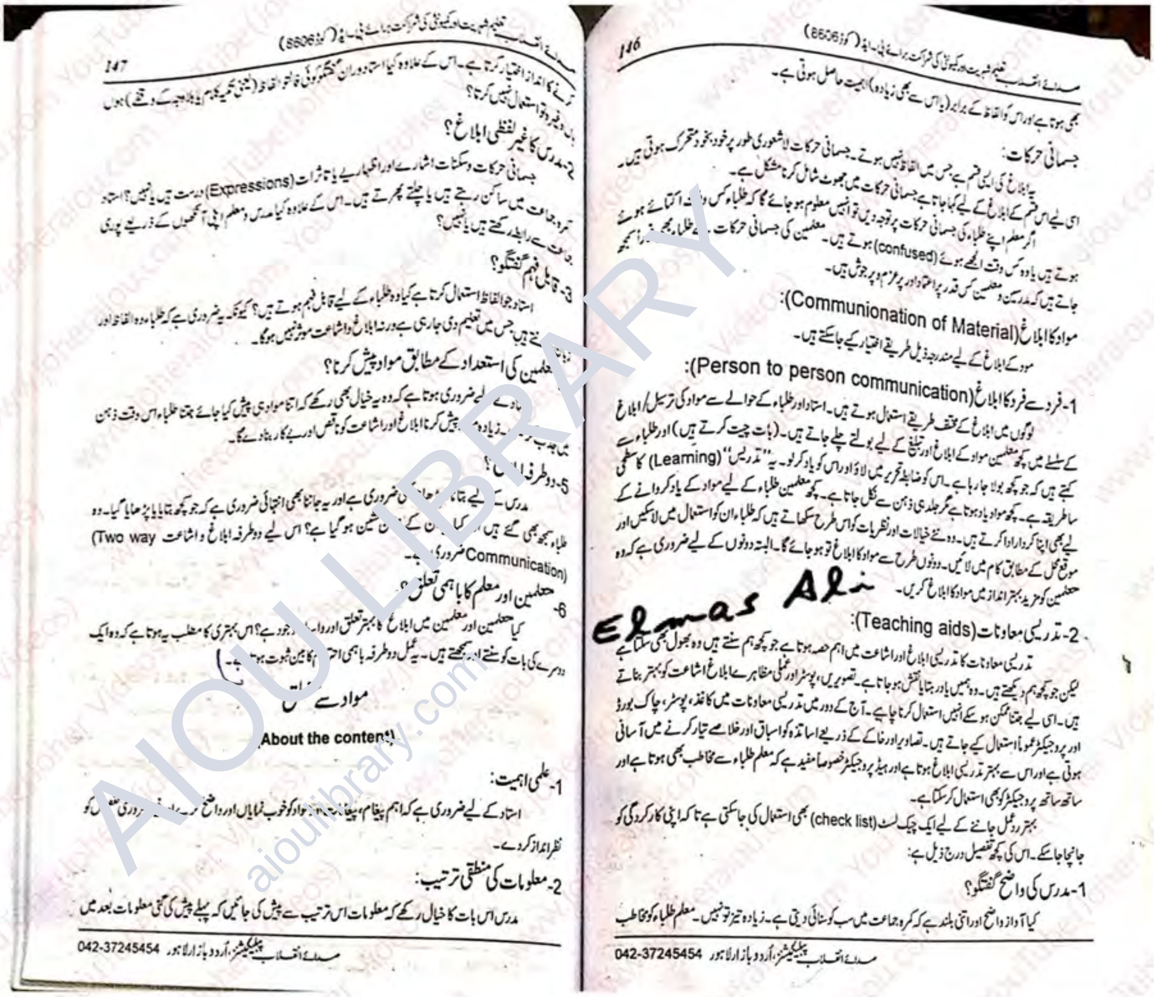

بھی ہوتا ہے اور اس کو الفاظ کے برابر (یا اس سے بھی زیادہ) اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

جسمانی حرکات: یہ ابلاغ کی ایسی قسم ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے۔ جسمانی حرکات لاشعوری طور پر خود بخود متحرک ہوتی ہیں۔ اسی لیے اس قسم کے ابلاغ کے لیے کہا جاتا ہے جسمانی حرکات میں جھوٹ شامل کرنا مشکل ہے۔ اگر معلم اپنے طلباء کی جسمانی حرکات پر توجہ دیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ طلباء کس وقت اکتائے ہوئے ہوتے ہیں یا وہ کس وقت الجھے ہوئے (confused) ہوتے ہیں۔ متعلمین کی جسمانی حرکات سے طلباء [illegible] سمجھ جاتے ہیں کہ مدرسین و معلمین کس قدر پر اعتماد اور پر عزم و پرجوش ہیں۔

مواد کا ابلاغ (Communionation of Material):

مواد کے ابلاغ کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔

1۔فرد سے فرد کا ابلاغ (Person to person communication):

لوگوں میں ابلاغ کے مختلف طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ استاد اور طلباء کے حوالے سے مواد کی ترسیل/ابلاغ کے سلسلے میں کچھ معلمین مواد کے ابلاغ اور تبلیغ کے لیے بولتے چلے جاتے ہیں۔ (بات چیت کرتے ہیں) اور طلباء سے کہتے ہیں کہ جو کچھ بولا جا رہا ہے۔ اس کو ضابطہ تحریر میں لاؤ اور اس کو یاد کر لو۔ یہ "تدریس" (Leaming) کا سطحی سا طریقہ ہے۔ کچھ مواد یاد ہوتا ہے مگر جلد ہی ذہن سے نکل جاتا ہے۔ کچھ معلمین طلباء کے لیے مواد کے یاد کروانے کے لیے بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ نئے خیالات اور نظریات کو اس طرح سکھاتے ہیں کہ طلباء ان کو استعمال میں لا سکیں اور موقع محل کے مطابق کام میں لائیں۔ دونوں طرح سے مواد کا ابلاغ تو ہو جائے گا۔ البتہ دونوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ متعلمین کو مزید بہتر انداز میں مواد کا ابلاغ کریں۔

Elmas Ali

2۔ تدریسی معاونات (Teaching aids):

تدریسی معاونات کا تدریسی ابلاغ اور اشاعت میں اہم حصہ ہوتا ہے جو کچھ ہم سنتے ہیں وہ بھول بھی سکتا ہے لیکن جو کچھ ہم دیکھتے ہیں۔ وہ ہمیں یاد رہتا یا نقش ہو جاتا ہے۔ تصویریں، پوسٹر اور عملی مظاہرے ابلاغ اشاعت کو بہتر بناتے ہیں۔ اسی لیے جتنا ممکن ہو سکے انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ آج کے دور میں تدریسی معاونات میں کاغذ، پوسٹر، چاک بورڈ اور پروجیکٹر عموماً استعمال کیے جاتے ہیں۔ تصاویر اور خاکے کے ذریعے اساتذہ کو اسباق اور خلاصے تیار کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور اس سے بہتر تدریسی ابلاغ ہوتا ہے اور ہیڈ پروجیکٹر خصوصاً مفید ہے کہ معلم طلباء سے مخاطب بھی ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ پروجیکٹر کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔

بہتر رد عمل جاننے کے لیے ایک چیک لسٹ (check list) بھی استعمال کی جا سکتی ہے تا کہ اپنی کارکردگی کو جانچا جا سکے۔ اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔مدرس کی واضح گفتگو؟

کیا آواز واضح اور اتنی بلند ہے کہ کمرہ جماعت میں سب کو سنائی دیتی ہے۔ زیادہ تیز تو نہیں۔ معلم طلباء کو مخاطب

کرنے کا انداز اختیار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کیا استاد دوران گفتگو کوئی فالتو الفاظ (یعنی کہ یعنی کہ یا بلاوجہ کے وقفے) ہوں، ہاں وغیرہ تو استعمال نہیں کرتا؟

2۔مدرس کا غیر لفظی ابلاغ؟

جسمانی حرکات و سکنات اشارے اور اظہاریے یا تاثرات (Expressions) درست ہیں یا نہیں؟ استاد کمرہ جماعت میں ساکن رہتے ہیں یا چلتے پھرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیا مدرس و معلم اپنی آنکھوں کے ذریعے پوری جماعت سے رابطہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

3۔قابل فہم گفتگو؟

استاد جو الفاظ استعمال کرتا ہے کیا وہ طلباء کے لیے قابل فہم ہوتے ہیں؟ کیونکہ یہ ضروری ہے کہ طلباء وہ الفاظ اور زبان جانتے ہیں جس میں تعلیم دی جا رہی ہے ورنہ ابلاغ و اشاعت موثر نہیں ہوگا۔

متعلمین کی استعداد کے مطابق مواد پیش کرنا؟

[illegible] لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ یہ خیال بھی رکھے کہ اتنا مواد ہی پیش کیا جائے جتنا طلباء اس وقت ذہن میں جذب [illegible] زیادہ مواد پیش کرنا ابلاغ اور اشاعت کو ناقص اور بے کار بنا دے گا۔

5۔دو طرفہ ابلاغ؟

مدرس کے لیے بتانا [illegible] ضروری ہے اور یہ جاننا بھی انتہائی ضروری ہے کہ جو کچھ بتایا یا پڑھایا گیا۔ وہ طلباء سمجھ بھی گئے ہیں [illegible] کیا ان کے ذہن نشین ہو گیا ہے؟ اس لیے دو طرفہ ابلاغ و اشاعت (Two way Communication) ضروری ہے۔

6۔متعلمین اور معلم کا باہمی تعلق؟

کیا متعلمین اور معلمین میں ابلاغ کا بہتر تعلق اور رابطہ موجود ہے؟ اس بہتری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی بات کو سنتے اور سمجھتے ہیں۔ یہ عمل دو طرفہ باہمی احترام کا بین ثبوت ہوتا ہے۔

مواد سے [illegible]

(About the content)

1۔علمی اہمیت:

استاد کے لیے ضروری ہے کہ اہم پیغام، پیغامات، مواد کو خوب نمایاں اور واضح کرے اور غیر ضروری تفصیل کو نظر انداز کر دے۔

2۔معلومات کی منطقی ترتیب:

مدرس اس بات کا خیال رکھے کہ معلومات اس ترتیب سے پیش کی جائیں کہ پہلے پیش کی گئی معلومات بعد میں

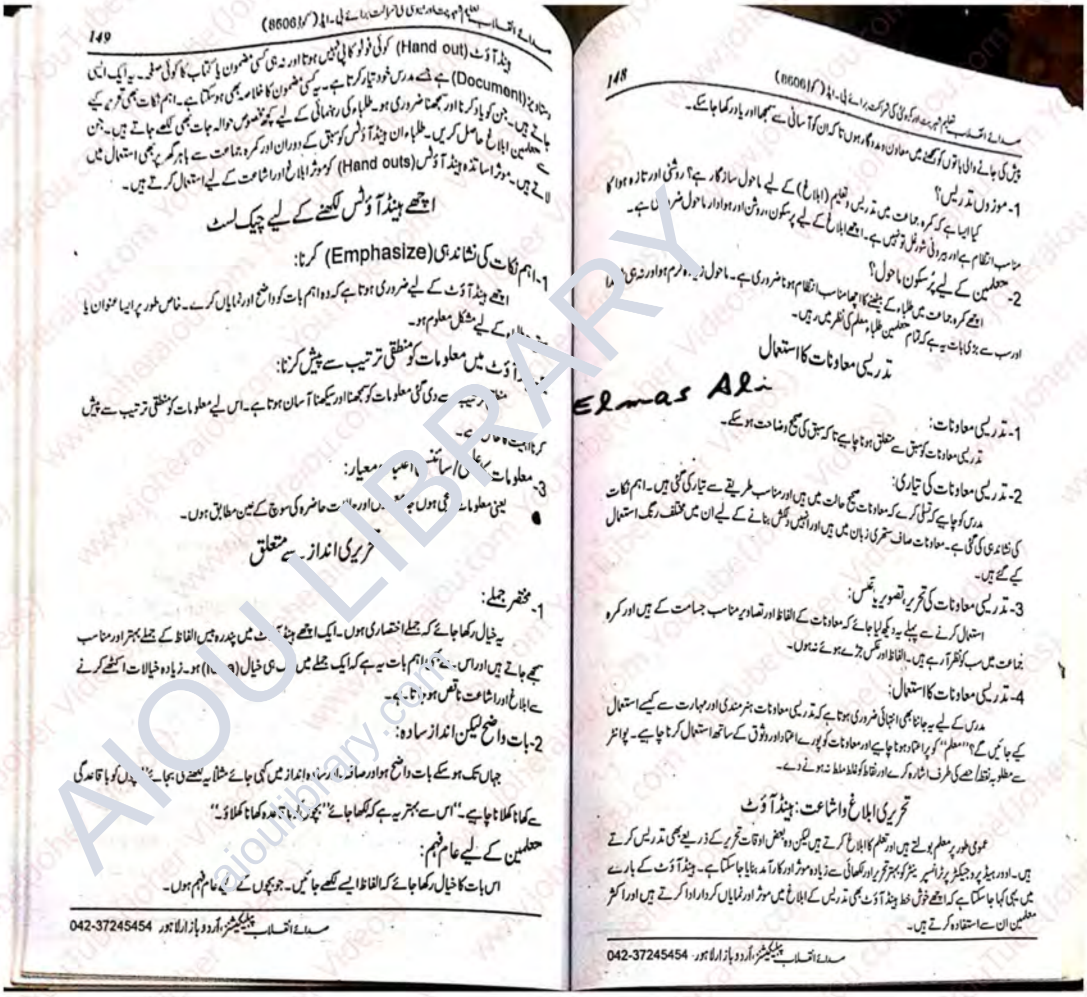

پیش کی جانے والی باتوں کو سمجھنے میں معاون اور مددگار ہوں تاکہ ان کو آسانی سے سمجھا اور یاد رکھا جا سکے۔

1۔ موزوں تدریس؟

کیا ایسا ہے کہ کمرہ جماعت میں تدریس و تعلیم (ابلاغ) کے لیے ماحول سازگار ہے؟ روشنی اور تازہ ہوا کا مناسب انتظام ہے اور بیرونی شور وغل تو نہیں ہے۔ اچھے ابلاغ کے لیے پُرسکون، روشن اور ہوادار ماحول ضروری ہے۔

2۔ متعلمین کے لیے پُرسکون ماحول؟

اچھے کمرہ جماعت میں طلباء کے بیٹھنے کا اچھا مناسب انتظام ہونا ضروری ہے۔ ماحول زیادہ گرم ہو اور نہ ہی [illegible] اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمام متعلمین طلباء معلم کی نظر میں رہیں۔

تدریسی معاونات کا استعمال

Elmas Ali

1۔ تدریسی معاونات:

تدریسی معاونات کو سبق سے متعلق ہونا چاہیے تاکہ سبق کی صحیح وضاحت ہو سکے۔

2۔ تدریسی معاونات کی تیاری:

مدرس کو چاہیے کہ تسلی کرے کہ معاونات صحیح حالت میں ہیں اور مناسب طریقے سے تیار کی گئی ہیں۔ اہم نکات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ معاونات صاف ستھری زبان میں ہیں اور انہیں دلکش بنانے کے لیے ان میں مختلف رنگ استعمال کیے گئے ہیں۔

3۔ تدریسی معاونات کی تحریر، تصویر یا عکس:

استعمال کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ معاونات کے الفاظ اور تصاویر مناسب جسامت کے ہیں اور کمرہ جماعت میں سب کو نظر آ رہے ہیں۔ الفاظ اور عکس جڑے ہوئے نہ ہوں۔

4۔ تدریسی معاونات کا استعمال:

مدرس کے لیے یہ جاننا بھی انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ تدریسی معاونات ہنر مندی اور مہارت سے کیسے استعمال کیے جائیں گے؟ "معلم" کو پر اعتماد ہونا چاہیے اور معاونات کو پورے اعتماد اور وثوق کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ پوائنٹر سے مطلوبہ نقطہ/حصے کی طرف اشارہ کرے اور خاکہ کو غلط ملط نہ ہونے دے۔

تحریری ابلاغ و اشاعت: ہینڈ آؤٹ

عمومی طور پر معلم بولتے ہیں اور تعلم کا ابلاغ کرتے ہیں لیکن وہ بعض اوقات تحریر کے ذریعے بھی تدریس کرتے ہیں۔ اوور ہیڈ پروجیکٹر پر ٹرانسپیرنسی کو بہتر تحریر اور لکھائی سے زیادہ موثر اور کارآمد بنایا جا سکتا ہے۔ ہینڈ آؤٹ کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ اچھے خوش خط ہینڈ آؤٹ بھی تدریس کے ابلاغ میں موثر اور نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اور اکثر معلمین ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

ہینڈ آؤٹ (Hand out) کوئی فوٹو کاپی نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی مضمون یا کتاب کا کوئی صفحہ۔ یہ ایک ایسی دستاویز (Document) ہے جسے مدرس خود تیار کرتا ہے۔ یہ کسی مضمون کا خلاصہ بھی ہو سکتا ہے۔ اہم نکات بھی تحریر کیے جاتے ہیں۔ جن کو یاد کرنا اور سمجھنا ضروری ہو۔ طلباء کی رہنمائی کے لیے کچھ مخصوص حوالہ جات بھی لکھے جاتے ہیں۔ جن سے متعلمین ابلاغ حاصل کریں۔ طلباء ان ہینڈ آؤٹس کو سبق کے دوران اور کمرہ جماعت سے باہر گھر پر بھی استعمال میں لاتے ہیں۔ موثر اساتذہ ہینڈ آؤٹس (Hand outs) کو موثر ابلاغ اور اشاعت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اچھے ہینڈ آؤٹس لکھنے کے لیے چیک لسٹ

1۔ اہم نکات کی نشاندہی (Emphasize) کرنا:

اچھے ہینڈ آؤٹ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اہم بات کو واضح اور نمایاں کرے۔ خاص طور پر ایسا عنوان یا [illegible] طلباء کے لیے مشکل معلوم ہو۔

ہینڈ آؤٹ میں معلومات کو منطقی ترتیب سے پیش کرنا:

منطقی ترتیب سے دی گئی معلومات کو سمجھنا اور سیکھنا آسان ہوتا ہے۔ اس لیے معلومات کو منطقی ترتیب سے پیش کرنا اہمیت کا حامل ہے۔

3۔ معلومات کے علمی/سائنسی اعتبار سے معیار:

- یعنی معلومات [illegible] ہوں جو [illegible] اور حالات حاضرہ کی سوچ کے عین مطابق ہوں۔

تحریری انداز سے متعلق

1۔ مختصر جملے:

یہ خیال رکھا جائے کہ جملے اختصاری ہوں۔ ایک اچھے ہینڈ آؤٹ میں پندرہ بیس الفاظ کے جملے بہتر اور مناسب سمجھے جاتے ہیں اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ایک جملے میں ایک ہی خیال (Idea) ہو۔ زیادہ خیالات اکٹھے کرنے سے ابلاغ اور اشاعت ناقص ہو جاتا ہے۔

2۔ بات واضح لیکن انداز سادہ:

جہاں تک ہو سکے بات واضح ہو اور صاف اور سادہ انداز میں کہی جائے مثلاً یہ لکھنے کی بجائے "بچوں کو باقاعدگی سے کھانا کھلانا چاہیے۔" اس سے بہتر یہ ہے کہ لکھا جائے "بچوں کو باقاعدہ کھانا کھلاؤ۔"

متعلمین کے لیے عام فہم:

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ الفاظ ایسے لکھے جائیں۔ جو بچوں کے لیے عام فہم ہوں۔

AIOU LIBRARY
www.joheraiou.com YouTube(Joher Videos)

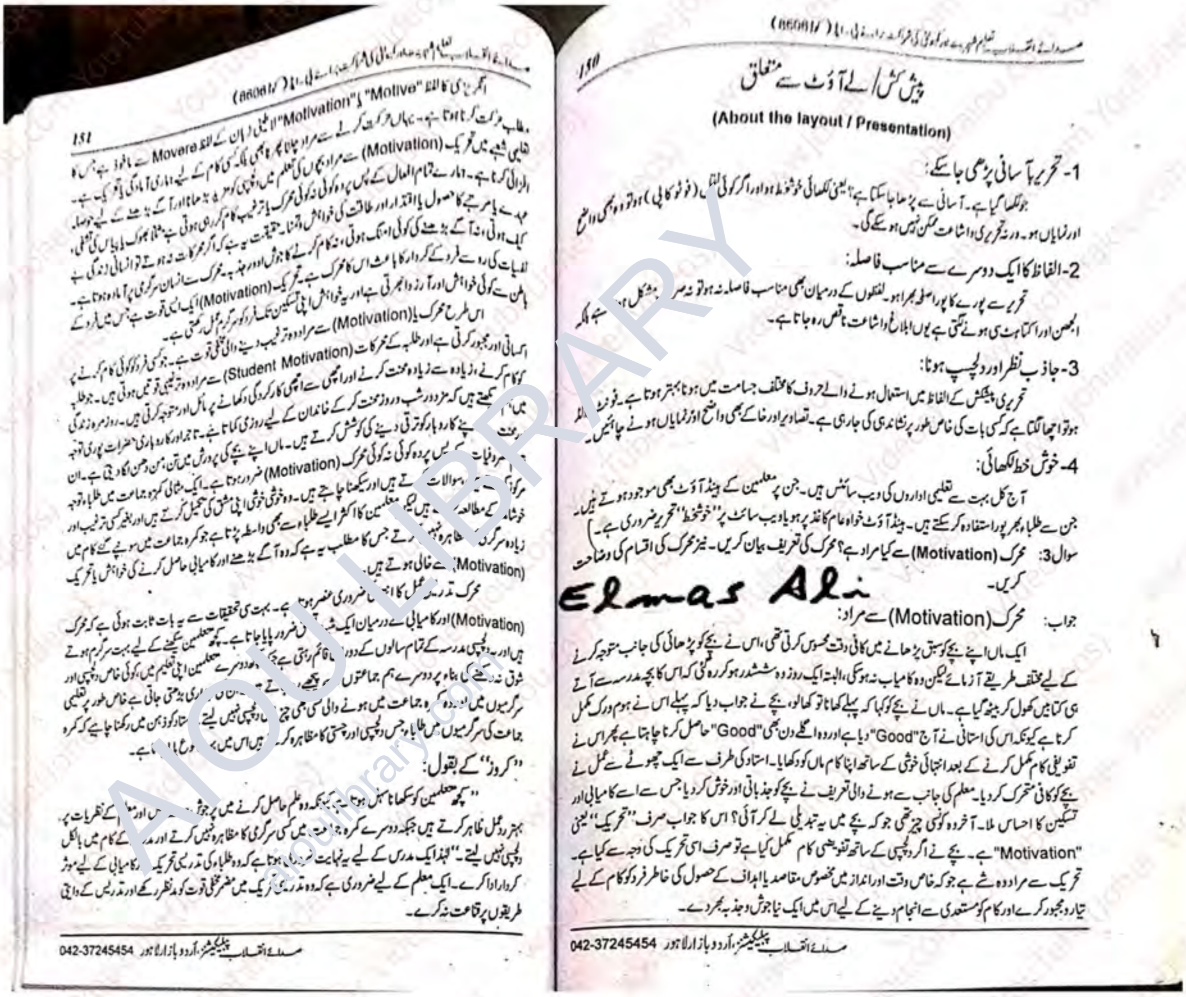

پیش کش / لے آؤٹ سے متعلق

(About the layout / Presentation)

1- تحریر با آسانی پڑھی جا سکے:

جو لکھا گیا ہے۔ آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے؟ یعنی لکھائی خوشخط ہو اور اگر کوئی نقل (فوٹو کاپی) ہو تو وہ بھی واضح اور نمایاں ہو۔ ورنہ تحریری و اشاعت ممکن نہیں ہو سکے گی۔

2- الفاظ کا ایک دوسرے سے مناسب فاصلہ:

تحریر سے پورے کا پورا صفحہ بھرا ہو۔ لفظوں کے درمیان بھی مناسب فاصلہ نہ ہو تو نہ صرف مشکل ہوتی ہے بلکہ الجھن اور اکتاہٹ سی ہونے لگتی ہے یوں ابلاغ و اشاعت ناقص رہ جاتا ہے۔

3- جاذب نظر اور دلچسپ ہونا:

تحریری پیشکش کے الفاظ میں استعمال ہونے والے حروف کا مختلف جسامت میں ہونا بہتر ہوتا ہے۔ فونٹ الگ ہو تو اچھا لگتا ہے کہ کسی بات کی خاص طور پر نشاندہی کی جا رہی ہے۔ تصاویر اور خاکے بھی واضح اور نمایاں ہونے چاہئیں۔

4- خوش خط لکھائی:

آج کل بہت سے تعلیمی اداروں کی ویب سائٹس ہیں۔ جن پر معلمین کے ہینڈ آؤٹ بھی موجود ہوتے ہیں۔ جن سے طلباء بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہینڈ آؤٹ خواہ عام کاغذ پر ہو یا ویب سائٹ پر "خوشخط" تحریر ضروری ہے۔

سوال 3: محرک (Motivation) سے کیا مراد ہے؟ محرک کی تعریف بیان کریں۔ نیز محرک کی اقسام کی وضاحت کریں۔

Elmas Ali

جواب: **محرک (Motivation) سے مراد:**

ایک ماں اپنے بچے کو سبق پڑھانے میں کافی دقت محسوس کرتی تھی، اس نے بچے کو پڑھائی کی جانب متوجہ کرنے کے لیے مختلف طریقے آزمائے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی، البتہ ایک روز وہ ششدر ہو کر رہ گئی کہ اس کا بچہ مدرسے سے آتے ہی کتابیں کھول کر بیٹھ گیا ہے۔ ماں نے بچے کو کہا کہ پہلے کھانا تو کھا لو، بچے نے جواب دیا کہ پہلے اس نے ہوم ورک مکمل کرنا ہے کیونکہ اس کی استانی نے آج "Good" دیا ہے اور وہ اگلے دن بھی "Good" حاصل کرنا چاہتا ہے پھر اس نے تفویضی کام مکمل کرنے کے بعد انتہائی خوشی کے ساتھ اپنا کام ماں کو دکھایا۔ استاد کی طرف سے ایک چھوٹے سے عمل نے بچے کو کافی متحرک کر دیا۔ معلم کی جانب سے ہونے والی تعریف نے بچے کو جذباتی اور خوش کر دیا جس سے اسے کامیابی اور تسکین کا احساس ملا۔ آخر وہ کونسی چیز تھی جو کہ بچے میں یہ تبدیلی لے کر آئی؟ اس کا جواب صرف "تحریک" یعنی "Motivation" ہے۔ بچے نے اگر دلچسپی کے ساتھ تفویضی کام مکمل کیا ہے تو صرف اسی تحریک کی وجہ سے کیا ہے۔ تحریک سے مراد وہ شے ہے جو کہ خاص وقت اور انداز میں مخصوص مقاصد یا اہداف کے حصول کی خاطر فرد کو کام کے لیے تیار و مجبور کرے اور کام کو مستعدی سے انجام دینے کے لیے اس میں ایک نیا جوش و جذبہ بھر دے۔

انگریزی کا لفظ "Motive" یا "Motivation" لاطینی زبان کے لفظ Movere سے ماخوذ ہے جس کا مطلب حرکت کرنا ہے۔ یہاں حرکت کرنے سے مراد چلنا پھرنا نہیں بلکہ کسی کام کے لیے ہماری آمادگی ہے۔ تعلیمی شعبے میں تحریک (Motivation) سے مراد بچوں کی تعلیم میں دلچسپی کو ابھارنا اور آگے بڑھنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ہمارے تمام اعمال کے پس پردہ کوئی نہ کوئی محرک یا ترغیب کام کر رہی ہوتی ہے مثلاً بھوک یا پیاس کی تسکین، عہدے یا مرتبے کا حصول یا اقتدار اور طاقت کی خواہش وغیرہ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر محرکات نہ ہوتے تو انسانی زندگی بے کیف ہوتی، نہ آگے بڑھنے کی کوئی امنگ ہوتی، نہ کام کرنے کا جوش اور جذبہ۔ محرک سے انسان سرگرمی پر آمادہ ہوتا ہے۔ نفسیات کی رو سے فرد کے کردار کا باعث اس کا محرک ہے۔ تحریک (Motivation) ایک ایسی قوت ہے جس میں فرد کے باطن سے کوئی خواہش اور آرزو ابھرتی ہے اور یہ خواہش اپنی تسکین تک فرد کو سرگرم عمل رکھتی ہے۔

اس طرح محرک یا (Motivation) سے مراد وہ ترغیب دینے والی داخلی قوت ہے۔ جو کسی فرد کو کوئی کام کرنے پر اکساتی اور مجبور کرتی ہے اور طلبہ کے محرکات (Student Motivation) سے مراد وہ ترغیبی قوتیں ہوتی ہیں۔ جو طلبہ کو کام کرنے، زیادہ سے زیادہ محنت کرنے اور اچھی سے اچھی کارکردگی دکھانے پر مائل اور متوجہ کرتی ہیں۔ ہم [illegible] دیکھتے ہیں کہ مزدور شب و روز محنت کر کے خاندان کے لیے روزی کماتا ہے۔ تاجر اور کاروباری حضرات پوری توجہ [illegible] محنت [illegible] اپنے کاروبار کو ترقی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماں اپنے بچے کی پرورش میں تن، من، دھن لگا دیتی ہے۔ ان روزمرہ زندگی کی مصروفیات [illegible] کے پس پردہ کوئی نہ کوئی محرک (Motivation) ضرور ہوتا ہے۔ ایک مثالی کمرہ جماعت میں طلباء توجہ مرکوز [illegible] سوالات [illegible] تے ہیں اور سیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ خوشی خوشی اپنی مشق کی تکمیل کرتے ہیں اور بغیر کسی ترغیب اور خوشامد کے مطالعہ [illegible] ہیں لیکن معلمین کا اکثر ایسے طلباء سے بھی واسطہ پڑتا ہے جو کمرہ جماعت میں سونپے گئے کام میں زیادہ سرگرمی [illegible] مظاہرہ نہیں کرتے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آگے بڑھنے اور کامیابی حاصل کرنے کی خواہش یا تحریک (Motivation) [illegible] خالی ہوتے ہیں۔

محرک تدریسی عمل کا ایک [illegible] ضروری عنصر ہوتا ہے۔ بہت سی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ محرک (Motivation) اور کامیابی کے درمیان ایک [illegible] تعلق ضرور پایا جاتا ہے۔ کچھ متعلمین سیکھنے کے لیے بہت سرگرم ہوتے ہیں اور یہ دلچسپی مدرسہ کے تمام سالوں کے دوران قائم رہتی ہے جبکہ دوسرے متعلمین اپنی تعلیم میں کوئی خاص دلچسپی اور شوق نہ رکھنے کی بناء پر دوسرے ہم جماعتوں [illegible] پیچھے [illegible] سرگرمیوں میں [illegible] کمرہ جماعت میں ہونے والی کسی بھی چیز [illegible] دلچسپی نہیں لیتے۔ [illegible] بڑھتی جاتی ہے خاص طور پر تعلیمی جماعت کی سرگرمیوں میں طلباء جس دلچسپی اور چستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس میں [illegible] ہے۔ استاد کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کمرہ

"کروز" کے بقول:

"کچھ متعلمین کو سکھانا سہل ہوتا ہے کیونکہ وہ علم حاصل کرنے میں پرجوش [illegible] اور معلم کے نظریات پر بہتر رد عمل ظاہر کرتے ہیں جبکہ دوسرے کمرہ جماعت میں کسی سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کرتے اور مدرس کے کام میں بالکل دلچسپی نہیں لیتے۔" لہٰذا ایک مدرس کے لیے یہ نہایت ضروری ہوتا ہے کہ وہ طلباء کی تدریسی تحریک [illegible] کامیابی کے لیے موثر کردار ادا کرے۔ ایک معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریسی تحریک میں مضمر مخفی قوت کو مدنظر رکھے اور تدریس کے واجبی طریقوں پر قناعت نہ کرے۔

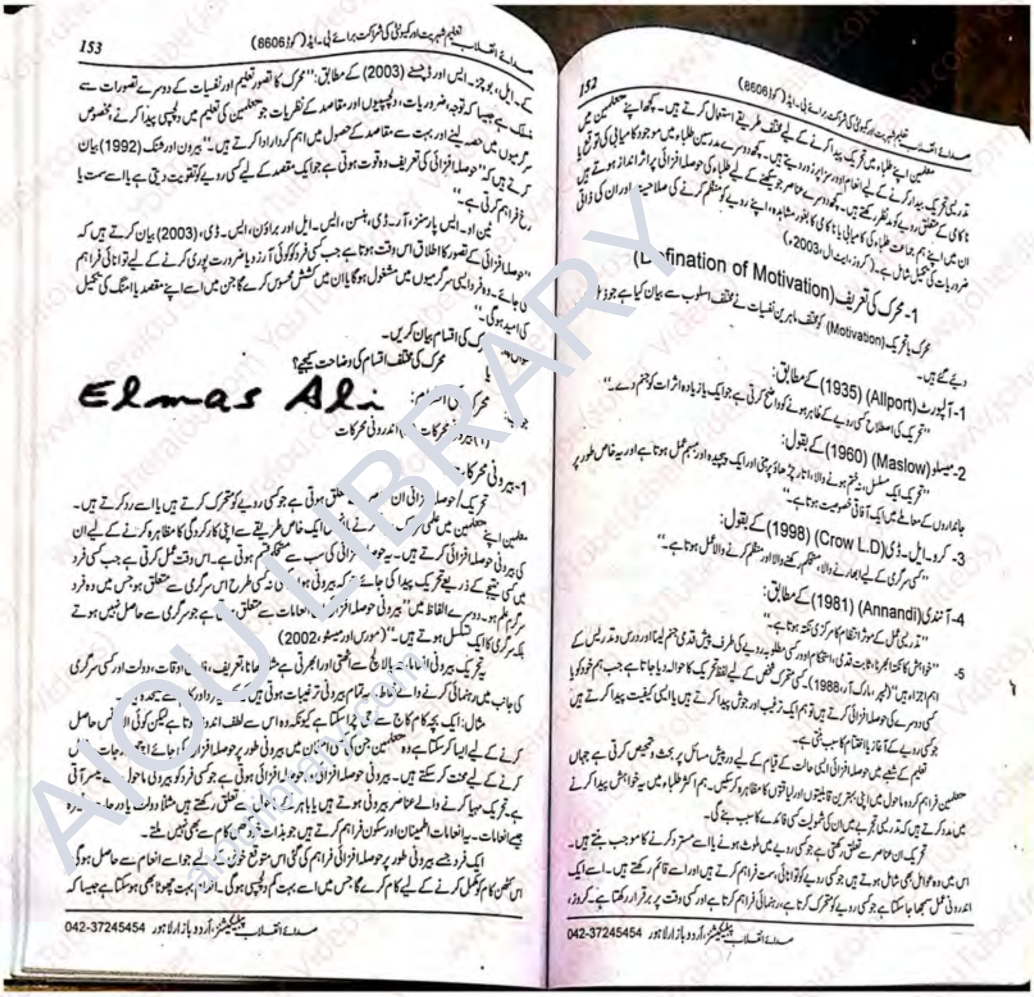

معلمین اپنے طلباء میں تحریک پیدا کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ کچھ اپنے متعلمین میں تدریسی تحریک بیدار کرنے کے لیے انعام اور سزا پر زور دیتے ہیں۔ کچھ دوسرے مدرسین طلباء میں موجود کامیابی کی توقع یا ناکامی کے متعلق رویے کو مدنظر رکھتے ہیں۔ کچھ دوسرے عناصر جو سیکھنے کے لیے طلباء کی حوصلہ افزائی پر اثر انداز ہوتے ہیں ان میں اپنے ہم جماعت طلباء کی کامیابی یا ناکامی کا بطور مشاہدہ، اپنے رویے کو منظم کرنے کی صلاحیت اور ان کی ذاتی ضروریات کی تکمیل شامل ہے۔ (کروز، ایٹ ال، 2003ء)

1- محرک کی تعریف (Defination of Motivation)

محرک یا تحریک (Motivation) کو مختلف ماہرین نفسیات نے مختلف اسلوب سے بیان کیا ہے جو ذیل میں دیے گئے ہیں۔

1- آلپورٹ (Allport) (1935) کے مطابق:

"تحریک کی اصطلاح کسی رویے کے ظاہر ہونے کو واضح کرتی ہے جو ایک یا زیادہ اثرات کو جنم دے۔"

2- میسلو (Maslow) (1960) کے بقول:

"تحریک ایک مسلسل، نہ ختم ہونے والا، اتار چڑھاؤ پر مبنی اور ایک پیچیدہ اور مبہم عمل ہوتا ہے اور یہ خاص طور پر جانداروں کے معاملے میں ایک آفاقی خصوصیت ہوتا ہے۔"

3- کرو۔ ایل۔ ڈی (Crow L.D) (1998) کے بقول:

"کسی سرگرمی کے لیے ابھارنے والا، مستحکم رکھنے والا اور منظم کرنے والا عمل ہوتا ہے۔"

4- آنندی (Annandi) (1981) کے مطابق:

"تدریسی عمل کے موثر انتظام کا مرکزی نکتہ ہوتا ہے۔"

5- "خواہش کا نکتہ ابھرنا، ثابت قدمی، استحکام اور کسی مطلوبہ رویے کی طرف پیش قدمی جنم لینا اور درس و تدریس کے اہم اجزاء ہیں" (لیچر، مارک آر، 1988)۔ کسی متحرک شخص کے لیے لفظ تحریک کا حوالہ دیا جاتا ہے جب ہم خود کو یا کسی دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تو ہم ایک ترغیب اور جوش پیدا کرتے ہیں یا ایسی کیفیت پیدا کرتے ہیں جو کسی رویے کے آغاز یا اختتام کا سبب بنتی ہے۔

تعلیم کے شعبے میں حوصلہ افزائی ایسی حالت کے قیام کے لیے درپیش مسائل پر بحث و تمحیص کرتی ہے جہاں متعلمین فراہم کردہ ماحول میں اپنی بہترین قابلیتوں اور لیاقتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ ہم اکثر طلباء میں یہ خواہش پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں کہ تدریسی تجربے میں ان کی شمولیت کسی فائدے کا سبب بنے گی۔

تحریک ان عناصر سے تعلق رکھتی ہے جو کسی رویے میں ملوث ہونے یا اسے مسترد کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ اس میں وہ عوامل بھی شامل ہوتے ہیں جو کسی رویے کو توانائی، سمت فراہم کرتے ہیں اور اسے قائم رکھتے ہیں۔ اسے ایک اندرونی عمل سمجھا جا سکتا ہے جو کسی رویے کو متحرک کرتا ہے، رہنمائی فراہم کرتا ہے اور کسی وقت پر برقرار رکھتا ہے۔ کروز،

کے۔ ایل، بوچز۔ ایس اور ڈیسلے (2003) کے مطابق: "محرک کا تصور تعلیم اور نفسیات کے دوسرے تصورات سے منسلک ہے جیسا کہ توجہ، ضروریات، دلچسپیوں اور مقاصد کے نظریات جو متعلمین کی تعلیم میں دلچسپی پیدا کرنے، مخصوص سرگرمیوں میں حصہ لینے اور بہت سے مقاصد کے حصول میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔" بیرون اور فنک (1992) بیان کرتے ہیں کہ "حوصلہ افزائی کی تعریف وہ قوت ہوتی ہے جو ایک مقصد کے لیے کسی رویے کو تقویت دیتی ہے یا اسے سمت یا رخ فراہم کرتی ہے۔"

نیمن او۔ ایس پارسنز، آر۔ ڈی، ہنسن، ایس۔ ایل اور براؤن، ایس۔ ڈی، (2003) بیان کرتے ہیں کہ "حوصلہ افزائی کے تصور کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب کسی فرد کو کوئی آرزو یا ضرورت پوری کرنے کے لیے توانائی فراہم کی جائے۔ وہ فرد ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہوگا یا ان میں کشش محسوس کرے گا جن میں اسے اپنے مقصد یا امنگ کی تکمیل کی امید ہوگی۔"

سوال: محرک کی اقسام بیان کریں۔

یا

محرک کی مختلف اقسام کی وضاحت کیجیے؟

Elmas Ali

جواب: محرک کی اقسام:

(1) بیرونی محرکات (2) اندرونی محرکات

1- بیرونی محرکات:

تحریک/حوصلہ افزائی ان عناصر سے متعلق ہوتی ہے جو کسی رویے کو متحرک کرتے ہیں یا اسے رد کرتے ہیں۔ معلمین اپنے متعلمین میں علمی تحریک پیدا کرنے یا انہیں ایک خاص طریقے سے اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ان کی بیرونی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ یہ حوصلہ افزائی کی سب سے مستحکم قسم ہوتی ہے۔ اس وقت عمل کرتی ہے جب کسی فرد میں کسی نتیجے کے ذریعے تحریک پیدا کی جائے جو کہ بیرونی ہو لیکن نہ کسی طرح اس سرگرمی سے متعلق ہو جس میں وہ فرد سرگرم عمل ہو۔ دوسرے الفاظ میں "بیرونی حوصلہ افزائی ان انعامات سے متعلق ہوتی ہے جو سرگرمی سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ سرگرمی کا ایک تسلسل ہوتے ہیں۔" (موریس اور میسٹو، 2002)

یہ تحریک بیرونی انعامات یا لالچ سے اٹھتی اور ابھرتی ہے مثلاً کھانا، تعریف، فارغ اوقات، دولت اور کسی سرگرمی کی جانب میں رہنمائی کرنے والے عناصر۔ یہ تمام بیرونی ترغیبات ہوتی ہیں [illegible] سے علیحدہ ہیں۔

مثال: ایک بچہ کام کاج سے جی چرا سکتا ہے کیونکہ وہ اس سے لطف اندوز [illegible] ہے لیکن کوئی [illegible] حاصل کرنے کے لیے ایسا کر سکتا ہے۔ وہ متعلمین جن کی کسی امتحان میں بیرونی طور پر حوصلہ افزائی کی جائے اچھے درجات حاصل کرنے کے لیے محنت کر سکتے ہیں۔ بیرونی حوصلہ افزائی، حوصلہ افزائی ہوتی ہے جو کسی فرد کو بیرونی ماحول [illegible] میسر آتی ہے۔ تحریک مہیا کرنے والے عناصر بیرونی ہوتے ہیں یا باہر کے ماحول سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً دولت یا درجات وغیرہ جیسے انعامات۔ یہ انعامات اطمینان اور سکون فراہم کرتے ہیں جو بذات خود اس کام سے بھی نہیں ملتے۔

ایک فرد جسے بیرونی طور پر حوصلہ افزائی فراہم کی گئی اس متوقع خوشی کے لیے جو اسے انعام سے حاصل ہوگی اس کٹھن کام کو مکمل کرنے کے لیے کام کرے گا جس میں اسے بہت کم دلچسپی ہوگی۔ انعام بہت چھوٹا بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ

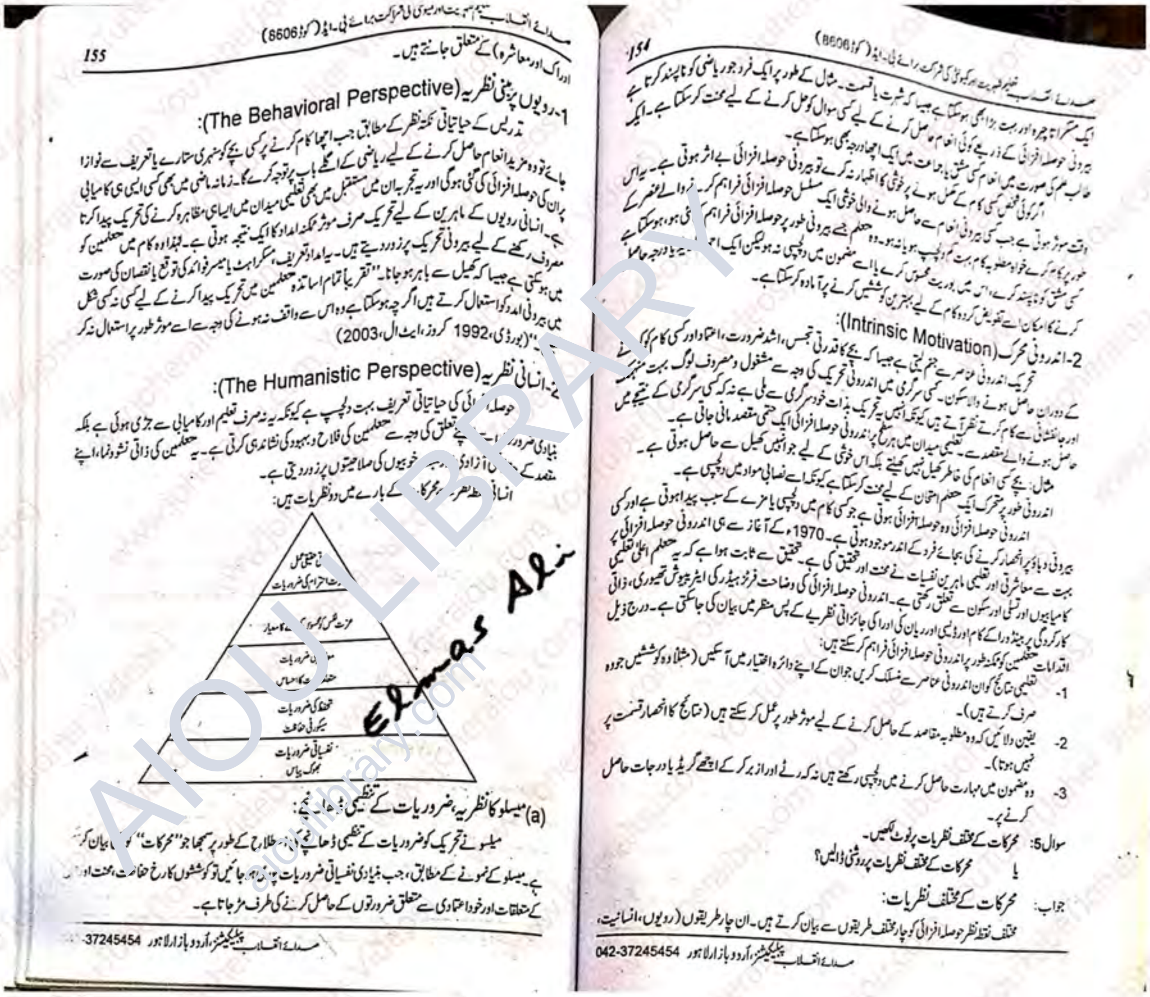

ایک مسکراتا چہرہ اور بہت بڑا بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ شہرت یا قسمت۔ مثال کے طور پر ایک فرد جو ریاضی کو ناپسند کرتا ہے بیرونی حوصلہ افزائی کے ذریعے کوئی انعام حاصل کرنے کے لیے کسی سوال کو حل کرنے کے لیے محنت کر سکتا ہے۔ اگر طالب علم کی صورت میں انعام کسی مشق یا جماعت میں ایک اچھا درجہ بھی ہو سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کام کے مکمل ہونے پر خوشی کا اظہار نہ کرے تو بیرونی حوصلہ افزائی بے اثر ہوتی ہے۔ یہ اس وقت موثر ہوتی ہے جب کسی بیرونی انعام سے حاصل ہونے والی خوشی ایک مسلسل حوصلہ افزائی فراہم کرے۔ [illegible] والے عنصر کے طور پر کام کرے خواہ مطلوبہ کام بہت کم دلچسپ ہو یا نہ ہو۔ وہ متعلم جسے بیرونی طور پر حوصلہ افزائی فراہم کی گئی ہو، ہو سکتا ہے کسی مشق کو ناپسند کرے، اس میں بوریت محسوس کرے یا اسے مضمون میں دلچسپی نہ ہو لیکن ایک اچھے [illegible] یا درجہ حاصل کرنے کا امکان اسے تفویض کردہ کام کے لیے بہترین کوششیں کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔

2۔ اندرونی محرک (Intrinsic Motivation):

تحریک اندرونی عنصر سے جنم لیتی ہے جیسا کہ بچے کا قدرتی تجسس، اشد ضرورت، اعتماد اور کسی کام کو کرنے کے دوران حاصل ہونے والا سکون۔ کسی سرگرمی میں اندرونی تحریک کی وجہ سے مشغول و مصروف لوگ بہت منہمک اور جانفشانی سے کام کرتے نظر آتے ہیں کیونکہ انہیں یہ تحریک بذات خود سرگرمی سے ملی ہے نہ کہ کسی سرگرمی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے مقصد سے۔ تعلیمی میدان میں ہر سطح پر اندرونی حوصلہ افزائی ایک حتمی مقصد مانی جاتی ہے۔

مثال: بچے کسی انعام کی خاطر کھیل نہیں کھیلتے بلکہ اس خوشی کے لیے جو انہیں کھیل سے حاصل ہوتی ہے۔ اندرونی طور پر متحرک ایک متعلم امتحان کے لیے محنت کر سکتا ہے کیونکہ اسے نصابی مواد میں دلچسپی ہے۔

اندرونی حوصلہ افزائی وہ حوصلہ افزائی ہوتی ہے جو کسی کام میں دلچسپی یا مزے کے سبب پیدا ہوتی ہے اور کسی بیرونی دباؤ پر انحصار کرنے کی بجائے فرد کے اندر موجود ہوتی ہے۔ 1970ء کے آغاز سے ہی اندرونی حوصلہ افزائی پر بہت سے معاشرتی اور تعلیمی ماہرین نفسیات نے محنت اور تحقیق کی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ یہ متعلم اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں اور تسلی اور سکون سے تعلق رکھتی ہے۔ اندرونی حوصلہ افزائی کی وضاحت فرٹز ہیڈر کی ایٹریبیوشن تھیوری، ذاتی کارکردگی پر بینڈورا کے کام اور ڈیسی اور ریان کی ادراکی جائزاتی نظریے کے پس منظر میں بیان کی جا سکتی ہے۔ درج ذیل اقدامات متعلمین کو ممکنہ طور پر اندرونی حوصلہ افزائی فراہم کر سکتے ہیں:

1۔ تعلیمی نتائج کو ان اندرونی عناصر سے منسلک کریں جو ان کے اپنے دائرہ اختیار میں آ سکیں (مثلاً وہ کوششیں جو وہ صرف کرتے ہیں)۔
2۔ یقین دلائیں کہ وہ مطلوبہ مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے موثر طور پر عمل کر سکتے ہیں (نتائج کا انحصار قسمت پر نہیں ہوتا)۔
3۔ وہ مضمون میں مہارت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں نہ کہ رٹنے اور ازبر کر کے اچھے گریڈ یا درجات حاصل کرنے پر۔

سوال 5: محرکات کے مختلف نظریات پر نوٹ لکھیں۔
یا محرکات کے مختلف نظریات پر روشنی ڈالیں؟

جواب: **محرکات کے مختلف نظریات:**

مختلف نقطہ نظر حوصلہ افزائی کو چار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں۔ ان چار طریقوں (رویوں، انسانیت، ادراک اور معاشرہ) کے متعلق جانتے ہیں۔

1۔ رویوں پر مبنی نظریہ (The Behavioral Perspective):

تدریس کے حیاتیاتی نکتہ نظر کے مطابق جب اچھا کام کرنے پر کسی بچے کو سنہری ستارے یا تعریف سے نوازا جائے تو وہ مزید انعام حاصل کرنے کے لیے ریاضی کے اگلے باب پر توجہ کرے گا۔ زمانہ ماضی میں بھی کسی ایسی ہی کامیابی پر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہوگی اور یہ تجربہ ان میں مستقبل میں بھی تعلیمی میدان میں ایسا ہی مظاہرہ کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ انسانی رویوں کے ماہرین کے لیے تحریک صرف موثر ممکنہ امداد کا ایک نتیجہ ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ کام میں متعلمین کو معروف رکھنے کے لیے بیرونی تحریک پر زور دیتے ہیں۔ یہ امداد تعریف، مسکراہٹ یا میسر فوائد کی توقع یا نقصان کی صورت میں ہو سکتی ہے جیسا کہ کھیل سے باہر ہو جانا۔ ''تقریباً تمام اساتذہ متعلمین میں تحریک پیدا کرنے کے لیے کسی نہ کسی شکل میں بیرونی امداد کو استعمال کرتے ہیں اگرچہ ہو سکتا ہے وہ اس سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے اسے موثر طور پر استعمال نہ کر سکیں۔'' (بورڈی، 1992 کروز، ایٹ ال، 2003)

2۔ انسانی نظریہ (The Humanistic Perspective):

حوصلہ افزائی کی حیاتیاتی تعریف بہت دلچسپ ہے کیونکہ یہ نہ صرف تعلیم اور کامیابی سے جڑی ہوئی ہے بلکہ بنیادی ضرور[illegible] اپنے تعلق کی وجہ سے متعلمین کی فلاح و بہبود کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ متعلمین کی ذاتی نشوونما، اپنے مقصد کے [illegible] آزادی [illegible] خوبیوں کی صلاحیتوں پر زور دیتی ہے۔

انسانی نقطہ نظر سے محرکات کے بارے میں دو نظریات ہیں:

Elmas Ali

(a) میسلو کا نظریہ، ضروریات کے تنظیمی ڈھانچے:

میسلو نے تحریک کو ضروریات کے تنظیمی ڈھانچے کی اصطلاح کے طور پر سمجھا جو ''محرکات'' کو بیان کرتا ہے۔ میسلو کے نمونے کے مطابق، جب بنیادی نفسیاتی ضروریات پوری ہو جائیں تو کوششوں کا رخ حفاظت، محبت اور تعلقات اور خود اعتمادی سے متعلق ضرورتوں کے حاصل کرنے کی طرف مڑ جاتا ہے۔

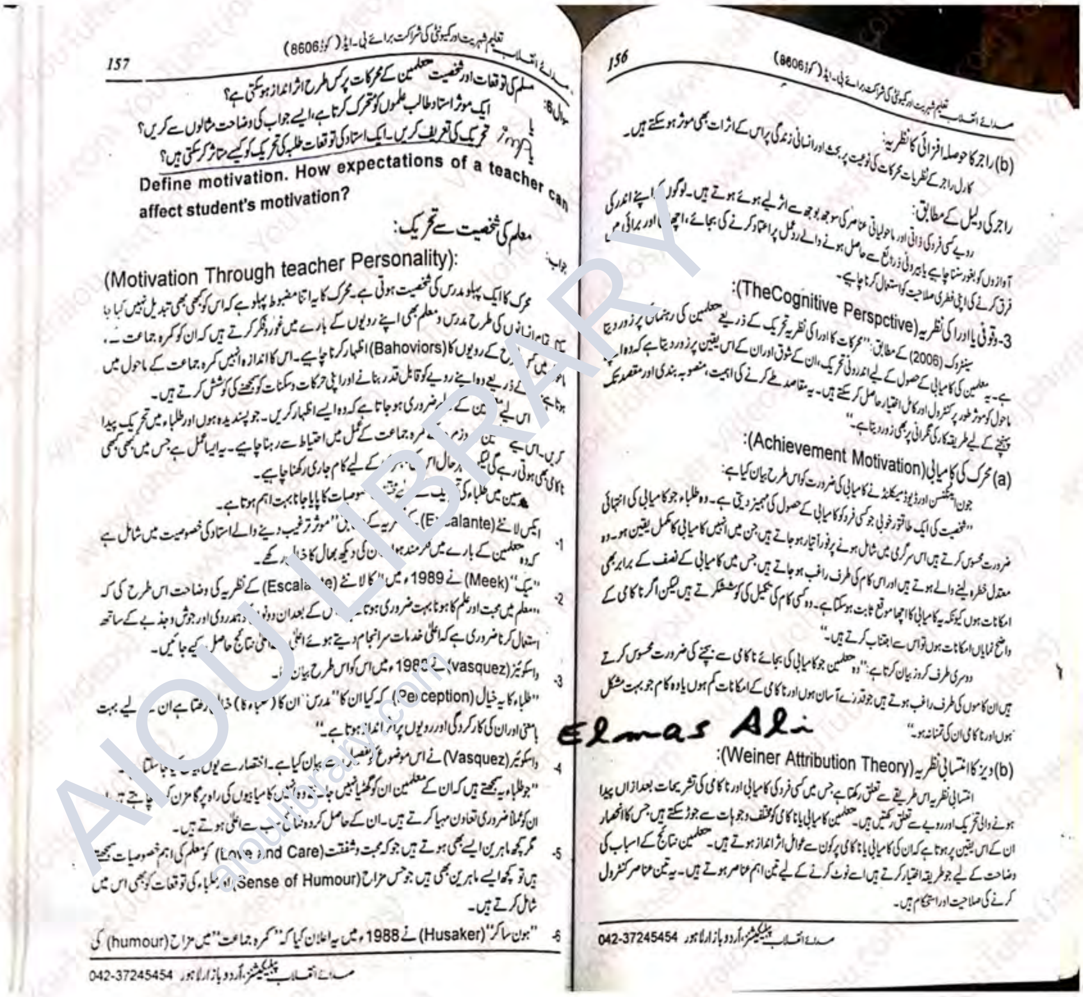

(b) راجر کا حوصلہ افزائی کا نظریہ:

کارل راجر کے نظریات محرکات کی نوعیت پر بحث اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات بھی موثر ہو سکتے ہیں۔

راجر کی دلیل کے مطابق: رویے کسی فرد کی ذاتی اور ماحولیاتی عناصر کی سوجھ بوجھ سے اثر لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو اپنے اندر کی آوازوں کو بغور سننا چاہیے یا بیرونی ذرائع سے حاصل ہونے والے ردعمل پر اعتماد کرنے کی بجائے، اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی اپنی فطری صلاحیت کو استعمال کرنا چاہیے۔

3- وقوفی یا ادراکی نظریہ (TheCognitive Perspctive):

سینٹروک (2006) کے مطابق: "محرکات کا ادراکی نظریہ تحریک کے ذریعے متعلمین کی رہنمائی پر زور دیتا ہے۔ یہ متعلمین کی کامیابی کے حصول کے لیے اندرونی تحریک، ان کے شوق اور ان کے اس یقین پر زور دیتا ہے کہ وہ اپنے ماحول کو موثر طور پر کنٹرول اور کامل اختیار حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ مقاصد طے کرنے کی اہمیت، منصوبہ بندی اور مقصد تک پہنچنے کے لیے طریقہ کار کی نگرانی پر بھی زور دیتا ہے۔"

(a) محرک کی کامیابی (Achievement Motivation):

جون ایٹکنسن اور ڈیوڈ میکلینڈ نے کامیابی کی ضرورت کو اس طرح بیان کیا ہے: "شخصیت کی ایک طاقتور خوبی جو کسی فرد کو کامیابی کے حصول کی مہمیز دیتی ہے۔ وہ طلباء جو کامیابی کی انتہائی ضرورت محسوس کرتے ہیں اس سرگرمی میں شامل ہونے پر فوراً تیار ہو جاتے ہیں جن میں انہیں کامیابی کا مکمل یقین ہو۔ وہ معتدل خطرہ لینے والے ہوتے ہیں اور اس کام کی طرف راغب ہو جاتے ہیں جس میں کامیابی کے نصف کے برابر بھی امکانات ہوں کیونکہ یہ کامیابی کا اچھا موقع ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ کسی کام کی تکمیل کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر ناکامی کے واضح نمایاں امکانات ہوں تو اس سے اجتناب کرتے ہیں۔"

دوسری طرف کروز بیان کرتا ہے: "وہ متعلمین جو کامیابی کی بجائے ناکامی سے بچنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ان کاموں کی طرف راغب ہوتے ہیں جو قدرے آسان ہوں اور ناکامی کے امکانات کم ہوں یا وہ کام جو بہت مشکل ہوں اور ناکامی ان کی تمسانہ ہو۔"

Elmas Ali

(b) ویز کا انتسابی نظریہ (Weiner Attribution Theory):

انتسابی نظریہ اس طریقے سے تعلق رکھتا ہے جس میں کسی فرد کی کامیابی اور ناکامی کی تشریحات بعد ازاں پیدا ہونے والی تحریک اور رویے سے تعلق رکھتی ہیں۔ متعلمین کامیابی یا ناکامی کو مختلف وجوہات سے جوڑ سکتے ہیں جس کا انحصار ان کے اس یقین پر ہوتا ہے کہ ان کی کامیابی یا ناکامی پر کون سے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ متعلمین نتائج کے اسباب کی وضاحت کے لیے جو طریقہ اختیار کرتے ہیں اسے نوٹ کرنے کے لیے تین اہم عناصر ہوتے ہیں۔ یہ تین عناصر کنٹرول کرنے کی صلاحیت اور استحکام ہیں۔

سوال 8: معلم کی توقعات اور شخصیت متعلمین کے محرکات پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہے؟ ایک موثر استاد طالب علموں کو متحرک کرتا ہے، ایسے جواب کی وضاحت مثالوں سے کریں؟

یا imp تحریک کی تعریف کریں۔ ایک استاد کی توقعات طلبہ کی تحریک کو کیسے متاثر کر سکتی ہیں؟

Define motivation. How expectations of a teacher can affect student's motivation?

جواب: معلم کی شخصیت سے تحریک:

(Motivation Through teacher Personality):

محرک کا ایک پہلو مدرس کی شخصیت ہوتی ہے۔ محرک کا یہ اتنا مضبوط پہلو ہے کہ اس کو کبھی بھی تبدیل نہیں کیا جا [illegible] تمام انسانوں کی طرح مدرس و معلم بھی اپنے رویوں کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں کہ ان کو کمرہ جماعت [illegible] میں کس طرح کے رویوں کا (Bahoviors) اظہار کرنا چاہیے۔ اس کا اندازہ انہیں کمرہ جماعت کے ماحول میں [illegible] کے ذریعے وہ اپنے رویے کو قابل قدر بنانے اور اپنی حرکات و سکنات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ [illegible] اس لیے معلمین کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ ایسے اظہار کریں۔ جو پسندیدہ ہوں اور طلباء میں تحریک پیدا کریں۔ اس لیے [illegible] لازم [illegible] کمرہ جماعت کے عمل میں احتیاط سے رہنا چاہیے۔ یہ ایسا عمل ہے جس میں کبھی کبھی ناکامی بھی ہوتی رہے گی لیکن ہر حال [illegible] کے لیے کام جاری رکھنا چاہیے۔

معلمین میں طلباء کی تحریک [illegible] خصوصیات کا پایا جانا بہت اہم ہوتا ہے۔

1- ایکس لانٹے (Escalante) [illegible] کے مطابق "موثر ترغیب دینے والے استاد کی خصوصیت میں شامل ہے کہ وہ متعلمین کے بارے میں فکر مند ہو [illegible] ان کی دیکھ بھال کا خیال رکھے۔"

2- "میک" (Meek) نے 1989ء میں ایکا لانٹے (Escalante) کے نظریہ کی وضاحت اس طرح کی کہ "معلم میں محبت اور علم کا ہونا بہت ضروری ہوتا [illegible] کے بعد ان دونوں [illegible] ہمدردی اور جوش و جذبے کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہے کہ اعلیٰ خدمات سرانجام دیتے ہوئے اعلیٰ [illegible] نتائج حاصل کیے جائیں۔"

3- واسکوئیز (vasquez) نے 1988ء میں اس کو اس طرح بیان [illegible] "طلباء کا یہ خیال (Perception) کہ کیا ان کا "مدرس" ان کا (طلباء کا) خیال رکھتا ہے ان کے لیے بہت با معنی اور ان کی کارکردگی اور رویوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔"

4- واسکوئیز (Vasquez) نے اس موضوع کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اختصار سے یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ "جو طلباء یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے معلمین ان کو گھٹیا نہیں جانتے وہ [illegible] کامیابیوں کی راہ پر گامزن کرنا چاہتے ہیں ان کو عملاً ضروری تعاون مہیا کرتے ہیں۔ ان کے حاصل کردہ نتائج سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔"

5- مگر کچھ ماہرین ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ محبت و شفقت (Love and Care) کو معلم کی اہم خصوصیات سمجھتے ہیں تو کچھ ایسے ماہرین بھی ہیں جو حس مزاح (Sense of Humour) اور طلباء کی توقعات کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔

6- "ہون ساکر" (Husaker) نے 1988ء میں یہ اعلان کیا کہ "کمرہ جماعت" میں مزاح (humour) کی

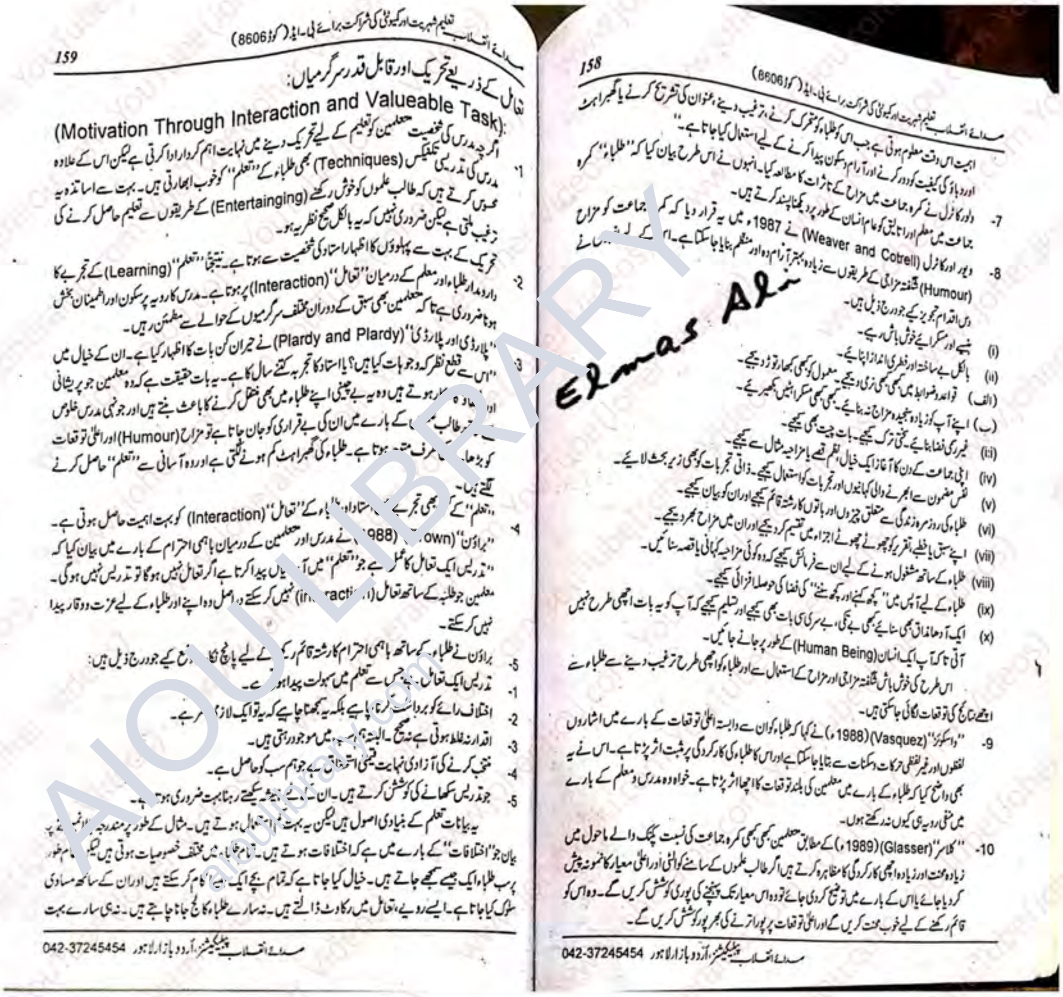

اہمیت اس وقت معلوم ہوتی ہے جب اس کو طلباء کو متحرک کرنے، ترغیب دینے، عنوان کی تشریح کرنے یا گھبراہٹ اور دباؤ کی کیفیت کو دور کرنے اور آرام و سکون پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

7- ولور کاٹرل نے کمرہ جماعت میں مزاح کے تاثرات کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ "طلباء" کمرہ جماعت میں معلم اور اتالیق کو عام انسان کے طور پر دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

8- ویور اور کاٹرل (Weaver and Cotrell) نے 1987ء میں یہ قرار دیا کہ کمرہ جماعت کو مزاح (Humour) شگفتہ مزاجی کے طریقوں سے زیادہ بہتر آرام دہ اور منظم بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے دس اقدام تجویز کیے جو درج ذیل ہیں۔

(i) ہنسیے اور مسکرائیے خوش باش رہیے۔
(ii) بالکل بے ساختہ اور فطری انداز اپنائیے۔
(الف) قواعد و ضوابط میں کبھی کبھی نرمی دیجیے۔ معمول کو کبھی کبھار توڑ دیجیے۔
(ب) اپنے آپ کو زیادہ سنجیدہ مزاج نہ بنائیے۔ کبھی کبھی مسکراہٹیں بکھیریے۔
(iii) غیر رسمی فضا بنائیے۔ سختی ترک کیجیے۔ بات چیت بھی کیجیے۔
(iv) اپنی جماعت کے دن کا آغاز ایک خیال، نظم، قصے یا مزاحیہ مثال سے کیجیے۔
(v) نفس مضمون سے ابھرنے والی کہانیوں اور تجربات کو استعمال کیجیے۔ ذاتی تجربات کو بھی زیر بحث لائیے۔
(vi) طلباء کی روزمرہ زندگی سے متعلق چیزوں اور باتوں کا رشتہ قائم کیجیے اور ان کو بیان کیجیے۔
(vii) اپنے سبق یا خطبے، تقریر کو چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کر دیجیے اور ان میں مزاح بھر دیجیے۔
(viii) طلباء کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے ان سے فرمائش کیجیے کہ وہ کوئی مزاحیہ کہانی یا قصہ سنائیں۔
(ix) طلباء کے لیے آپس میں "کچھ کہنے اور کچھ سننے" کی فضا کی حوصلہ افزائی کیجیے۔
(x) ایک آدھا مذاق بھی سنائیے، کبھی بے تکی، بے سری سی بات بھی کیجیے اور تسلیم کیجیے کہ آپ کو یہ بات اچھی طرح نہیں آتی تا کہ آپ ایک انسان (Human Being) کے طور پر جانے جائیں۔

اس طرح کی خوش باش شگفتہ مزاجی اور مزاح کے استعمال سے اور طلباء کو اچھی طرح ترغیب دینے سے طلباء سے اچھے نتائج کی توقعات لگائی جا سکتی ہیں۔

9- "واسکوئز" (Vasquez)(1988ء) نے کہا کہ طلباء کو ان سے وابستہ اعلیٰ توقعات کے بارے میں اشاروں لفظوں اور غیر لفظی حرکات و سکنات سے بتایا جا سکتا ہے اور اس کا طلباء کی کارکردگی پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ اس نے یہ بھی واضح کیا کہ طلباء کے بارے میں معلمین کی بلند توقعات کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ خواہ وہ مدرس و معلم کے بارے میں منفی رویہ ہی کیوں نہ رکھتے ہوں۔

10- "گلاسر" (Glasser)(1989ء) کے مطابق متعلمین کبھی کبھی کمرہ جماعت کی نسبت پکنک والے ماحول میں زیادہ محنت اور زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اگر طالب علموں کے سامنے کوالٹی اور اعلیٰ معیار کا نمونہ پیش کر دیا جائے یا اس کے بارے میں توضیح کر دی جائے تو وہ اس معیار تک پہنچنے کی پوری کوشش کریں گے۔ وہ اس کو قائم رکھنے کے لیے خوب محنت کریں گے اور اعلیٰ توقعات پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

Elmas Ali

تعامل کے ذریعے تحریک اور قابل قدر سرگرمیاں:
(Motivation Through Interaction and Valueable Task):

1- اگرچہ مدرس کی شخصیت متعلمین کو تعلیم کے لیے تحریک دینے میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے لیکن اس کے علاوہ مدرس کی تدریسی تکنیکس (Techniques) بھی طلباء کے "تعلم" کو خوب ابھارتی ہیں۔ بہت سے اساتذہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ طالب علموں کو خوش رکھنے (Entertainging) کے طریقوں سے تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب ملتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ یہ بالکل صحیح نظریہ ہو۔

2- تحریک کے بہت سے پہلوؤں کا اظہار استاد کی شخصیت سے ہوتا ہے۔ نتیجتاً "تعلم" (Learning) کے تجربے کا دارومدار طلباء اور معلم کے درمیان "تعامل" (Interaction) پر ہوتا ہے۔ مدرس کا رویہ پرسکون اور اطمینان بخش ہونا ضروری ہے تا کہ متعلمین بھی سبق کے دوران مختلف سرگرمیوں کے حوالے سے مطمئن رہیں۔

3- "پلارڈی اور پلارڈی" (Plardy and Plardy) نے حیران کن بات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے خیال میں "اس سے قطع نظر کہ وجوہات کیا ہیں؟ یا استاد کا تجربہ کتنے سال کا ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ وہ معلمین جو پریشانی اور [illegible] کا شکار ہوتے ہیں وہ یہ بے چینی اپنے طلباء میں بھی منتقل کرنے کا باعث بنتے ہیں اور جونہی مدرس خلوص سے [illegible] طالب علموں کے بارے میں ان کی بے قراری کو جان جاتا ہے تو مزاح (Humour) اور اعلیٰ توقعات کو بڑھا [illegible] طرف متوجہ ہوتا ہے۔ طلباء کی گھبراہٹ کم ہونے لگتی ہے اور وہ آسانی سے "تعلم" حاصل کرنے لگتے ہیں۔

4- "تعلم" کے [illegible] بھی تجربے [illegible] استاد اور طلباء کے "تعامل" (Interaction) کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ "براؤن" ([illegible]own)([illegible]988) نے مدرس اور متعلمین کے درمیان باہمی احترام کے بارے میں بیان کیا کہ "تدریس ایک تعامل کا عمل [illegible] ہے جو "تعلم" میں آ[illegible]یاں پیدا کرتا ہے اگر تعامل نہیں ہوگا تو تدریس نہیں ہوگی۔ معلمین جو طلبہ کے ساتھ تعامل (in[illegible]action) نہیں کر سکتے دراصل وہ اپنے اور طلباء کے لیے عزت و وقار پیدا نہیں کر سکتے۔

5- براؤن نے طلباء کے ساتھ باہمی احترام کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے پانچ نکات وضع کیے جو درج ذیل ہیں:

1- تدریس ایک تعامل ہے جس سے تعلم میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔
2- اختلاف رائے کو برداشت کرنا چاہیے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ تو ایک لازمی امر ہے۔
3- اقدار نہ غلط ہوتی ہے نہ صحیح۔ البتہ ہم سب میں موجود رہتی ہیں۔
4- منتخب کرنے کی آزادی نہایت قیمتی استحقاق ہے جو ہم سب کو حاصل ہے۔
5- جو تدریس سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے لیے ہمیشہ سیکھتے رہنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

یہ بیانات تعلم کے بنیادی اصول ہیں لیکن یہ بہت غلط استعمال ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر مندرجہ بالا نمبر [illegible] پر بیان جو "اختلافات" کے بارے میں ہے کہ اختلافات ہوتے ہیں۔ تمام طلباء میں مختلف خصوصیات ہوتی ہیں لیکن عام طور پر سب طلباء ایک جیسے سمجھے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام بچے ایک جیسا کام کر سکتے ہیں اور ان کے ساتھ مساوی سلوک کیا جاتا ہے۔ ایسے رویے، تعامل میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ نہ سارے طلباء کالج جانا چاہتے ہیں۔ نہ ہی سارے بہت

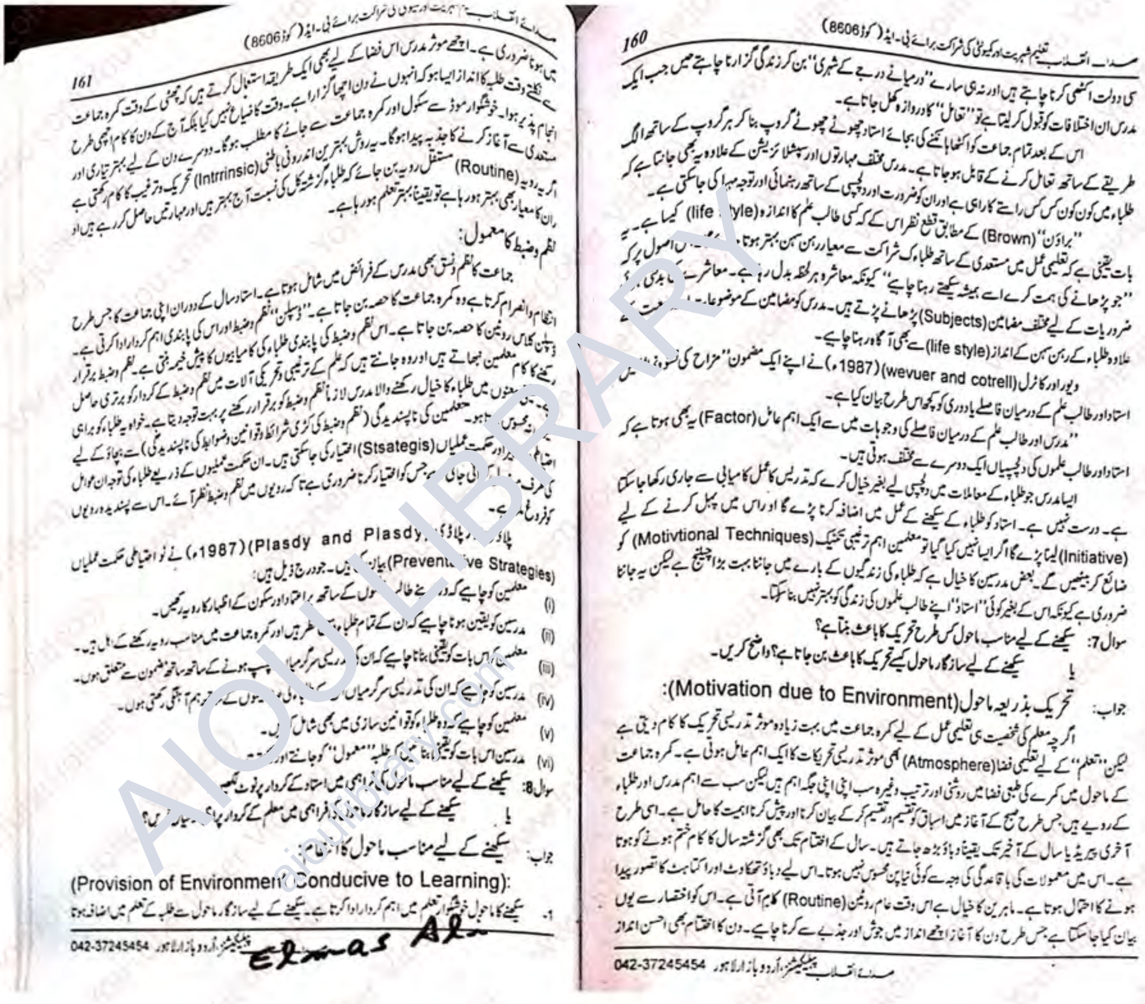

سی دولت اکٹھی کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی سارے "درمیانے درجے کے شہری" بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں جب ایک مدرس ان اختلافات کو قبول کر لیتا ہے تو "تعامل" کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

اس کے بعد تمام جماعت کو اکٹھا ہانکنے کی بجائے استاد چھوٹے چھوٹے گروپ بنا کر ہر گروپ کے ساتھ الگ طریقے کے ساتھ تعامل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مدرس مختلف مہارتوں اور سپیشلائزیشن کے علاوہ یہ بھی جانتا ہے کہ طلباء میں کون کون کس کس راستے کا راہی ہے اور ان کو ضرورت اور دلچسپی کے ساتھ رہنمائی اور توجہ مہیا کی جا سکتی ہے۔

"براؤن" (Brown) کے مطابق قطع نظر اس کے کہ کسی طالب علم کا انداز (life style) کیسا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ تعلیمی عمل میں مستعدی کے ساتھ طلباء کی شراکت سے معیار رہن سہن بہتر ہوتا ہے۔ اس اصول پر کہ "جو پڑھانے کی ہمت کرے اسے ہمیشہ سیکھتے رہنا چاہیے" کیونکہ معاشرہ ہر لحظہ بدل رہا ہے۔ معاشرے کی بدلتی ضروریات کے لیے مختلف مضامین (Subjects) پڑھانے پڑتے ہیں۔ مدرس کو مضامین کے موضوعات کے علاوہ طلباء کے رہن سہن کے انداز (life style) سے بھی آگاہ رہنا چاہیے۔

ویور اور کاٹرل (wevuer and cotrell) (1987ء) نے اپنے ایک مضمون "مزاج کی نشوونما" میں استاد اور طالب علم کے درمیان فاصلے یا دوری کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔

"مدرس اور طالب علم کے درمیان فاصلے کی وجوہات میں سے ایک اہم عامل (Factor) یہ بھی ہوتا ہے کہ استاد اور طالب علموں کی دلچسپیاں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔

ایسا مدرس جو طلباء کے معاملات میں دلچسپی لیے بغیر خیال کرے کہ تدریس کا عمل کامیابی سے جاری رکھا جا سکتا ہے۔ درست نہیں ہے۔ استاد کو طلباء کے سیکھنے کے عمل میں اضافہ کرنا پڑے گا اور اس میں پہل کرنے کے لیے (Initiative) لینا پڑے گا اگر ایسا نہیں کیا گیا تو معلمین اہم ترغیبی تکنیک (Motivtional Techniques) کو ضائع کر بیٹھیں گے۔ بعض مدرسین کا خیال ہے کہ طلباء کی زندگیوں کے بارے میں جاننا بہت بڑا چیلنج ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی "استاد" اپنے طالب علموں کی زندگی کو بہتر نہیں بنا سکتا۔

سوال 7: سیکھنے کے لیے مناسب ماحول کس طرح تحریک کا باعث بنتا ہے؟

یا سیکھنے کے لیے سازگار ماحول کیسے تحریک کا باعث بن جاتا ہے؟ واضح کریں۔

جواب: **تحریک بذریعہ ماحول (Motivation due to Environment):**

اگرچہ معلم کی شخصیت ہی تعلیمی عمل کے لیے کمرہ جماعت میں بہت زیادہ موثر تدریسی تحریک کا کام دیتی ہے لیکن "تعلم" کے لیے تعلیمی فضا (Atmosphere) بھی موثر تدریسی تحریکات کا ایک اہم عامل ہوتی ہے۔ کمرہ جماعت کے ماحول میں کمرے کی طبعی فضا میں روشنی اور ترتیب وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ اہم ہیں لیکن سب سے اہم مدرس اور طلباء کے رویے ہیں جس طرح صبح کے آغاز میں اسباق کو تقسیم در تقسیم کر کے بیان کرنا اور پیش کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ اسی طرح آخری پیریڈ یا سال کے آخر تک یقیناً دباؤ بڑھ جاتے ہیں۔ سال کے اختتام تک بھی گزشتہ سال کا کام ختم ہونے کو ہوتا ہے۔ اس میں معمولات کی باقاعدگی کی وجہ سے کوئی نیا پن محسوس نہیں ہوتا۔ اس لیے دباؤ تھکاوٹ اور اکتاہٹ کا تصور پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے اس وقت عام روٹین (Routine) کام آتی ہے۔ اس کو اختصار سے یوں بیان کیا جا سکتا ہے جس طرح دن کا آغاز اچھے انداز میں جوش اور جذبے سے کرنا چاہیے۔ دن کا اختتام بھی احسن انداز

میں ہونا ضروری ہے۔ اچھے موثر مدرس اس فضا کے لیے بھی ایک طریقہ استعمال کرتے ہیں کہ چھٹی کے وقت کمرہ جماعت سے نکلتے وقت طلبہ کا انداز ایسا ہو کہ انہوں نے دن اچھا گزارا ہے۔ وقت کا ضیاع نہیں کیا بلکہ آج کے دن کا کام اچھی طرح انجام پذیر ہوا۔ خوشگوار موڈ سے سکول اور کمرہ جماعت سے جانے کا مطلب ہوگا۔ دوسرے دن کے لیے بہتر تیاری اور مستعدی سے آغاز کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ یہ روش بہترین اندرونی باطنی (Intrrinsic) تحریک و ترغیب کا کام رکھتی ہے اگر یہ رویہ (Routine) مستقل رویہ بن جائے کہ طلباء گزشتہ کل کی نسبت آج بہتر ہیں اور مہارتیں حاصل کر رہے ہیں اور ان کا معیار بھی بہتر ہو رہا ہے تو یقیناً بہتر تعلم ہو رہا ہے۔

نظم و ضبط کا معمول:

جماعت کا نظم و نسق بھی مدرس کے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔ استاد سال کے دوران اپنی جماعت کا جس طرح انتظام و انصرام کرتا ہے وہ کمرہ جماعت کا حصہ بن جاتا ہے۔ "ڈسپلن" "نظم و ضبط" اور اس کی پابندی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ڈسپلن کلاس روٹین کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس نظم و ضبط کی پابندی طلباء کی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ نظم و ضبط برقرار رکھنے کا کام معلمین نبھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ علم کے ترغیبی و تحریکی آلات میں نظم و ضبط کے کردار کو برتری حاصل ہے۔ صحیح معنوں میں طلباء کا خیال رکھنے والا مدرس لازماً نظم و ضبط کو برقرار رکھنے پر بہت توجہ دیتا ہے۔ خواہ یہ طلباء کو براہ راست محسوس ہوتا ہو۔ معلمین کی ناپسندیدگی (نظم و ضبط کی کڑی شرائط و قوانین و ضوابط کی ناپسندیدگی) سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر اور حکمت عملیاں (Stsategis) اختیار کی جا سکتی ہیں۔ ان حکمت عملیوں کے ذریعے طلباء کی توجہ ان عوامل کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جس کو اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ رویوں میں نظم و ضبط نظر آئے۔ اس سے پسندیدہ رویوں کو فروغ ملتا ہے۔

پلاڈی اور پلاڈی (Plasdy and Plasdy) (1987ء) نے نو احتیاطی حکمت عملیاں (Preventive Strategies) بیان کی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

(i) معلمین کو چاہیے کہ وہ اپنے طالب علموں کے ساتھ پر اعتماد اور سکون کے اظہار کا رویہ رکھیں۔

(ii) مدرسین کو یقین ہونا چاہیے کہ ان کے تمام طلباء ... اور کمرہ جماعت میں مناسب رویہ رکھنے کے اہل ہیں۔

(iii) معلمین کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کی تدریسی سرگرمیاں ... دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ مضمون سے متعلق ہوں۔

(iv) مدرسین کو چاہیے کہ ان کی تدریسی سرگرمیاں ... ہم آہنگی رکھتی ہوں۔

(v) معلمین کو چاہیے کہ وہ طلباء کو قوانین سازی میں بھی شامل کریں۔

(vi) مدرسین اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلبہ "معمول" کو جانتے اور ...

سوال 8: سیکھنے کے لیے مناسب ماحول کی فراہمی میں استاد کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

یا سیکھنے کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی میں معلم کے کردار پر ... بیان کریں؟

جواب: **سیکھنے کے لیے مناسب ماحول کا انتظام:**

(Provision of Environment Conducive to Learning):

1۔ سیکھنے کا ماحول خوشگوار تعلم میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سیکھنے کے لیے سازگار ماحول سے طلبہ کے تعلم میں اضافہ ہوتا

Elmas Ali

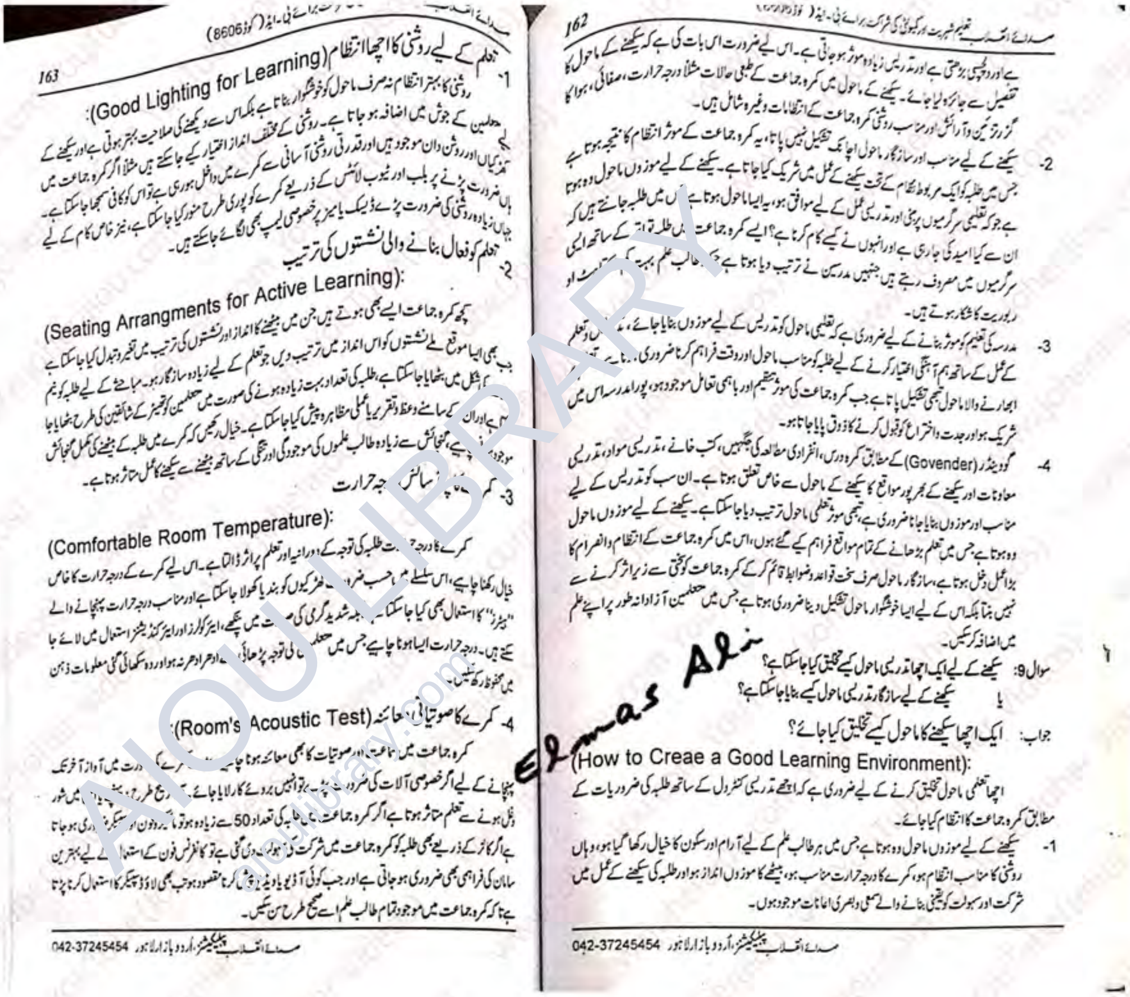

ہے اور دلچسپی بڑھتی ہے اور تدریس زیادہ موثر ہو جاتی ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ سیکھنے کے ماحول کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے۔ سیکھنے کے ماحول میں کمرہ جماعت کے طبعی حالات مثلاً درجہ حرارت، صفائی، ہوا کا گزر، تزئین و آرائش اور مناسب روشنی کمرہ جماعت کے انتظامات وغیرہ شامل ہیں۔

-2 سیکھنے کے لیے مناسب اور سازگار ماحول اچانک تشکیل نہیں پاتا، یہ کمرہ جماعت کے موثر انتظام کا نتیجہ ہوتا ہے جس میں طلبہ کو ایک مربوط نظام کے تحت سیکھنے کے عمل میں شریک کیا جاتا ہے۔ سیکھنے کے لیے موزوں ماحول وہ ہوتا ہے جو کہ تعلیمی سرگرمیوں پر مبنی اور تدریسی عمل کے لیے موافق ہو، یہ ایسا ماحول ہوتا ہے جس میں طلبہ جانتے ہیں کہ ان سے کیا امید کی جا رہی ہے اور انہوں نے کیسے کام کرنا ہے؟ ایسے کمرہ جماعت میں طلبہ تواتر کے ساتھ ایسی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں جنہیں مدرسین نے ترتیب دیا ہوتا ہے جبکہ طالب علم بہت کم شرارت اور بوریت کا شکار ہوتے ہیں۔

-3 مدرسہ کی تعلیم کو موثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی ماحول کو تدریس کے لیے موزوں بنایا جائے، تدریس و تعلم کے عمل کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرنے کے لیے طلبہ کو مناسب ماحول اور وقت فراہم کرنا ضروری [illegible] ابھارنے والا ماحول تبھی تشکیل پاتا ہے جب کمرہ جماعت کی موثر تنظیم اور باہمی تعامل موجود ہو، پورا مدرسہ اس میں شریک ہو اور جدت و اختراع کو قبول کرنے کا ذوق پایا جاتا ہو۔

-4 گووینڈر (Govender) کے مطابق کمرہ درس، انفرادی مطالعہ کی جگہیں، کتب خانے، تدریسی مواد، تدریسی معاونات اور سیکھنے کے بھرپور مواقع کا سیکھنے کے ماحول سے خاص تعلق ہوتا ہے۔ ان سب کو تدریس کے لیے مناسب اور موزوں بنایا جانا ضروری ہے، تبھی موثر تعلمی ماحول ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ سیکھنے کے لیے موزوں ماحول وہ ہوتا ہے جس میں تعلم بڑھانے کے تمام مواقع فراہم کیے گئے ہوں، اس میں کمرہ جماعت کے انتظام و انصرام کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے، سازگار ماحول صرف سخت قواعد و ضوابط قائم کر کے کمرہ جماعت کو سختی سے زیر اثر کرنے سے نہیں بنتا بلکہ اس کے لیے ایسا خوشگوار ماحول تشکیل دینا ضروری ہوتا ہے جس میں متعلمین آزادانہ طور پر اپنے علم میں اضافہ کر سکیں۔

Elmas Ali

سوال 9: سیکھنے کے لیے ایک اچھا تدریسی ماحول کیسے تخلیق کیا جا سکتا ہے؟
یا سیکھنے کے لیے سازگار تدریسی ماحول کیسے بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: ایک اچھا سیکھنے کا ماحول کیسے تخلیق کیا جائے؟
(How to Creae a Good Learning Environment):

اچھا تعلمی ماحول تخلیق کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اچھے تدریسی کنٹرول کے ساتھ طلبہ کی ضروریات کے مطابق کمرہ جماعت کا انتظام کیا جائے۔

-1 سیکھنے کے لیے موزوں ماحول وہ ہوتا ہے جس میں ہر طالب علم کے لیے آرام اور سکون کا خیال رکھا گیا ہو، وہاں روشنی کا مناسب انتظام ہو، کمرے کا درجہ حرارت مناسب ہو، بیٹھنے کا موزوں انداز ہو اور طلبہ کی سیکھنے کے عمل میں شرکت اور سہولت کو یقینی بنانے والے سمعی و بصری اعانات موجود ہوں۔

-1 تعلم کے لیے روشنی کا اچھا انتظام (Good Lighting for Learning):

روشنی کا بہتر انتظام نہ صرف ماحول کو خوشگوار بناتا ہے بلکہ اس سے دیکھنے کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور سیکھنے کے لیے متعلمین کے جوش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ روشنی کے مختلف انداز اختیار کیے جا سکتے ہیں مثلاً اگر کمرہ جماعت میں کھڑکیاں اور روشن دان موجود ہیں اور قدرتی روشنی آسانی سے کمرے میں داخل ہو رہی ہے تو اس کو کافی سمجھا جا سکتا ہے۔ ہاں ضرورت پڑنے پر بلب اور ٹیوب لائٹس کے ذریعے کمرے کو پوری طرح منور کیا جا سکتا ہے، نیز خاص کام کے لیے جہاں زیادہ روشنی کی ضرورت پڑے ڈیسک یا میز پر خصوصی لیمپ بھی لگائے جا سکتے ہیں۔

-2 تعلم کو فعال بنانے والی نشستوں کی ترتیب (Seating Arrangments for Active Learning):

کچھ کمرہ جماعت ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں بیٹھنے کا انداز اور نشستوں کی ترتیب میں تغیر و تبدل کیا جا سکتا ہے جب بھی ایسا موقع ملے نشستوں کو اس انداز میں ترتیب دیں جو تعلم کے لیے زیادہ سازگار ہو۔ مباحثے کے لیے طلبہ کو نیم [illegible] شکل میں بٹھایا جا سکتا ہے، طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی صورت میں متعلمین کو تھیٹرز کے شائقین کی طرح بٹھایا جا [illegible] ہے اور ان کے سامنے وعظ و تقریر یا عملی مظاہرہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ خیال رکھیں کہ کمرے میں طلبہ کے بیٹھنے کی مکمل گنجائش موجود [illegible] چاہیے، گنجائش سے زیادہ طالب علموں کی موجودگی اور تنگی کے ساتھ بیٹھنے سے سیکھنے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

-3 کمرے [illegible] درجہ حرارت (Comfortable Room Temperature):

کمرے کا درجہ حرارت طلبہ کی توجہ کے دورانیہ اور تعلم پر اثر ڈالتا ہے۔ اس لیے کمرے کے درجہ حرارت کا خاص خیال رکھنا چاہیے، اس سلسلے میں حسب ضرورت کھڑکیوں کو بند یا کھولا جا سکتا ہے اور مناسب درجہ حرارت پہنچانے والے "ہیٹرز" کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے، البتہ شدید گرمی کی صورت میں پنکھے، ایئر کولرز اور ایئر کنڈیشنرز استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔ درجہ حرارت ایسا ہونا چاہیے جس میں متعلمین کی توجہ پڑھائی [illegible] ادھر ادھر نہ ہو اور وہ سکھائی گئی معلومات ذہن میں محفوظ رکھ سکیں۔

-4 کمرے کا صوتیاتی معائنہ (Room's Acoustic Test):

کمرہ جماعت میں سماعت اور صوتیات کا بھی معائنہ ہونا چاہیے [illegible] کمرے کے [illegible] میں آواز آخر تک پہنچانے کے لیے اگر خصوصی آلات کی ضرورت پڑے تو انہیں بروئے کار لایا جائے۔ [illegible] طرح، [illegible] میں شور و غل ہونے سے تعلم متاثر ہوتا ہے اگر کمرہ جماعت میں طلبہ کی تعداد 50 سے زیادہ ہو تو مائیکروفون اور سپیکر ضروری ہو جاتا ہے اگر کالز کے ذریعے بھی طلبہ کو کمرہ جماعت میں شرکت کی سہولت دی گئی ہے تو کانفرنس فون کے استعمال کے لیے بہترین سامان کی فراہمی بھی ضروری ہو جاتی ہے اور جب کوئی آڈیو یا ویڈیو پیش کرنا مقصود ہو تب بھی لاؤڈ سپیکر کا استعمال کرنا پڑتا ہے تاکہ کمرہ جماعت میں موجود تمام طالب علم اسے صحیح طرح سن سکیں۔

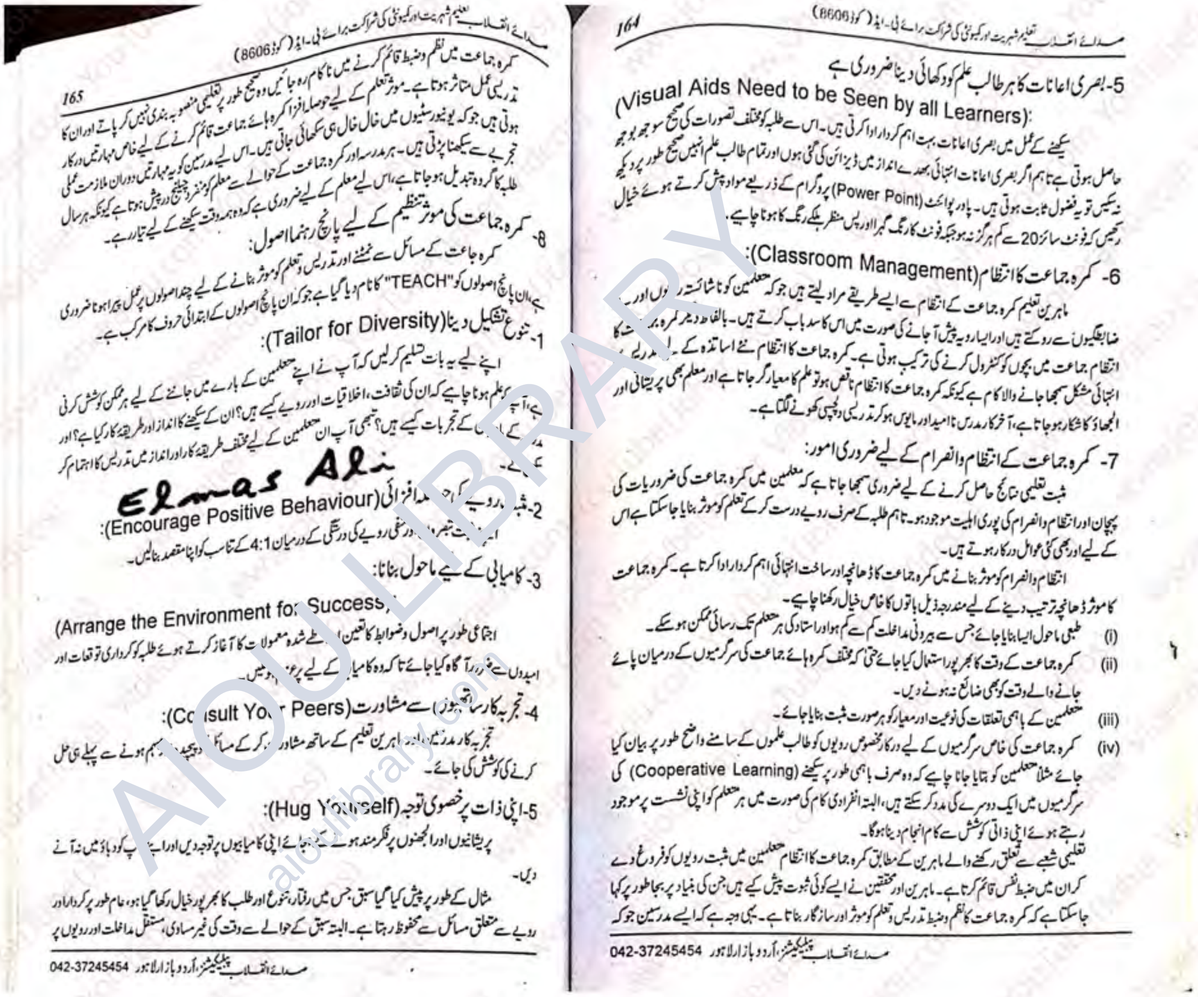

5-بصری اعانات کا ہر طالب علم کو دکھائی دینا ضروری ہے (Visual Aids Need to be Seen by all Learners):

سیکھنے کے عمل میں بصری اعانات بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس سے طلبہ کو مختلف تصورات کی صحیح سوجھ بوجھ حاصل ہوتی ہے تاہم اگر بصری اعانات انتہائی بھدے انداز میں ڈیزائن کی گئی ہوں اور تمام طالب علم انہیں صحیح طور پر دیکھ نہ سکیں تو یہ فضول ثابت ہوتی ہیں۔ پاور پوائنٹ (Power Point) پروگرام کے ذریعے مواد پیش کرتے ہوئے خیال رکھیں کہ فونٹ سائز 20 سے کم ہرگز نہ ہو جبکہ فونٹ کا رنگ گہرا اور پس منظر ہلکے رنگ کا ہونا چاہیے۔

6- کمرہ جماعت کا انتظام (Classroom Management):

ماہرین تعلیم کمرہ جماعت کے انتظام سے ایسے طریقے مراد لیتے ہیں جو کہ متعلمین کو ناشائستہ رویوں اور بے ضابطگیوں سے روکتے ہیں اور ایسا رویہ پیش آجانے کی صورت میں اس کا سدباب کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر کمرہ جماعت کا انتظام جماعت میں بچوں کو کنٹرول کرنے کی ترکیب ہوتی ہے۔ کمرہ جماعت کا انتظام نئے اساتذہ کے [illegible] انتہائی مشکل سمجھا جانے والا کام ہے کیونکہ کمرہ جماعت کا انتظام ناقص ہو تو علم کا معیار گر جاتا ہے اور معلم بھی پریشانی اور الجھاؤ کا شکار ہو جاتا ہے، آخر کار مدرس ناامید اور مایوس ہو کر تدریسی دلچسپی کھونے لگتا ہے۔

7- کمرہ جماعت کے انتظام وانصرام کے لیے ضروری امور:

مثبت تعلیمی نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ معلمین میں کمرہ جماعت کی ضروریات کی پہچان اور انتظام وانصرام کی پوری اہلیت موجود ہو۔ تاہم طلبہ کے صرف رویے درست کر کے تعلم کو موثر بنایا جا سکتا ہے اس کے لیے اور بھی کئی عوامل درکار ہوتے ہیں۔

انتظام وانصرام کو موثر بنانے میں کمرہ جماعت کا ڈھانچہ اور ساخت انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کمرہ جماعت کا موثر ڈھانچہ ترتیب دینے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

(i) طبعی ماحول ایسا بنایا جائے جس سے بیرونی مداخلت کم سے کم ہو اور استاد کی ہر متعلم تک رسائی ممکن ہو سکے۔
(ii) کمرہ جماعت کے وقت کا بھرپور استعمال کیا جائے حتیٰ کہ مختلف کمرہ ہائے جماعت کی سرگرمیوں کے درمیان پائے جانے والے وقت کو بھی ضائع نہ ہونے دیں۔
(iii) متعلمین کے باہمی تعلقات کی نوعیت اور معیار کو ہر صورت مثبت بنایا جائے۔
(iv) کمرہ جماعت کی خاص سرگرمیوں کے لیے درکار مخصوص رویوں کو طالب علموں کے سامنے واضح طور پر بیان کیا جائے مثلاً متعلمین کو بتایا جانا چاہیے کہ وہ صرف باہمی طور پر سیکھنے (Cooperative Learning) کی سرگرمیوں میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں، البتہ انفرادی کام کی صورت میں ہر متعلم کو اپنی نشست پر موجود رہتے ہوئے اپنی ذاتی کوشش سے کام انجام دینا ہوگا۔

تعلیمی شعبے سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے مطابق کمرہ جماعت کا انتظام متعلمین میں مثبت رویوں کو فروغ دے کر ان میں ضبط نفس قائم کرتا ہے۔ ماہرین اور محققین نے ایسے کوئی ثبوت پیش کیے ہیں جن کی بنیاد پر بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کمرہ جماعت کا نظم وضبط تدریس وتعلم کو موثر اور سازگار بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مدرسین جو کہ

کمرہ جماعت میں نظم وضبط قائم کرنے میں ناکام رہ جائیں وہ صحیح طور پر تعلیمی منصوبہ بندی نہیں کر پاتے اور ان کا تدریسی عمل متاثر ہوتا ہے۔ موثر تعلم کے لیے حوصلہ افزا کمرہ ہائے جماعت قائم کرنے کے لیے خاص مہارتیں درکار ہوتی ہیں جو کہ یونیورسٹیوں میں خال خال ہی سکھائی جاتی ہیں۔ اس لیے مدرسین کو یہ مہارتیں دوران ملازمت عملی تجربے سے سیکھنا پڑتی ہیں۔ ہر مدرسہ اور کمرہ جماعت کے حوالے سے معلم کو منفرد چیلنج درپیش ہوتا ہے کیونکہ ہر سال طلبہ کا گروہ تبدیل ہو جاتا ہے، اس لیے معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہمہ وقت سیکھنے کے لیے تیار رہے۔

8- کمرہ جماعت کی موثر تنظیم کے لیے پانچ رہنما اصول:

کمرہ جماعت کے مسائل سے نمٹنے اور تدریس وتعلم کو موثر بنانے کے لیے چند اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے، ان پانچ اصولوں کو "TEACH" کا نام دیا گیا ہے جو کہ ان پانچ اصولوں کے ابتدائی حروف کا مرکب ہے۔

1- تنوع تشکیل دینا (Tailor for Diversity):

اپنے لیے یہ بات تسلیم کر لیں کہ آپ نے اپنے متعلمین کے بارے میں جاننے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی ہے، آپ کو علم ہونا چاہیے کہ ان کی ثقافت، اخلاقیات اور رویے کیسے ہیں؟ ان کے سیکھنے کا انداز اور طریقہ کار کیا ہے؟ اور مد[illegible] کے ا[illegible]ن کے تجربات کیسے ہیں؟ تبھی آپ ان متعلمین کے لیے مختلف طریقہ کار اور انداز میں تدریس کا اہتمام کر [illegible]ے۔

Elmas Ali

2- مثبت رویے کی حوصلہ افزائی (Encourage Positive Behaviour):

[illegible] مثبت تبصرے [illegible] منفی رویے کی درستگی کے درمیان 4:1 کے تناسب کو اپنا مقصد بنا لیں۔

3- کامیابی کے لیے ماحول بنانا: (Arrange the Environment for Success)

اجتماعی طور پر اصول وضوابط کا تعین [illegible] طے شدہ معمولات کا آغاز کرتے ہوئے طلبہ کو کرداری توقعات اور امیدوں سے ضرور آگاہ کیا جائے تاکہ وہ کامیابی کے لیے [illegible] ہوں۔

4- تجربہ کار ساتھیوں سے مشاورت (Consult Your Peers):

تجربہ کار مدرسین اور ماہرین تعلیم کے ساتھ مشاورت کر کے مسائل [illegible] مبہم ہونے سے پہلے ہی حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

5- اپنی ذات پر خصوصی توجہ (Hug Yourself):

پریشانیوں اور الجھنوں پر فکرمند ہونے کے بجائے اپنی کامیابیوں پر توجہ دیں اور اپنے آپ کو دباؤ میں نہ آنے دیں۔

مثال کے طور پر پیش کیا گیا سبق جس میں رفتار، تنوع اور طلب کا بھرپور خیال رکھا گیا ہو، عام طور پر کردار اور رویے سے متعلق مسائل سے محفوظ رہتا ہے۔ البتہ سبق کے حوالے سے وقت کی غیر مساوی، مستقل مداخلات اور رویوں پر

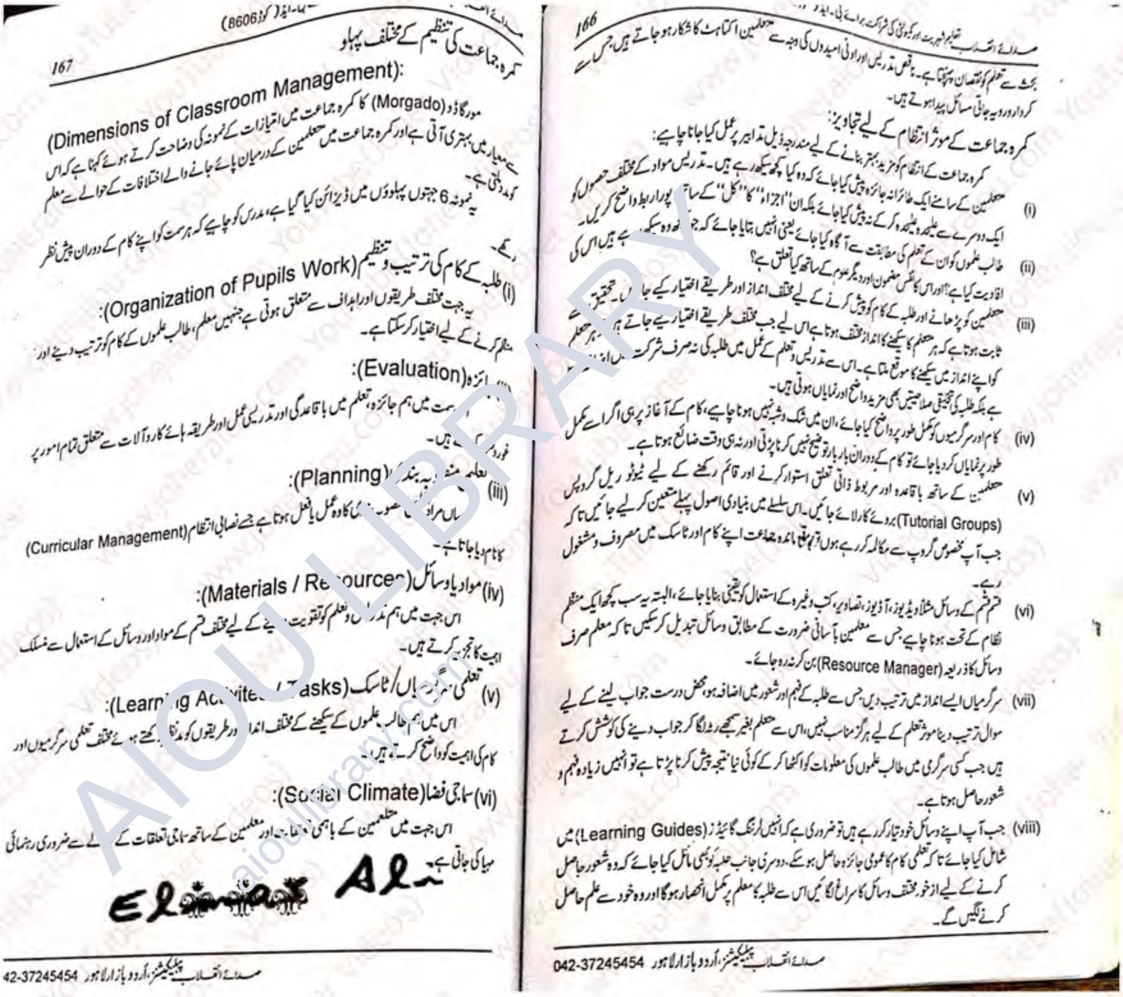

بحث سے تعلم کو نقصان پہنچتا ہے۔ ناقص تدریس اور ادنی امیدوں کی وجہ سے متعلمین اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے کردار و رویہ جاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

کمرہ جماعت کے موثر انتظام کے لیے تجاویز:

کمرہ جماعت کے انتظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل کیا جانا چاہیے:

(i) متعلمین کے سامنے ایک طائرانہ جائزہ پیش کیا جائے کہ وہ کیا کچھ سیکھ رہے ہیں۔ تدریس مواد کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ کر کے نہ پیش کیا جائے بلکہ ان "اجزاء" کا "کل" کے ساتھ پورا ربط واضح کر لیا۔

(ii) طالب علموں کو ان کے تعلم کی مطابقت سے آگاہ کیا جائے یعنی انہیں بتایا جائے کہ جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں اس کی افادیت کیا ہے؟ اور اس کا نفس مضمون اور دیگر علوم کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

(iii) متعلمین کو پڑھانے اور طلبہ کے کام کو پیش کرنے کے لیے مختلف انداز اور طریقے اختیار کیے جائیں۔ تحقیق [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ ہر متعلم کا سیکھنے کا انداز مختلف ہوتا ہے اس لیے جب مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں [illegible] ہر متعلم کو اپنے انداز میں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس سے تدریس و تعلم کے عمل میں طلبہ کی نہ صرف شرکت [illegible] ہے بلکہ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتیں بھی مزید واضح اور نمایاں ہوتی ہیں۔

(iv) کام اور سرگرمیوں کو مکمل طور پر واضح کیا جائے، ان میں شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے، کام کے آغاز پر ہی اگر اسے مکمل طور پر نمایاں کر دیا جائے تو کام کے دوران بار بار توضیح نہیں کرنا پڑتی اور نہ ہی وقت ضائع ہوتا ہے۔

(v) متعلمین کے ساتھ باقاعدہ اور مربوط ذاتی تعلق استوار کرنے اور قائم رکھنے کے لیے ٹیوٹو ریل گروپس (Tutorial Groups) بروئے کار لائے جائیں۔ اس سلسلے میں بنیادی اصول پہلے متعین کر لیے جائیں تا کہ جب آپ مخصوص گروپ سے مکالمہ کر رہے ہوں تو بقیہ ماندہ جماعت اپنے کام اور ٹاسک میں مصروف و مشغول رہے۔

(vi) قسم قسم کے وسائل مثلاً ویڈیوز، آڈیوز، تصاویر، کتب وغیرہ کے استعمال کو یقینی بنایا جائے، البتہ یہ سب کچھ ایک منظم نظام کے تحت ہونا چاہیے جس سے معلمین بآسانی ضرورت کے مطابق وسائل تبدیل کر سکیں تا کہ معلم صرف وسائل کا ذریعہ (Resource Manager) بن کر نہ رہ جائے۔

(vii) سرگرمیاں ایسے انداز میں ترتیب دیں جس سے طلبہ کے فہم اور شعور میں اضافہ ہو، محض درست جواب لینے کے لیے سوال ترتیب دینا موثر تعلم کے لیے ہرگز مناسب نہیں، اس سے متعلم بغیر سمجھے رٹا لگا کر جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں جب کسی سرگرمی میں طالب علموں کی معلومات کو اکٹھا کر کے کوئی نیا نتیجہ پیش کرنا پڑتا ہے تو انہیں زیادہ فہم و شعور حاصل ہوتا ہے۔

(viii) جب آپ اپنے وسائل خود تیار کر رہے ہیں تو ضروری ہے کہ انہیں لرننگ گائیڈز (Learning Guides) میں شامل کیا جائے تا کہ تعلمی کام کا عمومی جائزہ حاصل ہو سکے، دوسری جانب طلبہ کو بھی مائل کیا جائے کہ وہ شعور حاصل کرنے کے لیے از خود مختلف وسائل کا سراغ لگائیں اس سے طلبہ کا معلم پر مکمل انحصار ہوگا اور وہ خود سے علم حاصل کرنے لگیں گے۔

کمرہ جماعت کی تنظیم کے مختلف پہلو (Dimensions of Classroom Management):

مورگاڈو (Morgado) کا کمرہ جماعت میں امتیازات کے نمونہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہنا ہے کہ اس سے معیار میں بہتری آتی ہے اور کمرہ جماعت میں متعلمین کے درمیان پائے جانے والے اختلافات کے حوالے سے معلم کو مدد ملتی ہے۔

یہ نمونہ 6 جہتوں پہلوؤں میں ڈیزائن کیا گیا ہے، مدرس کو چاہیے کہ ہر سمت کو اپنے کام کے دوران پیش نظر رکھے۔

(i) طلبہ کے کام کی ترتیب و تنظیم (Organization of Pupils Work):

یہ جہت مختلف طریقوں اور اہداف سے متعلق ہوتی ہے جنہیں معلم، طالب علموں کے کام کو ترتیب دینے اور منظم کرنے کے لیے اختیار کر سکتا ہے۔

(ii) جائزہ (Evaluation):

اس سمت میں ہم جائزہ، تعلم میں باقاعدگی اور تدریسی عمل اور طریقہ ہائے کار و آلات سے متعلق تمام امور پر غور و[illegible] ہیں۔

(iii) تعلیمی منصوبہ بندی (Planning):

اس سے مراد [illegible] کا وہ عمل یا فعل ہوتا ہے جسے نصابی انتظام (Curricular Management) کا نام دیا جاتا ہے۔

(iv) مواد یا وسائل (Materials / Resources):

اس جہت میں ہم تدریس و تعلم کو تقویت دینے کے لیے مختلف قسم کے مواد اور وسائل کے استعمال سے منسلک اہمیت کا تجزیہ کرتے ہیں۔

(v) تعلیمی سرگرمیاں/ٹاسک (Learning Activities / Tasks):

اس میں ہم طالب علموں کے سیکھنے کے مختلف انداز اور طریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف تعلیمی سرگرمیوں اور کام کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

(vi) سماجی فضا (Social Climate):

اس جہت میں متعلمین کے باہمی تعلقات اور معلمین کے ساتھ سماجی تعلقات کے حوالے سے ضروری رہنمائی مہیا کی جاتی ہے۔

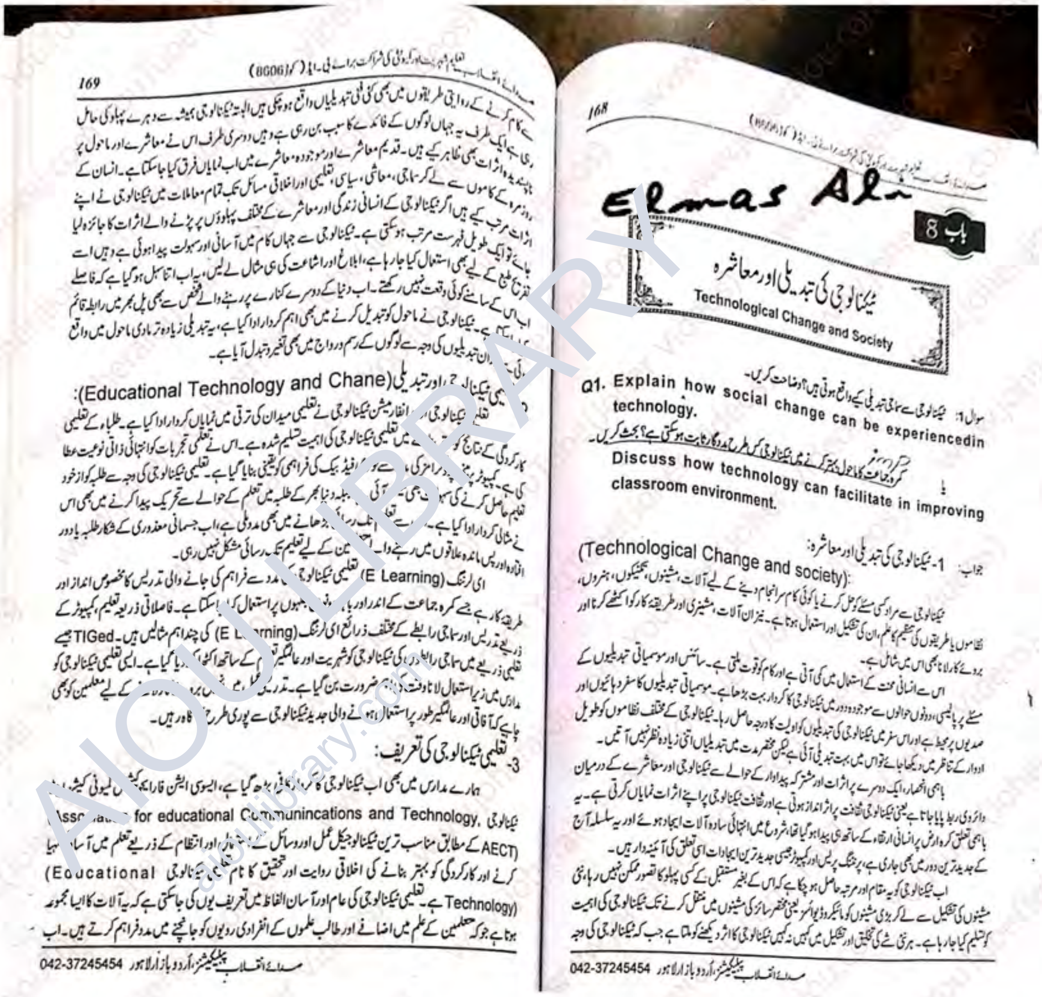

168 صدائے انقلاب — تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

Elmas Ali

باب 8

ٹیکنالوجی کی تبدیلی اور معاشرہ
Technological Change and Society

سوال 1: ٹیکنالوجی سے سماجی تبدیلی کیسے واقع ہوتی ہیں؟ وضاحت کریں۔

Q1. Explain how social change can be experiencedin technology.

یا

کمرہ جماعت کا ماحول بہتر کرنے میں ٹیکنالوجی کس طرح مددگار ثابت ہو سکتی ہے؟ بحث کریں۔

Discuss how technology can facilitate in improving classroom environment.

جواب: 1- ٹیکنالوجی کی تبدیلی اور معاشرہ (Technological Change and society):

ٹیکنالوجی سے مراد کسی مسئلے کو حل کرنے یا کوئی کام سرانجام دینے کے لیے آلات، مشینوں، تکنیکوں، ہنروں، نظاموں یا طریقوں کی تنظیم کا علم، ان کی تشکیل اور استعمال ہوتا ہے۔ نیز ان آلات، مشینری اور طریقہ کار کو اکٹھے کرنا اور بروئے کار لانا بھی اس میں شامل ہے۔

اس سے انسانی محنت کے استعمال میں کمی آتی ہے اور کام کو قوت ملتی ہے۔ سائنس اور موسمیاتی تبدیلیوں کے مسئلے پر پالیسی، دونوں حوالوں سے موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کا کردار بہت بڑھا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کا سفر دہائیوں اور صدیوں پر محیط ہے اور اس سفر میں ٹیکنالوجی کی تبدیلیوں کو اولیت کا درجہ حاصل رہا۔ ٹیکنالوجی کے مختلف نظاموں کو طویل ادوار کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس میں بہت تبدیلی آئی ہے لیکن مختصر مدت میں تبدیلیاں اتنی زیادہ نظر نہیں آتیں۔

باہمی انحصار، ایک دوسرے پر اثرات اور مشترکہ پیداوار کے حوالے سے ٹیکنالوجی اور معاشرے کے درمیان دائروی ربط پایا جاتا ہے یعنی ٹیکنالوجی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے اور ثقافت ٹیکنالوجی پر اپنے اثرات نمایاں کرتی ہے۔ یہ باہمی تعلق کرۂ ارض پر انسانی ارتقاء کے ساتھ ہی پیدا ہو گیا تھا، شروع میں انتہائی سادہ آلات ایجاد ہوئے اور یہ سلسلہ آج کے جدید ترین دور میں بھی جاری ہے، پرنٹنگ پریس اور کمپیوٹر جیسی جدید ترین ایجادات اسی تعلق کی آئینہ دار ہیں۔

اب ٹیکنالوجی کو یہ مقام اور مرتبہ حاصل ہو چکا ہے کہ اس کے بغیر مستقبل کے کسی پہلو کا تصور ممکن نہیں رہا، نئی مشینوں کی تشکیل سے لے کر بڑی مشینوں کو مائیکرو وڈیوائزر یعنی مختصر سائز کی مشینوں میں منتقل کرنے تک ٹیکنالوجی کی اہمیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ہر نئی شے کی تخلیق اور تشکیل میں کہیں نہ کہیں ٹیکنالوجی کا اثر دیکھنے کو ملتا ہے جب کہ ٹیکنالوجی کی وجہ

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

---

169 صدائے انقلاب — تعلیم شہریت اور کمیونٹی کی شراکت برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8606)

سے کام کرنے کے روایتی طریقوں میں بھی کئی فنی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں البتہ ٹیکنالوجی ہمیشہ سے دوہرے پہلو کی حامل رہی ہے۔ ایک طرف یہ جہاں لوگوں کے فائدے کا سبب بن رہی ہے وہیں دوسری طرف اس نے معاشرے اور ماحول پر ناپسندیدہ اثرات بھی ظاہر کیے ہیں۔ قدیم معاشرے اور موجودہ معاشرے میں اب نمایاں فرق کیا جا سکتا ہے۔ انسان کے روزمرہ کے کاموں سے لے کر سماجی، معاشی، سیاسی، تعلیمی اور اخلاقی مسائل تک تمام معاملات میں ٹیکنالوجی نے اپنے اثرات مرتب کیے ہیں اگر ٹیکنالوجی کے انسانی زندگی اور معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیا جائے تو ایک طویل فہرست مرتب ہو سکتی ہے۔ ٹیکنالوجی سے جہاں کام میں آسانی اور سہولت پیدا ہوئی ہے وہیں اسے تفریح طبع کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے، ابلاغ اور اشاعت کی ہی مثال لے لیں، یہ اب اتنا سہل ہو گیا ہے کہ فاصلے اب اس کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ اب دنیا کے دوسرے کنارے پر رہنے والے شخص سے بھی پل بھر میں رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ ٹیکنالوجی نے ماحول کو تبدیل کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے، یہ تبدیلی زیادہ تر مادی ماحول میں واقع ہوئی [illegible] ان تبدیلیوں کی وجہ سے لوگوں کے رسم و رواج میں بھی تغیر و تبدل آیا ہے۔

2- تعلیمی ٹیکنالوجی اور تبدیلی (Educational Technology and Chane):

تعلیمی ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے تعلیمی میدان کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ طلباء کے تعلیمی کارکردگی کے نتائج کو [illegible] میں تعلیمی ٹیکنالوجی کی اہمیت تسلیم شدہ ہے۔ اس نے تعلمی تجربات کو انتہائی ذاتی نوعیت عطا کی ہے۔ کمپیوٹر پر مبنی پروگرامز کی [illegible] سے [illegible] فیڈ بیک کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ تعلیمی ٹیکنالوجی کی وجہ سے طلبہ کو از خود تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بھی [illegible] آئی [illegible] طلبہ دنیا بھر کے طلبہ میں تعلم کے حوالے سے تحریک پیدا کرنے میں بھی اس نے مثالی کردار ادا کیا ہے۔ [illegible] تعلیم تک رسائی بڑھانے میں بھی مدد ملی ہے، اب جسمانی معذوری کے شکار طلبہ یا دور افتادہ اور پس ماندہ علاقوں میں رہنے والے [illegible] کے لیے تعلیم تک رسائی مشکل نہیں رہی۔

ای لرننگ (E Learning) تعلیمی ٹیکنالوجی کی مدد سے فراہم کی جانے والی تدریس کا مخصوص انداز اور طریقہ کار ہے جسے کمرہ جماعت کے اندر اور باہر [illegible] جگہوں پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فاصلاتی ذریعہ تعلیم، کمپیوٹر کے ذریعے تدریس اور سماجی رابطے کے مختلف ذرائع ای لرننگ (E Learning) کی چند اہم مثالیں ہیں۔ TIGed جیسے تعلیمی ذریعے میں سماجی رابطہ [illegible] کی ٹیکنالوجی کو شہریت اور عالمگیر تعلیم کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ ایسی تعلیمی ٹیکنالوجی کو مدارس میں زیر استعمال لانا وقت کی اہم ضرورت بن گیا ہے۔ تدریسی عمل میں [illegible] بروئے کار لانے کے لیے معلمین کو بھی چاہیے کہ آفاقی اور عالمگیر طور پر استعمال ہونے والی جدید ٹیکنالوجی سے پوری طرح [illegible] ہیں۔

3- تعلیمی ٹیکنالوجی کی تعریف:

ہمارے مدارس میں بھی اب ٹیکنالوجی کا کردار کافی بڑھ گیا ہے، ایسوسی ایشن فار ایجوکیشنل کمیونی کیشنز [illegible] ٹیکنالوجی (Association for educational Communincations and Technology, AECT) کے مطابق مناسب ترین ٹیکنالوجیکل عمل اور وسائل کے استعمال اور انتظام کے ذریعے تعلم میں آسانی مہیا کرنے اور کارکردگی کو بہتر بنانے کی اخلاقی روایت اور تحقیق کا نام تعلیمی ٹیکنالوجی (Educational Technology) ہے۔ تعلیمی ٹیکنالوجی کی عام اور آسان الفاظ میں تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ آلات کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جو کہ متعلمین کے علم میں اضافے اور طالب علموں کے انفرادی رویوں کو جانچنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اب

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

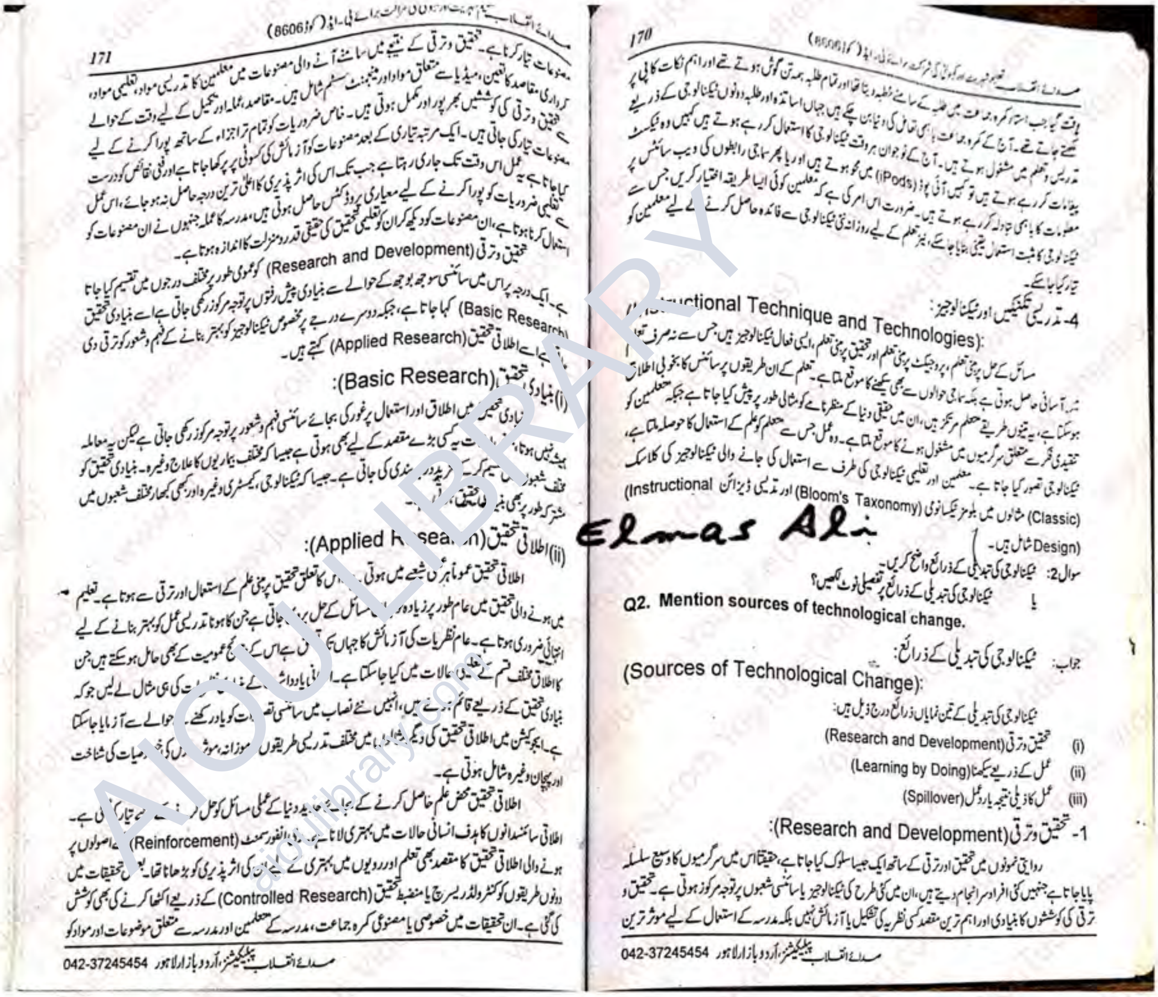

وقت گیا جب استاد کمرہ جماعت میں طلبہ کے سامنے خطبہ دیتا تھا اور تمام طلبہ ہمہ تن گوش ہوتے تھے اور اہم نکات کاپی پر لکھے جاتے تھے۔ آج کے کمرہ جماعت باہمی تعامل کی دنیا بن چکے ہیں جہاں اساتذہ اور طلبہ دونوں ٹیکنالوجی کے ذریعے تدریس و تعلم میں مشغول ہوتے ہیں۔ آج کے نوجوان ہر وقت ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہوتے ہیں کہیں وہ ٹیکسٹ پیغامات کر رہے ہوتے ہیں تو کہیں آئی پوڈز (iPods) میں محو ہوتے ہیں اور یا پھر سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر معلومات کا باہمی تبادلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معلمین کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں جس سے ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال یقینی بنایا جاسکے، نیز تعلم کے لیے روزانہ نئی ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے متعلمین کو تیار کیا جاسکے۔

4- تدریسی تکنیکیں اور ٹیکنالوجیز (Instructional Technique and Technologies):

مسائل کے حل پر مبنی تعلم، پروجیکٹ پر مبنی تعلم اور تحقیق پر مبنی تعلم، ایسی فعال ٹیکنالوجیز ہیں جس سے نہ صرف تعلم بہ آسانی حاصل ہوتی ہے بلکہ سماجی حوالوں سے بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ تعلم کے ان طریقوں پر سائنس کا بخوبی اطلاق ہوسکتا ہے، یہ تینوں طریقے متعلم مرتکز ہیں، ان میں حقیقی دنیا کے منظرنامے کو مثالی طور پر پیش کیا جاتا ہے جبکہ متعلمین کو تنقیدی فکر سے متعلق سرگرمیوں میں مشغول ہونے کا موقع ملتا ہے۔ وہ عمل جس سے متعلم کو علم کے استعمال کا حوصلہ ملتا ہے، ٹیکنالوجی تصور کیا جاتا ہے۔ معلمین اور تعلیمی ٹیکنالوجی کی طرف سے استعمال کی جانے والی ٹیکنالوجیز کی کلاسک (Classic) مثالوں میں بلومز ٹیکسانومی (Bloom's Taxonomy) اور تدریسی ڈیزائن (Instructional Design) شامل ہیں۔

Elmas Ali

سوال 2: ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے ذرائع واضح کریں۔

یا

ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے ذرائع پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

Q2. Mention sources of technological change.

جواب: ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے ذرائع: (Sources of Technological Change):

ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے تین نمایاں ذرائع درج ذیل ہیں:

(i) تحقیق وترقی (Research and Development)
(ii) عمل کے ذریعے سیکھنا (Learning by Doing)
(iii) عمل کا ذیلی نتیجہ یا ردعمل (Spillover)

1- تحقیق وترقی (Research and Development):

روایتی نمونوں میں تحقیق اور ترقی کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے، حقیقتاً اس میں سرگرمیوں کا وسیع سلسلہ پایا جاتا ہے جنہیں کئی افراد سرانجام دیتے ہیں، ان میں کئی طرح کی ٹیکنالوجیز یا سائنسی شعبوں پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ تحقیق و ترقی کی کوششوں کا بنیادی اور اہم ترین مقصد کسی نظریہ کی تشکیل یا آزمائش نہیں بلکہ مدرسہ کے استعمال کے لیے مؤثر ترین مصنوعات تیار کرنا ہے۔

تحقیق وترقی کے نتیجے میں سامنے آنے والی مصنوعات میں متعلمین کا تدریسی مواد، تعلیمی مواد، کرداری مقاصد کا تعین، میڈیا سے متعلق مواد اور مینجمنٹ سسٹم شامل ہیں۔ مقاصد، عملہ اور تکمیل کے لیے وقت کے حوالے سے تحقیق وترقی کی کوششیں بھرپور اور مکمل ہوتی ہیں۔ خاص ضروریات کو تمام تر اجزاء کے ساتھ پورا کرنے کے لیے مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ ایک مرتبہ تیاری کے بعد مصنوعات کو آزمائش کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے اور فنی نقائص کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کی اثر پذیری کا اعلیٰ ترین درجہ حاصل نہ ہو جائے، اس عمل سے تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے معیاری پروڈکٹس حاصل ہوتی ہیں، مدرسہ کا عملہ جنہوں نے ان مصنوعات کو استعمال کرنا ہوتا ہے، ان مصنوعات کو دیکھ کر ان کو تعلیمی تحقیق کی حقیقی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔

تحقیق وترقی (Research and Development) کو عمومی طور پر مختلف درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک درجہ پر اس میں سائنسی سوجھ بوجھ کے حوالے سے بنیادی پیش رفتوں پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے اسے بنیادی تحقیق (Basic Research) کہا جاتا ہے، جبکہ دوسرے درجے پر مخصوص ٹیکنالوجیز کو بہتر بنانے کے فہم و شعور کو ترقی دی جاتی ہے اسے اطلاقی تحقیق (Applied Research) کہتے ہیں۔

(i) بنیادی تحقیق (Basic Research):

بنیادی تحقیق میں اطلاق اور استعمال پر غور کی بجائے سائنسی فہم و شعور پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے لیکن یہ معاملہ ہمیشہ نہیں ہوتا، بعض اوقات یہ کسی بڑے مقصد کے لیے بھی ہوتی ہے جیسا کہ مختلف بیماریوں کا علاج وغیرہ۔ بنیادی تحقیق کو مختلف شعبوں میں تقسیم کرکے مزید درجہ بندی کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ٹیکنالوجی، کیمسٹری وغیرہ اور کبھی کبھار مختلف شعبوں میں مشترکہ طور پر بھی بنیادی تحقیق [illegible] ہے۔

(ii) اطلاقی تحقیق (Applied Research):

اطلاقی تحقیق عموماً ہر فنی شعبے میں ہوتی ہے۔ اس کا تعلق تحقیق پر مبنی علم کے استعمال اور ترقی سے ہوتا ہے۔ تعلیم میں ہونے والی تحقیق میں عام طور پر زیادہ [illegible] مسائل کے حل پر [illegible] جاتی ہے جن کا ہونا تدریسی عمل کو بہتر بنانے کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ عام نظریات کی آزمائش کا جہاں [illegible] ہے اس کے وسیع عمومیت کے بھی حامل ہو سکتے ہیں جن کا اطلاق مختلف قسم کے عملی حالات میں کیا جاسکتا ہے۔ انسانی یادداشت کے [illegible] نظریات کی ہی مثال لے لیں جو کہ بنیادی تحقیق کے ذریعے قائم کرتے ہیں، انہیں نئے نصاب میں سائنسی تصورات کو یاد رکھنے [illegible] حوالے سے آزمایا جاسکتا ہے۔ ایجوکیشن میں اطلاقی تحقیق کی دیگر مثالوں میں مختلف تدریسی طریقوں [illegible] موازنہ، مؤثر [illegible] کی خصوصیات کی شناخت اور پہچان وغیرہ شامل ہوتی ہے۔

اطلاقی تحقیق محض علم حاصل کرنے کے بجائے جدید دنیا کے عملی مسائل کو حل [illegible] تیار [illegible] ہے۔ اطلاقی سائنسدانوں کا ہدف انسانی حالات میں بہتری لانا ہے۔ [illegible] ری انفورسمنٹ (Reinforcement) کے اصولوں پر ہونے والی اطلاقی تحقیق کا مقصد بھی تعلم اور رویوں میں بہتری کے لیے ان کی اثر پذیری کو بڑھانا تھا۔ بعض تحقیقات میں دونوں طریقوں کو کنٹرولڈ ریسرچ یا منضبط تحقیق (Controlled Research) کے ذریعے اکٹھا کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ ان تحقیقات میں خصوصی یا مصنوعی کمرہ جماعت، مدرسہ کے متعلمین اور مدرسہ سے متعلق موضوعات اور مواد کو

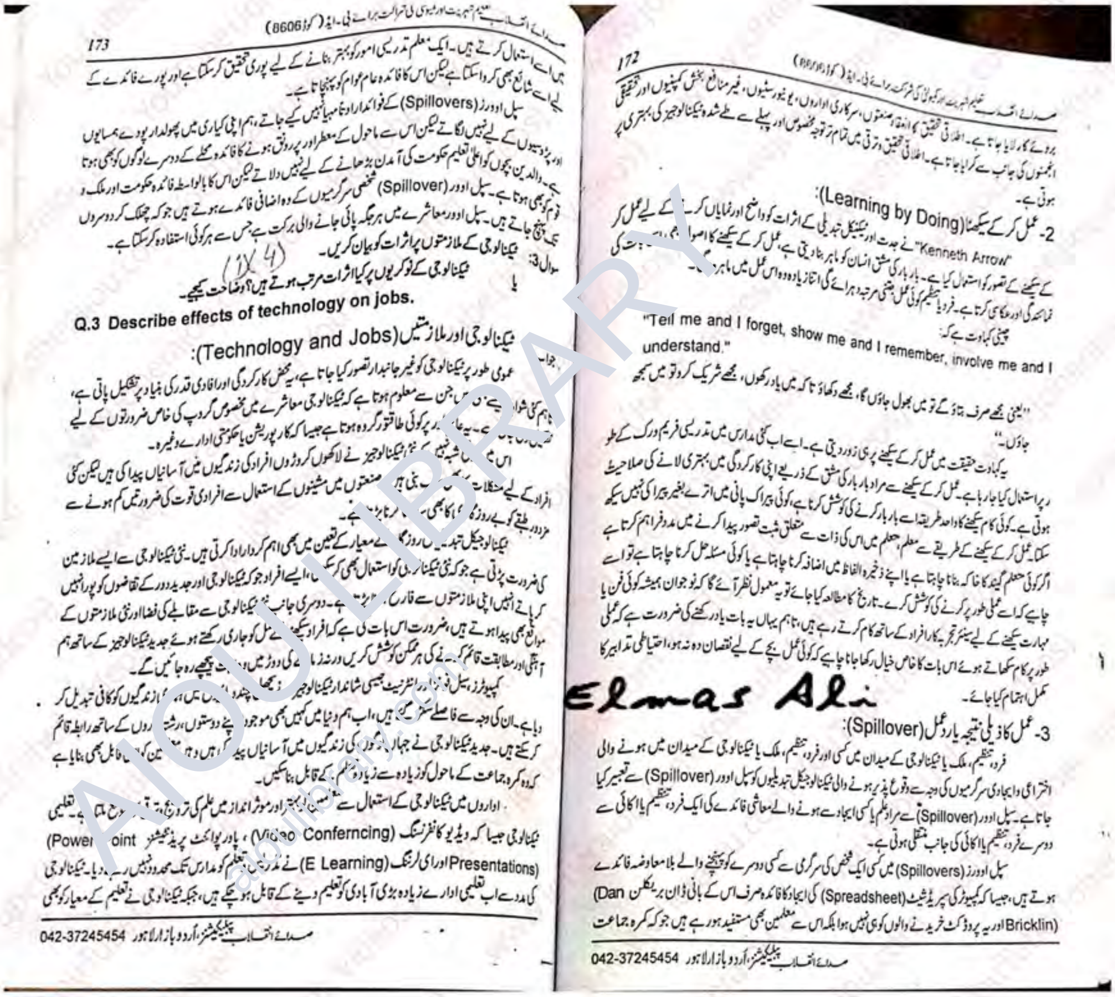

بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اطلاقی تحقیق کو انفرادی صنعتوں، سرکاری اداروں، یونیورسٹیوں، غیر منافع بخش کمپنیوں اور تحقیقی انجمنوں کی جانب سے کرایا جاتا ہے۔ اطلاقی تحقیق و ترقی میں تمام تر توجہ مخصوص اور پہلے سے طے شدہ ٹیکنالوجیز کی بہتری پر ہوتی ہے۔

2- عمل کر کے سیکھنا (Learning by Doing):

"Kenneth Arrow" نے جدت اور ٹیکنیکل تبدیلی کے اثرات کو واضح اور نمایاں کرنے کے لیے عمل کر کے سیکھنے کے تصور کو استعمال کیا ہے۔ بار بار کی مشق انسان کو ماہر بنا دیتی ہے، عمل کر کے سیکھنے کا اصول [illegible] بات کی نمائندگی اور عکاسی کرتا ہے۔ فرد یا تنظیم کوئی عمل جتنی مرتبہ دہرائے گی اتنا زیادہ وہ اس عمل میں ماہر [illegible]۔

چینی کہاوت ہے کہ:

"Tell me and I forget, show me and I remember, involve me and I understand."

"یعنی مجھے صرف بتاؤ گے تو میں بھول جاؤں گا، مجھے دکھاؤ تا کہ میں یاد رکھوں، مجھے شریک کرو تو میں سمجھ جاؤں۔"

یہ کہاوت حقیقت میں عمل کر کے سیکھنے پر ہی زور دیتی ہے۔ اسے اب کئی مدارس میں تدریسی فریم ورک کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ عمل کر کے سیکھنے سے مراد بار بار کی مشق کے ذریعے اپنی کارکردگی میں بہتری لانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ کوئی کام سیکھنے کا واحد طریقہ اسے بار بار کرنے کی کوشش کرنا ہے، کوئی پیراک پانی میں اترے بغیر پیراکی نہیں سیکھ سکتا۔ عمل کر کے سیکھنے کے طریقے سے معلم، متعلم میں اس کی ذات سے متعلق مثبت تصور پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے اگر کوئی متعلم گیند کا خاکہ بنانا چاہتا ہے یا اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا چاہتا ہے یا کوئی مسئلہ حل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے عملی طور پر کرنے کی کوشش کرے۔ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ معمول نظر آئے گا کہ نوجوان ہمیشہ کوئی فن یا مہارت سیکھنے کے لیے سینئر تجربہ کار افراد کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں، تاہم یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ عملی طور پر کام سکھاتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے کہ کوئی عمل بچے کے لیے نقصان دہ نہ ہو، احتیاطی تدابیر کا مکمل اہتمام کیا جائے۔

Elmas Ali

3- عمل کا ذیلی نتیجہ یا ردعمل (Spillover):

فرد، تنظیم، ملک یا ٹیکنالوجی کے میدان میں کسی اور فرد، تنظیم، ملک یا ٹیکنالوجی کے میدان میں ہونے والی اختراعی و ایجادی سرگرمیوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہونے والی ٹیکنالوجیکل تبدیلیوں کو سپل اوور (Spillover) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سپل اوور (Spillover) سے مراد علم یا کسی ایجاد سے ہونے والے معاشی فائدے کی ایک فرد، تنظیم یا اکائی سے دوسرے فرد، تنظیم یا اکائی کی جانب منتقلی ہوتی ہے۔

سپل اوورز (Spillovers) میں کسی ایک شخص کی سرگرمی سے کسی دوسرے کو پہنچنے والے بلا معاوضہ فائدے ہوتے ہیں، جیسا کہ کمپیوٹر کی سپریڈ شیٹ (Spreadsheet) کی ایجاد کا فائدہ صرف اس کے بانی ڈان بریکلن (Dan Bricklin) اور یہ پروڈکٹ خریدنے والوں کو ہی نہیں ہوا بلکہ اس سے معلمین بھی مستفید ہو رہے ہیں جو کہ کمرہ جماعت

میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ ایک معلم تدریسی امور کو بہتر بنانے کے لیے پوری تحقیق کر سکتا ہے اور پورے فائدے کے لیے اسے شائع بھی کروا سکتا ہے لیکن اس کا فائدہ عام عوام کو پہنچتا ہے۔

سپل اوورز (Spillovers) کے فوائد اداوتا مہیا نہیں کیے جاتے، ہم اپنی کیاری میں پھولدار پودے ہمسایوں اور پڑوسیوں کے لیے نہیں لگاتے لیکن اس سے ماحول کے معطر اور پر رونق ہونے کا فائدہ محلے کے دوسرے لوگوں کو بھی ہوتا ہے۔ والدین بچوں کو اعلیٰ تعلیم حکومت کی آمدن بڑھ جانے کے لیے نہیں دلاتے لیکن اس کا بالواسطہ فائدہ حکومت اور ملک و قوم کو بھی ہوتا ہے۔ سپل اوور (Spillover) شخصی سرگرمیوں کے وہ اضافی فائدے ہوتے ہیں جو کہ چھلک کر دوسروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ سپل اوور معاشرے میں ہر جگہ پائی جانے والی برکت ہے جس سے ہر کوئی استفادہ کر سکتا ہے۔

سوال 3: ٹیکنالوجی کے ملازمتوں پر اثرات کو بیان کریں۔

یا

ٹیکنالوجی کے نوکریوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

(1X4)

Q.3 Describe effects of technology on jobs.

جواب۔ ٹیکنالوجی اور ملازمتیں (Technology and Jobs):

عمومی طور پر ٹیکنالوجی کو غیر جانبدار تصور کیا جاتا ہے، یہ محض کارکردگی اور افادی قدر کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہے، تاہم کئی شواہد [illegible] جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی معاشرے میں مخصوص گروپ کی خاص ضرورتوں کے لیے تشکیل [illegible] ہے۔ یہ [illegible] پر کوئی طاقتور گروہ ہوتا ہے جیسا کہ کارپوریشن یا حکومتی ادارے وغیرہ۔

اس میں [illegible] شبہ نہیں [illegible] ٹیکنالوجیز نے لاکھوں کروڑوں افراد کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کی ہیں لیکن کئی افراد کے لیے مشکلات [illegible] بنی ہیں [illegible] صنعتوں میں مشینوں کے استعمال سے افرادی قوت کی ضرورتیں کم ہونے سے مزدور طبقے کو بے روزگاری کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔

ٹیکنالوجیکل تبدیلیاں روزگار کے معیار کے تعین میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی سے ایسے ملازمین کی ضرورت پڑتی ہے جو کہ نئی ٹیکنالوجی کو استعمال بھی کر سکیں، ایسے افراد جو کہ ٹیکنالوجی اور جدید دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتے انہیں اپنی ملازمتوں سے فارغ [illegible] ہے۔ دوسری جانب نئی ٹیکنالوجی سے مقابلے کی فضا اور نئی ملازمتوں کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ افراد سیکھنے کے عمل کو جاری رکھتے ہوئے جدید ٹیکنالوجیز کے ساتھ ہم آہنگی اور مطابقت قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں ورنہ زمانے کی دوڑ میں وہ بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

کمپیوٹرز، سیل فونز اور انٹرنیٹ جیسی شاندار ٹیکنالوجیز [illegible] چند [illegible] میں ہماری زندگیوں کو کافی تبدیل کر دیا ہے۔ ان کی وجہ سے فاصلے سمٹ گئے ہیں، اب ہم دنیا میں کہیں بھی موجود اپنے دوستوں، رشتہ داروں کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی نے جہاں لوگوں کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کی ہیں وہیں [illegible] کو اس قابل بھی بنایا ہے کہ وہ کمرہ جماعت کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ علم [illegible] کے قابل بنا سکیں۔

اداروں میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے معلمین [illegible] بہتر اور مؤثر انداز میں علم کی ترویج [illegible] موقع ملتا ہے۔ تعلیمی ٹیکنالوجی جیسا کہ ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferncing)، پاور پوائنٹ پریزینٹیشنز (Power Point Presentations) اور ای لرننگ (E Learning) نے مدارس [illegible] تعلیم کو مدارس تک محدود نہیں رہنے دیا۔ ٹیکنالوجی کی مدد سے اب تعلیمی ادارے زیادہ بڑی آبادی کو تعلیم دینے کے قابل ہو چکے ہیں، جبکہ ٹیکنالوجی نے تعلیم کے معیار کو بھی

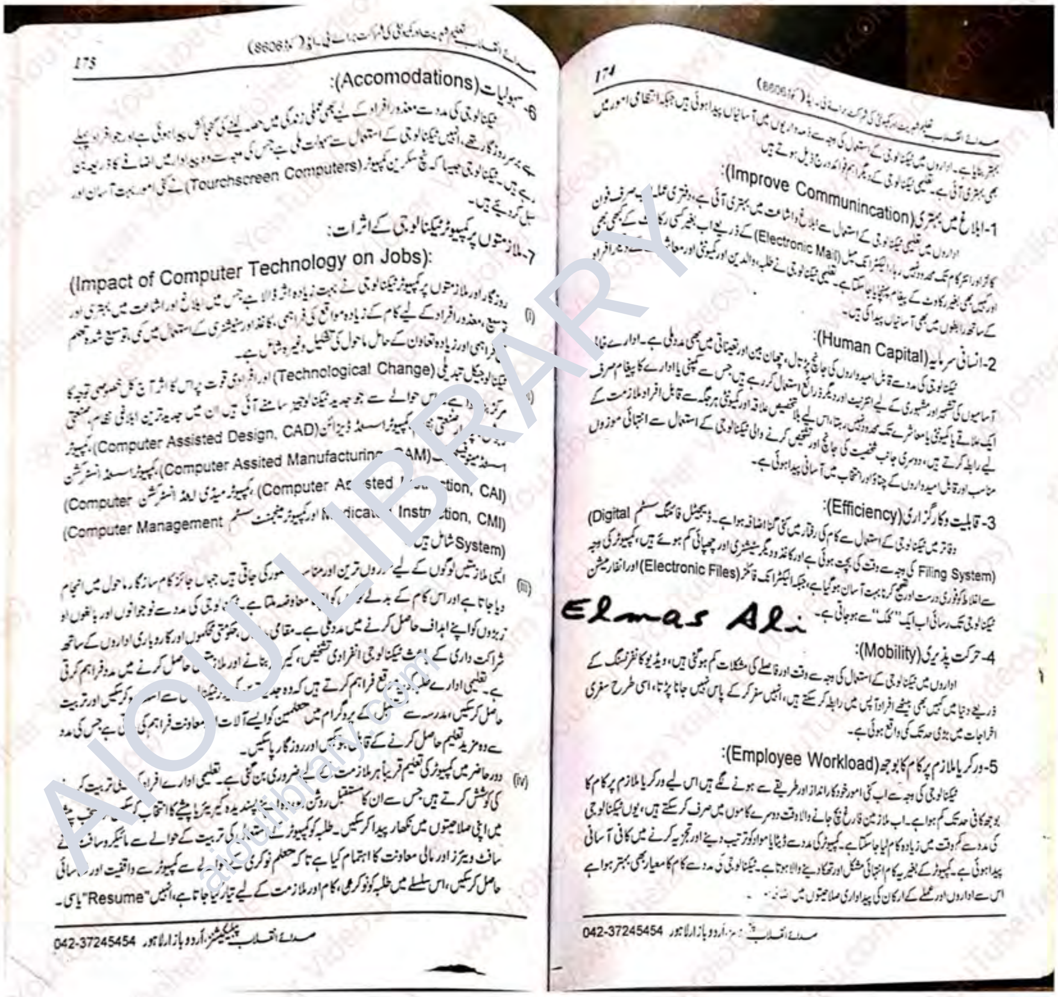

بہتر بنایا ہے۔ اداروں میں ٹیکنالوجی کے استعمال کی وجہ سے ذمہ داریوں میں آسانیاں پیدا ہوئی ہیں جبکہ انتظامی امور میں بھی بہتری آئی ہے۔ تعلیمی ٹیکنالوجی کے دیگر اہم فوائد درج ذیل ہوتے ہیں

1- ابلاغ میں بہتری (Improve Communincation):

اداروں میں تعلیمی ٹیکنالوجی کے استعمال سے ابلاغ و اشاعت میں بہتری آئی ہے، دفتری عمل [illegible] صرف فون کال اور انٹرکام تک محدود نہیں رہا، الیکٹرانک میل (Electronic Mail) کے ذریعے اب بغیر کسی رکاوٹ کے کبھی بھی اور کہیں بھی بغیر رکاوٹ کے پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ تعلیمی ٹیکنالوجی نے طلبہ، والدین اور کمیونٹی اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ رابطوں میں بھی آسانیاں پیدا کی ہیں۔

2- انسانی سرمایہ (Human Capital):

ٹیکنالوجی کی مدد سے قابل امیدواروں کی جانچ پڑتال، چھان بین اور تعیناتی میں بھی مدد ملی ہے۔ ادارے خالی آسامیوں کی تشہیر اور مشہوری کے لیے انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع استعمال کر رہے ہیں جس سے کمپنی یا ادارے کا پیغام صرف ایک علاقے یا کمیونٹی یا معاشرے تک محدود نہیں رہتا، اس لیے بلا تخصیص علاقہ اور کمیونٹی ہر جگہ سے قابل افراد ملازمت کے لیے رابطہ کرتے ہیں، دوسری جانب شخصیت کی جانچ اور تشخیص کرنے والی ٹیکنالوجی کے استعمال سے انتہائی موزوں، مناسب اور قابل امیدواروں کے چناؤ اور انتخاب میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔

3- قابلیت و کارگزاری (Efficiency):

دفاتر میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے کام کی رفتار میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ ڈیجیٹل فائلنگ سسٹم (Digital Filing System) کی وجہ سے وقت کی بچت ہوئی ہے اور کاغذ و دیگر سٹیشنری اور چھپائی کم ہوئے ہیں، کمپیوٹر کی وجہ سے املا کو فوری درست اور تصحیح کرنا بہت آسان ہو گیا ہے، جبکہ الیکٹرانک فائلز (Electronic Files) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی تک رسائی اب ایک "کلک" سے ہو جاتی ہے۔

Elmas Ali

4- حرکت پذیری (Mobility):

اداروں میں ٹیکنالوجی کے استعمال کی وجہ سے وقت اور فاصلے کی مشکلات کم ہو گئی ہیں، ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے دنیا میں کہیں بھی بیٹھے افراد آپس میں رابطہ کر سکتے ہیں، انہیں سفر کر کے پاس نہیں جانا پڑتا، اسی طرح سفری اخراجات میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

5- ورکر یا ملازم پر کام کا بوجھ (Employee Workload):

ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب کئی امور خودکار انداز اور طریقے سے ہونے لگے ہیں اس لیے ورکر یا ملازم پر کام کا بوجھ کافی حد تک کم ہوا ہے۔ اب ملازمین فارغ بچ جانے والا وقت دوسرے کاموں میں صرف کر سکتے ہیں، یوں ٹیکنالوجی کی مدد سے کم وقت میں زیادہ کام لیا جا سکتا ہے۔ کمپیوٹر کی مدد سے ڈیٹا یا مواد کو ترتیب دینے اور تجزیہ کرنے میں کافی آسانی پیدا ہوئی ہے۔ کمپیوٹر کے بغیر یہ کام انتہائی مشکل اور تھکا دینے والا ہوتا ہے۔ ٹیکنالوجی کی مدد سے کام کا معیار بھی بہتر ہوا ہے اس سے اداروں اور عملے کے ارکان کی پیداواری صلاحیتوں میں [illegible]

6- سہولیات (Accomodations):

ٹیکنالوجی کی مدد سے معذور افراد کے لیے بھی عملی زندگی میں حصہ لینے کی گنجائش پیدا ہوئی ہے اور جو افراد پہلے بے روزگار تھے، انہیں ٹیکنالوجی کے استعمال سے سہولت ملی ہے جس کی وجہ سے وہ اداروں میں اضافے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی جیسا کہ ٹچ سکرین کمپیوٹرز (Tourchscreen Computers) نے کئی امور بہت آسان اور سہل کر دیے ہیں۔

7- ملازمتوں پر کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے اثرات:
(Impact of Computer Technology on Jobs):

(i) روزگار اور ملازمتوں پر کمپیوٹر ٹیکنالوجی نے بہت زیادہ اثر ڈالا ہے جس میں ابلاغ اور اشاعت میں بہتری اور وسیع، معذور افراد کے لیے کام کے زیادہ مواقع کی فراہمی، کاغذ اور سٹیشنری کے استعمال میں کمی، توسیع شدہ حجم کی فراہمی اور زیادہ تعاون کے حامل ماحول کی تشکیل وغیرہ شامل ہے۔

(ii) ٹیکنالوجیکل تبدیلی (Technological Change) اور افرادی قوت پر اس کا اثر آج کل خصوصی توجہ کا مرکز [illegible] ہے۔ اس حوالے سے جو جدید ٹیکنالوجیز سامنے آئی ہیں ان میں جدید ترین ایڈوانس نظام، صنعتی [illegible] کمپیوٹر اسسٹڈ ڈیزائن (Computer Assisted Design, CAD)، کمپیوٹر اسسٹڈ مینوفیکچرنگ (Computer Assited Manufacturin[illegible]AM)، کمپیوٹر اسسٹڈ انسٹرکشن (Computer As[illegible]sted [illegible]tion, CAI)، کمپیوٹر میڈی ایٹڈ انسٹرکشن (Computer M[illegible]dicat[illegible] Instr[illegible]tion, CMI) اور کمپیوٹر مینجمنٹ سسٹم (Computer Management System) شامل ہیں۔

(iii) ایسی ملازمتیں لوگوں کے لیے [illegible] ترین اور مناسب تصور کی جاتی ہیں جہاں جائز کام سازگار ماحول میں انجام دیا جاتا ہے اور اس کام کے بدلے [illegible] معاوضہ ملتا ہے۔ [illegible] لوجی کی مدد سے نوجوانوں اور بالغوں او [illegible] کو اپنے اہداف حاصل کرنے میں مدد ملی ہے۔ مقامی [illegible] حکومتی محکموں اور کاروباری اداروں کے ساتھ شراکت داری کے باعث ٹیکنالوجی انفرادی تشخیص، کیریئر بنانے اور ملازمتیں حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ تعلیمی ادارے طلبہ [illegible] مواقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ جدید [illegible] سے [illegible] ورکنگ اور تربیت حاصل کر سکیں، مدرسہ سے [illegible] کے پروگرام میں متعلمین کو ایسے آلات [illegible] معاونت فراہم کی [illegible] ہے جس کی مدد سے وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں اور روزگار پا سکیں۔

(iv) دور حاضر میں کمپیوٹر کی تعلیم قریباً ہر ملازمت کے لیے ضروری بن گئی ہے۔ تعلیمی ادارے افراد [illegible] تربیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ان کا مستقبل روشن [illegible] پسندیدہ کیریئر یا پیشے کا انتخاب کر [illegible] میں اپنی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کر سکیں۔ طلبہ کو کمپیوٹر [illegible] کی تربیت کے حوالے سے مائیکروسافٹ نے سافٹ ویئرز اور مالی معاونت کا اہتمام کیا ہے تاکہ متعلم نوکری کے حوالے سے کمپیوٹر سے واقفیت اور رسائی حاصل کر سکیں، اس سلسلے میں طلبہ کو نوکری، کام اور ملازمت کے لیے تیار کیا جاتا ہے، انہیں "Resume" یا سی۔

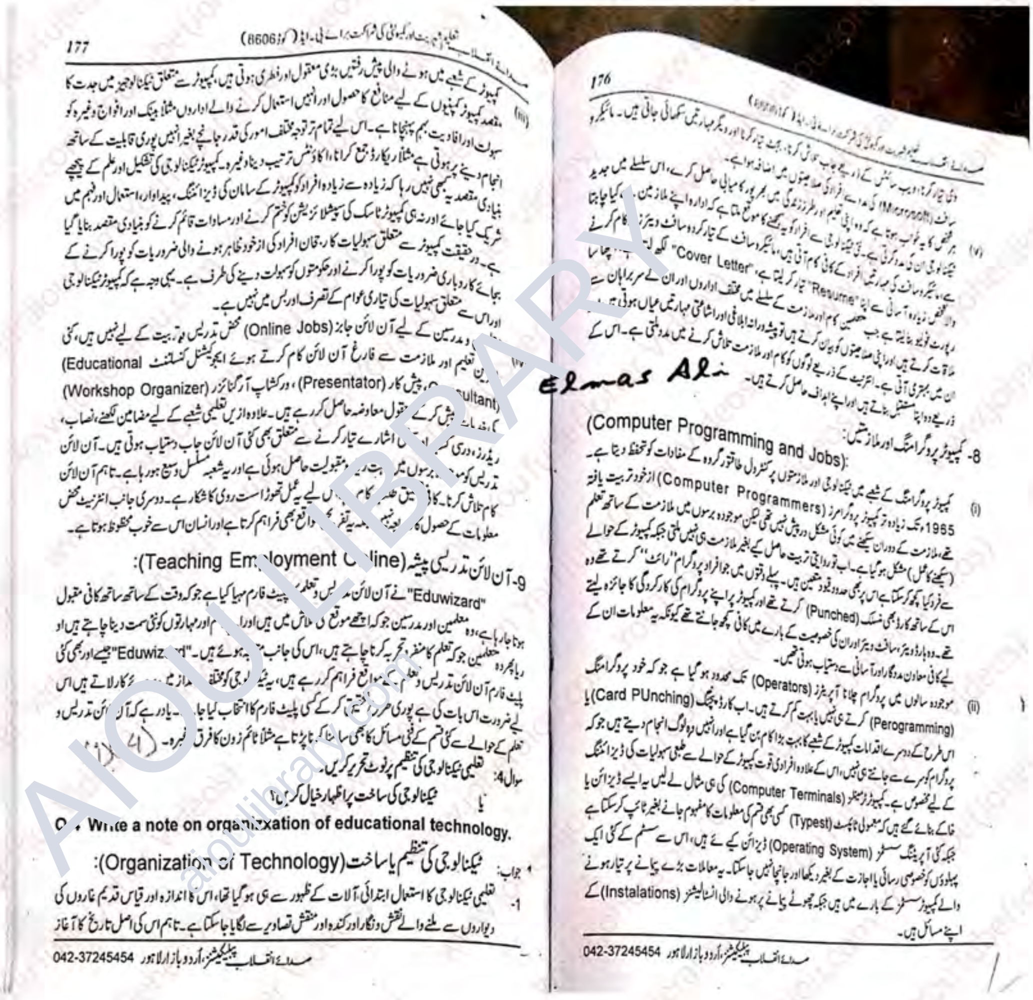

ی تیار کرنا، ویب سائٹس کے ذریعے جاب تلاش کرنا، بجٹ تیار کرنا اور دیگر مہارتیں سکھائی جاتی ہیں۔ مائیکرو سافٹ (Microsoft) کی مدد سے افراد کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

(v) ہر شخص کا یہ خواب ہوتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم اور طرز زندگی میں بھرپور کامیابی حاصل کرے، اس سلسلے میں جدید ٹیکنالوجی ان کی مدد کرتی ہے۔ نئی ٹیکنالوجی سے افراد کو یہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ ادارہ اپنے ملازمین سے کیا چاہتا ہے، مائیکروسافٹ کی مہارتیں افراد کے کافی کام آتی ہیں، مائیکروسافٹ کے تیار کردہ سافٹ ویئرز پر کام کرنے والا شخص زیادہ آسانی سے اپنا "Resume" تیار کر لیتا ہے، "Cover Letter" لکھ لیتا ہے، اچھا سا رپورٹ فولیو بنا لیتا ہے جب متخصصین کام اور ملازمت کے سلسلے میں مختلف اداروں اور ان کے سربراہان سے ملاقات کرتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو بیان کرتے ہیں تو پیشہ ورانہ ابلاغی اور اشاعتی مہارتیں عیاں ہوتی ہیں، ان میں بہتری آتی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے لوگوں کو کام اور ملازمت تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے ذریعے وہ اپنا مستقبل بناتے ہیں اور اپنے اہداف حاصل کرتے ہیں۔

Elmas Ali

8- کمپیوٹر پروگرامنگ اور ملازمتیں (Computer Programming and Jobs):

کمپیوٹر پروگرامنگ کے شعبے میں ٹیکنالوجی اور ملازمتوں پر کنٹرول طاقتور گروہ کے مفادات کو تحفظ دیتا ہے۔

(i) کمپیوٹر پروگرامرز (Computer Programmers) از خود تربیت یافتہ تھے، 1965ء تک زیادہ تر کمپیوٹر پروگرامرز ملازمت کے دوران سیکھنے میں کوئی مشکل درپیش نہیں تھی لیکن موجودہ برسوں میں ملازمت کے ساتھ تعلم (سیکھنے کا عمل) مشکل ہو گیا ہے۔ اب تو روایتی تربیت حاصل کیے بغیر ملازمت ہی نہیں ملتی جبکہ کمپیوٹر کے حوالے سے فرد کیا کچھ کر سکتا ہے اس پر بھی حدود و قیود متعین ہیں۔ پہلے وقتوں میں جو افراد پروگرام "رائٹ" کرتے تھے وہ اس کے ساتھ کارڈ بھی منسلک (Punched) کرتے تھے اور کمپیوٹر پر اپنے پروگرام کی کارکردگی کا جائزہ لیتے تھے۔ وہ ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر اور ان کی خصوصیت کے بارے میں کافی کچھ جانتے تھے کیونکہ یہ معلومات ان کے لیے کافی معاون مددگار اور آسانی سے دستیاب ہوتی تھیں۔

(ii) موجودہ سالوں میں پروگرام چلانا آپریٹرز (Operators) تک محدود ہو گیا ہے جو کہ خود پروگرامنگ (Perogramming) کرتے ہی نہیں یا بہت کم کرتے ہیں۔ اب کارڈ پنچنگ (Card PUnching) یا اس طرح کے دوسرے اقدامات کمپیوٹر کے شعبے کا بہت بڑا کام بن گیا ہے اور انہیں وہ لوگ انجام دیتے ہیں جو کہ پروگرام کو سرے سے جانتے ہی نہیں، اس کے علاوہ افرادی قوت کمپیوٹر کے حوالے سے طبعی سہولیات کی ڈیزائننگ کے لیے مخصوص ہے۔ کمپیوٹرز ٹرمینلز (Computer Terminals) کی ہی مثال لے لیں یہ ایسے ڈیزائن یا خاکے بنائے گئے ہیں کہ معمولی ٹائپسٹ (Typest) کسی بھی قسم کی معلومات کا مفہوم جانے بغیر ٹائپ کر سکتا ہے جبکہ کئی آپریٹنگ سسٹمز (Operating System) ڈیزائن کیے گئے ہیں، اس سے سسٹم کے کئی ایک پہلوؤں کو خصوصی رسائی یا اجازت کے بغیر دیکھا اور جانچا نہیں جا سکتا۔ یہ معاملات بڑے پیمانے پر تیار ہونے والے کمپیوٹرز سسٹمز کے بارے میں ہیں جبکہ چھوٹے پیمانے پر ہونے والی انسٹالیشنز (Instalations) کے اپنے مسائل ہیں۔

(iii) کمپیوٹر کے شعبے میں ہونے والی پیش رفتیں بڑی معقول اور فطری ہوتی ہیں، کمپیوٹر سے متعلق ٹیکنالوجیز میں جدت کا مقصد کمپیوٹر کمپنیوں کے لیے منافع کا حصول اور انہیں استعمال کرنے والے اداروں مثلاً بینک اور افواج وغیرہ کو سہولت اور افادیت بہم پہنچانا ہے۔ اس لیے تمام تر توجہ مختلف امور کی قدر جانچے بغیر انہیں پوری قابلیت کے ساتھ انجام دینے پر ہوتی ہے مثلاً ریکارڈ جمع کرانا، اکاؤنٹس ترتیب دینا وغیرہ۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی تشکیل اور علم کے پیچھے بنیادی مقصد یہ کبھی نہیں رہا کہ زیادہ سے زیادہ افراد کو کمپیوٹر کے سامان کی ڈیزائننگ، پیداوار، استعمال اور فہم میں شریک کیا جائے اور نہ ہی کمپیوٹر ٹاسک کی سپیشلائزیشن کو ختم کرنے اور مساوات قائم کرنے کو بنیادی مقصد بنایا گیا ہے۔ درحقیقت کمپیوٹر سے متعلق سہولیات کا رجحان افراد کی از خود ظاہر ہونے والی ضروریات کو پورا کرنے کے بجائے کاروباری ضروریات کو پورا کرنے اور حکومتوں کو سہولت دینے کی طرف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور اس سے متعلق سہولیات کی تیاری عوام کے تصرف اور بس میں نہیں ہے۔

(iv) معلمین و مدرسین کے لیے آن لائن جابز (Online Jobs) محض تدریس و تربیت کے لیے نہیں ہیں، کئی ماہرین تعلیم اور ملازمت سے فارغ آن لائن کام کرتے ہوئے ایجوکیشنل کنسلٹنٹ (Educational Consultant)، پیش کار (Presentator)، ورکشاپ آرگنائزر (Workshop Organizer) کی خدمات پیش کرکے معقول معاوضہ حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیمی شعبے کے لیے مضامین لکھنے، نصاب، ریڈرز، درسی کتب [illegible] اشارے تیار کرنے سے متعلق بھی کئی آن لائن جاب دستیاب ہوتی ہیں۔ آن لائن تدریس کو [illegible] برسوں میں بہت [illegible] مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور یہ شعبہ مسلسل وسیع ہو رہا ہے۔ تاہم آن لائن کام تلاش کرنا کافی [illegible] طلب کام [illegible] لیے یہ عمل تھوڑا سست روی کا شکار ہے۔ دوسری جانب انٹرنیٹ محض معلومات کے حصول کا [illegible] نہیں [illegible] یہ تفریح کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے اور انسان اس سے خوب محظوظ ہوتا ہے۔

9- آن لائن تدریسی پیشہ (Teaching Employment Online):

"Eduwizard" نے آن لائن تدریس و تعلم [illegible] پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ کافی مقبول ہوتا جا رہا ہے، وہ معلمین اور مدرسین جو کہ اچھے موقع کی تلاش میں ہیں اور [illegible] اور مہارتوں کو نئی سمت دینا چاہتے ہیں اور یا پھر وہ متعلمین جو کہ تعلم کا منفرد تجربہ کرنا چاہتے ہیں، اس کی جانب [illegible] ہوئے ہیں۔ "Eduwiz[illegible]" جیسے اور بھی کئی پلیٹ فارم آن لائن تدریس و تعلم کے مواقع فراہم کر رہے ہیں، یہ ٹیکنالوجی کو مختلف [illegible] کار لاتے ہیں اس لیے ضرورت اس بات کی ہے پوری [illegible] کر کے کسی پلیٹ فارم کا انتخاب کیا جائے۔ یاد رہے کہ آن لائن تدریس و تعلم کے حوالے سے کئی قسم کے فنی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً ٹائم زون کا فرق وغیرہ۔

(4)

سوال 4: تعلیمی ٹیکنالوجی کی تنظیم پر نوٹ تحریر کریں۔

یا

ٹیکنالوجی کی ساخت پر اظہار خیال کریں؟

Q.4 Write a note on organizxation of educational technology.

جواب: ٹیکنالوجی کی تنظیم یا ساخت (Organization of Technology):

1- تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال ابتدائی آلات کے ظہور سے ہی ہو گیا تھا، اس کا اندازہ اور قیاس قدیم غاروں کی دیواروں سے ملنے والے نقش و نگار اور کندہ اور منقش تصاویر سے لگایا جا سکتا ہے۔ تاہم اس کی اصل تاریخ کا آغاز

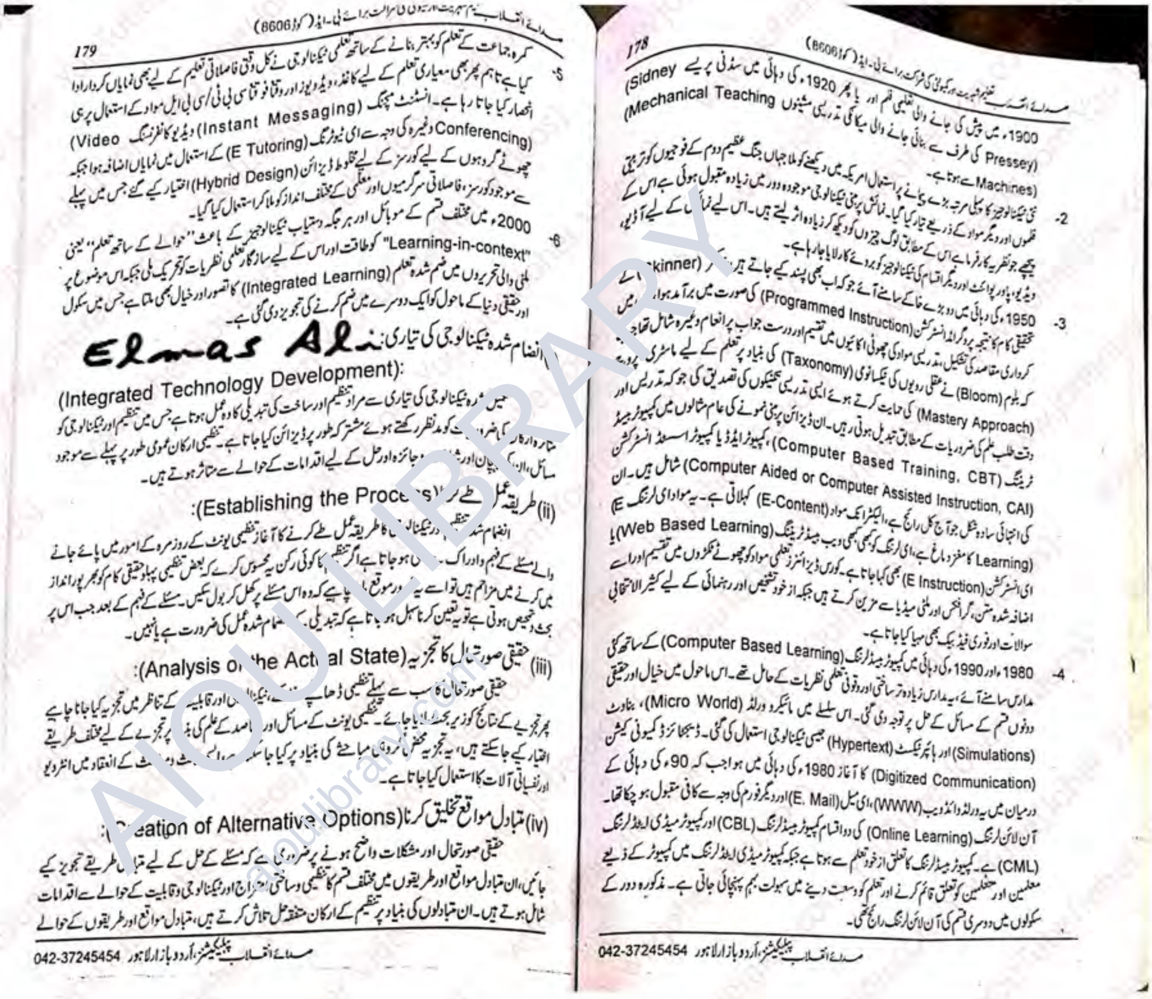

1900ء میں پیش کی جانے والی تعلیمی فلم اور یا پھر 1920ء کی دہائی میں سڈنی پریسے (Sidney Pressey) کی طرف سے بنائی جانے والی میکانکی تدریسی مشینوں (Mechanical Teaching Machines) سے ہوتا ہے۔

-2 نئی ٹیکنالوجیز کا پہلی مرتبہ بڑے پیمانے پر استعمال امریکہ میں دیکھنے کو ملا جہاں جنگ عظیم دوم کے فوجیوں کو تربیتی فلموں اور دیگر مواد کے ذریعے تیار کیا گیا۔ نمائش پر مبنی ٹیکنالوجی موجودہ دور میں زیادہ مقبول ہوئی ہے اس کے پیچھے جو نظریہ کارفرما ہے اس کے مطابق لوگ چیزوں کو دیکھ کر زیادہ اثر لیتے ہیں۔ اس لیے نمائش کے لیے آڈیو، ویڈیو، پاور پوائنٹ اور دیگر اقسام کی ٹیکنالوجیز کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔

-3 1950ء کی دہائی میں دو بڑے خاکے سامنے آئے جو کہ اب بھی پسند کیے جاتے ہیں۔ [illegible] (Skinner) کے تحقیقی کام کا نتیجہ پروگرامڈ انسٹرکشن (Programmed Instruction) کی صورت میں برآمد ہوا، [illegible] میں کرداری مقاصد کی تشکیل، تدریسی مواد کی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم اور درست جواب پر انعام وغیرہ شامل تھا۔ بلوم (Bloom) نے عقلی رویوں کی ٹیکسانومی (Taxonomy) کی بنیاد پر تعلم کے لیے ماسٹری [illegible] (Mastery Approach) کی حمایت کرتے ہوئے ایسی تدریسی تکنیکوں کی تصدیق کی جو کہ تدریس اور وقت طلب علم کی ضروریات کے مطابق تبدیل ہوتی رہیں۔ ان ڈیزائن پر مبنی نمونے کی عام مثالوں میں کمپیوٹر بیسڈ ٹریننگ (Computer Based Training, CBT)، کمپیوٹر ایڈڈ یا کمپیوٹر اسسٹڈ انسٹرکشن (Computer Aided or Computer Assisted Instruction, CAI) شامل ہیں۔ ان کی ابتدائی سادہ شکل جو آج کل رائج ہے، الیکٹرانک مواد (E-Content) کہلاتی ہے۔ یہ مواد ای لرننگ (E Learning) کا مغز دماغ ہے، ای لرننگ کو کبھی کبھی ویب بیسڈ ٹریننگ (Web Based Learning) یا ای انسٹرکشن (E Instruction) بھی کہا جاتا ہے۔ کورس ڈیزائنرز تعلیمی مواد کو چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم اور اسے اضافہ شدہ متن، گرافکس اور ملٹی میڈیا سے مزین کرتے ہیں جبکہ از خود تشخیص اور رہنمائی کے لیے کثیر الانتخابی سوالات اور فوری فیڈ بیک بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

-4 1980ء اور 1990ء کی دہائی میں کمپیوٹر بیسڈ لرننگ (Computer Based Learning) کے ساتھ کئی مدارس سامنے آئے، یہ مدارس زیادہ تر ساختی اور وقوفی تعلیمی نظریات کے حامل تھے۔ اس ماحول میں خیال اور حقیقی دونوں قسم کے مسائل کے حل پر توجہ دی گئی۔ اس سلسلے میں مائیکرو ورلڈ (Micro World)، بناوٹ (Simulations) اور ہائپر ٹیکسٹ (Hypertext) جیسی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی۔ ڈیجیٹائزڈ کمیونی کیشن (Digitized Communication) کا آغاز 1980ء کی دہائی میں ہوا جب کہ 90ء کی دہائی کے درمیان میں یہ ورلڈ وائڈ ویب (WWW)، ای میل (E. Mail) اور دیگر فورم کی وجہ سے کافی مقبول ہو چکا تھا۔ آن لائن لرننگ (Online Learning) کی دو اقسام کمپیوٹر بیسڈ لرننگ (CBL) اور کمپیوٹر میڈی ایٹڈ لرننگ (CML) ہے۔ کمپیوٹر بیسڈ لرننگ کا تعلق از خود تعلم سے ہوتا ہے جبکہ کمپیوٹر میڈی ایٹڈ لرننگ میں کمپیوٹر کے ذریعے معلمین اور متعلمین کو تعلق قائم کرنے اور تعلم کو وسعت دینے میں سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ مذکورہ دور کے سکولوں میں دوسری قسم کی آن لائن لرننگ رائج تھی۔

-5 کمرہ جماعت کے تعلم کو بہتر بنانے کے ساتھ تعلیمی ٹیکنالوجی نے کل وقتی فاصلاتی تعلیم کے لیے بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے تاہم پھر بھی معیاری تعلم کے لیے کاغذ، ویڈیوز اور وقتاً فوقتاً سی بی ٹی/سی بی ایل مواد کے استعمال پر ہی انحصار کیا جاتا رہا ہے۔ انسٹنٹ میسجنگ (Instant Messaging) ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) وغیرہ کی وجہ سے ای ٹیوٹرنگ (E Tutoring) کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا جبکہ چھوٹے گروہوں کے لیے کورسز کے لیے مخلوط ڈیزائن (Hybrid Design) اختیار کیے گئے جس میں پہلے سے موجود کورسز، فاصلاتی سرگرمیوں اور معلمی کے مختلف انداز کو ملا کر استعمال کیا گیا۔

-6 2000ء میں مختلف قسم کے موبائل اور ہر جگہ دستیاب ٹیکنالوجیز کے باعث ''حوالے کے ساتھ تعلم'' یعنی "Learning-in-context" کو طاقت اور اس کے لیے سازگار تعلیمی نظریات کو تحریک ملی جبکہ اس موضوع پر ملنے والی تحریروں میں ضم شدہ تعلم (Integrated Learning) کا تصور اور خیال بھی ملتا ہے جس میں سکول اور حقیقی دنیا کے ماحول کو ایک دوسرے میں ضم کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

Elmas Ali

انضمام شدہ ٹیکنالوجی کی تیاری (Integrated Technology Development):

[illegible] ٹیکنالوجی کی تیاری سے مراد تنظیم اور ساخت کی تبدیلی کا وہ عمل ہوتا ہے جس میں تنظیم اور ٹیکنالوجی کو متاثرہ ارکان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مشترکہ طور پر ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ تنظیمی ارکان عمومی طور پر پہلے سے موجود مسائل، ان کی پہچان اور [illegible] جائزہ اور حل کے لیے اقدامات کے حوالے سے متاثر ہوتے ہیں۔

(ii) طریقہ عمل طے کرنا (Establishing the Process):

انضمام شدہ تنظیم اور ٹیکنالوجی کا طریقہ عمل طے کرنے کا آغاز تنظیمی یونٹ کے روزمرہ کے امور میں پائے جانے والے مسئلے کے فہم و ادراک [illegible] ہو جاتا ہے اگر تنظیم کا کوئی رکن یہ محسوس کرے کہ بعض تنظیمی پہلو حقیقی کام کو بھرپور انداز میں کرنے میں مزاحم ہیں تو اسے یہ [illegible] موقع [illegible] چاہیے کہ وہ اس مسئلے پر کھل کر بول سکیں۔ مسئلے کے فہم کے بعد جب اس پر بحث و تمحیص ہوتی ہے تو یہ تعین کرنا سہل ہو جاتا ہے کہ تبدیلی [illegible] انضمام شدہ عمل کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(iii) حقیقی صورتحال کا تجزیہ (Analysis of the Actual State):

حقیقی صورتحال کا سب سے پہلے تنظیمی ڈھانچے [illegible] ٹیکنالوجی [illegible] اور قابلیت کے تناظر میں تجزیہ کیا جانا چاہیے پھر تجزیے کے نتائج کو زیر بحث لایا جائے۔ تنظیمی یونٹ کے مسائل اور مقاصد کے علم کی بنیاد پر تجزیے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں، یہ تجزیہ مختلف گروہی مباحثے کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے [illegible] کے انعقاد میں انٹرویو اور نفسیاتی آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(iv) متبادل مواقع تخلیق کرنا (Creation of Alternative Options):

حقیقی صورتحال اور مشکلات واضح ہونے پر ضروری ہے کہ مسئلے کے حل کے لیے متبادل طریقے تجویز کیے جائیں، ان متبادل مواقع اور طریقوں میں مختلف قسم کا تنظیمی و ساختی امتزاج اور ٹیکنالوجی و قابلیت کے حوالے سے اقدامات شامل ہوتے ہیں۔ ان متبادلوں کی بنیاد پر تنظیم کے ارکان متفقہ حل تلاش کرتے ہیں، متبادل مواقع اور طریقوں کے حوالے

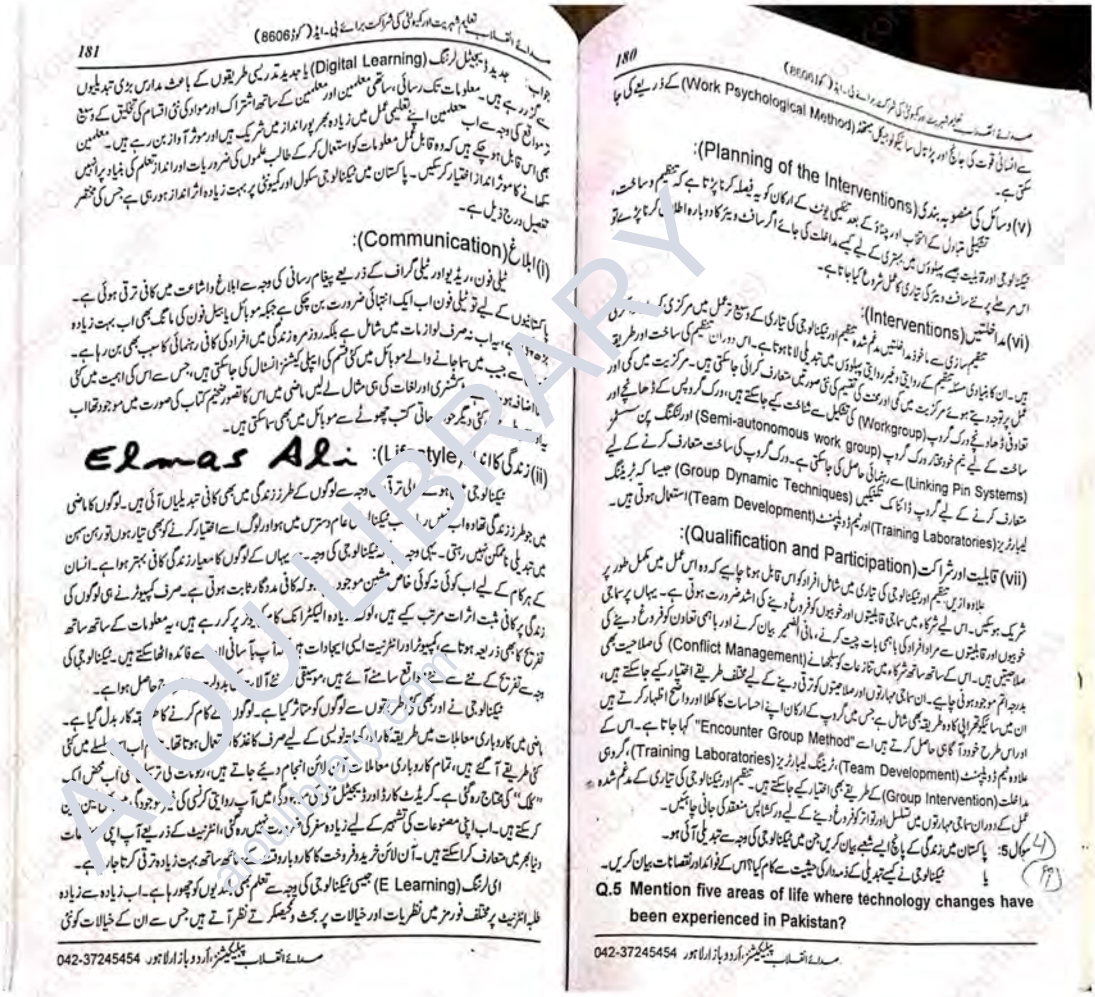

سے انسانی قوت کی جانچ اور پرسنل سائیکولوجیکل میتھڈ (Work Psychological Method) کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

(v) وسائل کی منصوبہ بندی (Planning of the Interventions):

تشکیلی تبادل کے انتخاب اور چناؤ کے بعد تنظیمی یونٹ کے ارکان کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ تنظیم وساخت، ٹیکنالوجی اور قابلیت جیسے پہلوؤں میں بہتری کے لیے کیسے مداخلت کی جائے اگر سافٹ ویئر کا دوبارہ اطلاق کرنا پڑے تو اس مرحلے پر نئے سافٹ ویئر کی تیاری کا عمل شروع کیا جاتا ہے۔

(vi) مداخلتیں (Interventions):

تنظیم سازی سے ماخوذ مداخلتیں مدغم شدہ تنظیم اور ٹیکنالوجی کی تیاری کے وسیع تر عمل میں مرکزی [illegible] ہیں۔ ان کا بنیادی مسئلہ تنظیم کے روایتی وغیر روایتی پہلوؤں میں تبدیلی لانا ہوتا ہے۔ اس دوران تنظیم کی ساخت اور طریقہ عمل پر توجہ دیتے ہوئے مرکزیت میں کمی اور وسعت کی تقسیم کی نئی صورتیں متعارف کرائی جا سکتی ہیں۔ مرکزیت میں کمی اور تعاونی ڈھانچے ورک گروپ (Workgroup) کی تشکیل سے شناخت کیے جا سکتے ہیں، ورک گروپس کے ڈھانچے اور ساخت کے لیے نیم خودمختار ورک گروپ (Semi-autonomous work group) اور لنکنگ پن سسٹمز (Linking Pin Systems) سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ورک گروپ کی ساخت متعارف کرنے کے لیے گروپ ڈائنامک تکنیکیں (Group Dynamic Techniques) جیسا کہ ٹریننگ لیبارٹریز (Training Laboratories) اور ٹیم ڈویلپمنٹ (Team Development) استعمال ہوتی ہیں۔

(vii) قابلیت اور شراکت (Qualification and Participation):

علاوہ ازیں تنظیم اور ٹیکنالوجی کی تیاری میں شامل افراد کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اس عمل میں مکمل طور پر شریک ہو سکیں۔ اس لیے شرکاء میں سماجی قابلیتوں اور خوبیوں کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پر سماجی خوبیوں اور قابلیتوں سے مراد افراد کی باہمی بات چیت کرنے، مافی الضمیر بیان کرنے اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کی صلاحیتیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شرکاء میں تنازعات کو سلجھانے (Conflict Management) کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم موجود ہونی چاہیے۔ ان سماجی مہارتوں اور صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں، ان میں سائیکوتھراپی کا وہ طریقہ بھی شامل ہے جس میں گروپ کے ارکان اپنے احساسات کا کھلا اور واضح اظہار کرتے ہیں اور اس طرح خود آگاہی حاصل کرتے ہیں اسے "Encounter Group Method" کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیم ڈویلپمنٹ (Team Development)، ٹریننگ لیبارٹریز (Training Laboratories)، گروہی مداخلت (Group Intervention) کے طریقے بھی اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ تنظیم اور ٹیکنالوجی کی تیاری کے مدغم شدہ عمل کے دوران سماجی مہارتوں میں تسلسل اور تواتر کو فروغ دینے کے لیے ورکشاپس منعقد کی جانی چاہئیں۔

سوال 5: پاکستان میں زندگی کے پانچ ایسے شعبے بیان کریں جن میں ٹیکنالوجی کی وجہ سے تبدیلی آئی ہو۔
یا
ٹیکنالوجی نے کیسے تبدیلی کے ذمہ دار کی حیثیت سے کام کیا؟ اس کے فوائد اور نقصانات بیان کریں۔

Q.5 Mention five areas of life where technology changes have been experienced in Pakistan?

جواب: جدید ڈیجیٹل لرننگ (Digital Learning) یا جدید تدریسی طریقوں کے باعث مدارس بڑی تبدیلیوں سے گزر رہے ہیں۔ معلومات تک رسائی، ساتھی معلمین اور متعلمین کے ساتھ اشتراک اور مواد کی نئی اقسام کی تخلیق کے وسیع مواقع کی وجہ سے اب متعلمین اپنے تعلیمی عمل میں زیادہ بھرپور انداز میں شریک ہیں اور موثر آواز بن رہے ہیں۔ معلمین بھی اس قابل ہو چکے ہیں کہ وہ قابل عمل معلومات کو استعمال کر کے طالب علموں کی ضروریات اور انداز تعلم کی بنیاد پر انہیں سکھانے کا موثر انداز اختیار کر سکیں۔ پاکستان میں ٹیکنالوجی سکول اور کمیونٹی پر بہت زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) ابلاغ (Communication):

ٹیلی فون، ریڈیو اور ٹیلی گراف کے ذریعے پیغام رسانی کی وجہ سے ابلاغ واشاعت میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ پاکستانیوں کے لیے تو ٹیلی فون اب ایک انتہائی ضرورت بن چکی ہے جبکہ موبائل یا سیل فون کی مانگ بھی اب بہت زیادہ بڑھ [illegible] ہے، یہ اب نہ صرف لوازمات میں شامل ہے بلکہ روزمرہ زندگی میں افراد کی کافی رہنمائی کا سبب بھی بن رہا ہے۔ [illegible] جیب میں سما جانے والے موبائل میں کئی قسم کی ایپلی کیشنز انسٹال کی جا سکتی ہیں، جس سے اس کی اہمیت میں کئی گنا اضافہ ہو [illegible] ڈکشنری اور لغات کی ہی مثال لے لیں ماضی میں اس کا تصور ضخیم کتاب کی صورت میں موجود تھا اب [illegible] کئی دیگر حوالہ جاتی کتب چھوٹے سے موبائل میں بھی سما سکتی ہیں۔

Elmas Ali

(ii) زندگی کا انداز (Lifestyle):

ٹیکنالوجی [illegible] ہونے والی ترقی کی وجہ سے لوگوں کے طرز زندگی میں بھی کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔ لوگوں کا ماضی میں جو طرز زندگی تھا وہ اب [illegible] ٹیکنالوجی عام دسترس میں ہو اور لوگ اسے اختیار کرنے کو بھی تیار ہوں تو رہن سہن میں تبدیلی ناممکن نہیں رہتی۔ یہی وجہ [illegible] ٹیکنالوجی کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کا معیار زندگی کافی بہتر ہوا ہے۔ انسان کے ہر کام کے لیے اب کوئی نہ کوئی خاص مشین موجود [illegible] جو کہ کافی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ صرف کمپیوٹر نے ہی لوگوں کی زندگی پر کافی مثبت اثرات مرتب کیے ہیں، لوگ [illegible] زیادہ الیکٹرانک کام [illegible] پر کر رہے ہیں، یہ معلومات کے ساتھ ساتھ تفریح کا بھی ذریعہ ہوتا ہے، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ایسی ایجادات ہیں [illegible] آپ باآسانی [illegible] فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی وجہ سے تفریح کے نئے سے نئے مواقع سامنے آئے ہیں، موسیقی [illegible] نئے آلات [illegible] بدولت [illegible] حاصل ہوا ہے۔

ٹیکنالوجی نے اور بھی کئی طریقوں سے لوگوں کو متاثر کیا ہے۔ لوگوں [illegible] کام کرنے کا طریقہ کار بدل گیا ہے۔ ماضی میں کاروباری معاملات میں طریقہ کار [illegible] نویسی کے لیے صرف کاغذ کا استعمال ہوتا تھا۔ [illegible] اب [illegible] سلسلے میں کئی طریقے آ گئے ہیں، تمام کاروباری معاملات آن لائن انجام دیے جاتے ہیں، رقومات کی ترسیل [illegible] اب محض ایک "کلک" کی محتاج رہ گئی ہے۔ کریڈٹ کارڈ اور ڈیجیٹل [illegible] آپ روایتی کرنسی کی [illegible] موجودگی [illegible] کر سکتے ہیں۔ اب اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لیے زیادہ سفر کی ضرورت نہیں رہ گئی، انٹرنیٹ کے ذریعے آپ اپنی [illegible] دنیا بھر میں متعارف کرا سکتے ہیں۔ آن لائن خرید وفروخت کا کاروبار وقت [illegible] ساتھ بہت زیادہ ترقی کرتا جا رہا ہے۔

ای لرننگ (E Learning) جیسی ٹیکنالوجی کی وجہ سے تعلم بھی [illegible] حدبندیوں کو چھوڑ رہا ہے۔ اب زیادہ سے زیادہ طلبہ انٹرنیٹ پر مختلف فورمز میں نظریات اور خیالات پر بحث ومباحثہ کرتے نظر آتے ہیں جس سے ان کے خیالات کو نئی

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

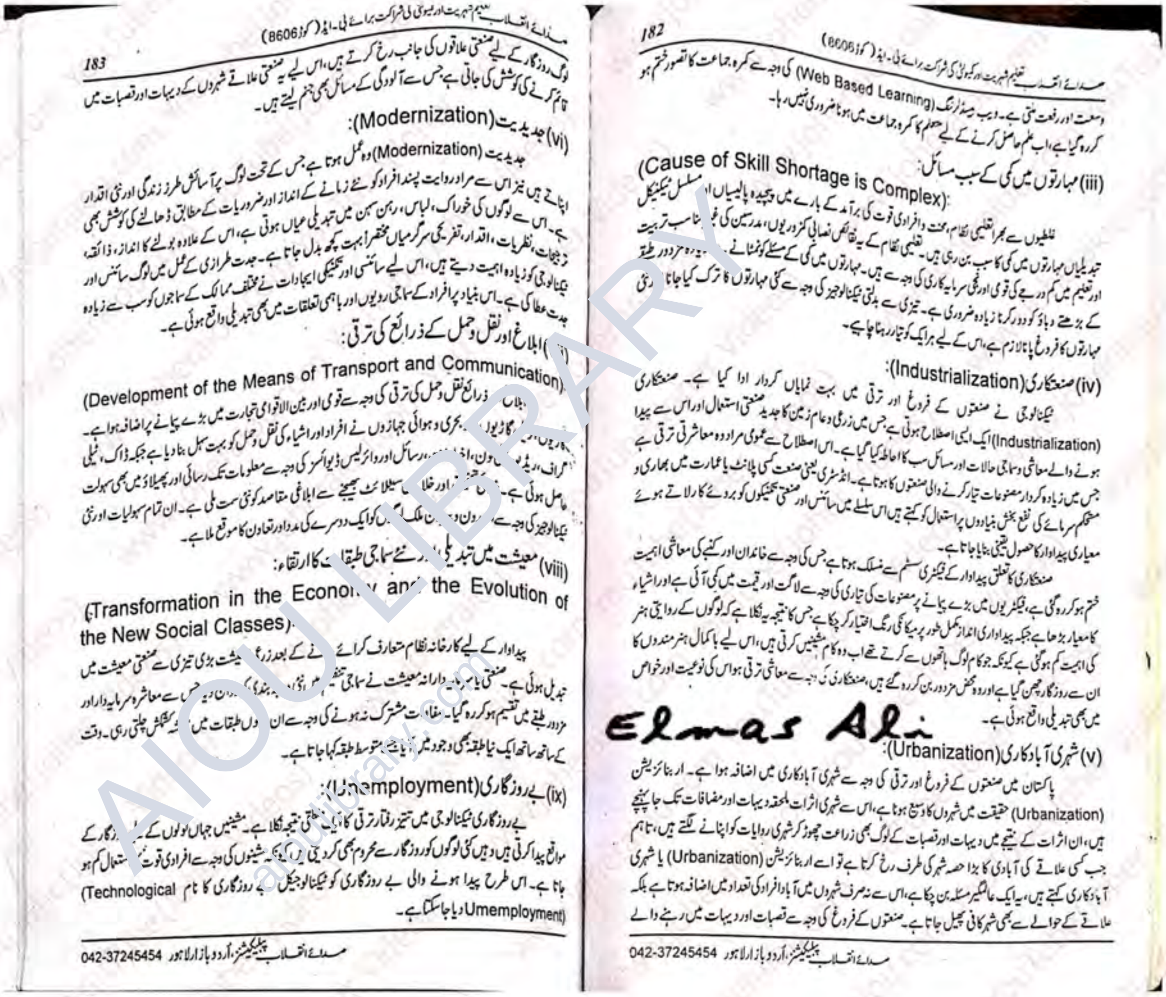

وسعت اور رفعت ملتی ہے۔ ویب بیسڈ لرننگ (Web Based Learning) کی وجہ سے کمرہ جماعت کا تصور ختم ہو کر رہ گیا ہے، اب علم حاصل کرنے کے لیے طلبہ کا کمرہ جماعت میں ہونا ضروری نہیں رہا۔

(iii) مہارتوں میں کمی کے سبب مسائل: (Cause of Skill Shortage is Complex):

غلطیوں سے بھرا تعلیمی نظام، محنت و افرادی قوت کی برآمد کے بارے میں پیچیدہ پالیسیاں اور مسلسل ٹیکنیکل تبدیلیاں مہارتوں میں کمی کا سبب بن رہی ہیں۔ تعلیمی نظام کے یہ نقائص نصابی کمزوریوں، مدرسین کی غیر مناسب تربیت اور تعلیم میں کم درجے کی قومی اور نجی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہیں۔ مہارتوں میں کمی کے مسئلے کو نمٹانے [illegible] زیادہ مزدور طبقے کے بڑھتے دباؤ کو دور کرنا زیادہ ضروری ہے۔ تیزی سے بدلتی ٹیکنالوجیز کی وجہ سے کئی مہارتوں کا ترک کیا جانا [illegible] نئی مہارتوں کا فروغ پانا لازم ہے، اس کے لیے ہر ایک کو تیار رہنا چاہیے۔

(iv) صنعتکاری(Industrialization):

ٹیکنالوجی نے صنعتوں کے فروغ اور ترقی میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ صنعتکاری (Industrialization) ایک ایسی اصطلاح ہوتی ہے جس میں زرعی و عام زمین کا جدید صنعتی استعمال اور اس سے پیدا ہونے والے معاشی و سماجی حالات اور مسائل سب کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس اصطلاح سے عمومی مراد وہ معاشرتی ترقی ہے جس میں زیادہ کردار مصنوعات تیار کرنے والی صنعتوں کا ہوتا ہے۔ انڈسٹری یعنی صنعت کسی پلانٹ یا عمارت میں بھاری و مستحکم سرمائے کی نفع بخش بنیادوں پر استعمال کو کہتے ہیں اس سلسلے میں سائنس اور صنعتی تکنیکوں کو بروئے کار لاتے ہوئے معیاری پیداوار کا حصول یقینی بنایا جاتا ہے۔

صنعتکاری کا تعلق پیداوار کے فیکٹری سسٹم سے منسلک ہوتا ہے، جس کی وجہ سے خاندان اور کنبے کی معاشی اہمیت ختم ہو کر رہ گئی ہے، فیکٹریوں میں بڑے پیمانے پر مصنوعات کی تیاری کی وجہ سے لاگت اور قیمت میں کمی آئی ہے اور اشیاء کا معیار بڑھا ہے جبکہ پیداواری انداز مکمل طور پر میکانکی رنگ اختیار کر چکا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لوگوں کے روایتی ہنر کی اہمیت کم ہو گئی ہے کیونکہ جو کام لوگ ہاتھوں سے کرتے تھے اب وہ کام مشینیں کرتی ہیں، اس لیے باکمال ہنرمندوں کا ان سے روزگار چھن گیا ہے اور وہ محض مزدور بن کر رہ گئے ہیں، صنعتکاری کی وجہ سے معاشی ترقی ہوا اس کی نوعیت اور خواص میں بھی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

Elmas Ali

(v) شہری آبادکاری(Urbanization):

پاکستان میں صنعتوں کے فروغ اور ترقی کی وجہ سے شہری آبادکاری میں اضافہ ہوا ہے۔ اربنائزیشن (Urbanization) حقیقت میں شہروں کا وسیع ہونا ہے، اس سے شہری اثرات ملحقہ دیہات اور مضافات تک جا پہنچے ہیں، ان اثرات کے نتیجے میں دیہات اور قصبات کے لوگ بھی زراعت چھوڑ کر شہری روایات کو اپنانے لگتے ہیں، تاہم جب کسی علاقے کی آبادی کا بڑا حصہ شہر کی طرف رخ کرتا ہے تو اسے اربنائزیشن (Urbanization) یا شہری آبادکاری کہتے ہیں، یہ ایک عالمگیر مسئلہ بن چکا ہے، اس سے نہ صرف شہروں میں آباد افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ علاقے کے حوالے سے بھی شہر کافی پھیل جاتا ہے۔ صنعتوں کے فروغ کی وجہ سے قصبات اور دیہات میں رہنے والے

لوگ روزگار کے لیے صنعتی علاقوں کی جانب رخ کرتے ہیں، اس لیے یہ صنعتی علاقے شہروں کے دیہات اور قصبات میں قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے آلودگی کے مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔

(vi) جدیدیت(Modernization):

جدیدیت (Modernization) وہ عمل ہوتا ہے جس کے تحت لوگ پرآسائش طرز زندگی اور نئی اقدار اپناتے ہیں نیز اس سے مراد روایت پسند افراد کو نئے زمانے کے انداز اور ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش بھی ہے۔ اس سے لوگوں کی خوراک، لباس، رہن سہن میں تبدیلی عیاں ہوتی ہے، اس کے علاوہ بولنے کا انداز، ذائقہ، ترجیحات، نظریات، اقدار، تفریحی سرگرمیاں مختصراً بہت کچھ بدل جاتا ہے۔ جدت طرازی کے عمل میں لوگ سائنس اور ٹیکنالوجی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اس لیے سائنسی اور تکنیکی ایجادات نے مختلف ممالک کے سماجوں کو سب سے زیادہ جدت عطا کی ہے۔ اس بنیاد پر افراد کے سماجی رویوں اور باہمی تعلقات میں بھی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

(vii) ابلاغ اور نقل و حمل کے ذرائع کی ترقی: (Development of the Means of Transport and Communication)

ابلاغ [illegible] ذرائع نقل و حمل کی ترقی کی وجہ سے قومی اور بین الاقوامی تجارت میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ کاریوں، [illegible] گاڑیوں، بحری و ہوائی جہازوں نے افراد اور اشیاء کی نقل و حمل کو بہت سہل بنا دیا ہے جبکہ ڈاک، ٹیلی گراف، ریڈیو، [illegible]فون، اخبار[illegible]، رسائل اور وائرلیس ڈیوائسز کی وجہ سے معلومات تک رسائی اور پھیلاؤ میں بھی سہولت حاصل ہوئی ہے۔ [illegible] اور خلا میں سیلائٹ بھیجنے سے ابلاغی مقاصد کو نئی سمت ملی ہے۔ ان تمام سہولیات اور نئی ٹیکنالوجیز کی وجہ سے [illegible] ملک [illegible] کو ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کا موقع ملا ہے۔

(viii) معیشت میں تبدیلی اور نئے سماجی طبقات کا ارتقاء: (Transformation in the Economy and the Evolution of the New Social Classes):

پیداوار کے لیے کارخانہ نظام متعارف کرائے جانے کے بعد زرعی معیشت بڑی تیزی سے صنعتی معیشت میں تبدیل ہوئی ہے۔ صنعتی یا سرمایہ دارانہ معیشت نے سماجی تنظیم [illegible] جس سے معاشرہ سرمایہ دار اور مزدور طبقے میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔ مفادات مشترک نہ ہونے کی وجہ سے ان دونوں طبقات میں ہمیشہ کشمکش چلتی رہی۔ وقت کے ساتھ ساتھ ایک نیا طبقہ بھی وجود میں آیا جسے متوسط طبقہ کہا جاتا ہے۔

(ix) بے روزگاری(Unemployment):

بے روزگاری ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی کا ایک منطقی نتیجہ نکلا ہے۔ مشینیں جہاں لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں وہیں کئی لوگوں کو روزگار سے محروم بھی کر دیتی ہیں کیونکہ مشینوں کی وجہ سے افرادی قوت کا استعمال کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح پیدا ہونے والی بے روزگاری کو ٹیکنالوجیکل بے روزگاری کا نام (Technological Umemployment) دیا جا سکتا ہے۔

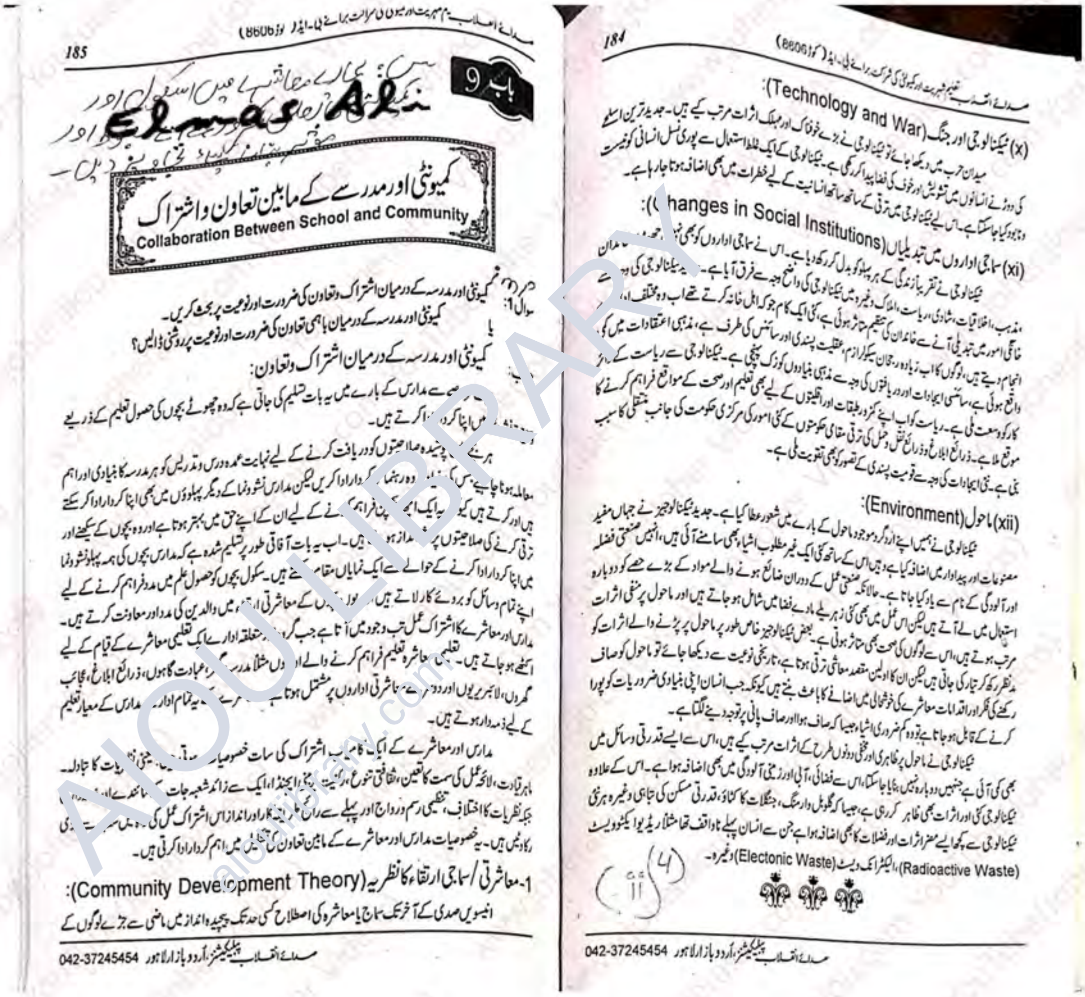

(x) ٹیکنالوجی اور جنگ(Technology and War):

میدان حرب میں دیکھا جائے تو ٹیکنالوجی نے بڑے خوفناک اور مہلک اثرات مرتب کیے ہیں۔ جدید ترین اسلحے کی دوڑ نے انسانوں میں تشویش اور خوف کی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ ٹیکنالوجی کے ایک غلط استعمال سے پوری نسل انسانی کو نیست و نابود کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لیے خطرات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

(xi) سماجی اداروں میں تبدیلیاں(Changes in Social Institutions):

ٹیکنالوجی نے تقریباً زندگی کے ہر پہلو کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس نے سماجی اداروں کو بھی نہیں [illegible] خاندان، مذہب، اخلاقیات، شادی، ریاست، املاک وغیرہ میں ٹیکنالوجی کی واضح وجہ سے فرق آیا ہے۔ [illegible] ٹیکنالوجی کی وجہ سے خانگی امور میں تبدیلی آنے سے خاندان کی تنظیم متاثر ہوئی ہے، کئی ایک کام جو کہ اہل خانہ کرتے تھے اب وہ مختلف ا[illegible] انجام دیتے ہیں، لوگوں کا اب زیادہ رجحان سیکولرازم، عقلیت پسندی اور سائنس کی طرف ہے، مذہبی اعتقادات میں کمی واقع ہوئی ہے، سائنسی ایجادات اور دریافتوں کی وجہ سے مذہبی بنیادوں کو زک پہنچی ہے۔ ٹیکنالوجی سے ریاست کے دائرہ کار کو وسعت ملی ہے۔ ریاست کو اب اپنے کمزور طبقات اور اقلیتوں کے لیے بھی تعلیم اور صحت کے مواقع فراہم کرنے کا موقع ملا ہے۔ ذرائع ابلاغ و ذرائع نقل و حمل کی ترقی مقامی حکومتوں کے کئی امور کی مرکزی حکومت کی جانب منتقلی کا سبب بنی ہے۔ نئی ایجادات کی وجہ سے قومیت پسندی کے تصور کو بھی تقویت ملی ہے۔

(xii) ماحول(Environment):

ٹیکنالوجی نے ہمیں اپنے اردگرد موجود ماحول کے بارے میں شعور عطا کیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجیز نے جہاں مفید مصنوعات اور پیداوار میں اضافہ کیا ہے وہیں اس کے ساتھ کئی ایک غیر مطلوب اشیاء بھی سامنے آئی ہیں، انہیں صنعتی فضلہ اور آلودگی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ صنعتی عمل کے دوران ضائع ہونے والے مواد کے بڑے حصے کو دوبارہ استعمال میں لے آتے ہیں لیکن اس عمل میں بھی کئی زہریلے مادے فضا میں شامل ہو جاتے ہیں اور ماحول پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس سے لوگوں کی صحت بھی متاثر ہوتی ہے۔ بعض ٹیکنالوجیز خاص طور پر ماحول پر پڑنے والے اثرات کو مدنظر رکھ کر تیار کی جاتی ہیں لیکن ان کا اولین مقصد معاشی ترقی ہوتا ہے، تاریخی نوعیت سے دیکھا جائے تو ماحول کو صاف رکھنے کی فکر اور اقدامات معاشرے کی خوشحالی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں کیونکہ جب انسان اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو وہ کم ضروری اشیاء جیسا کہ صاف ہوا اور صاف پانی پر توجہ دینے لگتا ہے۔

ٹیکنالوجی نے ماحول پر ظاہری اور مخفی دونوں طرح کے اثرات مرتب کیے ہیں، اس سے ایسے قدرتی وسائل میں بھی کمی آئی ہے جنہیں دوبارہ نہیں بنایا جاسکتا، اس سے فضائی، آبی اور زمینی آلودگی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکنالوجی کئی اور اثرات بھی ظاہر کر رہی ہے، جیسا کہ گلوبل وارمنگ، جنگلات کا کٹاؤ، قدرتی مسکن کی تباہی وغیرہ ہر نئی ٹیکنالوجی سے کچھ ایسے مضر اثرات اور فضلات کا بھی اضافہ ہوا ہے جن سے انسان پہلے ناواقف تھا مثلاً ریڈیو ایکٹو ویسٹ (Radioactive Waste)، الیکٹرانک ویسٹ(Electonic Waste) وغیرہ۔

(ii) (4)

* * *

باب 9

Elmas Ali

سبق: ہمارے معاشرے میں اسکول اور [illegible]

کمیونٹی اور مدرسے کے مابین تعاون واشتراک
Collaboration Between School and Community

سوال 1: کمیونٹی اور مدرسہ کے درمیان اشتراک وتعاون کی ضرورت اور نوعیت پر بحث کریں۔

یا

کمیونٹی اور مدرسہ کے درمیان باہمی تعاون کی ضرورت اور نوعیت پر روشنی ڈالیں؟

جواب: کمیونٹی اور مدرسہ کے درمیان اشتراک وتعاون:

[illegible] سے مدارس کے بارے میں یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ وہ چھوٹے بچوں کی حصول تعلیم کے ذریعے [illegible] میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

ہر بچے [illegible] پوشیدہ صلاحیتوں کو دریافت کرنے کے لیے نہایت عمدہ درس و تدریس کو ہر مدرسہ کا بنیادی اور اہم معاملہ ہونا چاہیے۔ جس [illegible] وہ رہنما [illegible] کردار ادا کریں لیکن مدارس نشوونما کے دیگر پہلوؤں میں بھی اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک ایسا [illegible] فراہم کرنے کے لیے ان کے اپنے حق میں بہتر ہوتا ہے اور وہ بچوں کے سیکھنے اور ترقی کرنے کی صلاحیتوں پر [illegible] انداز ہوتے ہیں۔ اب یہ بات آفاقی طور پر تسلیم شدہ ہے کہ مدارس بچوں کی ہمہ پہلو نشوونما میں اپنا کردار ادا کرنے کے حوالے سے ایک نمایاں مقام [illegible] ہیں۔ سکول بچوں کو حصول علم میں مدد فراہم کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہیں [illegible] کے معاشرتی [illegible] میں والدین کی مدد اور معاونت کرتے ہیں۔

مدارس اور معاشرے کا اشتراک عمل تب وجود میں آتا ہے جب گروہ [illegible] متعلقہ ادارے ایک تعلیمی معاشرے کے قیام کے لیے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ [illegible] تعلیمی معاشرہ تعلیم فراہم کرنے والے [illegible] مثلاً مدرسے [illegible] عبادت گاہوں، ذرائع ابلاغ، عجائب گھروں، لائبریریوں اور دوسرے معاشرتی اداروں پر مشتمل ہوتا ہے [illegible] یہ تمام ادارے مدارس کے معیار تعلیم کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

مدارس اور معاشرے کے ایک کامیاب اشتراک کی سات خصوصیات [illegible] کا تبادلہ۔ ماہر قیادت، لائحہ عمل کی سمت کا تعین، ثقافتی تنوع، [illegible] ایجنڈا، ایک سے زائد شعبہ جات [illegible] جبکہ نظریات کا اختلاف، تنظیمی رسم و رواج اور پہلے سے رائج طریقہ کار اور انداز اس اشتراک عمل کی [illegible] رکاوٹیں ہیں۔ یہ خصوصیات مدارس اور معاشرے کے مابین تعاون کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

1- معاشرتی/سماجی ارتقاء کا نظریہ(Community Development Theory):

انیسویں صدی کے آخر تک سماج یا معاشرہ کی اصطلاح کسی حد تک پیچیدہ انداز میں ماضی سے جڑے لوگوں کے

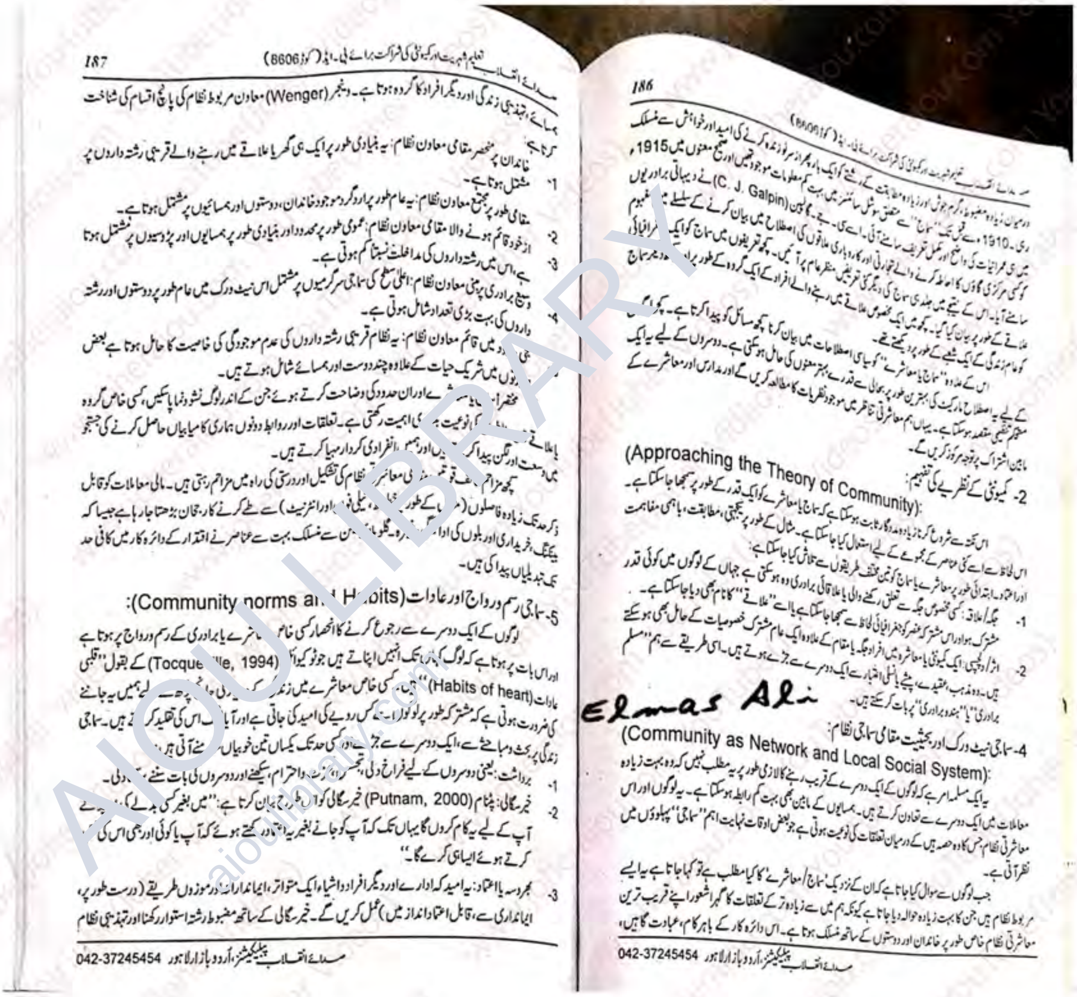

درمیان زیادہ مضبوط، گرم جوش اور زیادہ مطابقت کے رشتے کو ایک بار پھر از سر نو زندہ کرنے کی امید اور خواہش سے منسلک رہی۔ 1910ء سے قبل تک "سماج" سے متعلق سوشل سائنسز میں بہت کم معلومات موجود تھیں اور صحیح معنوں میں 1915ء میں ہی عمرانیات کی واضح اور مکمل تعریف سامنے آئی۔ سی۔ جے۔ گالپن (C. J. Galpin) نے دیہاتی برادریوں کو کسی مرکزی گاؤں کا احاطہ کرنے والے تجارتی اور کاروباری علاقوں کی اصطلاح میں بیان کرنے کے سلسلے میں مفہوم سامنے آیا۔ اس کے نتیجے میں جلد ہی سماج کی دیگر کئی تعریفیں منظر عام پر آ گئیں۔ کچھ تعریفوں میں سماج کو ایک جغرافیائی علاقے کے طور پر بیان کیا گیا۔ کچھ میں ایک مخصوص علاقے میں رہنے والے افراد کے ایک گروہ کے طور پر [illegible] سماج کو عام زندگی کے ایک شعبے کے طور پر دیکھتے تھے۔ اس کے علاوہ "سماج یا معاشرے" کو سیاسی اصطلاحات میں بیان کرنا کچھ مسائل کو پیدا کرتا ہے۔ کچھ لوگوں کے لیے یہ قدرے بہتر معنوں کی حامل ہو سکتی ہے۔ دوسروں کے لیے یہ ایک [illegible] کے لیے یہ اصطلاح مارکیٹ کی بہترین طور پر بحالی سے [illegible] اور مدارس اور معاشرے کے مستحکم تنظیمی مقصد ہو سکتا ہے۔ یہاں ہم معاشرتی تناظر میں موجود نظریات کا مطالعہ کریں گے اور [illegible] مابین اشتراک پر توجہ مرکوز کریں گے۔

2- کمیونٹی کے نظریے کی تفہیم (Approaching the Theory of Community):

اس نکتہ سے شروع کرنا زیادہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے کہ سماج یا معاشرے کو ایک قدر کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اسے کئی عناصر کے مجموعے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر یکجہتی، مطابقت، باہمی مفاہمت اور اعتماد۔ ابتدائی طور پر معاشرے یا سماج کو تین مختلف طریقوں سے تلاش کیا جا سکتا ہے:

1- جگہ/علاقہ: کسی مخصوص جگہ سے تعلق رکھنے والی یا علاقائی برادری وہ ہو سکتی ہے جہاں کے لوگوں میں کوئی قدر مشترک ہو اور اس مشترکہ عنصر کو جغرافیائی لحاظ سے سمجھا جا سکتا ہے یا اسے "علاقے" کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔

2- اثر/دلچسپی: ایک کمیونٹی یا معاشرہ میں افراد جگہ یا مقام کے علاوہ ایک عام مشترک خصوصیات کے حامل بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ مذہب، عقیدے، پیشے یا نسلی اعتبار سے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اسی طریقے سے ہم "مسلم برادری" یا "ہندو برادری" پر بات کر سکتے ہیں۔

Elmas Ali

4- سماجی نیٹ ورک اور بحیثیت مقامی سماجی نظام (Community as Network and Local Social System):

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ لوگوں کے ایک دوسرے کے قریب رہنے کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں کہ وہ بہت زیادہ معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ ہمسایوں کے مابین بھی بہت کم رابطہ ہو سکتا ہے۔ یہ لوگوں اور اس معاشرتی نظام جس کا وہ حصہ ہیں کے درمیان تعلقات کی نوعیت ہوتی ہے جو بعض اوقات نہایت اہم "سماجی" پہلوؤں میں نظر آتی ہے۔

جب لوگوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک 'سماج/معاشرے' کا کیا مطلب ہے تو کہا جاتا ہے یہ ایسے مربوط نظام ہیں جن کا بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے کیونکہ ہم میں سے زیادہ تر کے تعلقات کا گہرا شعور اپنے قریب ترین معاشرتی نظام خاص طور پر خاندان اور دوستوں کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ اس دائرہ کار کے باہر کام، عبادت گاہیں،

ہمسائے، تہذیبی زندگی اور دیگر افراد کا گروہ ہوتا ہے۔ وینجر (Wenger) معاون مربوط نظام کی پانچ اقسام کی شناخت کرتا ہے:

1- خاندان پر منحصر مقامی معاون نظام: یہ بنیادی طور پر ایک ہی گھر یا علاقے میں رہنے والے قریبی رشتہ داروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مقامی طور پر مجتمع معاون نظام: یہ عام طور پر اردگرد موجود خاندان، دوستوں اور ہمسائیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

3- از خود قائم ہونے والا مقامی معاون نظام: عمومی طور پر محدود اور بنیادی طور پر ہمسایوں اور پڑوسیوں پر مشتمل ہوتا ہے، اس میں رشتہ داروں کی مداخلت نسبتاً کم ہوتی ہے۔

4- وسیع برادری پر مبنی معاون نظام: اعلیٰ سطح کی سماجی سرگرمیوں پر مشتمل اس نیٹ ورک میں عام طور پر دوستوں اور رشتہ داروں کی بہت بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔

5- [illegible] میں قائم معاون نظام: یہ نظام قریبی رشتہ داروں کی عدم موجودگی کی خاصیت کا حامل ہوتا ہے بعض [illegible] میں شریک حیات کے علاوہ چند دوست اور ہمسائے شامل ہوتے ہیں۔

مختصراً [illegible] اور ان حدود کی وضاحت کرتے ہوئے جن کے اندر لوگ نشوونما پا سکیں، کسی خاص گروہ یا علاقے [illegible] کی نوعیت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ تعلقات اور روابط دونوں ہماری کامیابیاں حاصل کرنے کی جستجو میں وسعت اور لگن پیدا کر[illegible] اور ہم [illegible] انفرادی کردار مہیا کرتے ہیں۔

کچھ مزاحم [illegible] قوتیں [illegible] معاشرتی نظام کی تشکیل اور درستی کی راہ میں مزاحم رہتی ہیں۔ مالی معاملات کو قابل ذکر حد تک زیادہ فاصلوں (مثال کے طور پر [illegible]، ٹیلی فون اور انٹرنیٹ) سے طے کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جیسا کہ بینکنگ، خریداری اور بلوں کی ادائیگی وغیرہ۔ گلوبلائزیشن سے منسلک بہت سے عناصر نے اقتدار کے دائرہ کار میں کافی حد تک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔

5- سماجی رسم و رواج اور عادات (Community norms and Habits):

لوگوں کے ایک دوسرے سے رجوع کرنے کا انحصار کسی خاص معاشرے یا برادری کے رسم و رواج پر ہوتا ہے اور اس بات پر ہوتا ہے کہ لوگ کس حد تک انہیں اپناتے ہیں جو ٹوکیوال (Tocqueville, 1994) کے بقول "قلبی عادات (Habits of heart)" ہیں۔ کسی خاص معاشرے میں زندگی [illegible] کے لیے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مشترکہ طور پر لوگوں سے کس رویے کی امید کی جاتی ہے اور آیا [illegible] اس کی تقلید کرتے ہیں۔ سماجی زندگی پر بحث و مباحثے سے، ایک دوسرے سے جڑے اور کسی حد تک یکساں تین خوبیاں سامنے آتی ہیں:

1- برداشت: یعنی دوسروں کے لیے فراخ دلی، تجسس، عزت و احترام، سیکھنے اور دوسروں کی بات سننے [illegible]۔

2- خیر سگالی: پٹنام (Putnam, 2000) خیر سگالی کو اس طرح بیان کرتا ہے: "میں بغیر کسی بدلے [illegible] آپ کے لیے یہ کام کروں گا یہاں تک کہ آپ کو جانے بغیر یہ اعتماد رکھتے ہوئے کہ آپ یا کوئی اور بھی اس کی [illegible] کرتے ہوئے ایسا ہی کرے گا۔"

3- بھروسہ یا اعتماد: یہ امید کہ ادارے اور دیگر افراد و اشیاء ایک متواتر، ایماندارانہ اور موزوں طریقے (درست طور پر، ایمانداری سے، قابل اعتماد انداز میں) عمل کریں گے۔ خیر سگالی کے ساتھ مضبوط رشتہ استوار رکھنا اور تہذیبی نظام

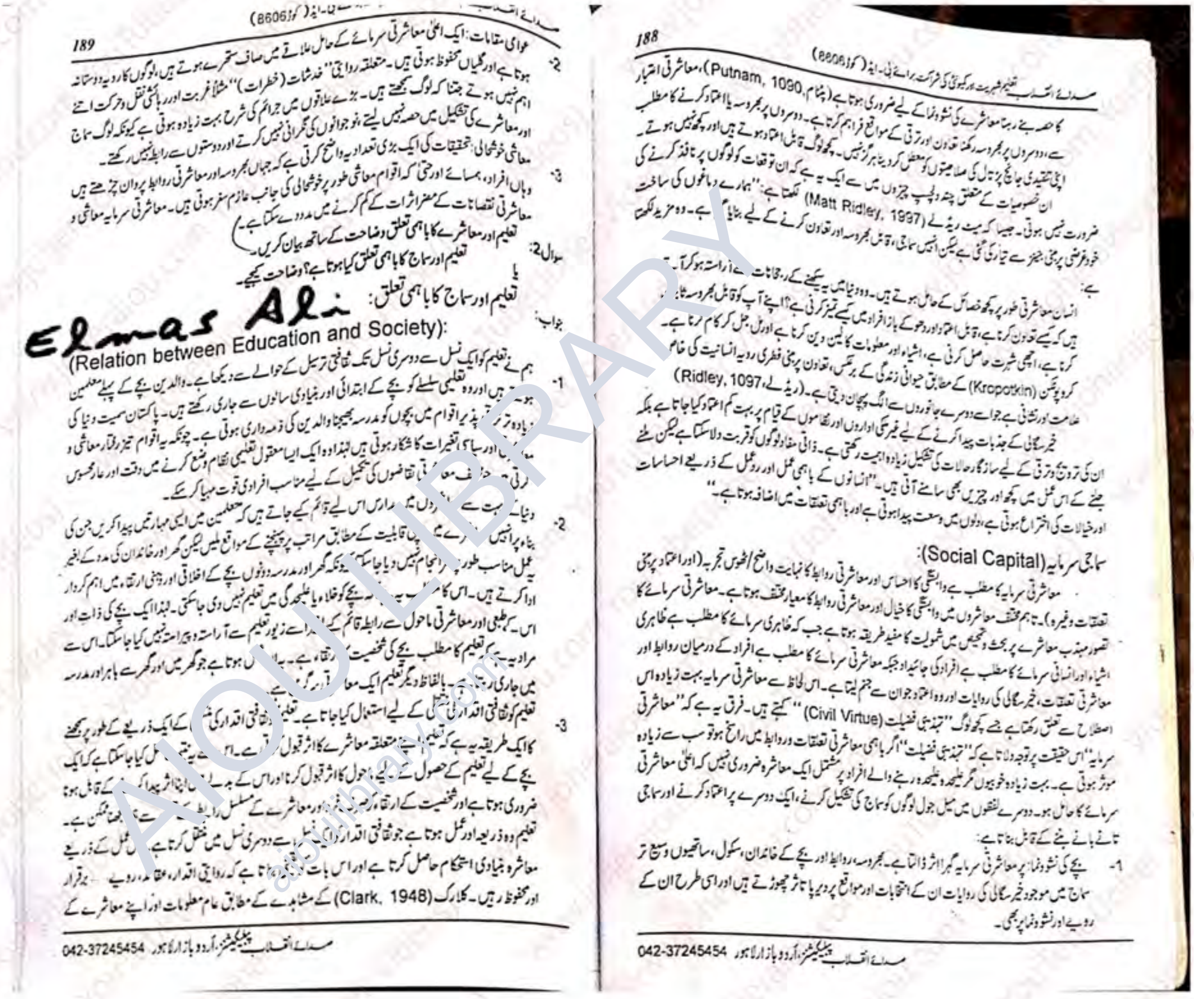

کا حصہ بنے رہنا معاشرے کی نشوونما کے لیے ضروری ہوتا ہے (پٹنام، Putnam, 1090)، معاشرتی اعتبار تعاون اور ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ دوسروں پر بھروسہ یا اعتماد کرنے کا مطلب ہے، دوسروں پر بھروسہ رکھنا اپنی تنقیدی جانچ پڑتال کی صلاحیتوں کو معطل کر دینا ہرگز نہیں۔ کچھ لوگ قابل اعتماد ہوتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتے۔ ان خصوصیات کے متعلق چند دلچسپ چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان توقعات کو لوگوں پر نافذ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ میٹ ریڈلے (Matt Ridley, 1997) لکھتا ہے: "ہمارے دماغوں کی ساخت خودغرضی پر مبنی جینز سے تیار کی گئی ہے لیکن انہیں سماجی، قابل بھروسہ اور تعاون کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے:

انسان معاشرتی طور پر کچھ خصائص کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ دنیا میں یہ سیکھنے کے رجحانات سے آراستہ ہو کر آتے ہیں کہ کیسے تعاون کرتا ہے، قابل اعتماد اور دھوکے باز افراد میں کیسے تمیز کرتی ہے؟ اپنے آپ کو قابل بھروسہ ثابت کرتا ہے، اچھی شہرت حاصل کرتی ہے، اشیاء اور معلومات کا لین دین کرتا ہے اور مل جل کر کام کرتا ہے۔

کروپوٹکن (Kropotkin) کے مطابق حیوانی زندگی کے برعکس، تعاون پر مبنی فطری رویہ انسانیت کی خاص علامت اور نشانی ہے جو اسے دوسرے جانوروں سے الگ پہچان دیتی ہے۔ (ریڈلے، Ridley, 1097) خیرسگالی کے جذبات پیدا کرنے کے لیے غیر سرکاری اداروں اور نظاموں کے قیام پر بہت کم اعتماد کیا جاتا ہے بلکہ ان کی ترویج و ترقی کے لیے سازگار حالات کی تشکیل زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ذاتی مفاد لوگوں کو قربت دلا سکتا ہے لیکن ملنے جلنے کے اس عمل میں کچھ اور چیزیں بھی سامنے آتی ہیں۔ "انسانوں کے باہمی عمل اور ردعمل کے ذریعے احساسات اور خیالات کی اختراع ہوتی ہے، دلوں میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور باہمی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے۔"

سماجی سرمایہ (Social Capital):

معاشرتی سرمایہ کا مطلب ہے وابستگی کا احساس اور معاشرتی روابط کا نہایت واضح/ٹھوس تجربہ (اور اعتماد پر مبنی تعلقات وغیرہ)۔ تاہم مختلف معاشروں میں وابستگی کا خیال اور معاشرتی روابط کا معیار مختلف ہوتا ہے۔ معاشرتی سرمائے کا تصور مہذب معاشرے پر بحث و تمحیص میں شمولیت کا مفید طریقہ ہوتا ہے جب کہ ظاہری سرمائے کا مطلب ہے ظاہری اشیاء اور انسانی سرمائے کا مطلب ہے افرادی جائیداد جبکہ معاشرتی سرمائے کا مطلب ہے افراد کے درمیان روابط اور معاشرتی تعلقات، خیرسگالی کی روایات اور وہ اعتماد جو ان سے جنم لیتا ہے۔ اس لحاظ سے معاشرتی سرمایہ بہت زیادہ اس اصطلاح سے تعلق رکھتا ہے جسے کچھ لوگ "تہذیبی فضیلت (Civil Virtue)" کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ "معاشرتی سرمایہ" اس حقیقت پر توجہ دلاتا ہے کہ "تہذیبی فضیلت" اگر باہمی معاشرتی تعلقات و روابط میں راسخ ہو تو سب سے زیادہ موثر ہوتی ہے۔ بہت زیادہ خوبیوں مگر علیحدہ علیحدہ رہنے والے افراد پر مشتمل ایک معاشرہ ضروری نہیں کہ اعلیٰ معاشرتی سرمائے کا حامل ہو۔ دوسرے لفظوں میں میل جول لوگوں کو سماج کی تشکیل کرنے، ایک دوسرے پر اعتماد کرنے اور سماجی تانے بانے بننے کے قابل بناتا ہے:

1- بچے کی نشوونما: پر معاشرتی سرمایہ گہرا اثر ڈالتا ہے۔ بھروسہ، روابط اور بچے کے خاندان، سکول، ساتھیوں وسیع تر سماج میں موجود خیرسگالی کی روایات ان کے انتخابات اور مواقع پر دیرپا تاثر چھوڑتے ہیں اور اسی طرح ان کے رویے اور نشوونما پر بھی۔

2- عوامی مقامات: ایک اعلیٰ معاشرتی سرمائے کے حامل علاقے میں صاف ستھرے ہوتے ہیں، لوگوں کا رویہ دوستانہ ہوتا ہے اور گلیاں محفوظ ہوتی ہیں۔ متعلقہ روایتی "خدشات (خطرات)" مثلاً غربت اور رہائشی نقل و حرکت اتنے اہم نہیں ہوتے جتنا کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ بڑے علاقوں میں جرائم کی شرح بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ لوگ سماج اور معاشرے کی تشکیل میں حصہ نہیں لیتے، نوجوانوں کی نگرانی نہیں کرتے اور دوستوں سے رابطہ نہیں رکھتے۔

3- معاشی خوشحالی: تحقیقات کی ایک بڑی تعداد یہ واضح کرتی ہے کہ جہاں بھروسہ اور معاشرتی روابط پروان چڑھتے ہیں وہاں افراد، ہمسائے اور حتیٰ کہ اقوام معاشی طور پر خوشحالی کی جانب عازم سفر ہوتی ہیں۔ معاشرتی سرمایہ معاشی و معاشرتی نقصانات کے مضر اثرات کے کم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

سوال 2: تعلیم اور معاشرے کا باہمی تعلق وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔

یا

تعلیم اور سماج کا باہمی تعلق کیا ہوتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: تعلیم اور سماج کا باہمی تعلق:

Elmas Ali

(Relation between Education and Society):

ہم نے تعلیم کو ایک نسل سے دوسری نسل تک ثقافتی ترسیل کے حوالے سے دیکھا ہے۔

1- والدین بچے کے پہلے معلمین [illegible] ہیں اور وہ تعلیمی سلسلے کو بچے کے ابتدائی اور بنیادی سالوں سے جاری رکھتے ہیں۔ پاکستان سمیت دنیا کی زیادہ تر [illegible] پذیر اقوام میں بچوں کو مدرسہ بھیجنا والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ چونکہ یہ اقوام تیز رفتار معاشی و [illegible] اور سیاسی تغیرات کا شکار ہوتی ہیں لہٰذا وہ ایک ایسا معقول تعلیمی نظام وضع کرنے میں دقت اور عار محسوس [illegible] معاشرتی تقاضوں کی تکمیل کے لیے مناسب افرادی قوت مہیا کر سکے۔

2- دنیا [illegible] بہت سے [illegible] میں مدارس اس لیے قائم کیے جاتے ہیں کہ متعلمین میں ایسی مہارتیں پیدا کریں جن کی بناء پر انہیں [illegible] قابلیت کے مطابق مراتب پر پہنچنے کے مواقع ملیں لیکن گھر اور خاندان کی مدد کے بغیر یہ عمل مناسب طور پر [illegible] انجام نہیں دیا جا سکتا [illegible] گھر اور مدرسہ دونوں بچے کے اخلاقی اور ذہنی ارتقاء میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کا [illegible] بچے کو خلاء یا علیحدگی میں تعلیم نہیں دی جا سکتی۔ لہٰذا ایک بچے کی ذات اور اس [illegible] طبعی اور معاشرتی ماحول سے رابطہ قائم [illegible] اسے زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے مراد یہ [illegible] تعلیم کا مطلب بچے کی شخصیت [illegible] ارتقاء ہے۔ [illegible] ہوتا ہے جو گھر میں اور گھر سے باہر اور مدرسہ میں جاری [illegible]۔ بالفاظ دیگر تعلیم ایک [illegible]

3- تعلیم کو ثقافتی اقدار کی [illegible] کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ [illegible] ثقافتی اقدار کی [illegible] کے ایک ذریعے کے طور پر سمجھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ [illegible] متعلقہ معاشرے کا اثر قبول [illegible] یہ نتیجہ [illegible] کیا جا سکتا ہے کہ ایک بچے کے لیے تعلیم کے حصول [illegible] ماحول کا اثر قبول کرنا اور اس کے بدلے [illegible] اپنا اثر پیدا [illegible] کے قابل ہونا ضروری ہوتا ہے اور شخصیت کے ارتقاء [illegible] اور معاشرے کے مسلسل [illegible] ممکن ہے۔ تعلیم وہ ذریعہ اور عمل ہوتا ہے جو ثقافتی اقدار [illegible] سے دوسری نسل میں منتقل کرتا ہے۔ [illegible] عمل کے ذریعے معاشرہ بنیادی استحکام حاصل کرتا ہے اور اس بات [illegible] بناتا ہے کہ روایتی اقدار، عقائد، رویے [illegible] برقرار اور محفوظ رہیں۔ کلارک (Clark, 1948) کے مشاہدے کے مطابق عام معلومات اور اپنے معاشرے کے

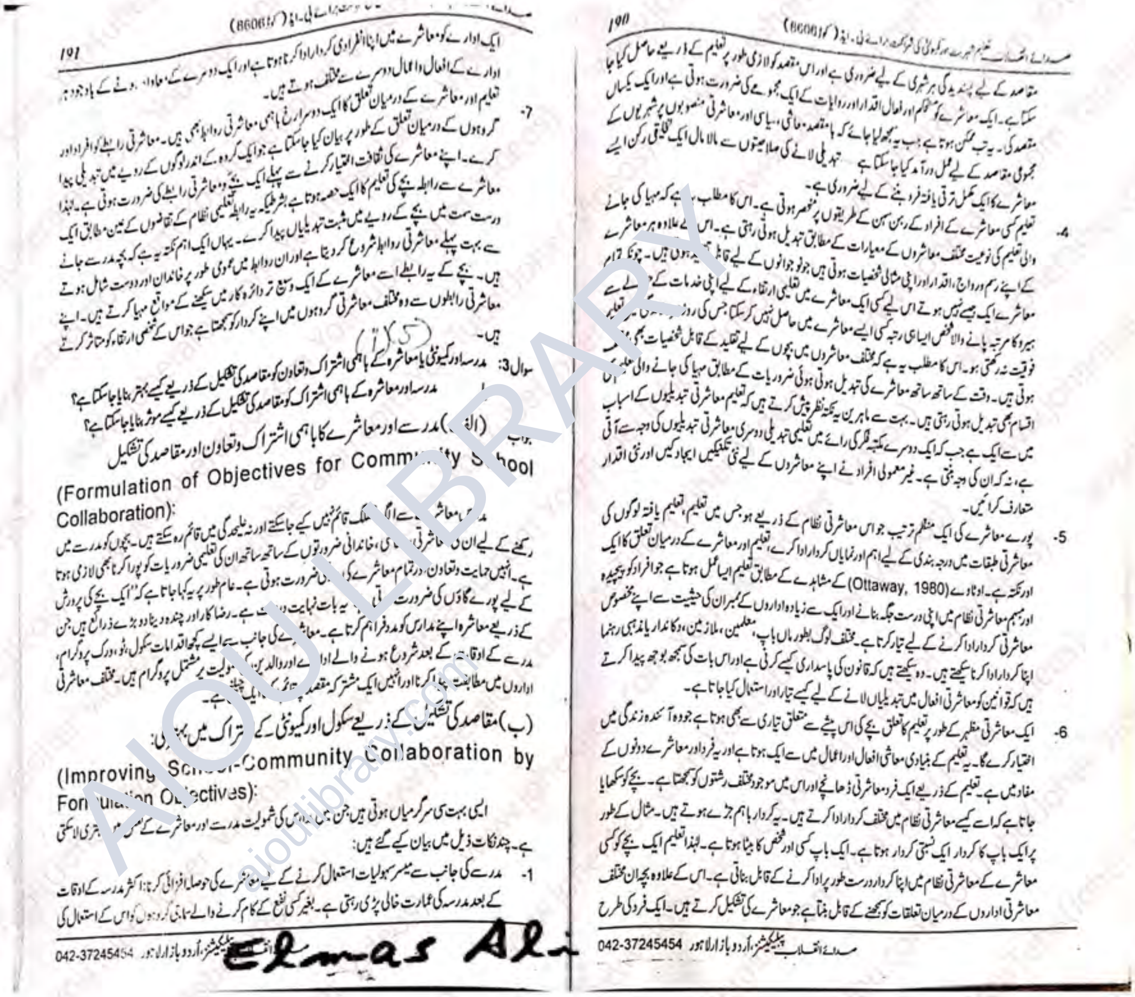

مقاصد کے لیے پسندیدگی ہر شہری کے لیے ضروری ہے اور اس مقصد کو لازمی طور پر تعلیم کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک معاشرے کو مستحکم اور فعال اقدار اور روایات کے ایک مجموعے کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک یکساں مقصد کی۔ یہ تب ممکن ہوتا ہے جب یہ سمجھ لیا جائے کہ بامقصد، معاشی، سیاسی اور معاشرتی منصوبوں پر شہریوں کے مجموعی مقاصد کے لیے عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ تبدیلی لانے کی صلاحیتوں سے مالا مال ایک تخلیقی رکن ایسے معاشرے کو ایک مکمل ترقی یافتہ فرد بننے کے لیے ضروری ہے۔

4- تعلیم کسی معاشرے کے افراد کے رہن سہن کے طریقوں پر منحصر ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مہیا کی جانے والی تعلیم کی نوعیت مختلف معاشروں کے معیارات کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر معاشرے کے اپنے رسم و رواج، اقدار اور اپنی مثالی شخصیات ہوتی ہیں جو نوجوانوں کے لیے قابل تقلید ہوتی ہیں۔ چونکہ تمام معاشرے ایک جیسے نہیں ہوتے اس لیے کسی ایک معاشرے میں تعلیمی ارتقاء کے لیے اپنی خدمات کے حوالے سے ہیرو کا مرتبہ پانے والا شخص ایسا ہی رتبہ کسی ایسے معاشرے میں حاصل نہیں کر سکتا جس کی روزمرہ [illegible] تعلیم فوقیت نہ رکھتی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف معاشروں میں بچوں کے لیے تقلید کے قابل شخصیات بھی [illegible] ہوتی ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تبدیل ہوتی ہوئی ضروریات کے مطابق مہیا کی جانے والی تعلیم کی اقسام بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ بہت سے ماہرین یہ نکتہ نظر پیش کرتے ہیں کہ تعلیم معاشرتی تبدیلیوں کے اسباب میں سے ایک ہے جب کہ ایک دوسرے مکتبہ فکر کی رائے میں تعلیمی تبدیلی دوسری معاشرتی تبدیلیوں کی وجہ سے آتی ہے، نہ کہ ان کی وجہ بنتی ہے۔ غیر معمولی افراد نے اپنے معاشروں کے لیے نئی تکنیکیں ایجاد کیں اور نئی اقدار متعارف کرائیں۔

5- پورے معاشرے کی ایک منظم ترتیب جو اس معاشرتی نظام کے ذریعے ہو جس میں تعلیم، تعلیم یافتہ لوگوں کی معاشرتی طبقات میں درجہ بندی کے لیے اہم اور نمایاں کردار ادا کرے، تعلیم اور معاشرے کے درمیان تعلق کا ایک اور نکتہ ہے۔ اوٹاوے (Ottaway, 1980) کے مشاہدے کے مطابق تعلیم ایسا عمل ہوتا ہے جو افراد کو پیچیدہ اور مبہم معاشرتی نظام میں اپنی درست جگہ بنانے اور ایک سے زیادہ اداروں کے ممبران کی حیثیت سے اپنے مخصوص معاشرتی کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ مختلف لوگ بطور ماں باپ، معلمین، ملازمین، دکاندار یا مذہبی رہنما اپنا کردار ادا کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ سیکھتے ہیں کہ قانون کی پاسداری کیسے کرنی ہے اور اس بات کی سمجھ بوجھ پیدا کرتے ہیں کہ قوانین کو معاشرتی افعال میں تبدیلیاں لانے کے لیے کیسے تیار اور استعمال کیا جاتا ہے۔

6- ایک معاشرتی مظہر کے طور پر تعلیم کا تعلق بچے کی اس پیشے سے متعلق تیاری سے بھی ہوتا ہے جو وہ آئندہ زندگی میں اختیار کرے گا۔ یہ تعلیم کے بنیادی معاشی افعال اور اعمال میں سے ایک ہوتا ہے اور یہ فرد اور معاشرے دونوں کے مفاد میں ہے۔ تعلیم کے ذریعے ایک فرد معاشرتی ڈھانچے اور اس میں موجود مختلف رشتوں کو سمجھتا ہے۔ بچے کو سکھایا جاتا ہے کہ اسے کیسے معاشرتی نظام میں مختلف کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ کردار باہم جڑے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک باپ کا کردار ایک نسبتی کردار ہوتا ہے۔ ایک باپ کسی اور شخص کا بیٹا ہوتا ہے۔ لہٰذا تعلیم ایک بچے کو کسی معاشرے کے معاشرتی نظام میں اپنا کردار درست طور پر ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اس کے علاوہ بچہ ان مختلف معاشرتی اداروں کے درمیان تعلقات کو سمجھنے کے قابل بنتا ہے جو معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔ ایک فرد کی طرح ایک ادارے کو معاشرے میں اپنا انفرادی کردار ادا کرنا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے معاون ہونے کے باوجود ہر ادارے کے افعال و اعمال دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

7- تعلیم اور معاشرے کے درمیان تعلق کا ایک دوسرا رخ باہمی معاشرتی روابط بھی ہیں۔ معاشرتی رابطے کو افراد اور گروہوں کے درمیان تعلق کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے جو ایک گروہ کے اندر لوگوں کے رویے میں تبدیلی پیدا کرے۔ اپنے معاشرے کی ثقافت اختیار کرنے سے پہلے ایک بچے کو معاشرتی رابطے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا معاشرے سے رابطہ بچے کی تعلیم کا ایک حصہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ رابطہ تعلیمی نظام کے تقاضوں کے عین مطابق ایک درست سمت میں بچے کے رویے میں مثبت تبدیلیاں پیدا کرے۔ یہاں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ بچہ مدرسے جانے سے بہت پہلے معاشرتی روابط شروع کر دیتا ہے اور ان روابط میں عمومی طور پر خاندان اور دوست شامل ہوتے ہیں۔ بچے کے یہ رابطے اسے معاشرے کے ایک وسیع تر دائرہ کار میں سیکھنے کے مواقع مہیا کرتے ہیں۔ اپنے معاشرتی رابطوں سے وہ مختلف معاشرتی گروہوں میں اپنے کردار کو سمجھتا ہے جو اس کے شخصی ارتقاء کو متاثر کرتے ہیں۔

(1)(5)

سوال 3: مدرسہ اور کمیونٹی یا معاشرہ کے باہمی اشتراک و تعاون کو مقاصد کی تشکیل کے ذریعے کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے؟

مدرسہ اور معاشرہ کے باہمی اشتراک کو مقاصد کی تشکیل کے ذریعے کیسے مؤثر بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: (الف) مدرسے اور معاشرے کا باہمی اشتراک و تعاون اور مقاصد کی تشکیل (Formulation of Objectives for Community School Collaboration):

مدرسے اور معاشرے [illegible] سے الگ تھلگ قائم نہیں کیے جا سکتے اور نہ علیحدگی میں قائم رہ سکتے ہیں۔ بچوں کو مدرسے میں رکھنے کے لیے ان کی معاشرتی، [illegible]، خاندانی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنا بھی لازمی ہوتا ہے۔ انہیں حمایت و تعاون اور تمام معاشرے کی [illegible] ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ "ایک بچے کی پرورش کے لیے پورے گاؤں کی ضرورت [illegible]" یہ بات نہایت درست ہے۔ رضاکار اور چندہ دینا دو بڑے ذرائع ہیں جن کے ذریعے معاشرہ اپنے مدارس کو مدد فراہم کرتا ہے۔ معاشرے کی جانب سے ایسے کچھ اقدامات سکول، ٹو، ورک پروگرام، مدرسے کے اوقات کے بعد شروع ہونے والے ادارے اور والدین کی شمولیت پر مشتمل پروگرام ہیں۔ مختلف معاشرتی اداروں میں مطابقت پیدا کرنا اور انہیں ایک مشترکہ مقصد [illegible] ایک چیلنج [illegible] ہے۔

(ب) مقاصد کی تشکیل کے ذریعے سکول اور کمیونٹی کے اشتراک میں بہتری (Improving School-Community Collaboration by Formulation Objectives):

ایسی بہت سی سرگرمیاں ہوتی ہیں جن میں مدارس کی شمولیت مدرسے اور معاشرے کے [illegible] بہتری لا سکتی ہے۔ چند نکات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

1- مدرسے کی جانب سے میسر سہولیات استعمال کرنے کے لیے معاشرے کی حوصلہ افزائی کرنا: اکثر مدرسہ کے اوقات کے بعد مدرسہ کی عمارت خالی پڑی رہتی ہے۔ بغیر کسی نفع کے کام کرنے والے سماجی گروہوں کو اس کے استعمال کی

Elmas Ali

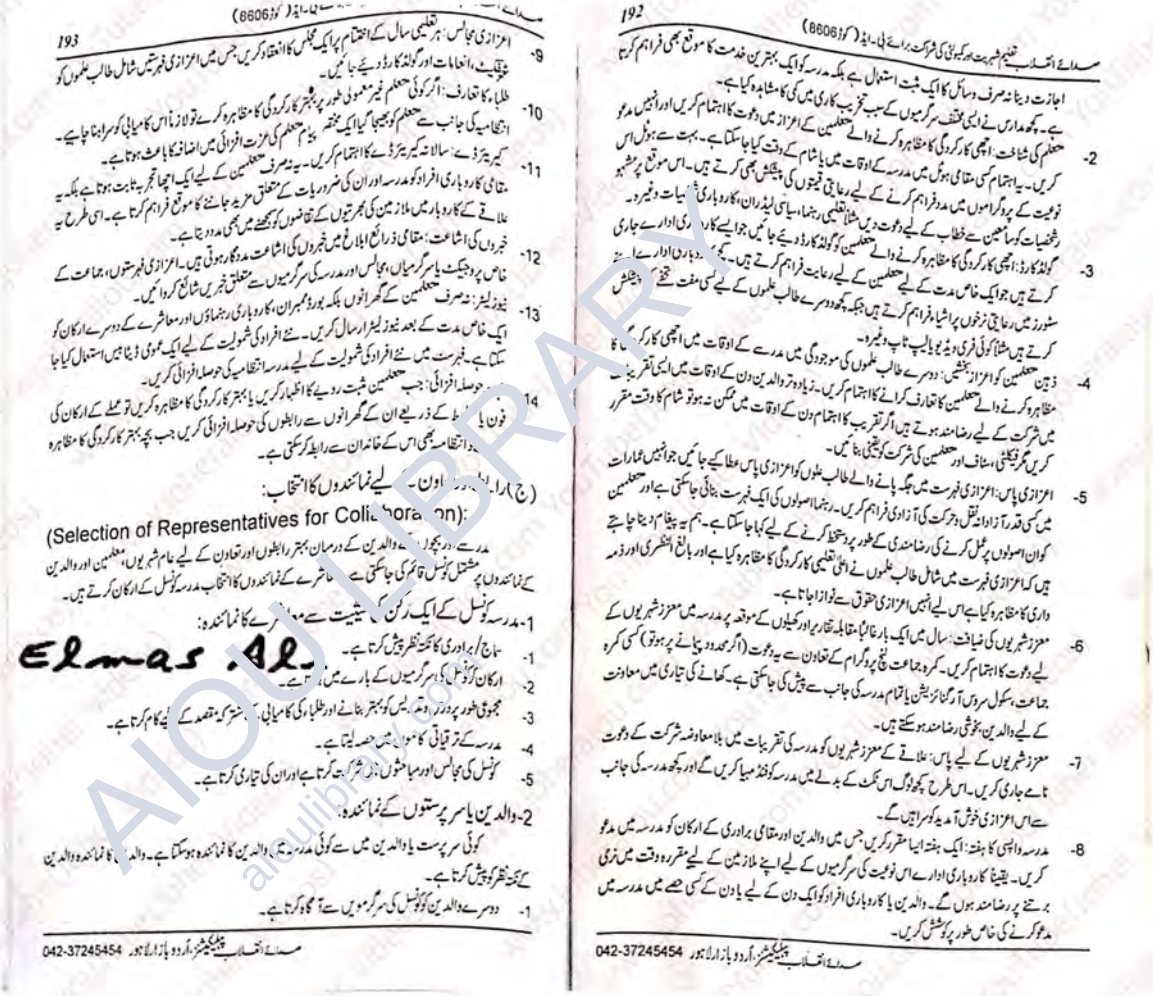

اجازت دینا نہ صرف وسائل کا ایک مثبت استعمال ہے بلکہ مدرسہ کو ایک بہترین خدمت کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ کچھ مدارس نے ایسی مختلف سرگرمیوں کے سبب تخریب کاری میں کمی کا مشاہدہ کیا ہے۔

-2 معلم کی شناخت: اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے معلمین کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کریں اور انہیں مدعو کریں۔ یہ اہتمام کسی مقامی ہوٹل میں مدرسہ کے اوقات میں یا شام کے وقت کیا جا سکتا ہے۔ بہت سے ہوٹل اس نوعیت کے پروگراموں میں مدد فراہم کرنے کے لیے رعایتی قیمتوں کی پیشکش بھی کرتے ہیں۔ اس موقع پر مشہور شخصیات کو سامعین سے خطاب کے لیے دعوت دیں مثلاً تعلیمی رہنما، سیاسی لیڈران، کاروباری شخصیات وغیرہ۔

-3 گولڈ کارڈ: اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے معلمین کو گولڈ کارڈ دیے جائیں جو ایسے کاروباری ادارے جاری کرتے ہیں جو ایک خاص مدت کے لیے معلمین کے لیے رعایت فراہم کرتے ہیں۔ کچھ کاروباری ادارے اسٹورز میں رعایتی نرخوں پر اشیاء فراہم کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسرے طالب علموں کے لیے کسی مفت تحفے کی پیشکش کرتے ہیں مثلاً کوئی فری ویڈیو یا لیپ ٹاپ وغیرہ۔

-4 ذہین معلمین کو اعزاز بخشیں: دوسرے طالب علموں کی موجودگی میں مدرسے کے اوقات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے معلمین کا تعارف کرانے کا اہتمام کریں۔ زیادہ تر والدین دن کے اوقات میں ایسی تقریبات میں شرکت کے لیے رضامند ہوتے ہیں اگر تقریب کا اہتمام دن کے اوقات میں ممکن نہ ہو تو شام کا وقت مقرر کریں مگر فیکلٹی، اسٹاف اور معلمین کی شرکت کو یقینی بنائیں۔

-5 اعزازی پاس: اعزازی فہرست میں جگہ پانے والے طالب علموں کو اعزازی پاس عطا کیے جائیں جو انہیں عمارات میں کسی قدر آزادانہ نقل و حرکت کی آزادی فراہم کریں۔ رہنما اصولوں کی ایک فہرست بنائی جا سکتی ہے اور معلمین کو ان اصولوں پر عمل کرنے کی رضامندی کے طور پر دستخط کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اعزازی فہرست میں شامل طالب علموں نے اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور بالغ النظری اور ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے اس لیے انہیں اعزازی حقوق سے نوازا جاتا ہے۔

-6 معزز شہریوں کی ضیافت: سال میں ایک بار غالباً مقابلہ تقاریر اور کھیلوں کے موقعہ پر مدرسہ میں معزز شہریوں کے لیے دعوت کا اہتمام کریں۔ کمرہ جماعت لنچ پروگرام کے تعاون سے یہ دعوت (اگر محدود پیمانے پر ہو تو) کسی کمرہ جماعت، سکول سروس آرگنائزیشن یا تمام مدرسہ کی جانب سے پیش کی جا سکتی ہے۔ کھانے کی تیاری میں معاونت کے لیے والدین بخوشی رضامند ہو سکتے ہیں۔

-7 معزز شہریوں کے لیے پاس: علاقے کے معزز شہریوں کو مدرسہ کی تقریبات میں بلا معاوضہ شرکت کے دعوت نامے جاری کریں۔ اس طرح کچھ لوگ اس ٹکٹ کے بدلے میں مدرسہ کو فنڈ مہیا کریں گے اور کچھ مدرسہ کی جانب سے اس اعزازی خوش آمدید کو سراہیں گے۔

-8 مدرسہ واپسی کا ہفتہ: ایک ہفتہ ایسا مقرر کریں جس میں والدین اور مقامی برادری کے ارکان کو مدرسہ میں مدعو کریں۔ یقیناً کاروباری ادارے اس نوعیت کی سرگرمیوں کے لیے اپنے ملازمین کے لیے مقررہ وقت میں نرمی برتنے پر رضامند ہوں گے۔ والدین یا کاروباری افراد کو ایک دن کے لیے یا دن کے کسی حصے میں مدرسہ میں مدعو کرنے کی خاص طور پر کوشش کریں۔

-9 اعزازی مجالس: ہر تعلیمی سال کے اختتام پر ایک مجلس کا انعقاد کریں جس میں اعزازی فہرست میں شامل طالب علموں کو سرٹیفکیٹ، انعامات اور گولڈ کارڈ دیے جائیں۔

-10 طلباء کا تعارف: اگر کوئی معلم غیر معمولی طور پر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے تو لازماً اس کامیابی کو سراہنا چاہیے۔ انتظامیہ کی جانب سے معلم کو بھیجا گیا ایک مختصر پیغام معلم کی عزت افزائی میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔

-11 کیریئر ڈے: سالانہ کیریئر ڈے کا اہتمام کریں۔ یہ نہ صرف معلمین کے لیے ایک اچھا تجربہ ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ مقامی کاروباری افراد کو مدرسہ اور ان کی ضروریات کے متعلق مزید جاننے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح یہ علاقے کے کاروبار میں ملازمین کی بھرتیوں کے تقاضوں کو سمجھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

-12 خبروں کی اشاعت: مقامی ذرائع ابلاغ میں خبروں کی اشاعت مددگار ہوتی ہیں۔ اعزازی فہرستوں، جماعت کے خاص پروجیکٹ یا سرگرمیاں، مجالس اور مدرسہ کی سرگرمیوں سے متعلق خبریں شائع کروائیں۔

-13 نیوز لیٹر: نہ صرف معلمین کے گھرانوں بلکہ بورڈ ممبران، کاروباری رہنماؤں اور معاشرے کے دوسرے ارکان کو ایک خاص مدت کے بعد نیوز لیٹر ارسال کریں۔ نئے افراد کی شمولیت کے لیے ایک عمومی ڈیٹا بیس استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فہرست میں نئے افراد کی شمولیت کے لیے مدرسہ انتظامیہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

-14 حوصلہ افزائی: جب معلمین مثبت رویے کا اظہار کریں یا بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں تو عملے کے ارکان کی فون یا خط کے ذریعے ان کے گھرانوں سے رابطوں کی حوصلہ افزائی کریں جب بچہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے تو انتظامیہ بھی اس کے خاندان سے رابطہ کر سکتی ہے۔

(ج) رابطے اور تعاون کے لیے نمائندوں کا انتخاب:

(Selection of Representatives for Collaboration):

مدرسے اور بچوں کے والدین کے درمیان بہتر رابطوں اور تعاون کے لیے عام شہریوں، معلمین اور والدین کے نمائندوں پر مشتمل کونسل قائم کی جا سکتی ہے۔ معاشرے کے نمائندوں کا انتخاب مدرسہ کونسل کے ارکان کرتے ہیں۔

1-مدرسہ کونسل کے ایک رکن کی حیثیت سے معاشرے کا نمائندہ:

Elmas Al

-1 سماج / برادری کا نکتہ نظر پیش کرتا ہے۔
-2 ارکان کو کونسل کی سرگرمیوں کے بارے میں بتاتا ہے۔
-3 مجموعی طور پر درس و تدریس کو بہتر بنانے اور طلباء کی کامیابی کے مشترکہ مقصد کے لیے کام کرتا ہے۔
-4 مدرسہ کے ترقیاتی کاموں میں حصہ لیتا ہے۔
-5 کونسل کی مجالس اور مباحثوں میں شرکت کرتا ہے اور ان کی تیاری کرتا ہے۔

2-والدین یا سرپرستوں کے نمائندہ:

کوئی سرپرست یا والدین میں سے کوئی مدرسہ میں والدین کا نمائندہ ہو سکتا ہے۔ والدین کا نمائندہ والدین کے نکتہ نظر کو پیش کرتا ہے۔

-1 دوسرے والدین کو کونسل کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔

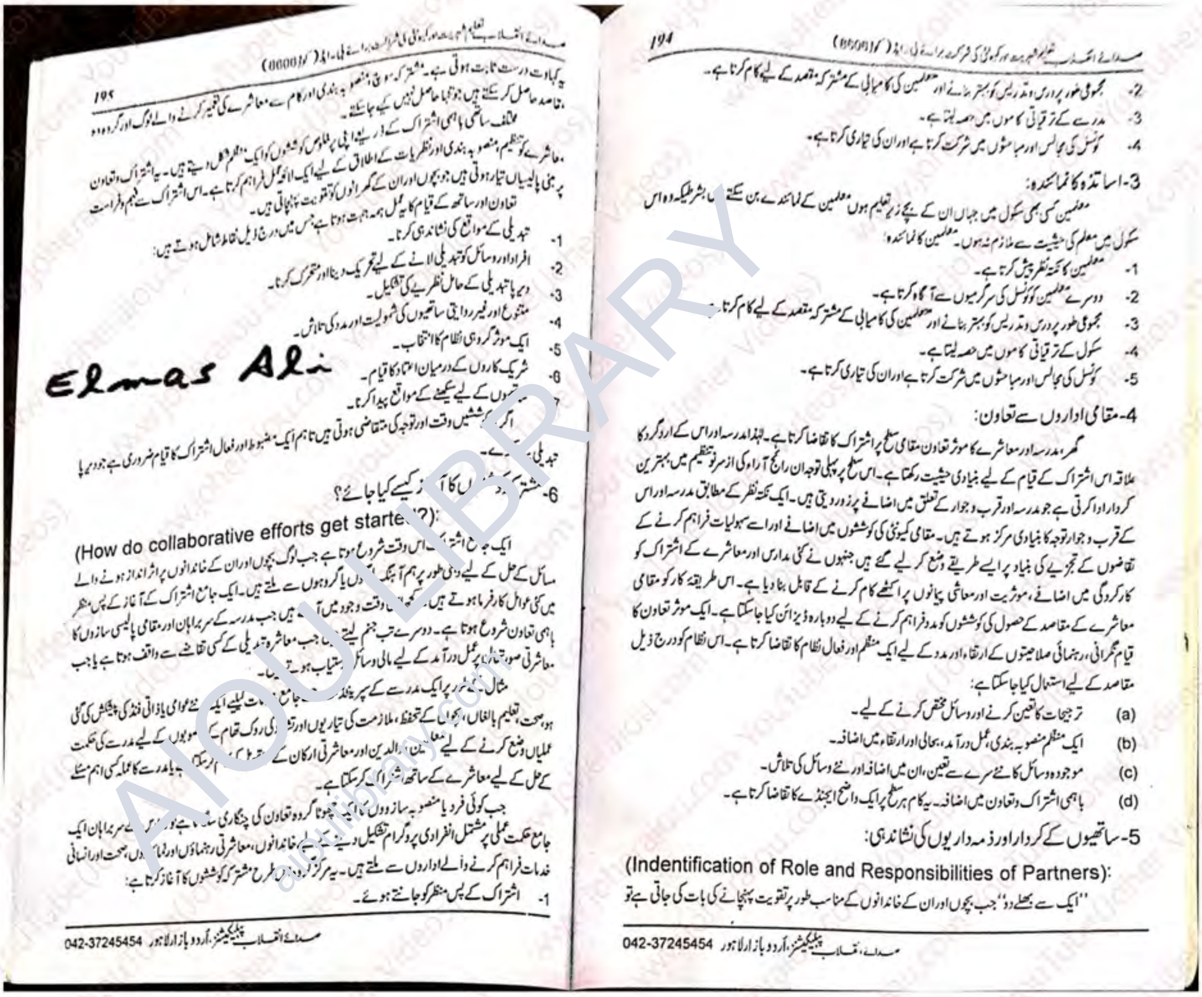

2- مجموعی طور پر درس و تدریس کو بہتر بنانے اور معلمین کی کامیابی کے مشترکہ مقصد کے لیے کام کرتا ہے۔
3- مدرسے کے ترقیاتی کاموں میں حصہ لیتا ہے۔
4- کونسل کی مجالس اور مباحثوں میں شرکت کرتا ہے اور ان کی تیاری کرتا ہے۔

3-اساتذہ کا نمائندہ:

معلمین کسی بھی سکول میں جہاں ان کے بچے زیر تعلیم ہوں معلمین کے نمائندے بن سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اس سکول میں معلم کی حیثیت سے ملازم نہ ہوں۔ معلمین کا نمائندہ:

1- معلمین کا نکتہ نظر پیش کرتا ہے۔
2- دوسرے معلمین کو کونسل کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔
3- مجموعی طور پر درس و تدریس کو بہتر بنانے اور معلمین کی کامیابی کے مشترکہ مقصد کے لیے کام کرتا ہے۔
4- سکول کے ترقیاتی کاموں میں حصہ لیتا ہے۔
5- کونسل کی مجالس اور مباحثوں میں شرکت کرتا ہے اور ان کی تیاری کرتا ہے۔

4-مقامی اداروں سے تعاون:

گھر، مدرسہ اور معاشرے کا موثر تعاون مقامی سطح پر اشتراک کا تقاضا کرتا ہے۔ لہٰذا مدرسہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ اس اشتراک کے قیام کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سطح پر پہلی توجہ ان رائج آراء کی ازسرنو تنظیم میں بہترین کردار ادا کرتی ہے جو مدرسہ اور قرب و جوار کے تعلق میں اضافے پر زور دیتی ہیں۔ ایک نکتہ نظر کے مطابق مدرسہ اور اس کے قرب و جوار توجہ کا بنیادی مرکز ہوتے ہیں۔ مقامی کمیونٹی کی کوششوں میں اضافے اور اسے سہولیات فراہم کرنے کے تقاضوں کے تجزیے کی بنیاد پر ایسے طریقے وضع کر لیے گئے ہیں جنہوں نے کئی مدارس اور معاشرے کے اشتراک کو کارکردگی میں اضافے، موثریت اور معاشی پیمانوں پر اکٹھے کام کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔ اس طریقہ کار کو مقامی معاشرے کے مقاصد کے حصول کی کوششوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے دوبارہ ڈیزائن کیا جاسکتا ہے۔ ایک موثر تعاون کا قیام نگرانی، رہنمائی صلاحیتوں کے ارتقاء اور مدد کے لیے ایک منظم اور فعال نظام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس نظام کو درج ذیل مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے:

(a) ترجیحات کا تعین کرنے اور وسائل مختص کرنے کے لیے۔
(b) ایک منظم منصوبہ بندی، عمل درآمد، بحالی اور ارتقاء میں اضافہ۔
(c) موجودہ وسائل کا نئے سرے سے تعین، ان میں اضافہ اور نئے وسائل کی تلاش۔
(d) باہمی اشتراک و تعاون میں اضافہ۔ یہ کام ہر سطح پر ایک واضح ایجنڈے کا تقاضا کرتا ہے۔

5-ساتھیوں کے کردار اور ذمہ داریوں کی نشاندہی:
(Indentification of Role and Responsibilities of Partners):

"ایک سے بھلے دو" جب بچوں اور ان کے خاندانوں کے مناسب طور پر تقویت پہنچانے کی بات کی جاتی ہے تو

یہ کہاوت درست ثابت ہوتی ہے۔ مشترکہ سوچ، منصوبہ بندی اور کام سے معاشرے کی تعمیر کرنے والے لوگ اور گروہ وہ مقاصد حاصل کر سکتے ہیں جو تنہا حاصل نہیں کیے جاسکتے۔

مختلف ساتھی باہمی اشتراک کے ذریعے اپنی پرخلوص کوششوں کو ایک منظم شکل دیتے ہیں۔ یہ اشتراک و تعاون معاشرے کو تنظیم، منصوبہ بندی اور نظریات کے اطلاق کے لیے ایک ماحول فراہم کرتا ہے۔ اس اشتراک سے فہم و فراست پر مبنی پالیسیاں تیار ہوتی ہیں جو بچوں اور ان کے گھرانوں کو تقویت پہنچاتی ہیں۔

تعاون اور ساتھ کے قیام کا یہ عمل ہمہ جہت ہوتا ہے جس میں درج ذیل نکات شامل ہوتے ہیں:

1- تبدیلی کے مواقع کی نشاندہی کرنا۔
2- افراد اور وسائل کو تبدیلی لانے کے لیے تحریک دینا اور متحرک کرنا۔
3- دیرپا تبدیلی کے حامل نظریے کی تشکیل۔
4- متنوع اور غیر روایتی ساتھیوں کی شمولیت اور مدد کی تلاش۔
5- ایک موثر گروہی نظام کا انتخاب۔
6- شریک کاروں کے درمیان اعتماد کا قیام۔
7- [illegible] وں کے لیے سیکھنے کے مواقع پیدا کرنا۔

Elmas Ali

اگرچہ کوششیں وقت اور توجہ کی متقاضی ہوتی ہیں تاہم ایک مضبوط اور فعال اشتراک کا قیام ضروری ہے جو دیرپا تبدیلی [illegible] ے۔

6-مشترکہ کوششوں کا آغاز کیسے کیا جائے؟
(How do collaborative efforts get started?):

ایک جامع اشتراک اس وقت شروع ہوتا ہے جب لوگ بچوں اور ان کے خاندانوں پر اثر انداز ہونے والے مسائل کے حل کے لیے ذاتی طور پر ہم آہنگ [illegible] دوں یا گروہوں سے ملتے ہیں۔ ایک جامع اشتراک کے آغاز کے پس منظر میں کئی عوامل کارفرما ہوتے ہیں [illegible] وقت وجود میں آتے ہیں جب مدرسہ کے سربراہان اور مقامی پالیسی سازوں کا باہمی تعاون شروع ہوتا ہے۔ دوسرے تب جنم لیتے ہیں جب معاشرہ تبدیلی کے کسی تقاضے سے واقف ہوتا ہے یا جب معاشرتی صورتحال پر عمل درآمد کے لیے مالی وسائل دستیاب ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک مدرسے کے سپرنٹنڈنٹ [illegible] جامع [illegible] ات کیلیے ایک نئے عوامی یا ذاتی فنڈ کی پیشکش کی گئی ہو، صحت، تعلیم بالغاں، بچوں کے تحفظ، ملازمت کی تیاریوں اور [illegible] کی روک تھام کے منصوبوں کے لیے مدرسے کی حکمت عملیاں وضع کرنے کے لیے معلمین، والدین اور معاشرتی ارکان کے [illegible] یا مدرسے کا عملہ کسی اہم مسئلے کے حل کے لیے معاشرے کے ساتھ اشتراک کر سکتا ہے۔

جب کوئی فرد یا منصوبہ سازوں کا ایک چھوٹا گروہ تعاون کی چنگاری سلگاتا ہے تو [illegible] کے سربراہان ایک جامع حکمت عملی پر مشتمل انفرادی پروگرام تشکیل دینے کے لیے خاندانوں، معاشرتی رہنماؤں اور نمائندوں، صحت اور انسانی خدمات فراہم کرنے والے اداروں سے ملتے ہیں۔ یہ مرکزی گروہ اس طرح مشترکہ کوششوں کا آغاز کرتا ہے:

1- اشتراک کے پس منظر کو جانتے ہوئے۔

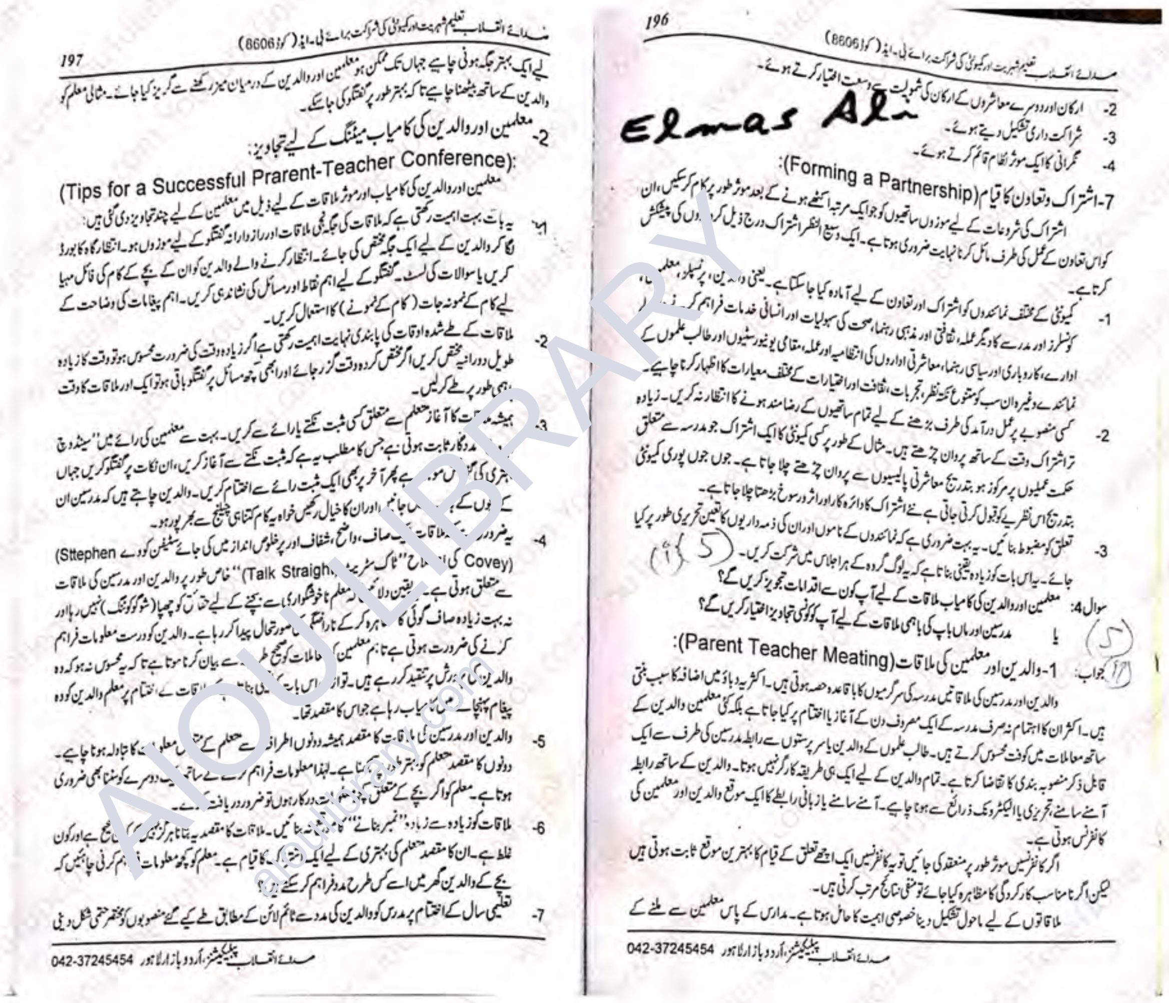

2- ارکان اور دوسرے معاشروں کے ارکان کی شمولیت سے وسعت اختیار کرتے ہوئے۔

Elmas Ali

3- شراکت داری تشکیل دیتے ہوئے۔

4- نگرانی کا ایک موثر نظام قائم کرتے ہوئے۔

7-اشتراک وتعاون کا قیام (Forming a Partnership):

اشتراک کی شروعات کے لیے موزوں ساتھیوں کو جو ایک مرتبہ اکٹھے ہونے کے بعد موثر طور پر کام کر سکیں، ان کو اس تعاون کے عمل کی طرف مائل کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ایک وسیع النظر اشتراک درج ذیل کرداروں کی پیشکش کرتا ہے۔

1- کمیونٹی کے مختلف نمائندوں کو اشتراک اور تعاون کے لیے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ یعنی والدین، پرنسپلز، معلمین، کونسلرز اور مدرسے کا دیگر عملہ، ثقافتی اور مذہبی رہنما، صحت کی سہولیات اور انسانی خدمات فراہم کرنے والے ادارے، کاروباری اور سیاسی رہنما، معاشرتی اداروں کی انتظامیہ اور عملہ، مقامی یونیورسٹیوں اور طالب علموں کے نمائندے وغیرہ ان سب کو متنوع نکتہ نظر، تجربات، ثقافت اور اختیارات کے مختلف معیارات کا اظہار کرنا چاہیے۔

2- کسی منصوبے پر عمل درآمد کی طرف بڑھنے کے لیے تمام ساتھیوں کے رضامند ہونے کا انتظار نہ کریں۔ زیادہ تر اشتراک وقت کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کمیونٹی کا ایک اشتراک جو مدرسہ سے متعلق حکمت عملیوں پر مرکوز ہو بتدریج معاشرتی پالیسیوں سے پروان چڑھتے چلا جاتا ہے۔ جوں جوں پوری کمیونٹی بتدریج اس نظریے کو قبول کرتی جاتی ہے نئے اشتراک کا دائرہ کار اور اثر و رسوخ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

3- تعلق کو مضبوط بنائیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ نمائندوں کے ناموں اور ان کی ذمہ داریوں کا تعین تحریری طور پر کیا جائے۔ یہ اس بات کو زیادہ یقینی بناتا ہے کہ یہ لوگ گروہ کے ہر اجلاس میں شرکت کریں۔ (5)

سوال 4: معلمین اور والدین کی کامیاب ملاقات کے لیے آپ کون سے اقدامات تجویز کریں گے؟

یا

مدرسین اور ماں باپ کی باہمی ملاقات کے لیے آپ کونسی تجاویز اختیار کریں گے؟ (5)

جواب: **1-والدین اور معلمین کی ملاقات (Parent Teacher Meating):**

والدین اور مدرسین کی ملاقاتیں مدرسہ کی سرگرمیوں کا باقاعدہ حصہ ہوتی ہیں۔ اکثر یہ دباؤ میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں۔ اکثر ان کا اہتمام نہ صرف مدرسہ کے ایک مصروف دن کے آغاز یا اختتام پر کیا جاتا ہے بلکہ کئی معلمین والدین کے ساتھ معاملات میں کوفت محسوس کرتے ہیں۔ طالب علموں کے والدین یا سرپرستوں سے رابطہ مدرسین کی طرف سے ایک قابل ذکر منصوبہ بندی کا تقاضا کرتا ہے۔ تمام والدین کے لیے ایک ہی طریقہ کارگر نہیں ہوتا۔ والدین کے ساتھ رابطہ آمنے سامنے، تحریری یا الیکٹرونک ذرائع سے ہونا چاہیے۔ آمنے سامنے یا زبانی رابطے کا ایک موقع والدین اور معلمین کی کانفرنس ہوتی ہے۔

اگر کانفرنسیں موثر طور پر منعقد کی جائیں تو یہ کانفرنسیں ایک اچھے تعلق کے قیام کا بہترین موقع ثابت ہوتی ہیں لیکن اگر نامناسب کارکردگی کا مظاہرہ کیا جائے تو منفی نتائج مرتب کرتی ہیں۔

ملاقاتوں کے لیے ماحول تشکیل دینا خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ مدارس کے پاس معلمین سے ملنے کے لیے ایک بہتر جگہ ہونی چاہیے جہاں تک ممکن ہو معلمین اور والدین کے درمیان میز رکھنے سے گریز کیا جائے۔ مثالی معلم کو والدین کے ساتھ بیٹھنا چاہیے تا کہ بہتر طور پر گفتگو کی جا سکے۔

2- معلمین اور والدین کی کامیاب میٹنگ کے لیے تجاویز (Tips for a Successful Prarent-Teacher Conference):

معلمین اور والدین کی کامیاب اور موثر ملاقات کے لیے ذیل میں معلمین کے لیے چند تجاویز دی گئی ہیں:

1- یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ ملاقات کی جگہ نجی ملاقات اور رازدارانہ گفتگو کے لیے موزوں ہو۔ انتظار گاہ کا بورڈ لگا کر والدین کے لیے ایک جگہ مختص کی جائے۔ انتظار کرنے والے والدین کو ان کے بچے کے کام کی فائل مہیا کریں یا سوالات کی لسٹ۔ گفتگو کے لیے اہم نقاط اور مسائل کی نشاندہی کریں۔ اہم پیغامات کی وضاحت کے لیے کام کے نمونہ جات (کام کے نمونے) کا استعمال کریں۔

2- ملاقات کے طے شدہ اوقات کی پابندی نہایت اہمیت رکھتی ہے اگر زیادہ وقت کی ضرورت محسوس ہو تو وقت کا زیادہ طویل دورانیہ مختص کریں اگر مختص کردہ وقت گزر جائے اور ابھی کچھ مسائل پر گفتگو باقی ہو تو ایک اور ملاقات کا وقت باہمی طور پر طے کر لیں۔

3- ہمیشہ ملاقات کا آغاز متعلم سے متعلق کسی مثبت نکتے یا رائے سے کریں۔ بہت سے معلمین کی رائے میں "سینڈوچ تکنیک" مددگار ثابت ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مثبت نکتے سے آغاز کریں، ان نکات پر گفتگو کریں جہاں بہتری کی گنجائش موجود ہے پھر آخر پر بھی ایک مثبت رائے سے اختتام کریں۔ والدین چاہتے ہیں کہ مدرسین ان کے بچوں کے بارے میں جانیں اور ان کا خیال رکھیں خواہ یہ کام کتنا ہی چیلنج سے بھرپور ہو۔

4- یہ ضروری ہے کہ ملاقات ایک صاف، واضح، شفاف اور پرخلوص انداز میں کی جائے سٹیفن کووے (Sttephen Covey) کی اصطلاح "ٹاک سٹریٹ" (Talk Straight) خاص طور پر والدین اور مدرسین کی ملاقات سے متعلق ہوتی ہے۔ یقین دلائیں کہ معلم ناخوشگواری سے بچنے کے لیے حقائق کو چھپا (شوگر کوٹنگ) نہیں رہا اور نہ بہت زیادہ صاف گوئی کا مظاہرہ کر کے ناراضگی کی صورتحال پیدا کر رہا ہے۔ والدین کو درست معلومات فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاہم معلمین کو معاملات کو صحیح طریقے سے بیان کرنا ہوتا ہے تا کہ یہ محسوس نہ ہو کہ وہ والدین کی پرورش پر تنقید کر رہے ہیں۔ تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ ملاقات کے اختتام پر معلم والدین کو وہ پیغام پہنچانے میں کامیاب رہا ہے جو اس کا مقصد تھا۔

5- والدین اور مدرسین کی ملاقات کا مقصد ہمیشہ دونوں اطراف سے متعلم کے متعلق معلومات کا تبادلہ ہونا چاہیے۔ دونوں کا مقصد متعلم کو بہتر طور پر سمجھنا ہے۔ لہٰذا معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ایک دوسرے کو سننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ معلم کو اگر بچے کے متعلق کچھ معلومات درکار ہوں تو ضرور دریافت کرے۔

6- ملاقات کو زیادہ سے زیادہ "نمبر بنانے" کا موقع نہ بنائیں۔ ملاقات کا مقصد یہ بتانا ہرگز نہیں کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے۔ ان کا مقصد متعلم کی بہتری کے لیے ایک اشتراک کا قیام ہے۔ معلم کو کچھ معلومات فراہم کرنی چاہئیں کہ بچے کے والدین گھر میں اسے کس طرح مدد فراہم کر سکتے ہیں؟

7- تعلیمی سال کے اختتام پر مدرس کو والدین کی مدد سے ٹائم لائن کے مطابق طے کیے گئے منصوبوں کو مختصر حتمی شکل دینی

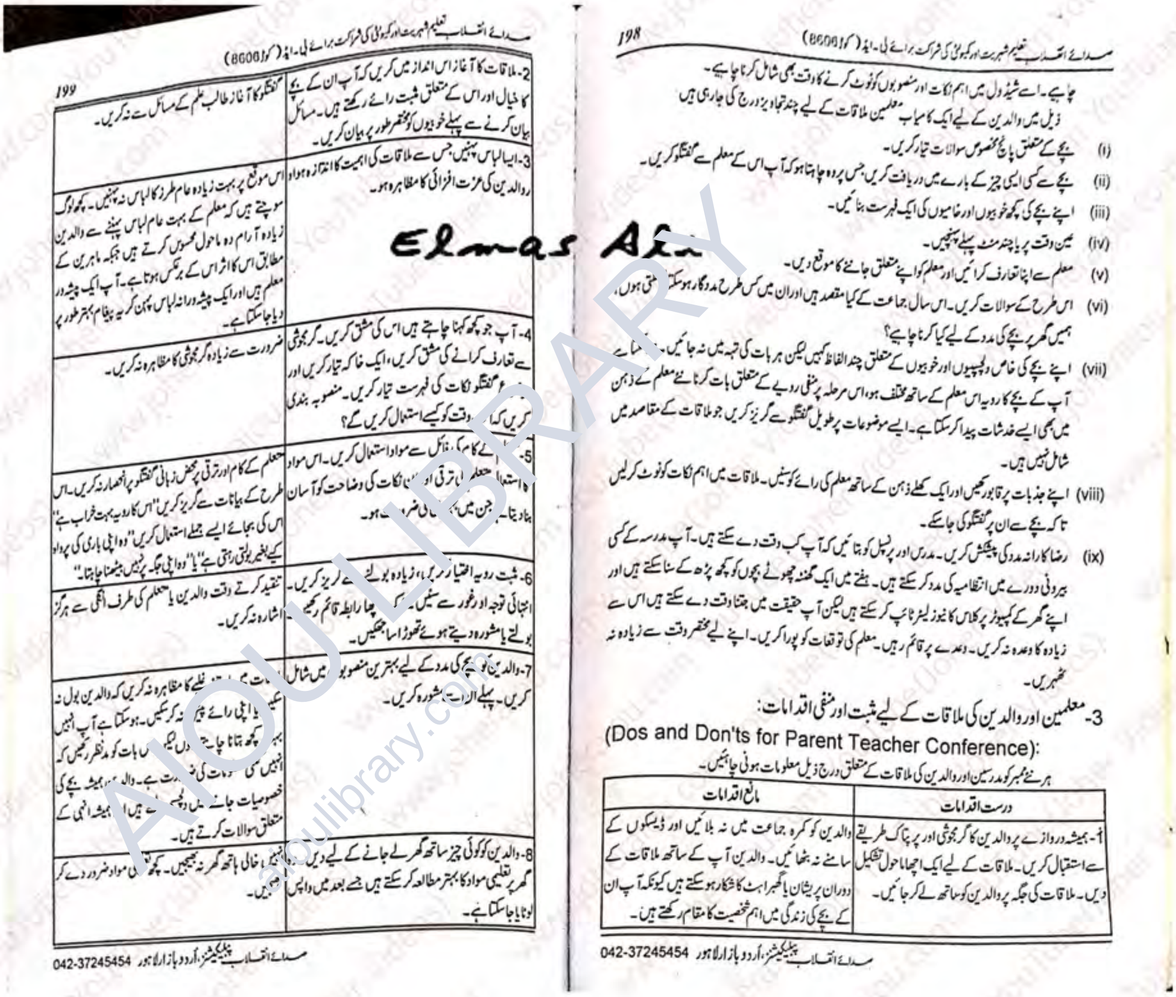

Elmas Ali
AIOU LIBRARY

چاہیے۔ اسے شیڈول میں اہم نکات اور منصوبوں کو نوٹ کرنے کا وقت بھی شامل کرنا چاہیے۔

ذیل میں والدین کے لیے ایک کامیاب معلمین ملاقات کے لیے چند تجاویز درج کی جارہی ہیں

(i) بچے کے متعلق پانچ مخصوص سوالات تیار کریں۔
(ii) بچے سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کریں جس پر وہ چاہتا ہو کہ آپ اس کے معلم سے گفتگو کریں۔
(iii) اپنے بچے کی کچھ خوبیوں اور خامیوں کی ایک فہرست بنائیں۔
(iv) عین وقت پر یا چند منٹ پہلے پہنچیں۔
(v) معلم سے اپنا تعارف کرائیں اور معلم کو اپنے متعلق جاننے کا موقع دیں۔
(vi) اس طرح کے سوالات کریں۔ اس سال جماعت کے کیا مقصد ہیں اور ان میں کس طرح مددگار ہوسکت [illegible]تی ہوں، ہمیں گھر پر بچے کی مدد کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
(vii) اپنے بچے کی خاص دلچسپیوں اور خوبیوں کے متعلق چند الفاظ کہیں لیکن ہر بات کی تہہ میں نہ جائیں۔ [illegible] آپ کے بچے کا رویہ اس معلم کے ساتھ مختلف ہو، اس مرحلہ پر منفی رویے کے متعلق بات کرنا نئے معلم کے ذہن میں بھی ایسے خدشات پیدا کرسکتا ہے۔ ایسے موضوعات پر طویل گفتگو سے گریز کریں جو ملاقات کے مقاصد میں شامل نہیں ہیں۔
(viii) اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور ایک کھلے ذہن کے ساتھ معلم کی رائے کو سنیں۔ ملاقات میں اہم نکات کو نوٹ کرلیں تاکہ بچے سے ان پر گفتگو کی جاسکے۔
(ix) رضاکارانہ مدد کی پیشکش کریں۔ مدرس اور پرنسپل کو بتائیں کہ آپ کب وقت دے سکتے ہیں۔ آپ مدرسہ کے کسی بیرونی دورے میں انتظامیہ کی مدد کرسکتے ہیں۔ ہفتے میں ایک گھنٹہ چھوٹے بچوں کو کچھ پڑھ کے سنا سکتے ہیں اور اپنے گھر کے کمپیوٹر پر کلاس کا نیوز لیٹر ٹائپ کرسکتے ہیں لیکن آپ حقیقت میں جتنا وقت دے سکتے ہیں اس سے زیادہ کا وعدہ نہ کریں۔ وعدے پر قائم رہیں۔ معلم کی توقعات کو پورا کریں۔ اپنے لیے مختصر وقت سے زیادہ نہ ٹھہریں۔

3- معلمین اور والدین کی ملاقات کے لیے مثبت اور منفی اقدامات:
(Dos and Don'ts for Parent Teacher Conference):

ہر نئے ممبر کو مدرسین اور والدین کی ملاقات کے متعلق درج ذیل معلومات ہونی چاہئیں۔

درست اقدامات	مانع اقدامات
1- ہمیشہ دروازے پر والدین کا گرمجوشی اور پرتپاک طریقے سے استقبال کریں۔ ملاقات کے لیے ایک اچھا ماحول تشکیل دیں۔ ملاقات کی جگہ پر والدین کو ساتھ لے کر جائیں۔	والدین کو کمرہ جماعت میں نہ بلائیں اور ڈیسکوں کے سامنے نہ بٹھائیں۔ والدین آپ کے ساتھ ملاقات کے دوران پریشان یا گھبراہٹ کا شکار ہوسکتے ہیں کیونکہ آپ ان کے بچے کی زندگی میں اہم شخصیت کا مقام رکھتے ہیں۔
2- ملاقات کا آغاز اس انداز میں کریں کہ آپ ان کے بچے کا خیال اور اس کے متعلق مثبت رائے رکھتے ہیں۔ مسائل بیان کرنے سے پہلے خوبیوں کو مختصر طور پر بیان کریں۔	گفتگو کا آغاز طالب علم کے مسائل سے نہ کریں۔
3- ایسا لباس پہنیں جس سے ملاقات کی اہمیت کا اندازہ ہو اور والدین کی عزت افزائی کا مظاہرہ ہو۔	اس موقع پر بہت زیادہ عام طرز کا لباس نہ پہنیں۔ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ معلم کے بہت عام لباس پہننے سے والدین زیادہ آرام دہ ماحول محسوس کرتے ہیں جبکہ ماہرین کے مطابق اس کا اثر اس کے برعکس ہوتا ہے۔ آپ ایک پیشہ ور معلم ہیں اور ایک پیشہ ورانہ لباس پہن کر یہ پیغام بہتر طور پر دیا جاسکتا ہے۔
4- آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کی مشق کریں۔ گرمجوشی سے تعارف کرانے کی مشق کریں، ایک خاکہ تیار کریں اور [illegible] گفتگو نکات کی فہرست تیار کریں۔ منصوبہ بندی کریں کہ [illegible] وقت کو کیسے استعمال کریں گے؟	ضرورت سے زیادہ گرمجوشی کا مظاہرہ نہ کریں۔
5- [illegible] کے کام کی فائل سے مواد استعمال کریں۔ اس مواد کا استعمال متعلم کی ترقی اور [illegible] نکات کی وضاحت کو آسان بنا دیتا ہے۔ [illegible] جن میں [illegible] ضرورت ہو۔	متعلم کے کام اور ترقی پر محض زبانی گفتگو پر انحصار نہ کریں۔ اس طرح کے بیانات سے گریز کریں "اس کا رویہ بہت خراب ہے" اس کی بجائے ایسے جملے استعمال کریں "وہ اپنی باری کی پرواہ کیے بغیر بولتی رہتی ہے" یا "وہ اپنی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہتا۔"
6- مثبت رویہ اختیار کریں، زیادہ بولنے [illegible] گریز کریں۔ انتہائی توجہ اور غور سے سنیں۔ [illegible] اچھا رابطہ قائم رکھیں [illegible] بولتے یا مشورہ دیتے ہوئے تھوڑا سا جھکیں۔	تنقید کرتے وقت والدین یا متعلم کی طرف انگلی سے ہرگز اشارہ نہ کریں۔
7- والدین کو بچے کی مدد کے لیے بہترین منصوبوں میں شامل کریں۔ پہلے ان [illegible] مشورہ کریں۔	[illegible] غلبے کا مظاہرہ نہ کریں کہ والدین بول نہ سکیں یا اپنی رائے پیش نہ کرسکیں۔ ہوسکتا ہے آپ انہیں بہت کچھ بتانا چاہتے ہوں لیکن اس بات کو مدنظر رکھیں کہ انہیں بھی [illegible] خیالات کی [illegible] ضرورت ہے۔ والدین ہمیشہ بچے کی خصوصیات جاننے میں دلچسپی [illegible] ہیں اور ہمیشہ انہی کے متعلق سوالات کرتے ہیں۔
8- والدین کو کوئی چیز ساتھ گھر لے جانے کے لیے دیں۔ وہ گھر پر تعلیمی مواد کا بہتر مطالعہ کرسکتے ہیں جسے بعد میں واپس لوٹایا جاسکتا ہے۔	انہیں خالی ہاتھ گھر نہ بھیجیں۔ کچھ [illegible] مواد ضرور دے کر [illegible]یں۔

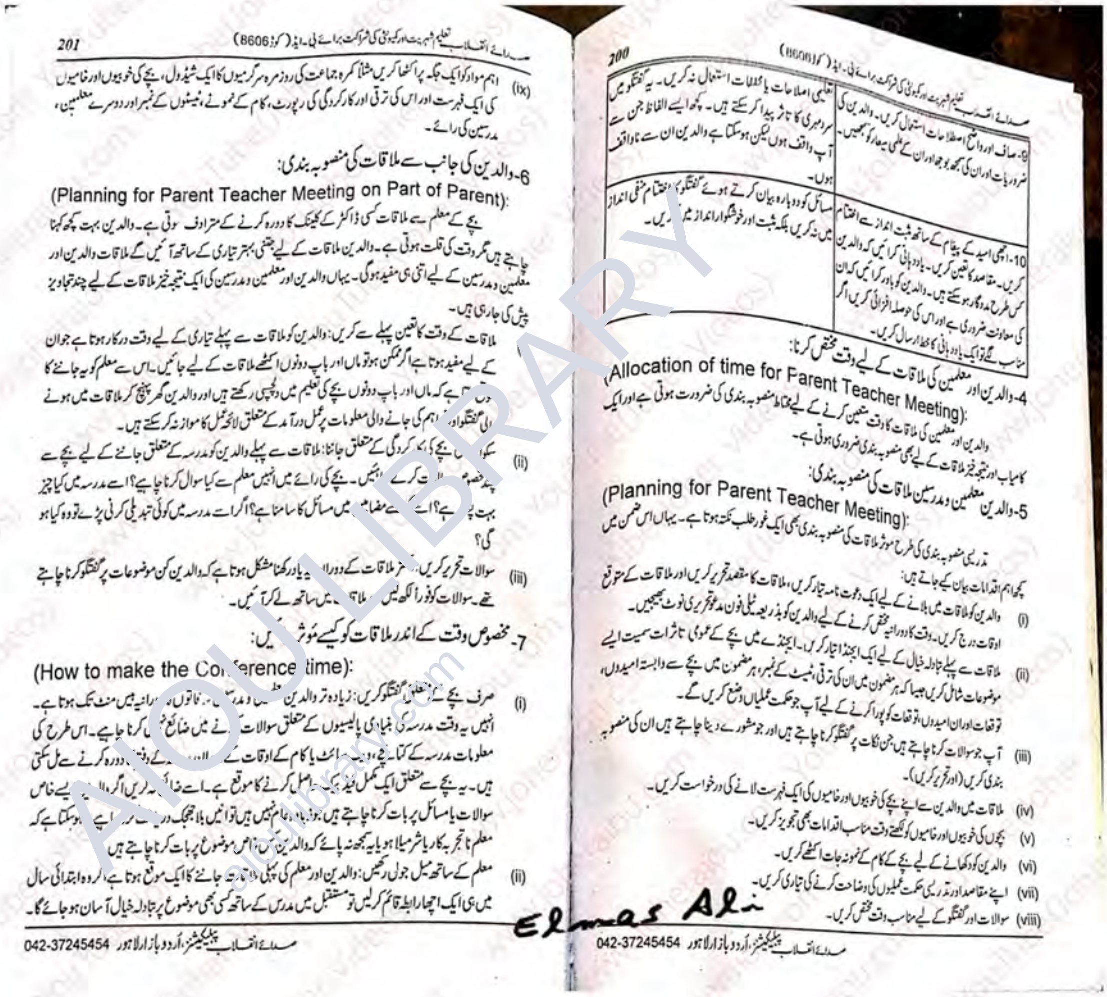

9۔ صاف اور واضح اصطلاحات استعمال کریں۔ والدین کی ضروریات اور ان کی سمجھ بوجھ اور ان کے علمی معیار کو سمجھیں۔	تعلیمی اصطلاحات یا مخففات استعمال نہ کریں۔ یہ گفتگو میں سرد مہری کا تاثر پیدا کر سکتے ہیں۔ کچھ ایسے الفاظ جن سے آپ واقف ہوں لیکن ہو سکتا ہے والدین ان سے ناواقف ہوں۔
10۔ اچھی امید کے پیغام کے ساتھ مثبت انداز سے اختتام کریں۔ مقاصد کا تعین کریں۔ یاد دہانی کرائیں کہ والدین کس طرح مددگار ہو سکتے ہیں۔ والدین کو باور کرائیں کہ ان کی معاونت ضروری ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کریں اگر مناسب لگے تو ایک یاد دہانی کا خط ارسال کریں۔	مسائل کو دوبارہ بیان کرتے ہوئے گفتگو کا اختتام منفی انداز میں نہ کریں بلکہ مثبت اور خوشگوار انداز میں [illegible] کریں۔

4۔ والدین اور معلمین کی ملاقات کے لیے وقت مختص کرنا: (Allocation of time for Farent Teacher Meeting):

والدین اور معلمین کی ملاقات کا وقت متعین کرنے کے لیے محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک کامیاب اور نتیجہ خیز ملاقات کے لیے بھی منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے۔

5۔ والدین معلمین و مدرسین ملاقات کی منصوبہ بندی: (Planning for Parent Teacher Meeting):

تدریسی منصوبہ بندی کی طرح موثر ملاقات کی منصوبہ بندی بھی ایک غور طلب نکتہ ہوتا ہے۔ یہاں اس ضمن میں کچھ اہم اقدامات بیان کیے جاتے ہیں:

(i) والدین کو ملاقات میں بلانے کے لیے ایک دعوت نامہ تیار کریں، ملاقات کا مقصد تحریر کریں اور ملاقات کے متوقع اوقات درج کریں۔ وقت کا دورانیہ مختص کرنے کے لیے والدین کو بذریعہ ٹیلی فون مدعو تحریری نوٹ بھیجیں۔

(ii) ملاقات سے پہلے تبادلہ خیال کے لیے ایک ایجنڈا تیار کریں۔ ایجنڈے میں بچے کے عمومی تاثرات سمیت ایسے موضوعات شامل کریں جیسا کہ ہر مضمون میں ان کی ترقی، ٹیسٹ کے نمبر، ہر مضمون میں بچے سے وابستہ امیدوں، توقعات اور ان امیدوں، توقعات کو پورا کرنے کے لیے آپ جو حکمت عملیاں وضع کریں گے۔

(iii) آپ جو سوالات کرنا چاہتے ہیں، جن نکات پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور جو مشورے دینا چاہتے ہیں ان کی منصوبہ بندی کریں (اور تحریر کریں)۔

(iv) ملاقات میں والدین سے اپنے بچے کی خوبیوں اور خامیوں کی ایک فہرست لانے کی درخواست کریں۔

(v) بچوں کی خوبیوں اور خامیوں کو لکھتے وقت مناسب اقدامات بھی تجویز کریں۔

(vi) والدین کو دکھانے کے لیے بچے کے کام کے نمونہ جات اکٹھے کریں۔

(vii) اپنے مقاصد اور تدریسی حکمت عملیوں کی وضاحت کرنے کی تیاری کریں۔

(viii) سوالات اور گفتگو کے لیے مناسب وقت مختص کریں۔

(ix) اہم مواد کو ایک جگہ پر اکٹھا کریں مثلاً کمرہ جماعت کی روزمرہ سرگرمیوں کا ایک شیڈول، بچے کی خوبیوں اور خامیوں کی ایک فہرست اور اس کی ترقی اور کارکردگی کی رپورٹ، کام کے نمونے، ٹیسٹوں کے نمبر اور دوسرے معلمین، مدرسین کی رائے۔

6۔ والدین کی جانب سے ملاقات کی منصوبہ بندی: (Planning for Parent Teacher Meeting on Part of Parent):

بچے کے معلم سے ملاقات کسی ڈاکٹر کے کلینک کا دورہ کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ والدین بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں مگر وقت کی قلت ہوتی ہے۔ والدین ملاقات کے لیے جتنی بہتر تیاری کے ساتھ آئیں گے ملاقات والدین اور معلمین و مدرسین کے لیے اتنی ہی مفید ہوگی۔ یہاں والدین اور معلمین و مدرسین کی ایک نتیجہ خیز ملاقات کے لیے چند تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔

ملاقات کے وقت کا تعین پہلے سے کریں: والدین کو ملاقات سے پہلے تیاری کے لیے وقت درکار ہوتا ہے جو ان کے لیے مفید ہوتا ہے اگر ممکن ہو تو ماں اور باپ دونوں اکٹھے ملاقات کے لیے جائیں۔ اس سے معلم کو یہ جاننے کا [illegible] ہے کہ ماں اور باپ دونوں بچے کی تعلیم میں دلچسپی رکھتے ہیں اور والدین گھر پہنچ کر ملاقات میں ہونے والی گفتگو اور [illegible] اہم کی جانے والی معلومات پر عمل درآمد کے متعلق لائحہ عمل کا موازنہ کر سکتے ہیں۔

(ii) سکول [illegible] بچے کی کارکردگی کے متعلق جاننا: ملاقات سے پہلے والدین کو مدرسہ کے متعلق جاننے کے لیے بچے سے چند خصوصی [illegible] کرنے چاہئیں۔ بچے کی رائے میں انہیں معلم سے کیا سوال کرنا چاہیے؟ اسے مدرسہ میں کیا چیز بہت پسند ہے؟ اسے [illegible] مضامین میں مسائل کا سامنا ہے؟ اگر اسے مدرسہ میں کوئی تبدیلی کرنی پڑے تو وہ کیا ہو گی؟

(iii) سوالات تحریر کریں: [illegible] ملاقات کے دوران یہ یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے کہ والدین کن موضوعات پر گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ سوالات کو فوراً لکھ لیں [illegible] ملاقات میں ساتھ لے کر آئیں۔

7۔ مخصوص وقت کے اندر ملاقات کو کیسے مؤثر [illegible]: (How to make the Conference time):

(i) صرف بچے کے متعلق گفتگو کریں: زیادہ تر والدین [illegible] و مدرسین [illegible] ملاقاتوں کا دورانیہ بیس منٹ تک ہوتا ہے۔ انہیں یہ وقت مدرسہ کی بنیادی پالیسیوں کے متعلق سوالات کرنے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اس طرح کی معلومات مدرسہ کے کتابچے، ویب سائٹ یا کام کے اوقات کے [illegible] کے وقت دورہ کرنے سے مل سکتی ہیں۔ یہ بچے سے متعلق ایک مکمل فیڈ بیک حاصل کرنے کا موقع ہے۔ اسے ضائع نہ کریں اگر والدین ایسے خاص سوالات یا مسائل پر بات کرنا چاہتے ہیں جو بالکل عام نہیں ہیں تو انہیں بلا جھجک [illegible] ہو سکتا ہے کہ معلم ناتجربہ کار یا شرمیلا ہو یا یہ سمجھ نہ پائے کہ والدین کس خاص موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں

(ii) معلم کے ساتھ میل جول رکھیں: والدین اور معلم کی پہلی ملاقات [illegible] جاننے کا ایک موقع ہوتا ہے اگر وہ ابتدائی سال میں ہی ایک اچھا رابطہ قائم کر لیں تو مستقبل میں مدرس کے ساتھ کسی بھی موضوع پر تبادلہ خیال آسان ہو جائے گا۔

Elmas Ali

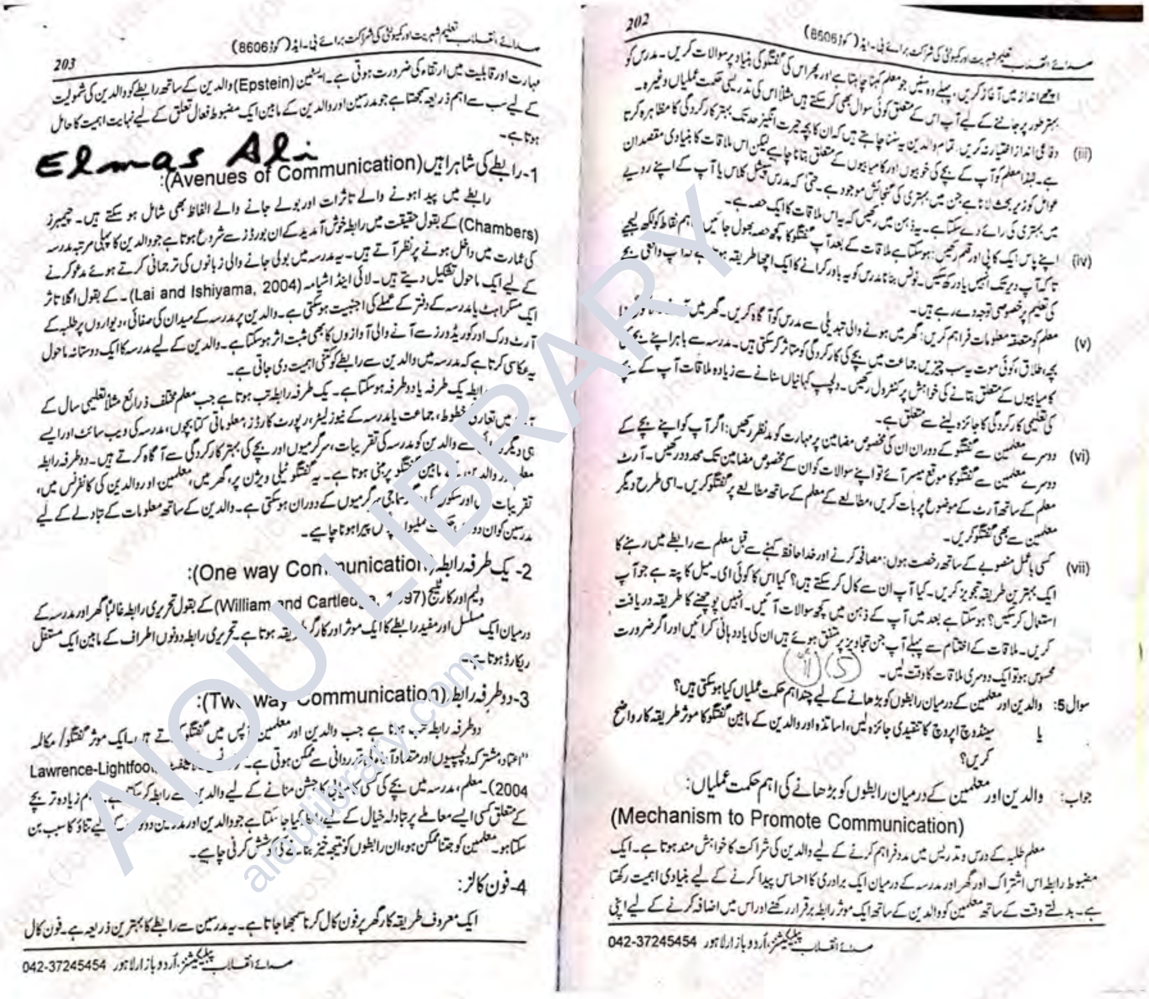

اچھے انداز میں آغاز کریں، پہلے وہ سنیں جو معلم کہنا چاہتا ہے اور پھر اس کی گفتگو کی بنیاد پر سوالات کریں۔ مدرس کو بہتر طور پر جاننے کے لیے آپ اس کے متعلق کوئی سوال بھی کر سکتے ہیں مثلاً اس کی تدریسی حکمت عملیاں وغیرہ۔

(iii) دفاعی انداز اختیار نہ کریں: تمام والدین یہ سننا چاہتے ہیں کہ ان کا بچہ حیرت انگیز حد تک بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ لہٰذا معلم کو آپ کے بچے کی خوبیوں اور کامیابیوں کے متعلق بتانا چاہیے لیکن اس ملاقات کا بنیادی مقصد ان عوامل کو زیر بحث لانا ہے جن میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ حتیٰ کہ مدرس سپیشل کلاس یا آپ کے اپنے رویے میں بہتری کی رائے دے سکتا ہے۔ یہ ذہن میں رکھیں کہ یہ اس ملاقات کا ایک حصہ ہے۔

(iv) اپنے پاس ایک کاپی اور قلم رکھیں: ہوسکتا ہے ملاقات کے بعد آپ گفتگو کا کچھ حصہ بھول جائیں۔ [illegible] اہم نقاط کو لکھ لیجیے تاکہ آپ دیر تک انہیں یاد رکھ سکیں۔ نوٹس بنانا مدرس کو یہ باور کرانے کا ایک اچھا طریقہ ہے کہ آپ واقعی بچے کی تعلیم پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔

(v) معلم کو متعلقہ معلومات فراہم کریں: گھر میں ہونے والی تبدیلی سے مدرس کو آگاہ کریں۔ گھر میں [illegible] بچہ، طلاق، کوئی موت یہ سب چیزیں جماعت میں بچے کی کارکردگی کو متاثر کر سکتی ہیں۔ مدرسہ سے باہر اپنے بچے کی کامیابیوں کے متعلق بتانے کی خواہش پر کنٹرول رکھیں۔ دلچسپ کہانیاں سنانے سے زیادہ ملاقات آپ کے بچے کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لینے سے متعلق ہے۔

(vi) دوسرے معلمین سے گفتگو کے دوران ان کی مخصوص مضامین پر مہارت کو مدنظر رکھیں: اگر آپ کو اپنے بچے کے دوسرے معلمین سے گفتگو کا موقع میسر آئے تو اپنے سوالات کو ان کے مخصوص مضامین تک محدود رکھیں۔ آرٹ معلم کے ساتھ آرٹ کے موضوع پر بات کریں، مطالعے کے معلم کے ساتھ مطالعے پر گفتگو کریں۔ اسی طرح دیگر معلمین سے بھی گفتگو کریں۔

(vii) کسی باعمل منصوبے کے ساتھ رخصت ہوں: مصافحہ کرنے اور خدا حافظ کہنے سے قبل معلم سے رابطے میں رہنے کا ایک بہترین طریقہ تجویز کریں۔ کیا آپ ان سے کال کر سکتے ہیں؟ کیا اس کا کوئی ای۔میل کا پتہ ہے جو آپ استعمال کر سکیں؟ ہوسکتا ہے بعد میں آپ کے ذہن میں کچھ سوالات آئیں۔ انہیں پوچھنے کا طریقہ دریافت کریں۔ ملاقات کے اختتام سے پہلے آپ جن تجاویز پر متفق ہوئے ہیں ان کی یاددہانی کرائیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو ایک دوسری ملاقات کا وقت لیں۔

11 S

سوال 5: والدین اور معلمین کے درمیان رابطوں کو بڑھانے کے لیے چند اہم حکمت عملیاں کیا ہو سکتی ہیں؟
یا سینڈوچ اپروچ کا تنقیدی جائزہ لیں، اساتذہ اور والدین کے مابین گفتگو کا موثر طریقہ کار واضح
کریں؟

جواب: والدین اور معلمین کے درمیان رابطوں کو بڑھانے کی اہم حکمت عملیاں:
(Mechanism to Promote Communication)

معلم طلبہ کے درس و تدریس میں مدد فراہم کرنے کے لیے والدین کی شراکت کا خواہش مند ہوتا ہے۔ ایک مضبوط رابطہ اس اشتراک اور گھر اور مدرسہ کے درمیان ایک برادری کا احساس پیدا کرنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ بدلتے وقت کے ساتھ معلمین کو والدین کے ساتھ ایک موثر رابطہ برقرار رکھنے اور اس میں اضافہ کرنے کے لیے اپنی

مہارت اور قابلیت میں ارتقاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایپسٹین (Epstein) والدین کے ساتھ رابطے کو والدین کی شمولیت کے لیے سب سے اہم ذریعہ سمجھتا ہے جو مدرسین اور والدین کے مابین ایک مضبوط فعال تعلق کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

Elmas Ali

1۔ رابطے کی شاہراہیں (Avenues of Communication):

رابطے میں پیدا ہونے والے تاثرات اور بولے جانے والے الفاظ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ چیمبرز (Chambers) کے بقول حقیقت میں رابطہ خوش آمدید کے ان بورڈز سے شروع ہوتا ہے جو والدین کو پہلی مرتبہ مدرسہ کی عمارت میں داخل ہونے پر نظر آتے ہیں۔ یہ مدرسہ میں بولی جانے والی زبانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے مدعو کرنے کے لیے ایک ماحول تشکیل دیتے ہیں۔ لائی اینڈ اشیاما (Lai and Ishiyama, 2004)۔ کے بقول اگلا تاثر ایک مسکراہٹ یا مدرسہ کے دفتر کے عملے کی اجنبیت ہو سکتی ہے۔ والدین پر مدرسہ کے میدان کی صفائی، دیواروں پر طلبہ کے آرٹ ورک اور کوریڈورز سے آنے والی آوازوں کا بھی مثبت اثر ہو سکتا ہے۔ والدین کے لیے مدرسہ کا ایک دوستانہ ماحول یہ عکاسی کرتا ہے کہ مدرسہ میں والدین سے رابطے کو کتنی اہمیت دی جاتی ہے۔

[illegible]ابطہ یک طرفہ یا دو طرفہ ہو سکتا ہے۔ یک طرفہ رابطہ تب ہوتا ہے جب معلم مختلف ذرائع مثلاً تعلیمی سال کے [illegible] میں تعارفی خطوط، جماعت یا مدرسہ کے نیوز لیٹر، رپورٹ کارڈز، معلوماتی کتابچوں، مدرسہ کی ویب سائٹ اور ایسے ہی دیگر [illegible] سے والدین کو مدرسہ کی تقریبات، سرگرمیوں اور بچے کی بہتر کارکردگی سے آگاہ کرتے ہیں۔ دو طرفہ رابطہ معل[illegible] والد[illegible] مابین گفتگو پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ گفتگو ٹیلی ویژن پر، گھر میں، معلمین اور والدین کی کانفرنس میں، تقریبات [illegible] اور سکول [illegible] سماجی سرگرمیوں کے دوران ہو سکتی ہے۔ والدین کے ساتھ معلومات کے تبادلے کے لیے مدرسین کو ان دو[illegible] ملیوا[illegible] پیرا ہونا چاہیے۔

2۔ یک طرفہ رابطہ (One way Com[illegible]unication):

ولیم اور کارٹلیج (William [illegible]nd Cartled[illegible] [illegible]97) کے بقول تحریری رابطہ غالباً گھر اور مدرسہ کے درمیان ایک مسلسل اور مفید رابطے کا ایک موثر اور کارگر [illegible]یقہ ہوتا ہے۔ تحریری رابطہ دونوں اطراف کے مابین ایک مستقل ریکارڈ ہوتا ہے۔

3۔ دو طرفہ رابطہ (Tw[illegible] way Communication):

دو طرفہ رابطہ تب ہوتا ہے جب والدین اور معلمین [illegible] آپس میں گفتگو [illegible]تے ہیں ایک موثر گفتگو/ مکالمہ "اعتماد، مشترکہ دلچسپیوں اور متضاد [illegible] باقاعدہ روانی سے ممکن ہوتی ہے۔" [illegible] Lawrence-Lightfoo[illegible] 2004)۔ معلم، مدرسہ میں بچے کی کسی کا[illegible] کا جشن منانے کے لیے والد[illegible] سے رابطہ کر سکت[illegible] [illegible]م زیادہ تر بچے کے متعلق کسی ایسے معاملے پر تبادلہ خیال کے لیے [illegible] کیا جا سکتا ہے جو والدین اور مد[illegible] دونو[illegible] لیے تناؤ کا سبب بن سکتا ہو۔ معلمین کو جتنا ممکن ہو، ان رابطوں کو نتیجہ خیز بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

4۔ فون کالز:

ایک معروف طریقہ کار گھر پر فون کال کرنا سمجھا جاتا ہے۔ یہ مدرسین سے رابطے کا بہترین ذریعہ ہے۔ فون کال

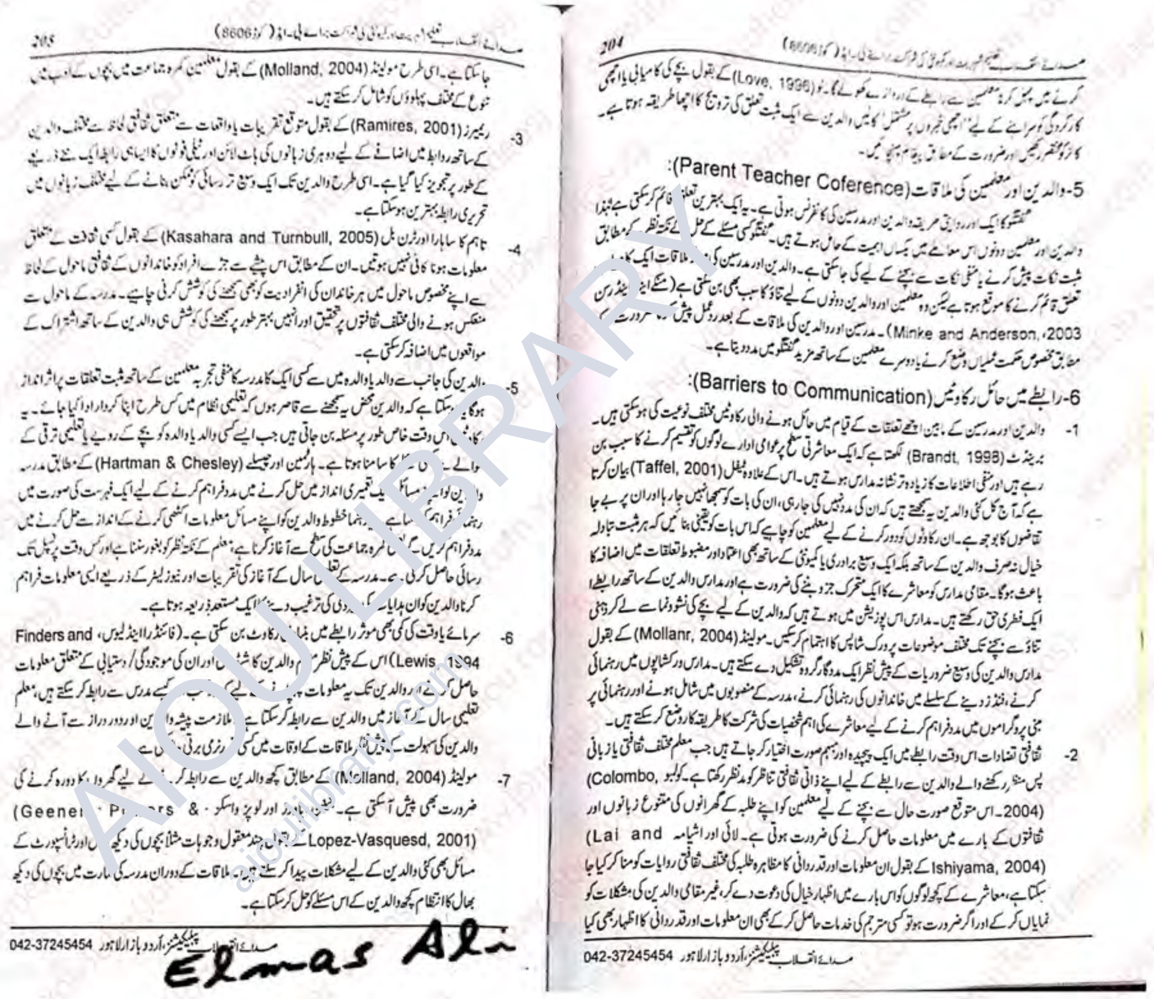

کرنے میں پیش کردہ معلمین سے رابطے کے دروازے کھولے گا۔ لو (Love, 1996) کے بقول بچے کی کامیابی یا اچھی کارکردگی کو سراہنے کے لیے "اچھی خبروں پر مشتمل" کالیں والدین سے ایک مثبت تعلق کی ترویج کا اچھا طریقہ ہوتا ہے۔ کالز کو مختصر رکھیں اور ضرورت کے مطابق پیغام پہنچائیں۔

5-والدین اور معلمین کی ملاقات(Parent Teacher Coference):

گفتگو کا ایک اور روایتی طریقہ والدین اور مدرسین کی کانفرنس ہوتی ہے۔ یہ ایک بہترین تعلق قائم کر سکتی ہے لہٰذا والدین اور معلمین دونوں اس معاملے میں یکساں اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ گفتگو کسی مسئلے کے حل کے نکتہ نظر کے مطابق مثبت نکات پیش کرنے یا منفی نکات سے بچنے کے لیے کی جا سکتی ہے۔ والدین اور مدرسین کی [illegible] ملاقات ایک کا[illegible] تعلق قائم کرنے کا موقع ہوتا ہے لیکن وہ معلمین اور والدین دونوں کے لیے تناؤ کا سبب بھی بن سکتی ہے (منکے اینڈ اینڈرسن Minke and Anderson, 2003)۔ مدرسین اور والدین کی ملاقات کے بعد رد عمل پیش [illegible] ضرورت کے مطابق مخصوص حکمت عملیاں وضع کرنے یا دوسرے معلمین کے ساتھ مزید گفتگو میں مدد دیتا ہے۔

6-رابطے میں حائل رکاوٹیں(Barriers to Communication):

-1 والدین اور مدرسین کے مابین اچھے تعلقات کے قیام میں حائل ہونے والی رکاوٹیں مختلف نوعیت کی ہو سکتی ہیں۔ برینڈٹ (Brandt, 1998) لکھتا ہے کہ ایک معاشرتی سطح پر عوامی ادارے لوگوں کو تقسیم کرنے کا سبب بن رہے ہیں اور منفی اطلاعات کا زیادہ تر نشانہ مدارس ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیفل (Taffel, 2001) بیان کرتا ہے کہ آج کل کئی والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی مدد نہیں کی جا رہی، ان کی بات کو سمجھا نہیں جا رہا اور ان پر بے جا تقاضوں کا بوجھ ہے۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے معلمین کو چاہیے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر مثبت تبادلہ خیال نہ صرف والدین کے ساتھ بلکہ ایک وسیع برادری یا کمیونٹی کے ساتھ بھی اعتماد اور مضبوط تعلقات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ مقامی مدارس کو معاشرے کا ایک متحرک جزو بننے کی ضرورت ہے اور مدارس والدین کے ساتھ رابطے ایک فطری حق رکھتے ہیں۔ مدارس اس پوزیشن میں ہوتے ہیں کہ والدین کے لیے بچے کی نشوونما سے لے کر ذہنی تناؤ سے بچنے تک مختلف موضوعات پر ورکشاپس کا اہتمام کر سکیں۔ مولینڈ (Mollanr, 2004) کے بقول مدارس والدین کی وسیع ضروریات کے پیش نظر ایک مددگار گروہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ مدارس ورکشاپوں میں رہنمائی کرنے، فنڈ زدینے کے سلسلے میں خاندانوں کی رہنمائی کرنے، مدرسہ کے منصوبوں میں شامل ہونے اور رہنمائی پر مبنی پروگراموں میں مدد فراہم کرنے کے لیے معاشرے کی اہم شخصیات کی شرکت کا طریقہ کار وضع کر سکتے ہیں۔

-2 ثقافتی تضادات اس وقت رابطے میں ایک پیچیدہ اور مبہم صورت اختیار کر جاتے ہیں جب معلم مختلف ثقافتی یا زبانی پس منظر رکھنے والے والدین سے رابطے کے لیے اپنے ذاتی ثقافتی تناظر کو مدنظر رکھتا ہے۔ کولمبو (Colombo, 2004)۔ اس متوقع صورت حال سے بچنے کے لیے معلمین کو اپنے طلبہ کے گھرانوں کی متنوع زبانوں اور ثقافتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لائی اور اشیامہ (Lai and Ishiyama, 2004) کے بقول ان معلومات اور قدر دانی کا مظاہرہ طلبہ کی مختلف ثقافتی روایات کو منا کر کیا جا سکتا ہے، معاشرے کے کچھ لوگوں کو اس بارے میں اظہار خیال کی دعوت دے کر، غیر مقامی والدین کی مشکلات کو نمایاں کر کے اور اگر ضرورت ہو تو کسی مترجم کی خدمات حاصل کر کے بھی ان معلومات اور قدر دانی کا اظہار بھی کیا

جا سکتا ہے۔ اسی طرح مولینڈ (Molland, 2004) کے بقول معلمین کمرہ جماعت میں بچوں کے ادب میں تنوع کے مختلف پہلوؤں کو شامل کر سکتے ہیں۔

-3 ریمیرز (Ramires, 2001) کے بقول متوقع تقریبات یا واقعات سے متعلق ثقافتی لحاظ سے مختلف والدین کے ساتھ روابط میں اضافے کے لیے دوہری زبانوں کی ہاٹ لائن اور ٹیلی فونوں کا ایسا ہی رابطہ ایک نئے ذریعے کے طور پر تجویز کیا گیا ہے۔ اسی طرح والدین تک ایک وسیع تر رسائی کو ممکن بنانے کے لیے مختلف زبانوں میں تحریری رابطہ بہترین ہو سکتا ہے۔

-4 تاہم کاساہارا اور ٹرن بل (Kasahara and Turnbull, 2005) کے بقول کسی ثقافت سے متعلق معلومات ہونا کافی نہیں ہوتیں۔ ان کے مطابق اس پیشے سے جڑے افراد کو خاندانوں کے ثقافتی ماحول کے لحاظ سے اپنے مخصوص ماحول میں ہر خاندان کی انفرادیت کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مدرسہ کے ماحول سے منعکس ہونے والی مختلف ثقافتوں پر تحقیق اور انہیں بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش ہی والدین کے ساتھ اشتراک کے مواقعوں میں اضافہ کر سکتی ہے۔

-5 والدین کی جانب سے والد یا والدہ میں سے کسی ایک کا مدرسہ کا منفی تجربہ معلمین کے ساتھ مثبت تعلقات پر اثر انداز ہوگا۔ [illegible] سکتا ہے کہ والدین محض یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ تعلیمی نظام میں کس طرح اپنا کردار ادا کیا جائے۔ یہ [illegible] اس وقت خاص طور پر مسئلہ بن جاتی ہیں جب ایسے کسی والد یا والدہ کو بچے کے رویے یا تعلیمی ترقی کے حوالے [illegible] کا سامنا ہوتا ہے۔ ہارٹمین اور چیسلے (Hartman & Chesley) کے مطابق مدرسہ والدین کو [illegible] مسائل [illegible] ایک تعمیری انداز میں حل کرنے میں مدد فراہم کرنے کے لیے ایک فہرست کی صورت میں رہنما[illegible] فراہم [illegible] سکتا ہے [illegible] رہنما خطوط والدین کو اپنے مسائل معلومات اکٹھی کرنے کے انداز سے حل کرنے میں مدد فراہم کریں گے [illegible] کمرہ جماعت کی سطح سے آغاز کرتا ہے، معلم کے نکتہ نظر کو بغور سننا ہے اور کس وقت پرنسپل تک رسائی حاصل کرنی ہے۔ مدرسہ کے تعلیمی سال کے آغاز کی تقریبات اور نیوز لیٹر کے ذریعے ایسی معلومات فراہم کرنا والدین کو ان ہدایات [illegible] کی ترغیب دینے کا ایک مستعد ذریعہ ہوتا ہے۔

-6 سرمائے یا وقت کی کمی بھی موثر رابطے میں بنیادی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ (فائنڈرز اینڈ لیوس، Finders and Lewis, 1994) اس کے پیش نظر [illegible] والدین کا شیڈول اور ان کی موجودگی/دستیابی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور والدین تک یہ معلومات [illegible] کیسے مدرس سے رابطہ کر سکتے ہیں، معلم تعلیمی سال کے آغاز میں والدین سے رابطہ کر سکتا ہے [illegible] ملازمت پیشہ والدین اور دور دراز سے آنے والے والدین کی سہولت کے پیش نظر ملاقات کے اوقات میں کسی [illegible] نرمی برتی [illegible] ہے۔

-7 مولینڈ (Molland, 2004) کے مطابق کچھ والدین سے رابطہ کرنے کے لیے گھروں کا دورہ کرنے کی ضرورت بھی پیش آ سکتی ہے۔ گینر، پاورز اور لوپز واسکو (Geenen, Powers & Lopez-Vasquesd, 2001) کے بقول چند معقول وجوہات مثلاً بچوں کی دیکھ بھال اور ٹرانسپورٹ کے مسائل بھی کئی والدین کے لیے مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ ملاقات کے دوران مدرسہ کی عمارت میں بچوں کی دیکھ بھال کا انتظام کچھ والدین کے اس مسئلے کو حل کر سکتا ہے۔

Elmas Ali

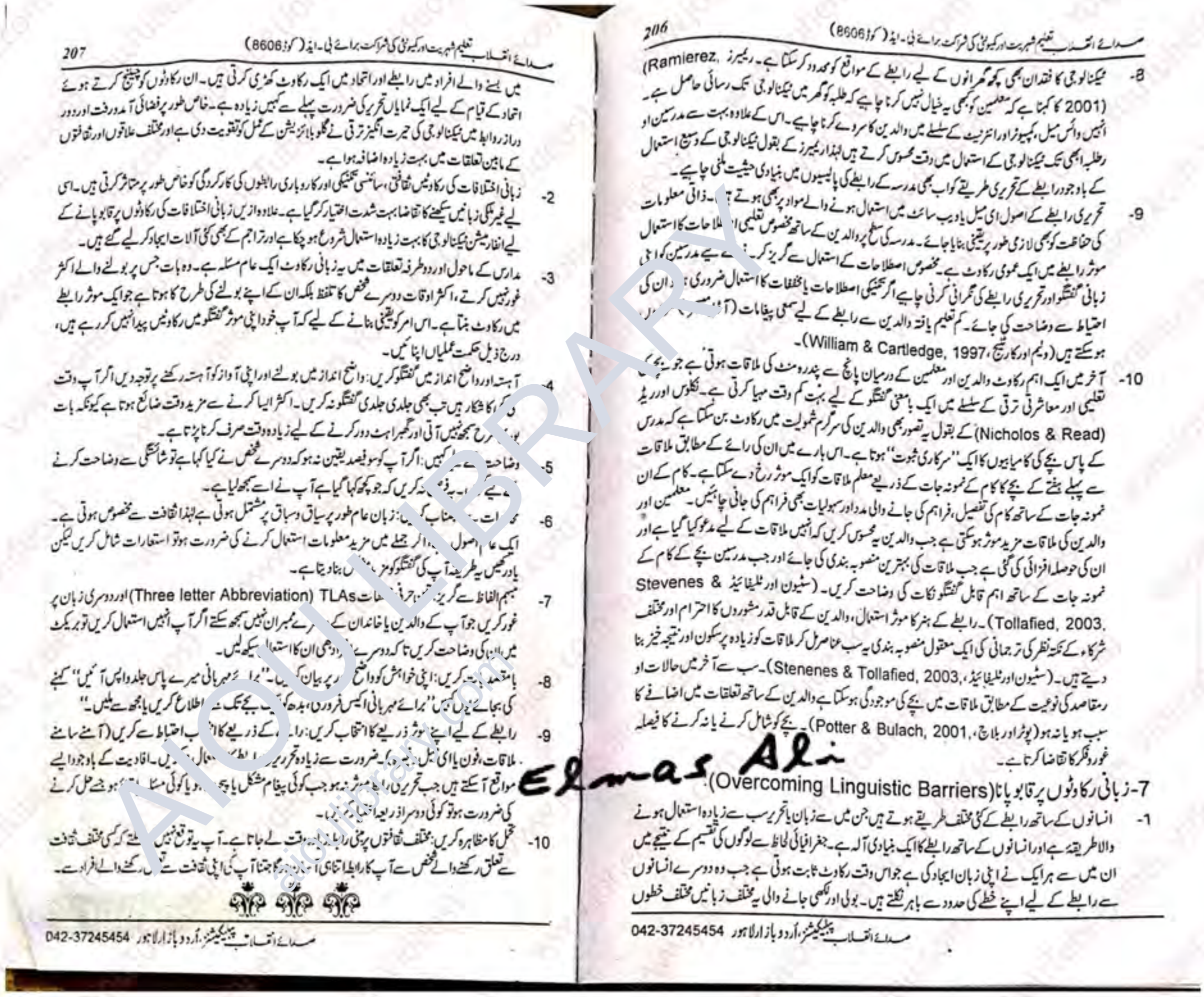

8- ٹیکنالوجی کا فقدان بھی کچھ گھرانوں کے لیے رابطے کے مواقع کو محدود کر سکتا ہے۔ ریمیرز (Ramierez, 2001) کا کہنا ہے کہ معلمین کو کبھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ طلبہ کو گھر میں ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل ہے۔ انہیں وائس میل، کمپیوٹرز اور انٹرنیٹ کے سلسلے میں والدین کا سروے کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ بہت سے مدرسین اور طلبہ ابھی تک ٹیکنالوجی کے استعمال میں دقت محسوس کرتے ہیں لہٰذا ریمیرز کے بقول ٹیکنالوجی کے وسیع استعمال کے باوجود رابطے کے تحریری طریقے کو اب بھی مدرسہ کے رابطے کی پالیسیوں میں بنیادی حیثیت ملنی چاہیے۔

9- تحریری رابطے کے اصول ای میل یا ویب سائٹ میں استعمال ہونے والے مواد پر بھی ہوتے ہیں۔ ذاتی معلومات کی حفاظت کو بھی لازمی طور پر یقینی بنایا جائے۔ مدرسہ کی سطح پر والدین کے ساتھ مخصوص تعلیمی اصطلاحات کا استعمال موثر رابطے میں ایک عمومی رکاوٹ ہے۔ مخصوص اصطلاحات کے استعمال سے گریز کر[illegible] لیے مدرسین کو اپنی زبانی گفتگو اور تحریری رابطے کی نگرانی کرنی چاہیے اگر تکنیکی اصطلاحات یا مخففات کا استعمال ضروری ہو [illegible] ان کی احتیاط سے وضاحت کی جائے۔ کم تعلیم یافتہ والدین سے رابطے کے لیے سمعی پیغامات (آ[illegible]) [illegible] ہو سکتے ہیں (ولیم اور کارٹیج، William & Cartledge, 1997)۔

10- آخر میں ایک اہم رکاوٹ والدین اور معلمین کے درمیان پانچ سے پندرہ منٹ کی ملاقات ہوتی ہے جو بچے کی تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے سلسلے میں ایک بامعنی گفتگو کے لیے بہت کم وقت مہیا کرتی ہے۔ نکلوس اور ریڈ (Nicholos & Read) کے بقول یہ تصور بھی والدین کی سرگرم شمولیت میں رکاوٹ بن سکتا ہے کہ مدرس کے پاس بچے کی کامیابیوں کا ایک "سرکاری ثبوت" ہوتا ہے۔ اس بارے میں ان کی رائے کے مطابق ملاقات سے پہلے ہفتے کے بچے کا کام کے نمونہ جات کے ذریعے معلم ملاقات کو ایک موثر رخ دے سکتا ہے۔ کام کے ان نمونہ جات کے ساتھ کام کی تفصیل، فراہم کی جانے والی مدد اور سہولیات بھی فراہم کی جانی چاہئیں۔ معلمین اور والدین کی ملاقات مزید موثر ہو سکتی ہے جب والدین یہ محسوس کریں کہ انہیں ملاقات کے لیے مدعو کیا گیا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے جب ملاقات کی بہترین منصوبہ بندی کی جائے اور جب مدرسین بچے کے کام کے نمونہ جات کے ساتھ اہم قابل گفتگو نکات کی وضاحت کریں۔ (سٹیون اور ٹلیفائیڈ Stevenes & Tollafied, 2003)۔ رابطے کے ہنر کا موثر استعمال، والدین کے قابل قدر مشوروں کا احترام اور مختلف شرکاء کے نکتہ نظر کی ترجمانی کی ایک معقول منصوبہ بندی یہ سب عناصر مل کر ملاقات کو زیادہ پرسکون اور نتیجہ خیز بنا دیتے ہیں۔ (سٹیون اور ٹلیفائیڈ، Stenenes & Tollafied, 2003)۔ سب سے آخر میں حالات اور مقاصد کی نوعیت کے مطابق ملاقات میں بچے کی موجودگی ہو سکتا ہے والدین کے ساتھ تعلقات میں اضافے کا سبب ہو یا نہ ہو (پوٹر اور بلاچ، Potter & Bulach, 2001)۔ بچے کو شامل کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے۔

Elmas Ali

7- زبانی رکاوٹوں پر قابو پانا (Overcoming Linguistic Barriers)

1- انسانوں کے ساتھ رابطے کے کئی مختلف طریقے ہوتے ہیں جن میں سے زبان یا تحریر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ ہے اور انسانوں کے ساتھ رابطے کا ایک بنیادی آلہ ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے لوگوں کی تقسیم کے نتیجے میں ان میں سے ہر ایک نے اپنی زبان ایجاد کی ہے جو اس وقت رکاوٹ ثابت ہوتی ہے جب وہ دوسرے انسانوں سے رابطے کے لیے اپنے خطے کی حدود سے باہر نکلتے ہیں۔ بولی اور لکھی جانے والی یہ مختلف زبانیں مختلف خطوں

میں بسنے والے افراد میں رابطے اور اتحاد میں ایک رکاوٹ کھڑی کرتی ہیں۔ ان رکاوٹوں کو چیلنج کرتے ہوئے اتحاد کے قیام کے لیے ایک نمایاں تحریک کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ خاص طور پر فضائی آمدورفت اور دور دراز روابط میں ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی نے گلوبلائزیشن کے عمل کو تقویت دی ہے اور مختلف علاقوں اور ثقافتوں کے مابین تعلقات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

2- زبانی اختلافات کی رکاوٹیں ثقافتی، سائنسی تکنیکی اور کاروباری رابطوں کی کارکردگی کو خاص طور پر متاثر کرتی ہیں۔ اسی لیے غیر ملکی زبانیں سیکھنے کا تقاضا بہت شدت اختیار کر گیا ہے۔ علاوہ ازیں زبانی اختلافات کی رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بہت زیادہ استعمال شروع ہو چکا ہے اور تراجم کے بھی کئی آلات ایجاد کر لیے گئے ہیں۔

3- مدارس کے ماحول اور دو طرفہ تعلقات میں یہ زبانی رکاوٹ ایک عام مسئلہ ہے۔ وہ بات جس پر بولنے والے اکثر غور نہیں کرتے، اکثر اوقات دوسرے شخص کا تلفظ بلکہ ان کے اپنے بولنے کی طرح کا ہوتا ہے جو ایک موثر رابطے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ آپ خود اپنی موثر گفتگو میں رکاوٹیں پیدا نہیں کر رہے ہیں، درج ذیل حکمت عملیاں اپنائیں۔

4- آہستہ اور واضح انداز میں گفتگو کریں: واضح انداز میں بولنے اور اپنی آواز کو آہستہ رکھنے پر توجہ دیں اگر آپ وقت [illegible] کا شکار ہیں تب بھی جلدی جلدی گفتگو نہ کریں۔ اکثر ایسا کرنے سے مزید وقت ضائع ہوتا ہے کیونکہ بات [illegible] طرح سمجھ نہیں آتی اور گھبراہٹ دور کرنے کے لیے زیادہ وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔

5- وضاحت [illegible] کہیں: اگر آپ کو سو فیصد یقین نہ ہو کہ دوسرے شخص نے کیا کہا ہے تو شائستگی سے وضاحت کرنے [illegible] یہ فر[illegible] کریں کہ جو کچھ کہا گیا ہے آپ نے اسے سمجھ لیا ہے۔

6- محاورات [illegible] اجتناب کریں: زبان عام طور پر سیاق و سباق پر مشتمل ہوتی ہے لہٰذا ثقافت سے مخصوص ہوتی ہے۔ ایک عام اصول [illegible] اگر جملے میں مزید معلومات استعمال کرنے کی ضرورت ہو تو استعارات شامل کریں لیکن یاد رکھیں یہ طریقہ آپ کی گفتگو کو مز[illegible] بنا دیتا ہے۔

7- مبہم الفاظ سے گریز [illegible] حرفی [illegible] TLAs (Three letter Abbreviation) اور دوسری زبان پر غور کریں جو آپ کے والدین یا خاندان کے [illegible] ممبران نہیں سمجھ سکتے اگر آپ انہیں استعمال کریں تو بریکٹ میں ان کی وضاحت کریں تا کہ دوسرے [illegible] بھی ان کا استعمال سیکھ لیں۔

8- بامقصد بات کریں: اپنی خواہش کو واضح [illegible] پر بیان کریں۔ "برا[illegible] مہربانی میرے پاس جلد واپس آئیں" کہنے کی بجائے [illegible] کہیں "برائے مہربانی اکیس فروری، بدھ کو [illegible] بجے تک [illegible] اطلاع کریں یا مجھ سے ملیں۔"

9- رابطے کے لیے اپنے موثر ذریعے کا انتخاب کریں: را[illegible] کے ذریعے کا ا[illegible] احتیاط سے کریں (آمنے سامنے ملاقات، فون یا ای میل [illegible])۔ ضرورت سے زیادہ تحریری [illegible] استعمال [illegible]۔ افادیت کے باوجود ایسے مواقع آ سکتے ہیں جب تحریری رابطہ موثر نہ ہو جب کوئی پیغام مشکل یا پیچ[illegible] ہو یا کوئی مسئل[illegible] ہو جسے حل کرنے کی ضرورت ہو تو کوئی دوسرا ذریعہ اختیار کریں۔

10- تحمل کا مظاہرہ کریں: مختلف ثقافتوں پر مبنی رابطہ [illegible] وقت لے جاتا ہے۔ آپ یہ توقع نہیں [illegible] کہ کسی مختلف ثقافت سے تعلق رکھنے والے شخص سے آپ کا رابطہ اتنا ہی آ[illegible] ہو گا جتنا آپ کی اپنی ثقافت سے تعلق رکھنے والے افراد سے۔

* * *